وَمَا آتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

مُسندِ حمیدی مترجم

تصنیف

امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر حمیدی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۲۱۹ ہجری

مترجم

مولانا ابوسعید روشن دین بشیر

مکتبہ رحمانیہ

وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

مُسندِ حمیدی مترجم

تصنیف

امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر حمیدی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۲۱۹ ہجری

مترجم

مولانا ابوسعید روشن دین بشیر

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فون: 042-37224228-37355743

MAKTABA-E-REHMANIA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: .... مُسندِ حمیدی مترجم

مترجم: .... مولانا ابوسعید روشن دین بشیر

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: .... لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار رہوں گے۔ (ادارہ)

شرفِ انتساب

مسندِ وقت

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

روشن دین بشیر عفی عنہ

ترتیب

عرضِ ناشر

جملہ محامد اُس عظیم ذات کے لئے مخصوص ہیں' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ جو عظیم عرش کا پروردگار ہے' جس کے ''امر'' کا یہ عالم ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرے تو اسے فرماتا ہے ''ہوجا'' تو وہ ہوجاتی ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ہو' جو انبیاء کی بعثت کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں' جنہیں تمام بنی نوع انسان کی ہدایت ورہنمائی کے لئے مبعوث کیا گیا' ان کے ہمراہ ان کے تمام اصحاب اور قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

....

مکتبہ رحمانیہ' اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اسلامی کتب کی نشرواشاعت کی خدمت ایک طویل عرصے سے سرانجام دے رہا ہے۔ اور ہم نے اپنی بساط کے مطابق یہ پوری کوشش کی ہے کہ اپنے معزز قارئین کے لئے اسلامی علوم وفنون کے ہر شعبے اور ہر شاخ سے متعلق کتب شائع کی جائیں تاکہ ہر شعبۂ زندگی کا فرد اسلامی تعلیمات سے بھرپور آگاہی حاصل کرسکے۔

اس امر سے ہر مسلمان آگاہ ہے کہ تمام اسلامی تعلیمات کا مآخذ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مکتبہ رحمانیہ نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ کتب تفسیر اور کتب احادیث کو اہتمام کے ساتھ شائع کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے علمِ حدیث کے عظیم مآخذ ''مسند امام احمد بن حنبل'' کو پوری آب وتاب کے ساتھ شائع کیا' حدیث کی نشرواشاعت کے جذبے کے تحت ہی ہم نے حدیث کے عظیم ذخیرے ''مشکوٰۃ المصابیح'' کی شرح ''مرقاۃ المفاتیح'' کا ترجمہ کا شائع کیا' اور اس وقت بھی کئی کتب حدیث کے تراجم تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔

....

اسی سلسلے کی ایک کڑی امام ابوبکر عبداللہ بن زبیر حمیدی کی مرتب کردہ یہ ''مسند'' ہے۔ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ امام حمیدی کی عظمت وشان کا اندازہ صرف اسی ایک بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ امیر المؤمنین فی الحدیث امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری کے اُستاد ہیں۔ اگرچہ یہ کتاب ظاہری حجم کے اعتبار سے چھوٹی ہے لیکن علمِ حدیث کے محققین اس کی اہمیت اور مرتبے سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اس کتاب کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اس کتاب کو اُردو ترجمے کے ہمراہ شائع کیا جائے' تاکہ اُردودان طبقہ بھی اِس سے استفادہ کرسکے۔

جب ہم نے اس کتاب کا ترجمہ کروانے کا ارادہ کیا' تو ہمارے سامنے اس کتاب کا وہ نسخہ آیا جس کی تحقیق کی خدمت علامہ حبیب الرحمٰن اعظمی نے سرانجام دی تھی۔ پھر ہمیں اس کتاب کا ایک اور نسخہ ملا جس کی تحقیق عالم عرب کے مشہور محقق حسین سلیم اسد دارانی نے کی تھی' ہم نے اسی مؤخر الذکر نسخے کے مطابق اس کتاب کی ترقیم کی ہے اور شیخ دارانی کی تحقیق سے استفادہ کرتے ہوئے مختصر لفظوں میں احادیث کی تخریج کروادی ہے۔

....

ترجمے کی خدمت کے لئے کسی ایسے صاحب علم کی ضرورت تھی جو احادیث کے الفاظ کی ساخت وترکیب کے ساتھ اُردو کے مخصوص محاورے اور لب ولہجہ سے بھی آگاہ ہو' تاکہ عام قاری کو حدیث کے متن کا مفہوم سمجھنے میں کسی دِقت کا سامنا نہ ہو۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے محترم مولانا روشن دین بشیر نے اس ذمہ داری کو بخوبی نبھایا' اور مختصر وقت میں کتاب کا ترجمہ وتصحیح کرکے ہمارے سپرد کردیا۔ کیونکہ کتاب شائع کرنا انتہائی ذمہ داری کا کام ہوتا ہے' اس لئے ہم نے ایک اور عالم کی خدمات حاصل کرکے نظرِ ثانی کروا دی' تاکہ کسی غلطی کا امکان نہ رہے اور اب علمِ حدیث کا یہ عظیم مآخذ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

....

ہم نے اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش کی ہے' کہ کتاب میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہ رہے۔ تاہم بشری تقاضے کے تحت اگر کہیں کوتاہی ہوگئی ہو تو آپ ادارے کو ضرور آگاہ کریں تاکہ اس کی تصحیح کردی جائے۔ اس کے ساتھ آپ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے ادارہ' اس کی انتظامیہ اور جملہ متعلقین کے لئے بھی ضرور دعائے خیر کریں۔

والسلام مع الاکرام

خادم العلم والعلماء

مقبول الرحمٰن عفی عنہ

عرضِ مترجم

حمدِ بے حد وشمار مخصوص ہے اس کبریا کے لئے' جو عظمت وجلال سے متصف ہے' جس کی عظمت کا اعتراف کرنے سے نطق و بیان عاجز ہیں۔ تمام کائنات اسی کے حکم کی پابند ہے' ہر چیز اُسی کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ اور کوئی شخص اس کی صفت بیان نہیں کرسکتا' وہ ویسا ہی ہے جیسے اُس نے خود اپنی تعریف بیان کی۔

بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' اللہ تعالیٰ کے سب سے محبوب اور برگزیدہ رسول ہیں' جنہیں تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ انہیں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ایسا مرتبہ ومقام حاصل ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ یا نبی مُرسل وہاں تک رسائی حاصل نہیں کرسکتا۔ جنہوں نے انسانیت کی رہنمائی کے لئے عظیم تعلیمات پیش کی ہیں۔ دنیا کے کسی بھی دوسرے مذہب میں اس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ بلاشبہ انہیں جامع ترین کلمات عطا کئے گئے تھے۔ اور ان کا اسوۂ حسنہ اس لائق ہے کہ بنی نوع انسان کا ہر ذی شعور شخص اس کی پیروی کرے۔

تمام انبیاء کی بعثت کا بنیادی مقصد بنی نوع انسان کی ہدایت ورہنمائی تھی' تاکہ بھٹکے ہوئے انسانوں کو شرک اور کفر کی تاریکیوں سے نکال کر انہیں توحید کے صراطِ مستقیم پر گامزن کیا جائے اور جب انسان توحید سے آشنا ہوجائے تو پھر اسے اس کے پروردگار کے احکام سے واقف کروایا جائے تاکہ وہ زندگی کے ہر پہلو اور ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی کرکے آخرت کی دائمی وابدی نعمتوں سے سرفراز ہوسکے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا بنیادی مقصد بھی یہی تھا' یہی وجہ ہے کہ جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا جائزہ لیتے ہیں' آپ کی احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں دین ودنیا وآخرت' خدا' کائنات' انسانیت' اخلاقیات' معاملات غرضیکہ زندگی کے ہر گوشے اور ہر پہلو کے بارے میں صاف اور واضح ہدایت اور رہنمائی مل جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب نے اس امر کی بھرپور کوشش کی کہ وہ آگے آنے والے افراد تک نبی اکرمؐ کی تعلیمات کسی تغیر اور تبدیلی کے بغیر منتقل کردیں۔ اور بعد میں آنے والے علمِ حدیث کے ماہرین نے بھی یہی اصول پیشِ نظر رکھا کہ احادیث روایت کرتے ہوئے کسی ایسی غلطی کا احتمال باقی نہ رہے' جس کے نتیجے میں پیغمبرِ صادق ومصدوق کی تعلیمات میں تحریف کا دروازہ کھل سکے۔

ابتدائی زمانوں میں احادیث کو زبانی طور پر نقل وروایت کیا جاتا تھا' لیکن جب اس کو تحریری شکل میں محفوظ کرنے کی روایت کا

آغاز ہوا تو محدثین نے اِس امر کی بھرپور کوشش کی کہ ہر روایت کو الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ہمراہ اُسی طرح تحریر کیا جائے جس طرح حدیث روایت کرنے والے راوی نے اسے بیان کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی کتب احادیث نے روایات کے الفاظ تکرار کے ساتھ نقل کر دیئے گئے ہیں۔ یہ تکرار فائدے سے خالی نہیں ہوتی۔ چونکہ بعض اوقات روایت کے الفاظ میں فرق ہوتا ہے اور بعض اوقات اس کی سند میں راوی مختلف ہوتا ہے۔

محدثین نے جو کتب تصنیف کیں، وہ مختلف نوعیت کی تھیں، کسی نے ''جامع'' کا عنوان قائم کر کے متفرق موضوعات سے متعلق روایات جمع کر دیں تو کسی نے ''سنن'' کے عنوان کے تحت عملی احکام سے متعلق روایات کو اکٹھا کیا۔ بعض حضرات نے صحابہ کرام سے منقول ہونے کے حوالے سے ہر صحابی سے منقول روایت کو الگ باب میں نقل کیا۔ یہ اسلوب ''مسند'' کہلاتا ہے۔ اس میں حدیث کے مضمون کی بجائے صرف یہ بات پیش نظر رکھی جاتی ہے کہ یہ روایت کون سے صحابی سے منقول ہے۔ اس کے برعکس ''جامع'' اور ''سنن'' میں موضوعاتی ترتیب کا خیال رکھا جاتا ہے۔

''مسند'' کے سلسلے کی ایک کڑی امام عبداللہ بن زبیر حمیدی کی یہ ''مسند'' ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کتاب اور اس کے مصنف کا اجمالی تعارف ہم نے آئندہ صفحات میں تحریر کر دیا ہے۔ برادرِ محترم ناصر مقبول نے اس خواہش کا اظہار کیا' کہ میں اس کتاب کا اُردو ترجمہ کروں۔ اپنی کم علمی کی طرف نظر کی تو یہ ایک مشکل کام محسوس ہوا' لیکن جب احادیثِ طیبہ کی خدمت کا پہلو سامنے آیا تو میں نے اس مشکل کام کی حامی بھر لی اور اللہ کے فضل سے اُمید رکھی کہ اُسی کی عطا کردہ توفیق سے یہ عظیم خدمت سرانجام دی جاسکتی ہے۔ اور میرے پروردگار نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ اس نے مجھے یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ہمت اور سعادت عطا کی۔ انسان خطا کا پتلا ہے اگر صاحبانِ علم ترجمے کے دوران کسی جگہ کوتاہی محسوس کریں تو میں درخواست گزار ہوں کہ مجھے اس سے ضرور آگاہ کریں تاکہ میری اصلاح ہو سکے۔

میں محترم ناصر مقبول کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس خدمت کی طرف متوجہ کیا۔ اور اس کے لئے ضروری اسباب و وسائل فراہم کئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس خدمت کو ہمارے لئے توشۂ آخرت بنائے۔ اور ہمیں آئندہ بھی اپنے پیارے دین کی دعوت و تبلیغ کرنے کی سعادت عطا کرتا رہے۔ آمین

روشن دین بشیر عفی عنہ

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ''ابوبکر'' اوران کا نام ''عبداللہ'' ہے۔

آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے:

''عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ بن عبیداللہ بن اسامہ بن عبداللہ بن حمید''

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ مکہ کے رہنے والے تھے اور آپ کا اسم منسوب آپ کے جد امجد ''حمید بن نصر'' کے حوالے سے ''حمیدی'' مکہ مکرمہ میں رہائش کے حوالے سے ''مکی'' اور خانوادہ قریش کے ساتھ نسبت کے حوالے سے ''قرشی'' ہے کیونکہ آپ کا تعلق قریش کی شاخ ''بنواسد'' سے تھا۔ اس لئے آپ کا ایک اسم منسوب ''اسدی'' بھی ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کے سن پیدائش کے بارے میں مورخین نے کوئی وضاحت نہیں کی تاہم یہ بات طے ہے کہ آپ عربی النسل تھے۔ آپ کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہوئی اور وہیں آپ نے علم حدیث حاصل کرنا شروع کیا۔

آپ نے اپنے وقت کے جلیل القدر اہل علم سے استفادہ کیا جن میں سرفہرست نام امام ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے علم فقہ میں بطور خاص استفادہ کیا یہاں تک کہ وہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادے کے لئے ان کے ہمراہ مصر بھی چلے گئے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ واپس مکہ آ گئے اور مکہ کے مفتی، فقیہ اور محدث کے طور پر معروف ہوئے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے جلیل القدر استاد سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

اگر آپ مسند حمیدی کا بنظر غائر جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آئے گی کہ امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسند میں زیادہ تر وہ روایات نقل کی ہیں جو انہوں نے سفیان بن عینیہ کے حوالے سے سنی ہیں۔

خود امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام تلامذہ پر فوقیت حاصل تھی۔

ان دو حضرات کے علاوہ امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر بہت سے اہل علم سے استفادہ کیا۔

جن میں وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ اور مشہور صوفی اور محدث فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی فہرست بھی انتہائی طویل ہے۔

صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے **79** روایات نقل کی ہیں۔

یہاں تک کہ صحیح بخاری کی سب سے پہلی حدیث بھی امام حمیدی سے ہی منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واسطے کے ساتھ امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے **4** امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واسطے سے **4** امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واسطے سے **1**، امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ذیلی کے حوالے سے **3** ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حوالے سے **3**، امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے براہِ راست **5** جبکہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے واسطے کے ساتھ **110** روایات امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کی ہیں جو ان کی عظمت شان کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کی ''مسند'' کے علاوہ ان کی بعض اور تصانیف بھی ہیں لیکن وہ ہم تک نہیں پہنچ سکی ہیں۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ربیع الاول کے مہینے میں **219** ھ میں مکہ مکرمہ میں ہوا۔

مسند حمیدی:

جب ہم نے مسند حمیدی کے ترجمے کے کام کا آغاز کیا تو ہمارے سامنے اس کا وہ نسخہ آیا جس کی تحقیق و تعلیق نگاری کی خدمت شیخ اعظمی نے سرانجام دی تھی لیکن اس نسخے کی طباعت کچھ غیر معیاری تھی۔ پھر ہمارے سامنے اس کتاب کا وہ نسخہ آیا جس کی تحقیق و تعلیق کی خدمت شیخ حسین سلیم دارانی نے انجام دی ہے۔ انہوں نے کتاب کے آغاز میں ایک مفصل مقدمہ تحریر کیا ہے اور آخر میں مفید فہرستیں بھی مرتب کی ہیں۔ دارانی نے اصل کتاب کو ایڈٹ کرتے ہوئے تین نسخے سامنے رکھے۔

(i) نسخہ عمریہ **(ii)** نسخہ مکتبہ ظاہریہ **(iii)** نسخہ اعظمی

شیخ دارانی نے تفصیل کے ساتھ کتاب کے ناقلین اور ان کے نسخوں کا تعارف تحریر کیا ہے۔

شیخ دارانی لکھتے ہیں: ''اس مسند میں **1330** احادیث ہیں جن میں سے **582** احادیث ''متفق علیہ'' ہیں۔ ان میں سے **96** احادیث نقل کرنے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں جبکہ **152** احادیث نقل کرنے میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔

شیخ دارانی نے مسند حمیدی کی احادیث کی مفصل تخریج بھی تحریر کی ہے۔

۱ – مسند أبی بكر الصديق (ﷺ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۱ – حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِيِّ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا شَاءَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ مِنْهُ، وَاِذَا حَدَّثَنِيْ غَيْرُهُ اسْتَحْلَفْتُهُ، فَاِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهُ، فَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ – وَصَدَقَ اَبُوْ بَكْرٍ – قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُّذْنِبُ ذَنْبًا فَيَقُوْمُ فَيَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ .قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ فِيْهِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: وَيَتَبَرَّرُ يَعْنِيْ يُصَلِّيْ .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁ اسماء بن حکم فزاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب میں نبی اکرم ﷺ کی زبانی کوئی حدیث سنتا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے مطابق مجھے اس سے جو نفع دینا ہوتا تھا اللہ تعالیٰ مجھے وہ نفع دے دیتا تھا' اور جب کوئی دوسرا شخص مجھے کوئی حدیث سناتا تھا' تو میں اس سے حلف لیتا تھا' جب وہ میرے سامنے حلف اٹھالیتا' تو میں اس کی بات کی تصدیق کر دیتا تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے سچ بیان کیا وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو بھی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر اٹھ کر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے' پھر دو رکعت نماز

(ﷺ) آپ کا نام عبداللہ بن عثمان ہے آپ کے والد عثمان بن عامر ابوقحافہ کی کنیت سے مشہور ہیں۔ جبکہ آپ خود ابوبکر کی کنیت سے مشہور ہوئے۔ حضرت ابوبکر اسلام قبول کرنے والے سب سے پہلے فرد ہیں۔ حضرت ابوبکر نبی اکرم کے انتہائی قریبی ساتھی تھے۔ حضرت ابوبکر کی دعوت و تبلیغ کے نتیجے میں بہت سے افراد نے اسلام قبول کیا۔ جن میں حضرت عثمان غنی کا نام نمایاں ہے۔ حضرت ابوبکر نے اپنے ذاتی مال میں سے ان غلام مسلمانوں کو رہائی دلائی جنہیں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ان کے آقا تکالیف دیا کرتے تھے۔ ان میں نمایاں نام حضرت بلال حبشی کا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق کو نبی اکرم کے ہمراہ ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں نبی اکرم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''جس شخص نے ہمارے ساتھ بھلائی کی ہم نے اس کا بدلہ اسے دے دیا' سوائے ابوبکر کے' اس کی کی ہوئی بھلائیوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں دے گا''۔ حضرت ابوبکر صدیق کے فضائل و مناقب میں بہت سی احادیث منقول ہیں۔ آپ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔ نبی اکرم کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں' نبی اکرم کے حکم کے تحت' آپ ہی مسلمانوں کی امامت کرتے رہے۔ نبی اکرم کے وصال کے بعد آپ کو مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق کا انتقال 13 ہجری میں ہوا اور آپ کو نبی اکرم کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسی کی مانند منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص نیکی حاصل کرنے کی کوشش کرے (راوی کہتے ہیں:) یعنی وہ نماز ادا کرے

۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَوْسَطَ الْبَجَلِيَّ وَهُوَ عَلٰى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ يَقُولُ وَهُوَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ، ثُمَّ عَادَ فَخَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْاَوَّلِ: سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فَاِنَّهُ مَا اُوتِيَ عَبْدٌ بَعْدَ يَقِينٍ شَيْئًا خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ اوسط بجلی نے "حمص" کے منبر پر یہ بات بیان کی وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا تو رونے کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آواز حلق میں اٹک گئی پھر انہوں نے دوبارہ بات شروع کرنا چاہی تو ان کی آواز پھر اٹک گئی۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے گزشتہ سال نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو کیونکہ کسی بھی بندے کو یقین کے بعد کوئی ایسی چیز نہیں دی گئی جو عافیت سے بہتر ہو۔

۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ: اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (يَآاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) وَاِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوا عَلٰى يَدَيْهِ يُوشِكُ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: اے لوگو! تم لوگ یہ آیت تلاوت کرتے ہو۔

"اے ایمان والو! تم پر اپنی فکر لازم ہے اگر تم ہدایت یافتہ ہو تو جو شخص گمراہ ہے وہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا"۔

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"لوگ جب ظالم کو دیکھیں گے اور اس کے ہاتھوں کو نہیں پکڑیں گے تو عنقریب ان سب لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا"۔

۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْوَالِبِيِّ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ بِمَا شَاءَ مِنْهُ، فَاِذَا حَدَّثَنِي غَيْرُهُ

اسْتَحْلَفْتُهُ، فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ، وَإِنَّ اَبَا بَكْرٍ حَدَّثَنِي، وَصَدَقَ اَبُو بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ۔ قَالَ مِسْعَرٌ: ثُمَّ يُصَلِّي ۔ وَقَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ ۔(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ اسماء بن حکم فزاری حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث سنتا تھا' تو اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوتا تھا وہ اس حدیث کے ذریعے مجھے نفع عطا کر دیتا تھا' لیکن جب کوئی دوسرا شخص مجھے کوئی حدیث سناتا تھا' تو میں اس سے حلف لیا کرتا تھا' جب وہ میرے سامنے حلف اٹھالیتا' تو میں اس کی بات کی تصدیق کر دیتا تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا۔ انہوں نے یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے اور پھر وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے''۔

یہاں مسعر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''پھر وہ نماز ادا کرے''۔

جبکہ سفیان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:''

پھر وہ دو رکعت نماز ادا کرے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ حَدَّثَنِي اَخِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ: مَا حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ حَدِيْثًا لَمْ اَسْمَعْهُ اَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَمَرْتُهٗ اَنْ يُقْسِمَ بِاللّٰهِ لَهُوَ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَبُو بَكْرٍ، فَاِنَّهٗ كَانَ لَا يَكْذِبُ، فَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا ذَكَرَ عَبْدٌ ذَنْبًا اَذْنَبَهٗ فَقَامَ حِيْنَ يَذْكُرُ ذَنْبَهٗ ذٰلِكَ فَيَتَوَضَّأُ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ لِذَنْبِهٖ ذٰلِكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ ۔(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ ابوسعید مقبری بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا' جب بھی کسی حدیث بیان کرنے والے نے مجھے کوئی ایسی حدیث سنائی جو میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہ سنی ہو' تو میں اسے یہ ہدایت کرتا تھا کہ وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائے کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔ صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا نہیں کرتا تھا' کیونکہ وہ غلط بیانی نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جب کسی شخص کو کوئی ایسا گناہ یاد آئے جس کا ارتکاب اس نے کیا ہو' تو جب اسے اپنا گناہ یاد آئے اس وقت اگر وہ اٹھ کر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر لے پھر دو رکعت نماز ادا کرے' پھر اپنے اس گناہ کی اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَتَغَيَّظُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقُلْتُ: يَاخَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا الَّذِي تَغَيَّظُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: وَلِمَ تَسْاَلُ عَنْهُ؟ قُلْتُ: اَضْرِبُ عُنُقَهُ . قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَاَذْهَبَ غَضَبَهُ مَا قُلْتُ ثُمَّ قَالَ: مَا كَانَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -(اخرجه الموصلي في مسنده)

❁❁ ابو برزہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا وہ اپنے ساتھیوں میں سے ایک صاحب پر ناراضگی کا اظہار کر رہے تھے میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! یہ کون شخص ہے، جس پر آپ ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں اس کی گردن اڑا دیتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے جو کہا تھا اس بات نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غصے کو ختم کر دیا پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کے بعد اور کسی کے لیے یہ بات مناسب نہیں کہ (اس کی ناراضگی کی وجہ سے کسی کو قتل کیا جائے)

٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الرَّصَاصِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ خُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ رَجُلًا مِّنْ حِمْيَرَ يُحَدِّثُ عَنْ اَوْسَطَ الْبَجَلِيِّ اَبِي اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَوْسَطَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْاَوَّلِ مَقَامِي هٰذَا، ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ، وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّهُ مَعَ الْفُجُوْرِ، وَاِنَّهُمَا فِي النَّارِ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِنَّهُ لَمْ يُؤْتَ عَبْدٌ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرٌ مِّنَ الْعَافِيَةِ ثُمَّ قَالَ: وَلَا تَقَاطَعُوا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا -(اخرجه الموصلي في مسنده)

❁❁ اوسط بن اسماعیل بجلی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: گزشتہ سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے پھر وہ (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) رونے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم پر سچائی اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہوتی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گی اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے' کیونکہ وہ گناہوں کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہوں گے۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرو' کیونکہ کسی بھی بندے کو یقین کے بعد ایسی کوئی چیز نہیں دی گئی' جو عافیت سے زیادہ بہتر ہو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی:

''آپس میں لاتعلقی اختیار نہ کرو' ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو' ایک دوسرے پر غصہ نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' اللہ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کے رہو''۔

۲ - مسند عمر بن الخطاب (✿)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدٍ يَقُوْلُ: شَهِدْتُ

(✿) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل کا تعلق قریش کی شاخ ''بنو عدی'' سے ہے۔ آپ کی کنیت ''ابو حفص'' ہے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ ہشام بن مغیرہ کی صاحبزادی تھیں۔ اس روایت کی بنیاد پر ابو جہل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حقیقی ماموں تھا۔ جبکہ دوسری روایت کے مطابق آپ کی والدہ ابو جہل کی چچازاد بہن تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں حرب فجار کے چار برس بعد پیدا ہوا۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا شمار قریش کے معزز سرداروں میں ہوتا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں سفارت کا عہدہ انہی کے ساتھ مخصوص تھا۔ قریش کا یہ دستور تھا کہ جب ان کی آپس میں لڑائی ہوتی تھی یا کسی دوسری قوم کے ساتھ جنگ درپیش ہوتی تھی تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا کرتے تھے مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا' اس وقت ان سے پہلے ۳۹ مردوں اور خواتین نے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے پر ان کی تعداد ۴۰ ہوگئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان لے کر نازل ہوئے۔ ''اے نبی! تمہارے لئے اللہ کافی ہے اور جو مومن تمہارے پیروکار ہیں وہ کافی ہیں''۔ مؤرخین نے یہ بات بھی نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں پوشیدگی کی زندگی بسر کر رہے تھے وہاں آپ نے یہ دعا کی تھی۔ ''اے اللہ! عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام (یعنی ابو جہل) میں سے جو تجھے پسندیدہ ہو' اسے اسلام کی دولت سے نواز کر اسلام کو غلبہ عطا کر''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کی بہن اور ان کے بہنوئی اسلام قبول کر چکے تھے اور انہی کی قرأت سن کر اور متاثر ہو کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے علم کے مطابق تمام مہاجرین نے چھپ چھپا کر ہجرت کی تھی لیکن عمر بن خطاب وہ فرد ہیں کہ جب انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو اپنی تلوار گردن میں لٹکائی' کمان کندھے پر رکھی' تیر ہاتھ میں لیے' لمبا نیزہ ہاتھ میں پکڑ کر خانہ کعبہ کے پاس آئے۔ قریش کے عمائدین خانہ کعبہ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہایت شان کے ساتھ سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس آ کر اطمینان سے نماز پڑھی۔ پھر ہر ایک کی چوپال کے پاس گئے اور انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی ماں اسے روئے' اس کا بیٹا اس پر ماتم کرے' اس کی بیوی بیوہ ہو جائے' اسے چاہیئے کہ شہر سے باہر آ کر مجھے روک لے۔ دیگر روایات کے مطابق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے ہجرت کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل اور مناقب بے شمار ہیں جن میں سے بعض روایات امام بخاری نے باقاعدہ عنوان کے تحت نقل کی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دس سال چھ ماہ اور پانچ دن تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔ ذوالحج کی ۲۶ تاریخ کو سن ۲۳ ہجری میں صبح کی نماز میں آپ کو زخمی کیا گیا اور اگلے برس محرم کی یکم تاریخ سن ۲۴ ہجری میں آپ کو دفن کیا گیا۔ آپ کو ایک ایرانی غلام ابولؤلؤ فیروز نے زخمی کیا تھا۔ آپ کی شہادت کے بعد حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ شعراء نے آپ کے انتقال پر مرثیے کہے جن میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مرثیے کے اشعار یہ ہیں: ''وہ تین لوگ جن کے فضائل ظاہر ہوئے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ)۔ وہ تر و تازہ رہے۔ ان کو ان کے پروردگار نے جب ظاہر کیا تو (باقی اگلے صفحہ پر)

الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى، فَاَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَاَمَّا يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا فِيْهِ مِنْ لَحْمِ نُسُكِكُمْ . ثُمَّ شَهِدْتُّ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اجْتَمَعَ فِيْهِ عِيْدَانِ لِلْمُسْلِمِيْنَ، فَمَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِيْ فَاَحَبَّ اَنْ يَّذْهَبَ فَقَدْ اَذِنَّا لَهٗ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّمْكُثَ فَلْيَمْكُثْ . ثُمَّ شَهِدْتُّ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَبَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ: لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ نُسُكِهٖ فَوْقَ ثَلَاثٍ . قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ: اِنَّهُمْ يَرْفَعُوْنَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ . قَالَ: سُفْيَانُ: لَا اَحْفَظُهَا مَرْفُوْعَةً، وَهِيَ مَنْسُوْخَةٌ .

(اخرجه البخاری فی الاضاحی)

❁❁ ابوعبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا انہوں نے خطبہ دینے سے پہلے نماز ادا کی پھر یہ بات بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ عید الفطر کا دن اور عید الاضحیٰ کا دن، جہاں تک عید الفطر کے دن کا تعلق ہے تو یہ ایک ایسا دن ہے جب تم روزے رکھنے ختم کر دیتے ہو تو اس دن تم کھاؤ پیو گے۔ جہاں تک عید الاضحیٰ کے دن کا تعلق ہے تو اس دن تم اپنی قربانی کا گوشت کھاؤ۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عید کی نماز میں شریک ہوا تو اس دن جمعہ بھی تھا انہوں نے خطبے سے پہلے نماز ادا کی پھر یہ بات بیان کی: آج وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے دو عیدیں اکٹھی کر دی ہیں تو یہاں نواحی علاقوں میں رہنے والے جو لوگ موجود ہیں ان میں سے اگر کوئی شخص واپس جانا چاہے تو ہم اسے اجازت دیتے ہیں اور جو شخص ٹھہرنا چاہے وہ ٹھہر جائے۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عید کی نماز میں شریک ہوا تو انہوں نے خطبے سے پہلے نماز ادا کی اور یہ بات ارشاد فرمائی: کوئی بھی شخص اپنی قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ ہرگز نہ کھائے۔

امام ابوبکر حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: محدثین نے تو یہ کلمات حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر روایت کیے ہیں تو سفیان بولے: میری یادداشت کے مطابق یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے ویسے بھی یہ روایت ''منسوخ'' ہے۔

۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَرْجِسٍ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ الْاُصَيْلِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَى الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ فَقَبَّلَهٗ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَّا تَضُرُّ وَلَا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) کوئی مومن صاحب بصیرت ایسا نہیں ہے جو ان تینوں حضرات کے فضائل کا انکار کرے۔ یہ تینوں اپنی زندگی میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے تھے اور مرنے کے بعد بھی ان کی قبریں ایک دوسرے کے ساتھ مل گئیں''۔ واقدی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ چمکتے ہوئے سفید رنگ کے مالک تھے۔ جن میں سرخی غالب تھی۔ آپ اپنی داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔

تَنفَعُ، وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ۔(اخرجه البخاری فی الحج)

❁❁ عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں: میں نے ''آگے سے کم بالوں والے'' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ حجر اسود کے پاس آئے انہوں نے اس کا بوسہ لیا پھر وہ بولے: اللہ کی قسم! میں یہ بات جانتا ہوں کہ تم ایک پتھر ہو تم کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔

۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَبِيحٍ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِیِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ قَالَ: اِنِّیْ لَاحْسِبُ اَنَّكُمْ تَاْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ - يَعْنِیْ خَبِيثَتَيْنِ - الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ، فَاِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَاقْتُلُوْهُمَا بِالنُّضْجِ، ثُمَّ كُلُوْهُمَا، فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِدُ رِيْحَهٗ مِنَ الرَّجُلِ فَيَاْمُرُ بِهٖ فَيُخْرَجُ اِلَى الْبَقِيْعِ ۔(اخرجه مسلم فی المساجد)

❁❁ معدان بن ابوطلحہ یعمری حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم لوگ ان دو درختوں ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد دو بودار درخت پیاز اور لہسن تھے(کی پیداوار کھاتے ہو) اگر تم نے ضرور ایسا کرنا ہے تم پکا کر ان کی بو کو ختم کر دو پھر انہیں کھاؤ' کیونکہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص سے اس کی بو محسوس ہوتی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بارے میں حکم دیتے تھے' تو اسے ''بقیع'' کی طرف نکال دیا جاتا تھا۔

۱۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ قَالَ :سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ اَبِی الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهٗ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔وَلَمْ يَذْكُرْ حُصَيْنٌ مَعْدَانَ ۔(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اس میں حصین نامی راوی نے معدان نامی راوی کا تذکرہ نہیں کیا۔

۱۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَوَّلاً قَبْلَ اَنْ نَلْقَى الزُّهْرِیَّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ: اَتَيْتُ بِمِائَةِ دِيْنَارٍ اَبْغِی بِهَا صَرْفًا، فَقَالَ طَلْحَةُ: عِنْدَنَا صَرْفٌ، انْتَظِرْ يَاْتِی خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ ۔وَاَخَذَ مِنِّی الْمِائَةَ الدِّيْنَارِ، فَقَالَ لِیْ عُمَرُ: لَا تُفَارِقْهُ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ۔ فَلَمَّا جَاءَ الزُّهْرِیُّ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْكَلَامَ ۔وَسَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِیَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ ۔ قَالَ الْحُمَيْدِیُّ قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا اَصَحُّ حَدِيْثٍ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا، يَعْنِیْ فِی الصَّرْفِ ۔(متفق علیه)

❁❁ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سو دینار لے کہ آیا میں ان کے ذریعے بیع صرف کرنا چاہتا تھا' تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بولے: ہم بیع صرف کرنا چاہتے ہیں تم انتظار کروتا کہ ہمارا خزانچی ''غابہ'' سے آجائے انہوں نے مجھ سے ایک سو دینار وصول کر لیے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم اس سے الگ نہ ہونا' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چاندی کے عوض میں سونے کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔

گندم کے عوض میں گندم کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔ جو کے عوض میں جو کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔ کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔

(راوی کہتے ہیں:) جب زہری آئے' تو انہوں نے اس کلام کو نقل نہیں کیا۔

ویسے میں نے زہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے مالک بن اوس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چاندی کے عوض میں سونے کا لین دین سود ہے' ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔ گندم کے عوض میں گندم کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔ جو کے عوض میں جو کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو۔ کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین سود ہے ماسوائے اس کے جو دست بدست ہو''۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے اس بارے میں منقول احادیث میں یہ روایت سب سے زیادہ مستند ہے۔

سفیان کی مراد یہ تھی کہ ''بیع صرف'' کے بارے میں جو روایات منقول ہیں۔

۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي طَاوُسٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ، اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا -(متفق علیہ)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ شراب فروخت کرتے ہیں' تو وہ بولے: اللہ تعالیٰ سمرہ کو برباد کرے کیا اسے اس بات کا پتہ نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے کہ جب ان کے لیے چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا''۔

یعنی انہوں نے اسے پگھلا دیا۔

۱۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي فُلَانٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ بِيَدِهٖ عَلَى الْمِنْبَرِ هٰكَذَا - يَعْنِي يُحَرِّكُهَا يَمِينًا وَشِمَالاً - عُوَيْمِلٌ لَنَا بِالْعِرَاقِ، عُوَيْمِلٌ لَنَا بِالْعِرَاقِ خَلَطَ فِي فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ اَثْمَانَ الْخَمْرِ وَالْخَنَازِيرِ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا . يَعْنِي اَذَابُوْهَا .(متفق علیه)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر اپنے ہاتھ کے ذریعے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے یعنی اپنے ہاتھ کو بائیں طرف اور دائیں طرف حرکت دیتے ہوئے' یہ کہتے ہوئے سنا: عراق میں ہمارے ایک چھوٹے اہل کار نے مسلمانوں کے مال فے میں شراب اور خنزیر کی قیمت بھی خلط ملط کر دی ہے' حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے ان کے لیے چربی کو حرام قرار دیا گیا' تو انہوں نے اسے پگھلا کر اسے فروخت کر دیا''۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی انہوں نے اسے پگھلا دیا۔

۱۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ يَسْاَلُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُهٗ يُبَاعُ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَشْتَرِيهِ ؟ فَقَالَ: لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ .(متفق علیه)

❁❁ امام مالک بن انس نے زید بن اسلم سے سوال کیا' تو زید نے بتایا: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے میں نے اپنا ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لینے کے لیے) دیا پھر بعد میں' میں نے اس گھوڑے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا میں اسے خرید لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ خریدو اور تم اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو واپس نہ لو۔

۱۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهٗ، اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: رَآهَا تُبَاعُ اَوْ بَعْضَ نِتَاجِهَا .(متفق علیه)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تھا یا شاید اس کی اولاد میں سے کسی جانور کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔

۱۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّ مُتَابَعَةً بَيْنَهُمَا يَزِيْدَانِ فِي الْاَجَلِ، وَيَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ الْخَبَثَ .قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الْحَدِيْثُ

حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ عَاصِمٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدَةُ اَتَيْنَاهُ لِنَسْاَلَهُ فَقَالَ: اِنَّمَا حَدَّثَنِيهِ عَاصِمٌ وَّهٰذَا عَاصِمٌ حَاضِرٌ، فَذَهَبْنَا اِلٰى عَاصِمٍ فَسَاَلْنَاهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا بِهِ هٰكَذَا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَمَرَّةً يَقِفُهُ عَلٰى عُمَرَ وَلَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ اَبِيهِ، وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَرُبَّمَا سَكَتْنَا عَنْ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ: يَزِيدَانِ فِي الْاَجَلِ ۔ فَلَا نُحَدِّثُ بِهَا مَخَافَةَ اَنْ يَّحْتَجَّ بِهَا هٰؤُلَاءِ – يَعْنِي الْقَدَرِيَّةَ – وَلَيْسَ لَهُمْ فِيهَا حُجَّةٌ ۔(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج اور عمرے کو آگے پیچھے کرو' کیونکہ ان دونوں کو آگے پیچھے کرنا زندگی میں اضافہ کرتا ہے غربت اور گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے''۔

سفیان کہتے ہیں: یہ روایت عبدالکریم نامی راوی نے عبدہ نامی راوی کے حوالے سے اور انہوں نے عاصم کے حوالے سے بیان کی تھی۔

جب عبدہ آئے' تو ہم اس روایت کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے بتایا: عاصم نے یہ روایت مجھے سنائی ہے اور عاصم بھی یہاں موجود ہیں یعنی اسی شہر میں ہیں' تو ہم لوگ عاصم کے پاس گئے اور ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے یہ روایت اسی طرح ہمیں سنائی۔

پھر اس کے بعد میں نے انہیں سنا کہ ایک مرتبہ انہوں نے اس روایت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک ''موقوف'' روایت کے طور پر بیان کیا اور ایک مرتبہ انہوں نے اس کی سند میں اپنے والد کا تذکرہ نہیں کیا۔

تاہم اکثر اوقات وہ اس روایت کو عبداللہ بن عامر کے حوالے سے وہ ان کے والد کے حوالے سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: بعض اوقات وہ ہمارے سامنے یہ الفاظ بھی بیان نہیں کرتے تھے:

''یہ دونوں زندگی میں اضافہ کرتے ہیں''۔

تو ہم ان کلمات کو حدیث میں بیان نہیں کرتے ہیں اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ لوگ اس کے ذریعے استدلال نہ کریں۔

سفیان کی مراد وہ لوگ تھے' جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اس روایت میں ان لوگوں کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے۔

۱۸ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِي لُبَابَةَ – حَفِظْنَاهُ مِنْهُ غَيْرَ مَرَّةٍ – قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ: شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ كَثِيرًا مَا يَقُولُ: ذَهَبْتُ اَنَا وَمَسْرُوقٌ اِلَى الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ الصُّبَيُّ: كُنْتُ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ فَخَرَجْتُ اُرِيدُ الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنْتُ بِالْقَادِسِيَّةِ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا، فَسَمِعَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ فَقَالَا: لَهٰذَا اَضَلُّ مِنْ بَعِيرِ اَهْلِهِ ۔ فَكَاَنَّمَا حُمِلَ عَلَيَّ بِكَلِمَتِهِمَا جَبَلٌ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمَا فَلَامَهُمَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ:

هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ، هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي اَنَّهُ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَجَازَهُ وَلَيْسَ اَنَّهُ فَعَلَهُ هُوَ ۔(ابن اجه فی المناسک)

ابووائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں اور مسروق ٔصبی بن معبد کے پاس گئے تاکہ ان سے اس حدیث کے بارے میں گفتگو کریں' تو صبی بولے: میں ایک عیسائی شخص تھا میں نے اسلام قبول کیا میں حج کرنے کے ارادے سے روانہ ہونے لگا' جب میں ''قادسیہ'' پہنچا تو وہاں میں نے حج اور عمرے دونوں کو ساتھ کرنے کا احرام باندھا (یا تلبیہ پڑھا)

سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان نے مجھے سنا' تو وہ بولے: یہ شخص اپنے گھر کے اونٹ سے زیادہ گمراہ ہے۔

ان کے ان کلمات کی وجہ سے گویا میرے اوپر پہاڑ کا وزن آ گیا میری ملاقات جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان دونوں کو ملامت کی پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تمہاری رہنمائی کی گئی ہے۔تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف تمہاری رہنمائی کی گئی ہے۔

سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج اور عمرہ اکٹھے ادا کیا تھا' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے درست قرار دیا تھا۔

اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ایسا کیا تھا۔

۱۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ: اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ: صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقَالَ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ ۔(اخرجه البخاری فی الحج)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ''وادی عقیق'' میں موجود تھے۔

''گزشتہ رات میرے پروردگار کا فرستادہ میرے پاس آیا اور بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مبارک وادی میں نماز ادا کیجئے اور یہ کہیے عمرہ' حج میں ہے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے ساتھ عمرہ کرنے کا بھی تلبیہ پڑھیے)''

۲۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا، وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ۔(متفق علیه)

عاصم بن عمر بن خطاب اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب رات اس طرف سے آجائے اور دن اس طرف سے رخصت ہوجائے اور سورج غروب ہوجائے' تو روزہ دار شخص روزہ کھول لے''۔

۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ وَغَيْرِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى عَنِ ابْنِ السَّعْدِيِّ: اَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ الشَّامِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَلِيَ اَعْمَالاً مِنْ اَعْمَالِ الْمُسْلِمِيْنَ فَتُعْطَى عُمَالَتَكَ فَلَا تَقْبَلُ ؟ فَقُلْتُ: اَجَلْ، اِنَّ لِيْ اَفْرَاسًا اَوْ لِيْ اَعْبُدٌ وَّاَنَا بِخَيْرٍ، وَاُرِيْدُ اَنْ يَكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ . فَقَالَ عُمَرُ: فَلَا تَفْعَلْ، فَاِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُ مِثْلَ الَّذِيْ اَرَدْتَ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهِ مَنْ هُوَ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنِّيْ، وَاِنَّهُ اَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالاً، فَقُلْتُ: اَعْطِهِ مَنْ هُوَ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنِّيْ . فَقَالَ: يَاعُمَرُ مَا اٰتَاكَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ .(واخرجه البخاري في الاحكام)

❁❁ ابن سعدی بیان کرتے ہیں: وہ ''شام'' سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے تم کوئی سرکاری فرائض سرانجام دیتے رہے ہو اور جب تمہیں تنخواہ دی جانے لگی' تو تم نے اسے قبول نہیں کیا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں میرے پاس گھوڑے ہیں۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے پاس غلام ہیں اور میں اچھی حالت میں ہوں۔

تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میری تنخواہ مسلمانوں کے لیے صدقہ ہوجائے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو' کیونکہ جو ارادہ تم نے کیا ہے اس طرح کا ارادہ ایک مرتبہ میں نے بھی کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے کچھ عطا کرتے تھے' تو میں یہ گزارش کرتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسے دے دیں جس کو مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت ہو۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال دیا' تو میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسے عطا کر دیجئے جسے مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عمر! اللہ تعالیٰ مانگے بغیر اور تمہاری دلچسپی ظاہر کیے' بغیر اس مال میں سے' جو کچھ تمہیں عطا کرتا ہے' اسے حاصل کر لو اور اس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرو' اسے صدقہ کرو اور جو مال ایسا نہ ہو' تو تم اس کے پیچھے اپنے آپ کو نہ لگاؤ''۔

۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَمَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: اِنَّ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ كَانَتْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصَةً فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ، وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: يَحْبِسُ مِنْهُ نَفَقَةَ

سَنَتِهٖ ۔(اخرجه احمد)

❁❁ مالک بن اوس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بنونضیر کی زمینیں وہ ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مال فے کے طور پر عطا کی تھیں۔ مسلمانوں نے ان کے لیے گھوڑے نہیں دوڑائے تھے سواریاں نہیں دوڑائیں تھیں یہ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آمدن میں سے اپنے اہل خانہ کے سال بھر کا خرچ حاصل کرتے تھے اور جو باقی بچ جاتا تھا اسے گھوڑوں اور اسلحے کے لیے، یعنی اللہ کی راہ میں تیاری کے لیے استعمال کرتے تھے۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے سال بھر کا خرچ روک لیتے تھے"۔

۲۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِى الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: اَلَا لَا تَغْلُوْا صُدُقَ النِّسَاءِ، فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِى الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَانَ اَوْلَاكُمْ اَوْ اَحَقَّكُمْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنْ نِسَائِهٖ وَلَا اَنْكَحَ ابْنَةً مِّنْ بَنَاتِهٖ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً، وَاِنَّ اَحَدَكُمُ الْيَوْمَ لَيُغْلِىْ بِصَدُقَةِ الْمَرْاَةِ حَتّٰى تَكُوْنَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِىْ نَفْسِهٖ حَتّٰى يَقُوْلَ كَلِفْتُ اِلَيْكَ عَلَقَ الْقِرْبَةِ ۔ قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا فَلَمْ اَدْرِ مَا عَلَقُ الْقِرْبَةِ ۔ قَالَ: وَاُخْرٰى تَقُوْلُوْنَهَا لِبَعْضِ مَنْ يُّقْتَلُ فِىْ مَغَازِيْكُمْ هٰذِهٖ: قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيْدًا اَوْ مَاتَ فُلَانٌ شَهِيْدًا، وَلَعَلَّهٗ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اَوْقَرَ دُفَّ رَاحِلَتِهٖ اَوْ عَجُزَهَا ذَهَبًا اَوْ وَرِقًا يَلْتَمِسُ التِّجَارَةَ، فَلَا تَقُوْلُوْا ذَاكُمْ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ كَمَا قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ فِى الْجَنَّةِ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ اَيُّوْبُ اَبَدًا يَشُكُّ فِيْهِ هٰكَذَا، اَوْ قَالَ سُفْيَانُ: فَاِنْ كَانَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَ بِهٖ هٰكَذَا وَاِلَّا فَلَمْ يُحْفَظْ ۔(موارد الظمان)

❁❁ ابوعجفاء سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خبردار! تم لوگ عورتوں کے مہر زیادہ مقرر نہ کرو، کیونکہ اگر یہ چیز دنیا میں عزت افزائی کا، یا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تقویٰ کا ذریعہ ہوتی، تو تم میں سے زیادہ لائق تم میں سے زیادہ حقدار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج میں سے جس خاتون کے ساتھ بھی شادی کی، یا اپنی صاحبزادیوں میں سے جس صاحبزادی کی بھی شادی کی، ان میں سے کسی کا مہر "بارہ اوقیہ" سے زیادہ نہیں تھا، لیکن آج تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی بیوی کا مہر زیادہ ادا کرتا ہے، یہاں تک کہ اس کے دل میں اس عورت کے لیے عداوت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ یہ کہتا ہے: تمہاری وجہ سے مجھے پریشانی اٹھانا پڑی ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں ایک نوجوان شخص تھا مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ "علق القربہ" سے مراد کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: دوسری بات یہ ہے کہ تم لوگ کسی جنگ میں قتل ہو جانے والے شخص کے بارے میں یہ کہتے ہو فلاں شخص شہادت کی موت مارا گیا ہے یا فلاں شخص شہادت کی موت مرا ہے' حالانکہ ہو سکتا ہے اس نے اپنی سواری کے جانور پر بوجھ لادا ہوا ہو' یا وہ سونے اور چاندی کو لے کر تجارت کرنے جا رہا ہو' تو تم لوگ یہ بات نہ کہو' بلکہ تم یوں کہو: جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہوگا وہ جنت میں جائے گا''۔

سفیان کہتے ہیں: ایوب نامی راوی ہمیشہ اس روایت کے الفاظ میں اسی طرح شک کا اظہار کرتے تھے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: اگر تو حماد بن زید نے بھی اس روایت کو انہی الفاظ میں نقل کیا ہے' پھر تو ٹھیک ہے ورنہ یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

٢٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ: اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى شَيْخٍ مِنْ بَنِيْ زُهْرَةَ مِنْ اَهْلِ دَارِنَا - قَدْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ - فَجِئْتُ مَعَ الشَّيْخِ اِلٰى عُمَرَ وَهُوَ فِي الْحِجْرِ، فَسَاَلَهُ عُمَرُ عَنْ وِلَادٍ مِنْ وِلَادِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ الشَّيْخُ: اَمَّا النُّطْفَةُ فَمِنْ فُلَانٍ، وَاَمَّا الْوَلَدُ فَعَلٰى فِرَاشِ فُلَانٍ . فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْفِرَاشِ، فَلَمَّا وَلَّى الشَّيْخُ دَعَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: اَخْبِرْنِيْ عَنْ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ . فَقَالَ: اِنَّ قُرَيْشًا تَقَوَّتْ لِبِنَاءِ الْكَعْبَةِ فَعَجَزُوْا وَاسْتَقْصَرُوْا فَتَرَكُوْا بَعْضَهَا فِي الْحِجْرِ . فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ .(اخرجه الازرقی فی اخبار مكة)

❁❁ عبید اللہ بن ابو یزید بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ''بنو زہرہ'' سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ کو پیغام بھیج کر اسے بلوایا وہ ہمارے محلے میں رہتا تھا اس نے زمانہ جاہلیت پایا ہوا تھا۔ میں اس بزرگ کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت ''حطیم'' میں موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے زمانہ جاہلیت میں پیدا ہونے والی (ناجائز اولاد کے بارے میں) دریافت کیا' تو وہ بزرگ بولا: جہاں تک نطفے کا تعلق ہے' تو وہ فلاں شخص کا تھا جہاں تک پیدائش کا تعلق ہے' تو وہ فلاں شخص کے فراش پر ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نے ٹھیک کہا ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فراش کے حق میں فیصلہ دیا ہے۔ جب وہ عمر رسیدہ شخص واپس مڑ گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے بلایا اور دریافت کیا: تم مجھے خانہ کعبہ کی تعمیر کے بارے میں بتاؤ۔

اس نے بتایا: قریش خانہ کعبہ کی تعمیر کر کے نیکی حاصل کرنا چاہتے تھے' لیکن وہ اس کو بنانے سے عاجز ہو گئے' ان کے پاس (ساز و سامان) کم ہو گیا' تو انہوں نے ''حطیم'' والی جگہ کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نے سچ کہا ہے۔

٢٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ، وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكَانَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ، فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ قَالَ سُفْيَانُ فَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنَ الزُّهْرِيِّ بِطُوْلِهٖ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَشْيَاءَ، وَهٰذَا مِمَّا لَمْ اَحْفَظْ مِنْهَا يَوْمَئِذٍ -(اخرجه عبدالرزّاق)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس نے ان پر کتاب نازل کی' تو ان پر جو چیز نازل ہوئی اس میں ''رجم'' سے متعلق آیت بھی تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگسار کروایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم نے بھی سنگسار کروایا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے یہ روایت طویل روایت کے طور پر زہری سے سنی تھی' اس وقت میں نے اس میں سے کچھ چیزیں' یاد کرلیں لیکن یہ حصہ اس میں شامل ہے' جسے میں نے اس دن یاد نہیں کیا تھا۔

۲۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَتَيْنَا الزُّهْرِيَّ فِيْ دَارِ ابْنِ الْجَوَّازِ فَقَالَ: اِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ بِعِشْرِيْنَ حَدِيْثًا، وَاِنْ شِئْتُمْ حَدَّثْتُكُمْ بِحَدِيْثِ السَّقِيْفَةِ، وَكُنْتُ اَصْغَرَ الْقَوْمِ، فَاشْتَهَيْتُ اَنْ لَّا يُحَدِّثَ بِهٖ لِطُوْلِهٖ، فَقَالَ الْقَوْمُ: حَدِّثْنَا بِحَدِيْثِ السَّقِيْفَةِ، فَحَدَّثَنَا بِهِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَشْيَاءَ، ثُمَّ حَدَّثَنِيْ بَقِيَّتَهُ الْبَعْدَ ذٰلِكَ مَعْمَرٌ -(رواه عبدالرزاق)

❁❁ سفیان کہتے ہیں: ہم ابن جواز کے گھر میں زہری کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو وہ بولے: اگر تم لوگ چاہو تو میں تمہیں بیس حدیثیں سناتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں ''سقیفہ'' سے متعلق حدیث سناتا ہوں۔

(سفیان کہتے ہیں) میں حاضرین میں سے سب سے کم سن تھا اس لیے میں اس بات کا خواہش مند تھا کہ وہ طویل حدیث نہ سنائیں لیکن حاضرین نے کہا کہ آپ ہمیں ''سقیفہ'' سے متعلق حدیث سنائیں۔

تو انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی جس میں سے کچھ چیزیں میں نے یاد کرلیں اور اس روایت کا بقیہ حصہ اس کے بعد معمر نے مجھے سنایا تھا۔

۲۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ، فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ، فَقُوْلُوْا: عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ -(رواه البخاری فی احادیث الانبیاء)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا: وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم لوگ مجھے اس طرح نہ بڑھا دینا جس طرح عیسائیوں نے ابن مریم کو بڑھا دیا تھا میں (اللہ) کا بندہ ہوں' تو تم لوگ یوں کہو اس کے بندے اور اس کے رسول''۔

۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ بِذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلٰى امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ۔(رواه البخاری فی بدء الوحی)

❁❁ علقمہ بن وقاص لیثی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا: وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو وہی جزا ملے گی جو اس نے نیت کی ہوگی، تو جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لیے ہوگی تاکہ وہ اسے حاصل کرلے یا کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے لیے ہوگی، تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی، جس کی طرف نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی''۔

۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَبِيحٍ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ دِيكًا نَقَرَنِي ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ، اَوْ نَقَدَنِي ثَلَاثَ نَقَدَاتٍ، فَقُلْتُ: اَعْجَمِيٌّ، وَاِنِّي قَدْ جَعَلْتُ هٰذَا الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِي اِلٰى هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ: عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، فَمَنِ اسْتُخْلِفَ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ ۔(اخرجه مسلم فی المساجد)

❁❁ معدان بن طلحہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک مرغ نے تین مرتبہ مجھے ٹھونگا مارا ہے (یہاں روایت کے الفاظ میں راوی کو شک ہے)

میں نے سوچا: کوئی عجمی (مجھے شہید کردے گا) میں اپنے بعد (نئے خلیفہ کے انتخاب) کا معاملہ ان چھ افراد کو سونپ کر جارہا ہوں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان حضرات سے راضی تھے یہ حضرات عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص ہیں، تو جس شخص کو خلیفہ منتخب کرلیا جائے وہی خلیفہ شمار ہوگا۔

۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا صَلَّى صَلَاةً جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ كَلَّمَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ حَاجَةٌ قَامَ فَدَخَلَ، قَالَ: فَصَلَّى صَلَوَاتٍ لَا يَجْلِسُ لِلنَّاسِ فِيْهِنَّ ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَحَضَرْتُ الْبَابَ فَقُلْتُ: يَا يَرْفَا اَبِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ شَكَاةٌ؟ فَقَالَ: مَا بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ شَكْوٰى ۔ فَجَلَسْتُ، فَجَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَجَلَسَ،

فَخَرَجَ يَرْفَأُ فَقَالَ: قُمْ يَاابْنَ عَفَّانَ، قُمْ يَاابْنَ عَبَّاسٍ . فَدَخَلا عَلٰى عُمَرَ فَإِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صُبَرٌ مِّنْ مَالٍ عَلٰى كُلِّ صُبْرَةٍ مِنْهَا كَتِفٌ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّىْ نَظَرْتُ فِىْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَوَجَدْتُكُمَا مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِهَا عَشِيْرَةً، فَخُذَا هٰذَا الْمَالَ فَاقْسِمَاهُ، فَمَا كَانَ مِنْ فَضْلٍ فَرُدَّا . فَأَمَّا عُثْمَانُ فَحَثَا، وَأَمَّا أَنَا فَجَثَوْتُ لِرُكْبَتَيَّ وَقُلْتُ: وَإِنْ كَانَ نُقْصَانًا رَدَدْتَ عَلَيْنَا . فَقَالَ عُمَرُ: شِنْشِنَةٌ مِّنْ أَخْشَنَ - يَعْنِىْ حَجَرًا مِّنْ جَبَلٍ - أَمَا كَانَ هٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ إِذْ مُحَمَّدٌ وَّأَصْحَابُهُ يَأْكُلُوْنَ الْقِدَّ . فَقُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ، لَقَدْ كَانَ هٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ، وَلَوْ عَلَيْهِ فُتِحَ لَصَنَعَ فِيْهِ غَيْرَ الَّذِىْ تَصْنَعُ قَالَ فَغَضِبَ عُمَرُ وَقَالَ إِذًا صَنَعَ مَاذَا ؟ قُلْتُ: إِذًا لَأَكَلَ وَأَطْعَمَنَا . قَالَ: فَنَشَجَ عُمَرُ حَتّٰى اخْتَلَفَتْ أَضْلَاعُهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّىْ خَرَجْتُ مِنْهَا كَفَافًا فَلَا لِىْ وَلَا عَلَىَّ .

(اخرجه البزار فی البحر الزخار)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز ادا کر لینے کے بعد لوگوں سے (بات چیت کے لیے) بیٹھ جاتے تھے' تو جس شخص کو کوئی کام ہوتا تھا وہ ان کے ساتھ بات کر لیتا تھا اگر کسی کو کوئی کام نہیں ہوتا تھا' تو وہ اٹھ کر (اپنے گھر) تشریف لے جاتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ نمازیں ادا کیں لیکن وہ ان کے بعد لوگوں سے ملاقات کے لیے نہیں بیٹھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ان کے دروازے پر آیا میں نے کہا: اے یرفا! (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خادم تھا)

کیا امیر المومنین بیمار ہیں؟ اس نے جواب دیا: امیر المومنین بیمار تو نہیں ہیں۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں)

میں وہاں بیٹھ گیا اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے' تو وہ بھی وہاں بیٹھ گئے۔ یرفا باہر آیا' تو بولا: اے ابن عفان! اے ابن عباس! آپ آ یئے تو ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کے سامنے مال کے کچھ ڈھیر رکھے ہوئے تھے اور ہر ڈھیر کے ساتھ برتن بھی رکھا ہوا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے اہل مدینہ کا جائزہ لیا تو میں نے تم دونوں کو ایسا پایا' جن کے خاندان کے زیادہ افراد یہاں موجود ہیں' تو آپ لوگ اس مال کو حاصل کر کے تقسیم کریں جو بچ جائے وہ واپس کر دیں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ ملا کر جو کچھ آیا تھا وہ لے لیا لیکن میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا میں نے کہا: اگر یہ کم ہوا تو آپ ہمیں اور دیں گے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: سخت ترین چیز کا ٹکڑا ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ پہاڑ کا پتھر ہے (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ان کے والد کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے ان کی تعریف کی کہ یہ اپنی جرأت میں اور صحیح رائے پیش کرنے میں اپنے والد کی مانند ہیں)

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے:) کیا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس چیز کی کوئی قدر نہیں ہو گی کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے

اصحاب یکدٗ کھایا کرتے تھے۔

میں نے عرض کی: جی ہاں! اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ بات قابل قدر ہے اگر نبی اکرم ﷺ زندہ ہوتے اور آپ ﷺ کو فتوحات نصیب ہوتیں' تو نبی اکرم ﷺ کا طرزِ عمل اس سے مختلف ہوتا جو آپ کا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور بولے: پھر نبی اکرم ﷺ نے کیا کرنا تھا' تو میں نے کہا: آپ ﷺ نے خود بھی کھانا تھا' اور ہمیں بھی کھانے دینا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے' یہاں تک کہ ان کی پسلیاں حرکت کرنے لگیں' پھر وہ بولے: میری یہ خواہش ہے کہ میں اس معاملے سے برابری کی بنیاد پر نکل جاؤں نہ مجھے کچھ ملے نہ میرے ذمے کچھ لازم ہو۔

۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا) لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا ۔ فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ، نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَفِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ ۔(اخرجه البخاری فی الاعتصام)

❀❀ طارق بن شہاب کہتے ہیں: یہودیوں سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر یہ آیت ہم لوگوں پر نازل ہوئی ہوتی۔

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا''۔

تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیتے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں یہ بات جانتا ہوں کہ یہ آیت کس دن نازل ہوئی تھی؟ یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی تھی اور جمعہ کے دن میں نازل ہوئی تھی۔

۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقِيَامِيْ فِيْكُمْ فَقَالَ: اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَمْ يُسْتَشْهَدْ وَيَحْلِفَ وَلَمْ يُسْتَحْلَفْ، اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ، فَاِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطٰنُ، اَلَا وَمَنْ سَرَّتْهُ بُحْبُحَةُ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ مَعَ الْفَذِّ وَهُوَ مِنَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ، اَلَا وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَائَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ ۔

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❀❀ سلیمان بن یسار کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ نے ''جابیہ'' کے مقام پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے' بالکل اس طرح جس طرح میں تمہارے درمیان کھڑا ہوا ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے ساتھیوں کی عزت افزائی کرو! پھر ان کے بعد والوں کی پھر ان کے بعد والوں کی' پھر جھوٹ ظاہر ہو جائے گا' یہاں تک کہ آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی مانگی نہیں گئی ہوگی اور وہ قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی گئی ہوگی۔

خبردار! جب بھی کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہا ہو' تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا' خبردار! جو شخص جنت میں رہائش اختیار کرنا چاہتا ہے (وہ مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہے' کیونکہ شیطان تنہا شخص کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے زیادہ دور ہوتا ہے خبردار! جس شخص کو اس کی نیکی خوشی کرے اور اس کی برائی اس کو رنجیدہ کرے وہ مومن ہے۔

۳ - مسند عثمان بن عفان (۞)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنِیْ نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ الْحَجَبِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ -(اخرجه مسلم فی النكاح)

❁❁ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابان اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''احرام والا شخص نکاح نہیں کرسکتا اور نکاح کا پیغام بھی نہیں بھیج سکتا''۔

۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنِیْ نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: اشْتَكٰى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَيْنَيْهِ بِمَلَلٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَسْاَلُهٗ بِاَیِّ شَیْءٍ يُّعَالِجُهٗ ؟ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ: اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يُخْبِرُ بِذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: يَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ -(اخرجه ابن ابی شيبه)

❁❁ نبیہ بن وہب بیان کرتے ہیں: ''ملل'' کے مقام پر عمر بن عبید اللہ کی آنکھیں دکھنے آگئیں وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ابان بن عثمان کو پیغام بھیجا اور ان سے دریافت کیا: انہیں کس چیز کے ذریعے علاج کرنا چاہئے؟ تو ابان بن عثمان

(۞) حضرت عثمان بن عفان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ ''بنوامیہ'' سے ہے۔ نبی اکرم نے اپنی دو صاحبزادیوں کا نکاح' یکے بعد دیگرے حضرت عثمان کے ساتھ کیا تھا اور اسی نسبت کی وجہ سے حضرت عثمان کو'' ذوالنورین'' کہا جاتا ہے۔ حضرت عثمانِ غنی نے حضرت ابوبکر صدیق کی دعوت کے نتیجے میں اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عثمانِ غنی نے پہلے اپنی اہلیہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر واپس مکہ آگئے پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر واپس مکہ آگئے پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوۂ بدر کے ایام میں حضرت عثمانِ غنی کی اہلیہ سیّدہ رقیہ بہت شدید بیمار تھیں۔ جس کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شرکت نہیں کرسکے۔ لیکن کیونکہ آپ نبی اکرم کے حکم کے تحت اس میں شریک نہیں ہوئے تھے اس لئے نبی اکرم نے غزوۂ بدر کے اجر اور مالِ غنیمت میں انہیں حصہ دیا۔ سیّدہ رقیہ کے انتقال کے بعد سیّدہ اُم کلثوم کی شادی ان کے ساتھ کی تھی۔ حضرت عثمان غنی کا شمار عشرۂ مبشرہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عثمانِ غنی نے اپنے مال کے ذریعے اسلام کی بہت زیادہ خدمت کی۔ حضرت عمر کی شہادت کے بعد حضرت عثمانِ غنی کو مسلمانوں کا خلیفہ مقرر کیا گیا۔ ان کے دورِ خلافت میں اسلامی سلطنت کی حدود وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی گئی لیکن اس کے ساتھ داخلی انتشار بھی پیدا ہونا شروع ہوا جس کے نتیجے میں 17 ذوالحج جمعہ کے دن' سن 35 ہجری میں' قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے' حضرت عثمانِ غنی کو شہید کر دیا گیا۔

نے انہیں کہا: تم اس پر صبر (مخصوص قسم کی بوٹی) کا لیپ کرو' کیونکہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اس پر صبر (مخصوص قسم کی بوٹی) کا لیپ کرے۔

۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: تَوَضَّاَ عُثْمَانُ عَلَى الْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يُصَلِّىْ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا ۔(اخرجه عبدالرزاق)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ''مقاعد'' کے مقام پر تین، تین مرتبہ وضو کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر نماز ادا کرے' تو اللہ تعالیٰ اس نماز اور اس کے بعد والی نماز' جب تک وہ اسے ادا نہیں کر لیتا' ان کے درمیان کے اس کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ حَدَّثَنِىْ عِكْرِمَةُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهٗ صَلّٰى بِاَهْلِ مِنًى اَرْبَعًا فَاَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهِ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنِّىْ تَاَهَّلْتُ بِاَهْلِىْ بِهَا لَمَّا قَدِمْتُ، وَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا تَاَهَّلَ الرَّجُلُ فِىْ بَلَدٍ فَلْيُصَلِّ بِهٖ صَلَاةَ الْمُقِيْمِ ۔(رواه البخاری فی الرقاق)

❀❀ ابن ابوذباب اپنے والد کے حوالے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان کے والد کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات نماز پڑھائی تو لوگوں نے ان پر اعتراض کیا' تو وہ بولے: جب میں یہاں آیا تو میں نے اپنی بیوی کی وجہ سے اسے بھی اپنا وطن بنالیا ہے' اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب آدمی کسی شہر میں شادی کرلے' تو اسے وہاں مقیم شخص کی سی نماز ادا کرنی چاہئے''۔

٤ - مسند علی بن أبی طالب (؀)

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ حَسَنُ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِمَا اَنَّ عَلِیًّا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ زَمَنَ خَیْبَرَ قَالَ سُفْیَانُ یَعْنِیْ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ زَمَنَ خَیْبَرَ لَا یَعْنِیْ نِكَاحَ الْمُتْعَةِ (اخرجه الموصلی فی مسنده)

❀❀ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ خیبر) کے زمانے میں نکاح متعہ اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا۔

سفیان کہتے ہیں: اس روایت سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر نکاح متعہ سے بھی منع کیا تھا۔ (بلکہ نکاح متعہ کی حرمت کا حکم بعد میں دیا تھا)

۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِیًّا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: اَرَدْتُّ اَنْ اَخْطُبَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهٗ، ثُمَّ ذَكَرْتُ اَنَّهٗ لَا شَیْءَ لِیْ ثُمَّ ذَكَرْتُ عَائِدَتَهُ الْوَفْضَلَهٗ فَخَطَبْتُهَا، فَقَالَ لِیْ: هَلْ عِنْدَكَ شَیْءٌ تُعْطِیْهَا اِیَّاهُ؟ قُلْتُ: لَا .قَالَ: فَاَیْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِیَّةُ الَّتِیْ اَعْطَیْتُكَهَا یَوْمَ كَذَا وَكَذَا؟ قُلْتُ: هِیَ عِنْدِیْ .قَالَ: فَائْتِ بِهَا .قَالَ: فَجِئْتُ بِهَا، فَاَعْطَیْتُهٗ اِیَّاهَا

(؀) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچازاد بھائی ہیں۔ آپ کی پرورش نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کی۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ بنو ہاشم سے ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوالحسن'' اور ''ابوتراب'' ہے۔ آپ نے دس برس کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ نبی اکرم آپ سے بہت محبت کرتے تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: ''تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو''۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔ مفسرین کے بیان کے مطابق قرآن کی بعض آیات کا شانِ نزول حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اسی طرح نبی اکرم کی بعض احادیث بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت' ذہانت عربوں میں ضرب المثل کی حیثیت رکھتی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا چوتھا خلیفہ منتخب کیا گیا۔ آپ نے 21 رمضان المبارک سن 40 ہجری میں جام شہادت نوش کیا۔

فَزَوَّجَنِيهَا، فَلَمَّا اَدْخَلَهَا عَلَيَّ قَالَ: لَا تُحْدِثَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيَكُمَا ۔ فَجَائَنَا وَعَلَيْنَا كِسَاءٌ اَوْ قَطِيفَةٌ، فَلَمَّا رَاَيْنَاهُ تَخَشْخَشْنَا، فَقَالَ: مَكَانَكُمَا ۔ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ، فَدَعَا فِيهِ ثُمَّ رَشَّهُ عَلَيْنَا، فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اَهِيَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ اَنَا؟ قَالَ: هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْكَ، وَاَنْتَ اَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا ۔قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ ابْنُ الصَّوَّافِ وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ ۔(رواه البيهقي في الصداق)

❁❁ عبداللہ بن ابونجیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے بتایا: جنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے یہ سنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے لیے نکاح کا پیغام بھجواؤں پھر مجھے یہ یاد آیا' میرے پاس تو کچھ ہے ہی نہیں۔ پھر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور فضیلت کا خیال آیا' تو میں نے (سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے) نکاح کا پیغام دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جسے تم (مہر کے طور پر) اسے دو؟

میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری ''حطمیہ'' زرہ کہاں ہے' جو میں نے فلاں موقع پر تمہیں دی تھی؟

میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ہی لے آؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں وہ لے کر آیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ زرہ دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری شادی (سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ کر دی۔

جب ان کی رخصتی ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک میں تم دونوں کے پاس نہیں آتا اس وقت تک تم دونوں کوئی بات چیت نہ کرنا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے ایک چادر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک کمبل اوڑھا ہوا تھا۔

جب ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ہم اس میں داخل ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دونوں اپنی جگہ پر رہو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں دعا مانگی (یعنی اس پر کچھ پڑھ کر دم کیا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہم پر چھڑک دیا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ یعنی (سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں' یا میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے نزدیک تم سے زیادہ محبوب ہے اور تم میرے نزدیک اس سے زیادہ معزز ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں راوی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا۔

۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ سَمِعْتُ عَائِشَ

بْنَ اَنَسٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ: كُنْتُ اَجِدُ مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً فَاَرَدْتُّ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ ابْنَتُهٗ عِنْدِيْ، فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ، فَاَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: اِنَّمَا يَكْفِيْ مِنْهُ الْوُضُوْءُ ۔(اخرجه ابویعلی فی المسند)

❁❁ عائش بن انس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا۔ میری مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی میں اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنا چاہتا تھا' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے ہوئے مجھے شرم محسوس ہوتی تھی' تو میں نے عمار رضی اللہ عنہ (بن یاسر) کو یہ ہدایت کی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس (مذی کے خروج پر) صرف وضو کر لینا کافی ہے۔

۴۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْاٰنِ؟ فَقَالَ: لَا، وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ، اِلَّا اَنْ يُّعْطِيَ اللّٰهُ عَبْدًا فَهْمًا فِيْ كِتَابِهٖ، اَوْ مَا فِي الصَّحِيْفَةِ ۔ قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ، وَاَنْ لَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ۔(اخرجه البخاری فی العلم)

❁❁ ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور ایسی چیز ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہو' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے دانے کو چیرا ہے اور جان کو پیدا کیا ہے (ہمارے پاس ایسا کچھ نہیں ہے) صرف وہ چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو اپنی کتاب کے بارے میں فہم عطا کر دیتا ہے یا وہ کچھ ہے' جو اس صحیفے میں موجود ہے میں نے دریافت کیا: اس صحیفے میں کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیت کے بارے میں' قیدی کو رہائی دلانے کے بارے میں (احکام ہیں اور یہ حکم ہے کہ) کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

۴۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ لَيْلٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ، وَاَنْ اَقْسِمَ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا، وَاَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئًا، وَقَالَ: نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا ۔

(اخرجه البخاری فی الحج)

❁❁ عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کی نگرانی کروں۔

(یعنی انہیں ذبح کرواؤں) اور ان پر ڈالے جانے والے کپڑے اور ان کی کھالوں کو تقسیم کردوں اور ان میں سے کوئی بھی چیز قصائی کو نہ دوں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اسے اپنے پاس سے (معاوضے کی) ادائیگی کریں گے۔

۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ، وَاَنْ اَقْسِمَ جِلَالَهَا وَجُلُوْدَهَا - (اخرجه البخاری فی الحج)

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَزِدْنِي ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ عَلٰى هٰذَا، فَاَمَّا عَبْدُ الْكَرِيْمِ فَحَدَّثَنَا اَتَمَّ مِنْ هٰذَا ـ

❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا میں آپ ﷺ کی قربانی کے جانوروں کی نگرانی کروں اوران پر ڈالے جانے والے کپڑے اوران کی کھالوں کو تقسیم کردوں۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے ابن ابونجیح نے میرے سامنے صرف یہی الفاظ بیان کیے تھے جہاں تک عبدالکریم نامی راوی کا تعلق ہے تو انہوں نے اس کے مقابلے میں زیادہ مکمل روایت بیان کی۔

۴۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ: اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا ـ

فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ؟ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدِيْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرِيْنَ اللّٰهَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ ـ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ ـ قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا تَرَكْتُهَا مُنْذُ بَعْدُ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ فَقَالُوْا لَهُ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ ـ قَالَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ ـ

(اخرجه احمد)

❁ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ آپ ﷺ سے کوئی خادم مانگ لیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہو؟ تم سوتے وقت **33** مرتبہ سبحان اللہ، **33** مرتبہ الحمدللہ اور **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

(یہ روایت بیان کرنے کے بعد) سفیان نے کہا: ان میں سے کوئی ایک کلمہ **34** مرتبہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات سنی ہے میں نے انہیں کبھی ترک نہیں کیا۔

لوگوں نے ان سے دریافت کیا۔ جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ انہوں نے فرمایا: جنگ صفین کی رات بھی (میں نے اسے پڑھنا ترک نہیں کیا)

۴۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ: لَا اُعْطِيْكِ خَادِمًا وَاَدَعُ اَهْلَ الصُّفَّةِ

تُطْوٰی بُطُونُهُمْ مِنَ الْجُوْعِ، اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ ۔ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْاَوَّلِ اِلٰی اٰخِرِهٖ ۔(اخرجه احمد)

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فاطمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں خادم نہیں دوں گا۔ کیا میں اہل صفہ کو بھوکا پیٹ چھوڑ دوں؟ کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے؟

اس کے بعد راوی نے عبیداللہ کے حوالے سے منقول سابقہ روایت آخر تک نقل کی ہے۔

۴۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ قَالَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ ذَكَرْتُهَا مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ ۔(اخرجه احمد)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

عبداللہ بن عتبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گزارش کی: جنگ صفین کی رات بھی نہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رات کے آخری حصے میں انہیں پڑھا تھا۔

۴۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّيْنِ، فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَاسْاَلْهُ، فَاِنَّهٗ كَانَ يَغْزُو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

قَالَ فَسَاَلْتُ عَلِيًّا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ، وَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ ۔(اخرجه عبدالرزاق)

❁❁ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے یہ سوال کرو کیونکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوتے رہے ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے۔

''مقیم کے لیے اس کی مدت ایک دن اور ایک رات جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں''۔

۴۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِیْ اَبُو السَّوْدَاءِ: عَمْرٌو النَّهْدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ يَمْسَحُ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهِ وَيَقُوْلُ: لَوْلَا اَنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰی ظُهُوْرِهِمَا لَظَنَنْتُ اَنَّ بُطُوْنَهُمَا اَحَقُّ ۔

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنْ كَانَ عَلَی الْخُفَّيْنِ فَهُوَ سُنَّةٌ، وَاِنْ كَانَ عَلٰی غَيْرِ الْخُفَّيْنِ فَهُوَ مَنْسُوْخٌ ۔

(فی الموارد)

❁❁ ابن عبد خیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو پاؤں کے اوپری حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا وہ یہ فرمارہے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اوپری حصے پر مسح کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میرا یہ خیال ہے کہ ان کا نیچے والا حصہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس پر مسح کیا جائے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اگر تو یہ واقعہ موزوں پر مسح کے بارے میں ہے' تو یہ سنت ہے اور اگر موزوں کے علاوہ ہے' تو پھر یہ حکم ''منسوخ'' ہے۔

٤٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي اَبُو اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ: سَاَلْنَا عَلِيًّا: بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ ذَا الْحَجَّةِ؟ قَالَ: بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَجْتَمِعُ مُسْلِمٌ وَّمُشْرِكٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ اِلٰى مُدَّتِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ ۔(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❁❁ زید بن یثیع بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا حج کے موقع پر آپ کو کون سی چیز کے ہمراہ بھیجا گیا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: مجھے چار چیزوں کے ہمراہ بھیجا گیا تھا (یعنی یہ چار اعلان کرنے ہیں)

''جنت میں صرف مومن داخل ہوگا' کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا' مسلمان اور مشرکین اس سال کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے نہیں ہوسکیں گے۔

اور جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو' تو وہ معاہدہ اپنی متعین مدت تک ہوگا۔

اور جس شخص کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہے' تو اس کی مہلت چار ماہ ہے''۔

٤٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي رَافِعٍ كَاتِبَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: بَعَثَنِي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ: انْطَلِقُوا حَتّٰى تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ، بِهَا ظَعِينَةٌ مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا ۔ فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ، فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا: اَخْرِجِي الْكِتَابَ ۔ فَقَالَتْ: مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ ۔ فَقُلْنَا: لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ ۔ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا، فَاَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِيهِ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِمَّنْ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا هٰذَا يَاحَاطِبُ ؟

فَقَالَ حَاطِبٌ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَارَسُولَ اللّٰهِ، فَاِنِّي كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَكَانَ مَنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا اَهَالِيَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ، فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي، وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِي، وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ ۔ فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ

دَعْنِي اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ ۔ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: وَنَزَلَتْ فِيْهِ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ) الْاٰيَةَ ۔قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا اَدْرِيْ اَذٰلِكَ فِي الْحَدِيْثِ اَمْ قَوْلاً مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ؟(اخرجه الموصلي في مسنده)

❁❁ عبیداللہ بن ابورافع جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا تم لوگ جاؤ اور ''خاخ'' کے باغ پہنچو وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس ایک خط ہوگا تم لوگ وہ اس سے لے لینا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم لوگ روانہ ہوئے۔ ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے اس باغ تک آئے تو وہاں ایک عورت موجود تھی ہم نے کہا: تم خط نکالو۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہم نے کہا: تم خط نکالو ورنہ ہم تمہاری چادر اتار دیں گے تو اس نے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے اسے نکالا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس میں یہ تحریر تھا۔

یہ حاطب بن ابوبلتعہ کی طرف سے مکہ میں رہنے والے کچھ مشرکین کے لیے تھا جس میں انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (مکہ کی طرف) کوچ کرنے کے بارے میں بتایا گیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: حاطب یہ کیا تھا حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں جلدی نہ کیجئے میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش کے ساتھ مل کر رہ رہا ہوں لیکن میں ان کا حصہ نہیں ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو دیگر مہاجرین ہیں ان کی وہاں رشتے داریاں ہیں جن کی وجہ سے مکہ میں ان کے گھر والے اور ان کی زمینیں محفوظ ہیں۔

میں یہ چاہتا تھا' کیونکہ میرا قریش کے ساتھ کوئی نسبی تعلق نہیں ہے تو میں ان پر کوئی احسان کردوں جس کی وجہ سے وہ میرے رشتے داروں کی حفاظت کریں میں نے کفر کرتے ہوئے یا اپنے دین سے مرتد ہوتے ہوئے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کفر سے راضی رہتے ہوئے یہ عمل نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ سچ بات کہی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ''بدر'' میں شریک ہوا ہے تمہیں کیا پتہ؟ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو مخاطب کر کے کہا ہو: تم جو چاہو عمل کرو میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ''۔

سفیان کہتے ہیں: مجھے یہ نہیں معلوم کہ آیا یہ روایت کا حصہ ہے یا عمرو بن دینار کا قول ہے۔

۵۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ: عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ قَالَ: كَانُوْا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَرَّتْ بِهِمْ جِنَازَةٌ فَقَامُوْا لَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا:

اَمَرَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنَّمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَمْ يَعُدْ ۔

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ عبداللہ بن سخبرہ ازدی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگ اس کے لیے کھڑے ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کیا طریقہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس کا حکم دیتے ہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اس (جنازے) کے لیے کھڑے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ یہ عمل نہیں کیا۔

۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَامَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ لَمْ يَعُدْ ۔ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا حَدَّثَنَا بِهٖ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ وَلَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، فَاِذَا وَقَّفْنَاهُ عَلَيْهِ لَمْ يُدْخِلْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ اَبَا مَعْمَرٍ وَكَانَ لَا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اِلَّا اَنْ يَقُوْلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ۔

(اخرجه مالک فی الجنائز)

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے لیے ایک مرتبہ کھڑے ہوئے پھر دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل نہیں کیا۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سفیان بعض اوقات اس روایت کو ابن ابونجیح اور لیث کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے ابومعمر سے نقل کرتے تھے' تو جب ہم نے اس پر مشتبہ کیا' تو انہوں نے ابن ابونجیح کی روایت میں ابومعمر کو بھی شامل کر دیا اور وہ لفظ ''حدثنا'' صرف اس وقت استعمال کرتے تھے' جب دونوں راویوں میں سے ہر ایک نے لفظ ''حدثنا'' استعمال کیا ہو۔

۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا وَبَعَثَ اَبَا مُوْسٰى وَاَمَرَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَاجَتِهٖ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ سَلِ اللّٰهَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ، وَاَعْنِيْ بِالْهُدٰى: هِدَايَةَ الطَّرِيْقِ، وَالسَّدَادِ تَسْدِيْدَكَ السَّهْمَ ۔ قَالَ: وَنَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ، وَاَنْ اَلْبَسَ خَاتَمِيْ فِيْ هٰذِهٖ اَوْ فِيْ هٰذِهٖ ۔ وَاَشَارَ اِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى ۔ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى، فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّمَا يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ ۔ فَقَالَ: اَمَّا الَّذِيْ حَفِظْتُ اَنَا فَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ، فَاِنْ خَالَفُوْنِيْ فِيْهِ فَاجْعَلُوْهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى ۔ فَكَانَ سُفْيَانُ بَعْدَ ذٰلِكَ رُبَّمَا قَالَ: عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُوْسٰى، وَرُبَّمَا نَسِيَ فَحَدَّثَ بِهٖ عَلٰى مَا سَمِعَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ ۔(اخرجه الترمذی فی الناس)

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو کسی کام سے بھجوایا اور انہیں اس کام کے بارے میں کسی چیز کی ہدایت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: نبی

اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: اے علی (رضی اللہ عنہ)! تم اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور سیدھے رہنے کا سوال کرنا۔

ہدایت سے میری مراد راستے کی ہدایت ہے اور صراط سے مراد تمہارا اپنے تیر کو ٹھیک کرنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے قسی اور سرخ میثرہ (ریشمی کپڑے کی قسمیں) استعمال کرنے سے منع کیا اور مجھے اس بات سے بھی منع کیا کہ میں اپنی اس اور اس انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی تھی۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان اس روایت کو عاصم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوبکر سے نقل کرتے ہیں، تو ان سے یہ کہا گیا: دیگر محدثین نے تو اس روایت کو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوبردہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

تو انہوں نے کہا: میں نے تو اس روایت کو اسی طرح یاد رکھا ہے کہ یہ ابوبکر بن ابوموسیٰ سے منقول ہے۔

لیکن اگر دوسرے لوگ مجھ سے مختلف روایت کر رہے ہیں تم یہ الفاظ شامل کر لو کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے سے یہ بات منقول ہے۔

تو سفیان کا یہ معمول تھا کہ اس کے بعد وہ بعض اوقات اس روایت کو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے منقول روایت کے طور پر بیان کرتے تھے اور بعض اوقات اسے بھول جاتے تھے، تو جو انہوں نے سنا ہوا تھا اس کے مطابق حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوبکر کے حوالے سے نقل کرتے تھے۔

۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ سَمِعَهُ مِنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ: اَتَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، وَقَدْ اَدْخَلْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ فَقَالَ لِيْ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ فَقُلْتُ: الْعِرَاقَ . فَقَالَ: اَمَا اِنَّكَ اِنْ جِئْتَهَا لَيُصِيبَنَّكَ بِهَا ذُبَابُ السَّيْفِ . فَقَالَ عَلِيٌّ: وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَهُ يَقُوْلُهُ . فَقَالَ اَبُوْ حَرْبٍ: فَسَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ: فَعَجِبْتُ مِنْهُ وَقُلْتُ: رَجُلٌ مُّحَارِبٌ يُحَدِّثُ مِثْلَ هٰذَا عَنْ نَفْسِهِ .(اخرجه ابويعلى فى المسند)

❁ ابواسود دیلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے پاس عبداللہ بن سلام آئے، میں اس وقت اپنا پاؤں رکاب میں داخل کر چکا تھا انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: عراق۔

وہ بولے: اگر آپ وہاں چلے گئے تو آپ کو تلوار کی دھار ضرور لگے گی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اس سے پہلے میں نبی اکرم ﷺ کو بھی یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سن چکا تھا۔

۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ تَجَاوَزْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ .(اخرجه الموصلى فى المسند)

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہیں گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ معاف کردی ہے۔

۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى: اَنَّ اَعْيَانَ بَنِى الاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِى الْعَلَّاتِ ۔(اخرجه الموصلی فی المسند)

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے' عینی بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ علاتی بھائی ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔

۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَءُ وْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ ۔

(اخرجه الترمذی فی الفرائض)

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ دیا ہے' (میت کی) وصیت پر عمل کرنے سے پہلے (اس کے ذمے واجب الادا) قرض ادا کیا جائے گا' حالانکہ تم لوگ (قرآن میں) وصیت کا ذکر قرض سے پہلے پڑھتے ہو۔

۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جُنُبًا ۔(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قرآن کی تلاوت کے لیے نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی تھی البتہ اگر آپ ﷺ جنابت کی حالت میں ہوتے (تو قرآن کی تلاوت نہیں کرتے تھے)

۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ: لَقَدْ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الاُمِّيُّ: اِنَّهُ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغَضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ ۔(اخرجه ابن ابی شيبه)

❁❁ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''امی نبی'' نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ تم سے صرف مومن محبت کرے گا اور تم سے صرف منافق بغض رکھے گا۔

۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ كَثِيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَيِّدِىْ -- يعنى عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ -- حِيْنَ قَتَلَ اَهْلَ النَّهْرَوَانِ، فَكَاَنَّ النَّاسَ قَدْ وَجَدُوْا فِىْ اَنْفُسِهِمْ مِنْ قَتْلِهِمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِىْ: اَنَّ نَاسًا يَخْرُجُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، وَلَا يَعُوْدُوْنَ فِيْهِ اَبَدًا، اَلَا وَاِنَّ اٰيَةَ ذٰلِكَ اَنَّ فِيْهِمْ رَجُلًا اَسْوَدَ مُخْدَجَ الْيَدِ اِحْدٰى يَدَيْهِ كَثَدْىِ الْمَرْاَةِ لَهَا حَلَمَةٌ كَحَلَمَةِ الْمَرْاَةِ ۔ قَالَ: وَاَحْسِبُهُ قَالَ: حَوْلَهَا سَبْعُ هَلَبَاتٍ ۔ فَالْتَمِسُوْهُ

فَاِنِّیْ لَا اُرَاهُ اِلَّا فِیْهِمْ، فَوَجَدُوْهُ عَلٰی شَفِیْرِ النَّهْرِ تَحْتَ الْقَتْلٰی، فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ ۔ وَاِنَّ عَلِیًّا لَمُتَقَلِّدٌ قَوْسًا لَهٗ عَرَبِیَّةً یَطْعَنُ بِهَا فِیْ مُخْدَجَتِهٖ قَالَ فَفَرِحَ النَّاسُ حِیْنَ رَاَوْهُ وَاسْتَبْشَرُوْا، وَذَهَبَ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا یَجِدُوْنَ ۔(اخرجه الموصلي في المسند)

❁❁ ابوکثیر بیان کرتے ہیں: میں اپنے آقا حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اس وقت جب انہوں نے اہل نہروان کے ساتھ جنگ کی تھی کچھ لوگوں کوانہیں قتل کرنے کے بارے میں الجھن محسوس ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔

"بے شک کچھ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے' جس طرح تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے' اور وہ لوگ دین میں واپس کبھی نہیں آئیں گے یاد رکھنا! ان کی مخصوص نشانی یہ ہے کہ ان کے درمیان ایک سیاہ فام شخص ہوگا' جس کے ایک ہاتھ کی بناوٹ ناقص ہوگی۔ اس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح ہوگا اور وہ یوں حرکت کرے گا' جس طرح عورت حرکت کرتی ہے"۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اس کے اردگرد سات بال ہوں گے (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) تم لوگ اسے تلاش کرو' کیونکہ میرا خیال ہے' وہ ان میں ہوگا' تو لوگوں نے نہر کے کنارے مقتولین میں اس شخص کو پالیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے گلے میں عربی کمان لٹکائی ہوئی تھی انہوں نے وہ کمان اس کے ناقص ہاتھ پر چھوتے ہوئے یہ بات کہی۔

راوی کہتے ہیں: جب لوگوں نے اسے دیکھا تو وہ خوش ہو گئے اور انہوں نے اس سے بشارت حاصل کی اور انہوں نے جو الجھن محسوس کی تھی وہ ختم ہوگئی۔

٥ – مسند الزبير بن العوام (؏)

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

٦٠ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ: لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ) قَالَ الزُّبَيْرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِیْ كَانَ بَيْنَنَا فِی الدُّنْيَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ . فَقُلْتُ: اِنَّ الْاَمْرَ اِذًا لَشَدِيْدٌ . اخرجه ابويعلى الموصلى فى المسند)

❁❁ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' جب یہ آیت نازل ہوئی:

''پھر بے شک تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ایک دوسرے کے ساتھ بحث کرو گے''۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دنیا میں جو ہمارے درمیان اختلاف ہے' تو کیا بعد میں دوبارہ ہمارے درمیان اختلاف ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں' تو میں نے عرض کی: پھر تو معاملہ بہت شدید ہوگا۔

٦١ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ: لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ لَتُسْاَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ) قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَیُّ نَعِيْمٍ نُسْاَلُ عَنْهُ؟ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ . قَالَ: اَمَا اِنَّ ذَاكَ سَيَكُوْنُ .

قَالَ الْحُمَيْدِیُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ قَالَ الزُّبَيْرُ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ فَقَالَ الزُّبَيْرُ . (اخرجه احمد)

❁❁ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' جب یہ آیت نازل ہوئی:

(؏) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔ آپ کا تعلق خانوادہ قریش سے ہے۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ کی والدہ سیّدہ صفیہ بنت عبدالمطلب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی تھیں۔ اس اعتبار سے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ' اُم المومنین سیّدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بھتیجے بھی تھے۔ مشہور قول کے مطابق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ١٦ برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے چند دن بعد اسلام قبول کیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق یہ اسلام قبول کرنے والے چوتھے یا شاید پانچویں شخص ہیں۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کی طرف بھی ہجرت کی۔ آپ کے فضائل ومناقب کے بارے میں روایات بھی منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کے کچھ حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔ جنگ جمل کے دوران حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اس جنگ سے الگ ہوگئے تھے' لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کے ایک شخص نے اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان کو شہید کردیا۔

''پھر تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور بالضرور سوال کیا جائے گا''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کون سی نعمتوں کے بارے میں ہم سے سوال کیا جائے گا؟

حالانکہ ہمیں تو یہی دو چیزیں ملتی ہیں کھجور اور پانی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا ضرور ہوگا۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبکہ بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے پھر وہ کہنے لگے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا۔

٦٢- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ) قَالَ الزُّبَيْرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُكَرَّرُ عَلَيْنَا الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، حَتّٰى يُؤَدِّيَ اِلٰى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ -(اخرجه الموصلي في المسند)

❀❀ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''پھر قیامت کے دن تم لوگ اپنے پروردگار کے سامنے ایک دوسرے سے بحث کرو گے''۔

تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! دنیا میں ہمارے درمیان یہ جو اختلاف ہے تو کیا یہ خواص ذنوب کے ساتھ دوبارہ ہم پر آئے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ جب تک تم میں سے ہر حقدار کو اس کا مخصوص حق نہیں مل جاتا۔

٦٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِنْسَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لِيَّةَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا عِنْدَ السِّدْرَةِ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طَرَفِ الْقَرْنِ الْاَسْوَدِ حَذْوَهَا، فَاسْتَقْبَلَ نَخِبًا بِبَصَرِهٖ وَوَقَفَ حَتّٰى اتَّقَفَ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ ۔ وَذٰلِكَ قَبْلَ نُزُوْلِهِ الطَّائِفَ وَحِصَارِهٖ ثَقِيْفًا -(اخرجه البيهقي في الحج)

❀❀ عروہ بن زبیر حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ''لِیّہ'' (طائف کی ایک نواحی آبادی) سے آرہے تھے یہاں تک کہ جب ہم سدرہ (بیری کے درخت) کے پاس پہنچے تو نبی اکرم ﷺ قرن اسود (چھوٹے پہاڑ یا طائف کے قریب ایک گاؤں) کے پاس ٹھہر گئے۔ آپ ﷺ اس کے مدمقابل ٹھہرے آپ ﷺ نے نخب (نامی چھوٹی سی وادی) کی طرف رخ کیا۔

آپ ﷺ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ لوگ بھی ٹھہرے رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ''وج'' (یعنی طائف) کا شکار اور یہاں کے درخت بھی حرم کا حصہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قابل احترام قرار دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کے طائف میں پڑاؤ کرنے اور ثقیف قبیلے کا محاصرہ کرنے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

٦ - مسند عبد الرحمٰن بن عوف(✪)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

٦٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ بَجَالَةَ يَقُوْلُ: وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ اَهْلِ هَجَرَ .(اخرجه الموصلي في المسند)

❀❀ بجالہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کیا' یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس بات کی گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ہجر'' نامی علاقے کے رہنے والے مجوسیوں سے اسے وصول کیا تھا۔

٦٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اشْتَكٰى اَبُو الرَّدَّادِ فَعَادَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ اَبُو الرَّدَّادِ: اِنَّ اَخْيَرَهُمْ وَاَوْصَلَهُمْ - مَا عَلِمْتُ - اَبُوْ مُحَمَّدٍ . فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ، خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَاشْتَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِّنَ اسْمِيْ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّتُّهُ .

(اخرجه الموصلي في المسند)

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ابورداد بیمار ہوگئے' تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے کے لیے آئے ابورداد نے کہا: میرے علم کے مطابق لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر اور سب سے زیادہ رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنے والے ابومحمد ہیں۔

تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم (رشتہ داری) کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے نام کے مطابق رکھا ہے' تو جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملا کے رکھوں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اسے جڑ سے ختم کردوں گا''۔

(✪) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا تعلق قریش کی شاخ بنو زہرہ سے ہے۔ ان کی کنیت ابومحمد تھی۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبدعمرو تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تبدیل کر کے عبدالرحمٰن رکھا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں رہائش اختیار کرنے سے پہلے اسلام قبول کرلیا تھا۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ انہیں حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ انہوں نے غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد اور دیگر تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں اور ان 6 افراد میں شامل تھے' جن کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ یہ 6 افراد آپس میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کرلیں گے۔ یہ بہت صاحب حیثیت آدمی تھے۔ سن 31 ہجری میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا انتقال ہوا۔ اس وقت ان کی عمر 75 برس کے لگ بھگ تھی۔

٧ - مسند سعد بن أبی وقاص(۞)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

٦٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ

(۞) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: سعد بن ابو وقاص مالک بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن مرہ بن کعب بن لوی بن مالک بن سہل بن نضر بن کنانہ۔ آپ کا تعلق قریش کے خاندان ''بنوزہرہ'' سے ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابواسحاق'' ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ ہیں۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: حمنہ ابوسفیان بن امیہ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک روایت کے مطابق چھ آدمیوں کے بعد اور دوسری روایت کے مطابق ۴ آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے (یعنی یہ اسلام قبول کرنے والے ۵ ویں یا ۷ ویں آدمی تھے)۔ جس وقت انہوں نے اسلام قبول کیا اس وقت ان کی عمر ۱۷ سال تھی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا شمار ''عشرہ مبشرہ'' میں ہوتا ہے جنہیں دنیا میں جنت کی بشارت دے دی گئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھ افراد کی کمیٹی میں شامل کیا تھا جنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد آئندہ خلیفوں کا انتخاب کرنا تھا اور ان کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: یہ وہ حضرات ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو آپ ان سب سے راضی تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو غزوۂ بدر' غزوۂ اُحد' غزوۂ خندق بلکہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف سعد بن ابی وقاص کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ غزوۂ اُحد کے دن آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔ اے طاقت ور لڑکے! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں! تم تیراندازی جاری رکھو۔ ایک روایت کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ آرہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا: یہ میرے ماموں (یعنی ننھیالی عزیز) ہیں۔ اگر کسی شخص کا ماموں ان جیسا ہو تو وہ مجھے دکھائے۔ ابن اثیر بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ماموں اس لیے کہا تھا کیونکہ ان کا تعلق قبیلہ زہرہ سے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا (یہاں ماموں سے مراد ننھیالی عزیز ہیں) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ایک خصوصیت یہ ہے' انہوں نے ہی کوفہ شہر کی بنیاد رکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پہلے عراق کا گورنر مقرر کیا تھا اور بعد میں انہیں معزول کر دیا تھا۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی: ''اے اللہ! سعد تجھ سے جو دعا مانگے تو اسے قبول کر''۔ اس دعا کے نتیجے میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ''مستجاب الدعوات'' بن گئے تھے۔ لوگوں کو اس بات کا علم تھا اور وہ اس حوالے سے ان کا خاص خیال رکھتے تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۵ ہجری میں ہوا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ منورہ سے ۷ میل کے فاصلے پر ''عقیق'' کے مقام پر ہوا۔ ان کی میت کو مدینہ منورہ لایا گیا۔ مسجد نبوی میں ان کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ نمازِ جنازہ میں ازواجِ مطہرات نے بھی شرکت کی۔ حضرت سعد کے صاحبزادے عامر بن سعد بیان کرتے ہیں: مہاجرین میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا انتقال سب سے آخر میں ہوا۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے ایک پرانا ڈبہ کپڑا دے کر یہ وصیت کی: مجھے اس میں کفن دینا۔ کیونکہ غزوۂ بدر کے دن میں نے اسے پہنا ہوا تھا۔ اس کو پہن کر میں مشرکین سے لڑا تھا اور میں نے آج کے دن کے لئے اسے سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔

فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِی مَالاً كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِی اِلَّا ابْنَتِی، اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَی مَالِی؟ قَالَ: لَا . فَقُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: لَا . قُلْتُ: فَبِالثُّلُثِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِی امْرَاَتِكَ . فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ عَلٰى هِجْرَتِی؟ فَقَالَ: اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِی فَتَعْمَلَ عَمَلاً تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً، وَلَعَلَّكَ اَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِی حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ اٰخَرُونَ، اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لَاَصْحَابِی هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ . وَلٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ يَرْثِی لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ . قَالَ سُفْيَانُ: وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ .

(اخرجه البخاری فی الفرائض)

❁❁ عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میں مکہ میں بیمار ہو گیا ایسا بیمار ہوا کہ موت کے کنارے پر پہنچ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کرنے کے لیے میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف میری ایک بیٹی ہے' تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کردوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں۔

میں نے عرض کی: نصف کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں میں نے عرض کی: ایک تہائی کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تہائی کردو! ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔

اگر تم اپنے ورثاء کو خوشحال چھوڑ کر جاتے ہو' تو یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم انہیں مفلوک الحال چھوڑ کے جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے رہیں۔

تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر ملے گا' یہاں تک کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالو گے (اس کا بھی تمہیں اجر ملے گا)

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا میں اپنی ہجرت سے پیچھے کردیا جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں مجھ سے پیچھے نہیں کیا جائے گا تم جو بھی عمل کرو گے' جس کے ذریعے تم نے اللہ کی رضا چاہی ہوگی' تو اس کے نتیجے میں تمہاری رفعت اور مرتبے میں اضافہ ہوگا' ہوسکتا ہے کہ تم میرے بعد بھی زندہ رہو تا کہ بہت سے لوگ تم سے نفع حاصل کریں اور دوسرے بہت سے لوگوں کو تم سے نقصان ہو۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی)

''اے اللہ میرے اصحاب کی ہجرت کو باقی رکھنا اور تو انہیں ایڑیوں کے بل واپس نہ لوٹانا' لیکن سعد بن خولہ پر افسوس ہے''۔

(حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر افسوس کا اظہار اس لیے کیا' کیونکہ ان کا انتقال مکہ میں ہوگیا تھا۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا تعلق "بنو عامر بن لوی" سے تھا۔

٦٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَعْظَمُ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَالَ عَنْ اَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ، فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ ۔(متفق علیه)

❁❁ عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمانوں میں سے سب سے بڑا مجرم وہ ہوتا ہے' جو کسی ایسے معاملے کے بارے میں سوال کرے' جسے حرام قرار نہیں دیا گیا تھا' اور پھر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے وہ لوگوں کے لیے حرام قرار دے دیا جائے۔

٦٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ مُؤْمِنٌ ۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَوْ مُسْلِمٌ ۔ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَوْ مُسْلِمٌ ۔ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِ فُلَانًا فَاِنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ مُسْلِمٌ ۔ ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ لَاُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهٗ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ اَنْ يَّكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ ۔(متفق علیه)

❁❁ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تقسیم کیا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! فلاں صاحب کو بھی کچھ دے دیجئے وہ مومن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: (وہ مومن ہے) یا مسلمان ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں کو بھی کچھ عطا کیجئے' کیونکہ وہ مومن ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: (وہ مومن ہے) یا مسلمان ہے؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات میں کسی شخص کو کچھ دیتا ہوں حالانکہ دوسرا شخص میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے' لیکن میں اس اندیشے کے تحت دے دیتا ہوں تاکہ اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں داخل نہ کردے۔

٦٩- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَزَادَ فِيْهِ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَنُرٰى اَنَّ الْاِسْلَامَ الْكَلِمَةُ، وَاَنَّ الْاِيْمَانَ الْعَمَلُ ۔(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

زہری کہتے ہیں: (اس روایت سے ہم) یہ بات جان گئے ہیں کہ اسلام سے مراد زبانی اقرار ہے اور ایمان سے مراد عمل ہے۔

٧٠- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ وَاَبُوْ ضَمْرَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتِ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ ۔(متفق علیه)

❁❁ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لے اس دن میں اس پر زہر یا جادو اثر نہیں کرے گا''۔

۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: بَلَغَنِيْ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ ثُمَّ لَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ: اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى ۔(اخرجه الموصلي في مسنده)

❁❁ سعید بن میّب بیان کرتے ہیں: مجھ تک حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک روایت پہنچی تو میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا۔

''کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی''۔

۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ السُّوَائِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ: وَاللّٰهِ لَقَدْ شَكَاكَ اَهْلُ الْكُوفَةِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى زَعَمُوْا اَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّيْ بِهِمْ ۔ فَقَالَ سَعْدٌ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اٰلُو بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، اَرْكُدُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ ۔ قَالَ فَسَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ، ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ ۔(متفق عليه)

❁❁ جابر بن سمرہ سوائی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! اہل کوفہ نے تمہاری ہر معاملے میں شکایت کی ہے' یہاں تک کہ انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ تم انہیں صحیح طریقے سے نماز نہیں پڑھاتے ہو' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ظہر اور عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ نماز کے مطابق' نماز پڑھانے کے حوالے سے' میں ان کے ساتھ کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ میں پہلی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات کچھ مختصر کر دیتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: تمہارے بارے میں یہی گمان تھا۔ تمہارے بارے میں یہی گمان تھا۔

۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ ۔ زَادَ فِيْهِ سُفْيَانُ: فَاَمَرَ بِهِ عُمَرُ اَنْ يُوْقَفَ لِلنَّاسِ، فَجَعَلَ لَا يَمُرُّ عَلٰى قَبِيْلَةٍ اِلَّا اَثْنَوْا خَيْرًا حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ لِبَنِيْ عَبْسٍ فَانْبَرٰى شَقِيٌّ مِنْهُمْ يُكْنٰى اَبَا سَعْدَةَ فَقَالَ: اَنَا اَعْلَمُهُ لَا يَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ، وَلَا يَخْرُجُ فِي السَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ ۔ فَقَالَ سَعْدٌ: اَمَا وَاللّٰهِ لَادْعُوَنَّ بِثَلَاثٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ كَذَّابًا فَاَطِلْ عُمُرَهُ، وَاَكْثِرْ وَلَدَهُ، وَابْتَلِهِ بِالْفَقْرِ، وَافْتِنْهُ ۔ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ فَاَنَا رَاَيْتُهُ بَعْدُ شَيْخًا كَبِيْرًا

يَغْمِزُ الْجَوَارِىَ فِى الطُّرُقِ، فَيُقَالُ لَهُ فِى ذٰلِكَ، فَيَقُولُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ فَقِيرٌ مَفْتُونٌ اَصَابَتْهُ دَعْوَةُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ سَعْدٍ، لَا تَكُونُ فِتْنَةٌ اِلَّا وَثَبَ فِيهَا ۔(اخرجه ابن حبان)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ جابر بن سمرہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابواسحاق! تمہارے بارے میں یہی گمان تھا۔

سفیان نامی راوی نے اس میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ خود کو لوگوں کے سامنے پیش کریں' تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جس بھی قبیلے کے پاس سے گزرے ان لوگوں نے ان کی تعریف کی' یہاں تک کہ جب وہ ''بنو عبس'' کی محفل کے پاس سے گزرے تو ایک بدبخت شخص ان کے سامنے آیا اس شخص کی کنیت ابوسعدہ تھی وہ بولا: مجھے یہ پتہ ہے کہ یہ صاحب اپنی رعایا کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لیتے ہیں۔

کسی جنگی مہم کے لیے نہیں نکلتے ہیں اور (مالِ غنیمت) صحیح طور پر تقسیم نہیں کرتے۔

تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! اگر یہ جھوٹ بول رہا ہے' تو اس کی عمر کو لمبا کر دے' اس کی اولاد کو زیادہ کر دے' اسے غربت میں مبتلا کر دے اور اسے آزمائش کا شکار کر دینا۔

عبدالملک بن عمیر نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اسے دیکھا کہ وہ بڑی عمر کا بوڑھا تھا جو راستے میں نوجوان لڑکیوں کو چھیڑا کرتا تھا۔

اس سے اس بارے میں بات کی جاتی' تو وہ یہ کہا کرتا تھا: ایک عمر رسیدہ بوڑھا جو غریب بھی ہے آزمائش کا شکار بھی ہے اسے ایک نیک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی ہے۔

کوئی ایسی آزمائش نہیں ہے' جس کا وہ شکار نہ ہوا ہو۔

۷۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ اَبِى الْعَبَّاسِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا الثُّدَيَّةِ، فَقَالَ: شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ رَاعِى الْخَيْلِ اَوْ رَاعِى الْجَبَلِ يَحْتَدِرُهُ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ يُقَالُ لَهُ الْاَشْهَبُ، اَوِ ابْنُ الْاَشْهَبِ، عَلَامَةٌ فِى قَوْمٍ ظَلَمَةٍ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: فَاَخْبَرَنِى عَمَّارٌ الدُّهْنِىُّ اَنَّهُ جَاءَ بِهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ الْاَشْهَبُ اَوِ ابْنُ الْاَشْهَبِ ۔

(اخرجه احمد)

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوثدیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وہ ردہہ کا شیطان ہے' جو گھوڑوں کا چرواہا ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پہاڑوں پر جانور چراتا ہوگا۔

بجیلہ قبیلے کا ایک فرد اسے اوپر سے کھینچ کر نیچے کی طرف لائے گا اس کا نام اشہب ہوگا۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ابن اشہب ہوگا وہ تاریک قوم میں علامت ہوگا۔

سفیان کہتے ہیں: عمار دہنی نے مجھے یہ بات بتائی ہے' وہ اپنے ساتھ اپنے قبیلے کا ایک فرد لے کے آیا جس کا نام اشہب تھا۔
(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ابن اشہب تھا۔

۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ قَالَ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلٰى عَهْدِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ بِسُلْتٍ وَشَعِيْرٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ وَرُطَبٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ يَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ . قَالَ: فَلَا اِذًا .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❀❀ ابن عیاش نامی راوی کہتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں دو آدمیوں نے جو اور چھلکے کے بغیر جو' کا لین دین کیا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو آدمیوں نے تازہ اور خشک کھجوروں کا لین دین کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تازہ کھجور جب خشک ہو جائے' تو کیا کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ٹھیک نہیں ہے۔

۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نَهِيْكٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ . قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِىْ يَسْتَغْنِىْ بِهٖ .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔
سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد اچھی آواز میں پڑھنا ہے۔

۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نَهِيْكٍ قَالَ: لَقِيَنِىْ سَعْدُ بْنُ اَبِىْ وَقَّاصٍ فِى السُّوْقِ فَقَالَ: اَتُجَّارٌ كَسَبَةٌ، اَتُجَّارٌ كَسَبَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❀❀ عبداللہ بن ابو نہیک بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی بازار میں مجھ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: کیا تاجر لوگ کمائی کرنے والے ہیں؟ کیا تاجر لوگ کمائی کرنے والے ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص قرآن خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِىْ حَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: اَنَا اَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُنِىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ حَتّٰى لَقَدْ قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا، حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ مِثْلَ مَا تَضَعُ الشَّاةُ، مَا لَهٗ خِلْطٌ، ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِىْ عَلَى الدِّيْنِ . لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا

وَخَابَ عَمَلِي -(اخرجه البخاري في الاطعمة)

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں وہ پہلا شخص ہوں، جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا تھا' اور مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے والا ساتواں فرد تھا۔ اس وقت ہمارے پاس کھانے کے لیے صرف پتے وغیرہ ہوتے تھے، جس سے ہماری باچھیں چھل جایا کرتی تھیں۔

یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی شخص یوں پاخانہ کرتا تھا جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہے۔

اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی۔ (یعنی وہ بالکل خشک ہوتا تھا)

اب ''بنواسد'' دینی معاملات میں مجھ پر تنقید کرتے ہیں اگر ایسا ہو' تو میں' تو گمراہ ہو گیا اور میرا عمل ضائع ہو گیا۔

۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِي، فَطَبَّقْتُ فَنَهَانِي وَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا، يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

(اخرجه البخاري في آذان)

❁❁ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے مصعب بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز ادا کی' تو میں نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھ لیے انہوں نے مجھے ایسے کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: ہم پہلے ایسے کیا کرتے تھے' پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کر دیا)

۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ: يُسَبِّحُ مِائَةً اَوْ يُكَبِّرُ مِائَةً، فَهِيَ اَلْفُ حَسَنَةٍ ۔

(اخرجه مسلم في الذكر والدعاء)

❁❁ مصعب بن سعد اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کیا کوئی شخص یہ نہیں کر سکتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمایا کرے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے حضرات میں سے کسی نے عرض کی: کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **100** مرتبہ سبحان اللہ پڑھے، **100** مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ ایک ہزار نیکیاں ہو جائیں گی۔

۸ - مسند سعید بن زید بن عمرو (☼)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَنِىٓ إِسْرَائِيلَ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ .(اخرجه البخارى فى التفسير)

❁❁ عمرو بن حریث کہتے ہیں: میں نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کھمبی اس ''من'' کا حصہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ، وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ، وَالْعَجْوَةُ نَزَلَ بَعْلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ، وَفِيهَا شِفَاءٌ مِّنَ السُّمِّ .(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❁❁ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

(☼) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا نسب یہ ہے: سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبد بن رواح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ ''بنوعدی'' سے ہے۔ یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی بھی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن سیّدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا ان کی اہلیہ ہیں۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابواعور'' ہے۔ ایک روایت کے مطابق ان کی کنیت ''ابوثور'' ہے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ان کی اہلیہ سیّدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے آغاز اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا اور ان دونوں کا اسلام ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا باعث بنا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ ''مہاجرین اولین'' میں سے ایک ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق اس کی وجہ یہ تھی' یہ اس وقت مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھے۔ غزوۂ بدر کے علاوہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک ہوئے تھے۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں (بلکہ عشرہ مبشرہ سے متعلق حدیث ان سے ہی منقول ہے)۔ صحابہ کرام اور تابعین میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' ابوطفیل رضی اللہ عنہ' عبداللہ رضی اللہ عنہ' عروہ بن زبیر' ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۰ ہجری میں ہوا۔ ان کی عمر ۷۰ برس کے لگ بھگ تھی۔ آپ کا انتقال مدینہ منورہ کی نواحی آبادی ''عقیق'' میں ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ آپ کو غسل دیا۔ آپ کو خوشبو لگائی۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو قبر میں اتارا۔

''کھمبی من کا حصہ ہے اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے اور عجوہ کھجور کی اصل جنت سے نازل ہوئی تھی اس میں زہر کی شفا موجود ہے''۔

۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِیْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفِ بْنِ اَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شِبْرًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ مَعْمَرًا يُدْخِلُ بَيْنَ طَلْحَةَ وَبَيْنَ سَعِيْدٍ رَجُلاً ۔ فَقَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ اَدْخَلَ بَيْنَهُمَا اَحَدًا ۔(اخرجه الترمذی فی الديات)

❁❁ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص ایک بالشت کے برابر زمین ظلم کے طور پر ہتھیا لے گا اسے سات زمینوں جتنا وزنی طوق (قیامت کے دن) پہنایا جائے گا اور جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان سے یہ کہا گیا: معمر نامی راوی نے طلحہ اور سعید کے درمیان ایک اور شخص کا اضافہ نقل کیا ہے' تو سفیان نے کہا: میں نے زہری کو نہیں سنا کہ انہوں نے ان دونوں کے درمیان کسی اور کا ذکر کیا ہو۔

۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنِ ابْنِ ظَالِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَشَرَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ: اَنَا فِي الْجَنَّةِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ ۔ ثُمَّ سَكَتَ سَعِيْدٌ فَقَالُوْا: مَنِ الْعَاشِرُ؟ فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَنَا ۔(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قریش کے دس افراد جنتی ہیں میں جنتی ہوں، ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، عبدالرحمٰن بن عوف جنتی ہے اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر حضرت سعید رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے' تو لوگوں نے دریافت کیا: دسویں صاحب کون ہیں؟ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں ہوں۔

۹ - مسند أبی عبیدة بن الجراح (☼)

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ مَوْلٰى اٰلِ سَمُرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَخْرِجُوْا يَهُوْدَ الْحِجَازِ مِنَ الْحِجَازِ

(مجمع الزوائد)

❀❀ سعد بن سمرہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حجاز کے یہودیوں کو حجاز سے نکال دو''۔

(☼) حضرت عامر بن عبداللہ بن جراح کا تعلق بنوخزیمہ سے ہے۔ ان کی کنیت ابوعبیدہ ہے اور یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ایک تھے جنہیں دنیا میں جنت کی بشارت مل گئی تھی۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے غزوۂ بدر' غزوۂ اُحد اور دیگر تمام غزوات میں شرکت کی ہے۔ انہیں بالکل آغاز میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے۔ انہوں نے حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں کی طرف ہجرت کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس امت کا ''امین'' قرار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد سقیفہ بنوساعدہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم لوگ عمر بن خطاب اور ابوعبیدہ بن الجراح میں سے کسی ایک کو اپنا خلیفہ مقرر کرلو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی شہادت کے وقت اس آرزو کا اظہار کیا تھا کہ آج اگر ابوعبیدہ بن الجراح زندہ ہوتے تو میں انہیں اپنا جانشین نامزد کردیتا۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے شام کی فتوحات میں شرکت کی اور وہیں ان کا طاعون کی وباء میں انتقال ہوا تھا۔ مشہور روایات کے مطابق ان کا انتقال 18 ہجری میں عمواس کے مقام پر ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر 58 برس تھی۔

۱۰ - مسند عبد اللہ بن مسعود (✿)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۸۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا، فَجَعَلَ

(✿) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بالکل ابتداء میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے جب سعید بن زید رضی اللہ عنہ اوران کی اہلیہ سیّدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ جب سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا تھا: جب تمہیں میری آواز سنائی دے اور پردہ گراہوانہ ہو تو تمہیں اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اجازت لیے بغیر اندر آ سکتے ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تکیہ مبارک اور مسواک مبارک کو اٹھانے کا شرف حاصل ہے (یعنی آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے)۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے بھائی جب یمن سے آئے تو ہم کافی عرصے تک یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں شامل ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ بکثرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا جایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہوئی ہے۔ آپ نے غزوۂ بدر، غزوۂ اُحد، غزوۂ خندق، بیعت الرضوان بلکہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے۔ علامہ ابن اثیر نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت کی بشارت دی تھی اگرچہ روایتی طور پر ان کا شمار عشرۂ مبشرہ میں نہیں ہوتا) صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ تابعین میں سے علقمہ، ابووائل، اسود، مسروق، عبیدہ، قیس بن ابوحازم اور دیگر نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل میں احادیث بھی منقول ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابن اُمّ عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے طریقے پر عمل کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے مشورے کے بغیر کسی کو امیر مقرر کرنا ہوتا، تو میں ابن اُمّ عبد کو مقرر کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کوفہ بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا: میں عمار بن یاسر کو بطور امیر اور عبداللہ بن مسعود کو بطور معلم اور وزیر کے بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منتخب اصحاب میں سے ہیں جنہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ تم لوگ ان کی پیروی کرنا، ان کے احکام کی اطاعت کرنا، ان کی باتیں غور سے سننا۔ میں اپنے اوپر ایثار کر کے عبداللہ کو تمہاری طرف بھیج رہا ہوں۔ ایک روایت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو درخت پر چڑھنے کا حکم دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے کمزور پاؤں اور پسلیوں کو دیکھ کر مسکرا دیئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کیوں مسکرا رہے ہو؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا پاؤں، نامہ اعمال میں قیامت کے دن اُحد پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوگا۔ مشہور قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۲ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ بعض مؤرخین کے بیان کے مطابق حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی اور بعض کے بیان کے مطابق حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔ آپ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی عمر ۶۰ برس سے کچھ زیادہ تھی۔

يَطْعَنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَيَقُوْلُ: (جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِءُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ) (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقاً) ـ(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے' تو اس وقت خانہ کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں موجود چھڑی کے ذریعے انہیں مارنا شروع کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھتے جا رہے تھے۔

(''حق آ گیا اور باطل (کسی چیز کا) نہ آغاز کرتا ہے اور نہ ہی دوبارہ کرتا ہے''۔

(یہ بھی پڑھا)

''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے''۔

۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا اشْهَدُوا ـ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ اَثْبَتَ لَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ ـ(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چاند دو حصوں میں تقسیم ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گواہ ہو جاؤ تم لوگ گواہ ہو جاؤ۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے ابن ابو نجیح نے یہ دو روایات ابو معمر کے حوالے سے ہمیں بتائی ہیں۔

۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ، قَلِيْلٌ فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: اَتُرَوْنَ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ؟ فَقَالَ الْاٰخَرُ: يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا فَقَالَ الْاٰخَرُ: اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهٗ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا ـ قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ) الْاٰيَةَ ـ وَكَانَ سُفْيَانُ اَوَّلًا يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ اَوِ ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ اَوْ حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ اَحَدُهُمْ اَوِ اثْنَانِ مِنْهُمْ ـ ثُمَّ ثَبَتَ عَلٰى مَنْصُوْرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ـ(اخرجه البیہقی فی الاصحاء الصفات)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خانہ کعبہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اس میں سے دو قریشی تھے اور ایک ثقیف قبیلے سے تھا یا دو ثقیف قبیلے کے تھے اور ایک قریشی تھا ان کے دماغ میں عقل کم تھی اور ان کے پیٹ پر چربی زیادہ تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ ہم جو کہتے ہیں: وہ اسے سن لیتا ہے؟ تو دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں کہیں' تو پھر وہ سن لے گا اگر ہم پست آواز میں بات کریں' تو پھر وہ نہیں سنے گا' تو تیسرے نے کہا: اگر وہ ہماری بلند آواز کو سن لیتا ہے تو وہ ہماری پست آواز کو بھی سن لے گا۔

راوی کہتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''اور تم جو کچھ چھپاتے ہو اس کے بارے میں تمہاری سماعت تمہاری بصارت تمہارے خلاف گواہی دیں گے''۔

سفیان نامی راوی اس روایت میں پہلے یہ کہا کرتے تھے کہ اسے منصور یا ابن ابونجیح یا حمید نے نقل کیا ہے یا ان میں سے کسی ایک نے یا ان میں سے کسی دو نے نقل کیا ہے لیکن پھر وہ اعتماد کے ساتھ یہ کہنے لگے کہ یہ روایت منصور سے منقول ہے۔

۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْـنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَّا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ، وَمُنَاصَحَةُ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ، فَاِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ .

(اخرجه الموصلي في مسنده)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہماری کوئی بات سن کر اسے محفوظ کر لے اسے یاد رکھے اور پھر اس کی تبلیغ کرے' کیونکہ بعض اوقات براہ راست علم حاصل کرنے والا شخص عالم نہیں ہوتا اور بعض اوقات براہ راست علم حاصل کرنے والا شخص اس تک منتقل کر دیتا ہے' جو اس سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں مسلمان کا دل دھوکے کا شکار نہیں ہوتا (یعنی مسلمان کے دل میں یہ تین خصوصیات ہونی چاہئیں)

عمل کا خالص ہونا، مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا' کیونکہ دعا ان کے پیچھے موجود افراد کو بھی گھیرے ہوئے ہوتی ہے۔

۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَابِرُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مَاجِدٍ الْحَنَفِيَّ يَقُوْلُ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِشَارِبٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: تَرْتِرُوْهُ اَوْ مَزْمِزُوْهُ وَاسْتَنْكِهُوْهُ قَالَ: فَتُرْتِرَ اَوْ مُزْمِزَ وَاسْتُنْكِهَ فَاِذَا هُوَ سَكْرَانُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: احْبِسُوْهُ . فَحُبِسَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِيءَ بِهٖ وَجِئْتُ، فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بِسَوْطٍ، فَاُتِيَ بِسَوْطٍ لَهٗ ثَمَرَةٌ فَاَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ، ثُمَّ دُقَّ طَرَفُهٗ حَتّٰى اٰضَتْ لَهٗ مِخْفَقَةً - قَالَ - فَاَشَارَ بِاُصْبُعِهٖ كَذَا وَقَالَ لِلَّذِيْ يَضْرِبُ: اضْرِبْ وَارْجِعْ يَدَكَ، وَاَعْطِ كُلَّ عُضْوٍ حَقَّهٗ .وَجَلَدَهٗ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ وَّاِزَارٌ اَوْ قَمِيصٌ وَّسَرَاوِيْلُ، ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِوَالِيْ اَمْرٍ اَنْ يُّؤْتٰى بِحَدٍّ اِلَّا اَقَامَهٗ، اللّٰهُ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ . فَقَالَ الرَّجُلُ: يَااَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّهٗ لَابْنُ اَخِيْ وَمَا لِيْ مِنْ وَلَدٍ، وَاِنِّيْ لَاَجِدُ لَهٗ مِنَ اللَّوْعَةِ مَا اَجِدُ لِوَلَدِيْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: بِئْسَ لَعَمْرُ اللّٰهِ اِذًا وَالِي الْيَتِيْمِ اَنْتَ، مَا اَحْسَنْتَ الْاَدَبَ وَلَا سَتَرْتَ الْخَرْبَةَ . ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَوَّلَ رَجُلٍ قَطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَدْ سَرَقَ

فَقَطَعَهُ، فَكَأَنَّمَا اُسِفَّ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّمَادُ . وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ اِلٰى وَجْهِهِ وَقَبَضَهَا شَيْئًا . فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّكَ كَرِهْتَ . فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِيْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَعْوَانًا لِلشَّيْطٰنِ عَلٰى اَخِيكُمْ، اِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِوَالِيْ اَمْرٍ اَنْ يُؤْتٰى بِحَدٍّ اِلَّا اَقَامَهُ، وَاللّٰهُ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ . ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا اَلَا تُحِبُّوْنَ قَالَ سُفْيَانُ: اَتَيْتُ يَحْيَى الْجَابِرَ، فَقَالَ لِيْ: اَخْرِجِ الْاَلْوَاحَ . فَقُلْتُ: لَيْسَتْ مَعِيَ الْاَلْوَاحُ، فَحَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَاَحَادِيْثَ مَعَهُ، فَلَمْ اَحْفَظْ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَتّٰى اَعَادَهُ عَلَيَّ . قَالَ سُفْيَانُ: فَحَفِظْتُهُ فِيْ مَرَّتَيْنِ .(اخرجه عبدالرزاق)

❁❁ ابوماجد حنفی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ایک شخص ایک شرابی کو لے کر آیا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے ذرا ہلا جلا کر دیکھو یا اس کا منہ سونگھو۔

راوی کہتے ہیں: اسے ہلایا جلایا گیا اور اس کا منہ سونگھا گیا' تو وہ نشے میں تھا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے قید کر دو اسے قید کر دیا گیا۔ اگلے دن اس شخص کو وہاں لایا گیا میں بھی وہاں موجود تھا' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کوڑا منگوایا تو ان کی خدمت میں ایک ایسا کوڑا لایا گیا جس پر پھل لگا ہوا تھا ان کے حکم کے تحت اس پھل کو اتار لیا گیا پھر اس کے کنارے کو باریک کیا گیا' یہاں تک کہ وہ درہ بن گیا۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنی انگلی کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا اور کوڑے مارنے والے سے یہ کہا کہ تم اسے مارو اور اپنا ہاتھ پیچھے لے کے جاؤ اور ہر عضو کو اس کا حق دو۔

انہوں نے اسے کوڑے اس طرح لگوائے کہ اس نے قمیص پہنی ہوئی تھی اور تہبند بھی تھا۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) قمیص اور شلوار پہنی ہوئی تھی۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بھی شخص متعلقہ اہل کار ہو اس کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ جب اس کے پاس کوئی قابل حد مجرم لایا جائے' تو وہ حد جاری نہ کرے باقی اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے' وہ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔

ایک صاحب بولے: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ میرا بھتیجا ہے میری کوئی اولاد نہیں ہے' لیکن مجھے اس کے لیے اپنے دل میں وہ محبت محسوس نہیں ہوتی جو مجھے اپنی اولاد کے لیے محسوس ہوتی ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! پھر تو تم یتیم کے انتہائی برے نگران ہو نہ تم نے اس کی اچھی تربیت کی اور نہ اس کی خرابی پر پردہ رکھا۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: مجھے یہ بات پتہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جس شخص کا ہاتھ کٹوایا تھا (وہ کون تھا؟) انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص لایا گیا اس نے چوری کی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت یہ تھی جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر راکھ ڈال دی گئی ہو۔

یہاں سفیان نامی راوی نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اپنے چہرے کی طرف اشارہ کیا اور اپنی ہتھیلی کو کچھ بند کر لیا۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاید یہ بات پسند نہیں آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے کیا

چیز رکاوٹ ہے' لیکن تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بن جاؤ۔
کسی والی کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس حد سے متعلق کوئی مقدمہ لایا جائے' تو وہ اسے قائم نہ کرے باقی اللہ معاف کرنے والا ہے اور وہ معاف کرنے کو پسند کرتا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی۔
''انہیں چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں کیا تم لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے''۔

سفیان کہتے ہیں: میں یحییٰ الجابر کے پاس آیا' تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم اپنی تختی نکالو میں نے کہا: میرے پاس کوئی تختی نہیں ہے اس وقت انہوں نے یہ حدیث مجھے سنائی اور اس کے ساتھ دوسری حدیثیں بھی سنائیں' تو مجھے یہ حدیث یاد نہیں ہوئی' یہاں تک کہ انہوں نے دوبارہ مجھے یہ حدیث سنائی۔ سفیان کہتے ہیں: تو گویا میں نے دومرتبہ اس حدیث کو یاد کیا ہے۔

۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ - وَكُنَّا لَقِينَاهُ بِمَكَّةَ - قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ اَعُوْدُهُ، فَاَرَادَ غُلَامٌ لَهُ اَنْ يُّدَاوِيَهُ فَنَهَيْتُهُ، فَقَالَ: دَعْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يُّخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً . وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: شِفَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ -(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❁❁ سفیان بیان کرتے ہیں: عطاء بن سائب کے ساتھ ہماری ''مکہ'' میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا: ہم ابوعبدالرحمٰن سلمی کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لیے حاضر ہوئے' تو ان کے غلام نے انہیں دوائی دینے کا ارادہ کیا میں نے اسے منع کر دیا تو وہ بولے: تم اسے کرنے دو' کیونکہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:
''اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی نازل کی ہے''۔
سفیان نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کی شفاء بھی نازل کی ہے''۔
''تو جس شخص کو اس کا علم ہوتا ہے' وہ اسے جان لیتا ہے اور جس کو اس کا علم نہیں ہوتا وہ اس سے ناواقف رہتا ہے''۔

۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الَّذِىْ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ، فَلَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ . قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ، بَلْ هُوَ نُسِّيَ .

(اخرجه البخارى فى فضائل القرآن)

❁❁ ابووائل کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم اس قرآن کو باقاعدگی سے پڑھتے رہو' کیونکہ یہ انسان کے سینے سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے چرنے والا جانور اپنی رسی سے نکلتا ہے' پھر انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''کسی شخص کا یہ کہنا انتہائی برا ہے کہ میں فلاں اور فلاں آیت بھول گیا' بلکہ وہ اسے بھلا دی گئی''۔

۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا ذَرٌّ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ وَائِلِ بْنِ مُهَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَصَدَّقْنَ يَامَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ . فَقَامَتِ امْرَأَةٌ - لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ - فَقَالَتْ: لِمَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: لِأَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ . ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا وُجِدَ مِنْ نَاقِصِ الْعَقْلِ وَالدِّيْنِ أَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الرَّأْيِ عَلٰى أُمُوْرِهِمْ مِنَ النِّسَاءِ . قَالَ فَقِيْلَ: يَاأَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نُقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِيْنِهَا؟ قَالَ: أَمَّا نُقْصَانُ عَقْلِهَا فَجَعَلَ اللّٰهُ شَهَادَةَ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَأَمَّا نُقْصَانُ دِيْنِهَا فَإِنَّهَا تَمْكُثُ كَذَا يَوْمًا لَا تُصَلِّيْ لِلّٰهِ سَجْدَةً .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کیا کرو خواہ تم اپنے زیور ہی صدقہ کرو' کیونکہ اہل جہنم میں اکثریت تمہاری ہے''۔

تو ایک عورت کھڑی ہوئی جو کسی بڑے خاندان کی نہیں تھی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کی وجہ کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ تم خواتین لعنت بکثرت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی کوئی مخلوق نہیں پائی گئی' جو عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہو لیکن سمجھدار مردوں کے معاملات میں ان پر غالب آنے کے حوالے سے خواتین سے بڑھ کے ہو۔

راوی کہتے ہیں: تو دریافت کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! ان کے عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک ان کی عقل کی کمی کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ نے دو خواتین کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر قرار دی ہے۔

جہاں تک ان کے دین میں کمی کا تعلق ہے' تو ایک عورت کئی روز تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہوئے نماز ادا نہیں کرسکتی ہے۔

۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ أَحَدٍ لَّا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا مُثِّلَ لَهُ شُجَاعًا أَقْرَعَ يُطَوِّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَ الْاٰيَةَ .(اخرجه الترمذی فی التفسیر)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جو بھی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' تو قیامت کے دن اس کے مال کو اس کے لیے گنجے سانپ کی صورت میں تبدیل کر کے اسے طوق کے طور پر پہنایا جائے گا''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی۔

''اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ذریعے عطا کیا ہے اور وہ اس میں بخل سے کام لیتے ہیں ان کے بارے میں تم ہرگز یہ گمان نہ کرو کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے' بلکہ یہ ان کے لیے برا ہے' جس چیز کے بارے میں وہ بخل

سے کام لیتے ہیں عنقریب قیامت کے دن وہ طوق کے طور پر انہیں پہنایا جائے گا''۔

۹۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِي النَّجُودِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ نَاْتِيَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَاَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ، فَجَلَسْتُ حَتّٰى قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ وَاَنْتَ تُصَلِّي فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ۔ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهِ مَا يَشَاءُ، وَاِنَّهُ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَّا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِنْ اَجْوَدِ مَا وَجَدْنَا عِنْدَ عَاصِمٍ فِي هٰذَا الْوَجْهِ ۔(اخرجه البخاری فی العمل فی الصلوۃ)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حبشہ سے آنے سے پہلے ہم نماز کے دوران نبی اکرم ﷺ کو سلام کرتے تھے' تو آپ ﷺ ہمیں جواب دے دیا کرتے تھے' جب ہم (حبشہ) سے واپس آئے' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا تو مجھے پریشان کن قسم کے خیالات آنے لگے' میں وہاں بیٹھ گیا' یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تھا' جب آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بھی معاملے میں جو چاہے نیا حکم دے سکتا ہے اور اس بارے میں نیا حکم یہ ہے کہ تم لوگ نماز کے دوران کلام نہ کرو۔

سفیان کہتے ہیں: عاصم سے ہمیں جو روایات ملی ہیں: یہ ان میں سب سے بہترین ہے۔

۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ وَجَامِعُ بْنُ اَبِي رَاشِدٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى (اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ) الْاٰيَةَ ۔(اخرجه البخاری فی التوحید)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے گا' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''۔

حضرت عبداللہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کے مصداق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی۔

''بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے عہد اور اس کے نام کی قسم کے عوض میں خریدتے ہیں''۔

۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ غَيْرَ مَرَّةٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ، وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهَا بَعْدَ السَّلَامِ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ طَوِيْلًا فَهٰذَا الَّذِي حَفِظْتُ مِنْهُ ۔(اخرجه البخاری فی الصلوۃ)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے سلام پھیرنے کے بعد دو مرتبہ سجدہ سہو کیا اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد یہ سجدے کیے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: یہ روایت طویل ہے تاہم اس کا صرف یہ حصہ مجھے یاد ہے۔

۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِىْ اَسَدٍ اَتَتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ لَهُ: بَلَغَنِىْ اَنَّكَ لَعَنْتَ ذَيْتَ وَذَيْتَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَاِنِّىْ قَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَلَمْ اَجِدِ الَّذِى تَقُوْلُ، وَاِنِّىْ لَاظُنُّ عَلٰى اَهْلِكَ مِنْهَا . فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ: فَادْخُلِىْ فَانْظُرِىْ . فَدَخَلَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا . قَالَ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ: اَمَا قَرَاْتِ (مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ قَالَتْ: بَلٰى .قَالَ: فَهُوَ ذٰلِكَ . (اخرجه البخاری فی التفسير)

❁❁ علقمہ بیان کرتے ہیں: بنو اسد سے تعلق رکھنے والی ایک عورت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے ان سے کہا: مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ آپ فلاں فلاں پر اور جسم گودنے والی اور گودوانے والی عورتوں پر لعنت کرتے ہیں؟ حالانکہ میں نے پورا قرآن پڑھ لیا ہے مجھے اس میں یہ حکم نہیں ملا جو آپ کہتے ہیں اور میرا خیال ہے آپ کی بیگم بھی ایسا کرتی ہیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون سے کہا: تم جاؤ اور جا کر خود جائزہ لو۔

وہ عورت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر گئی اس نے وہاں کا جائزہ لیا تو اسے وہاں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے کہا: کیا تم نے یہ آیت پڑھی ہے:

''رسول تمہیں جو کچھ دیں اسے حاصل کرلو اور جس سے تمہیں منع کردیں اس سے باز آجاؤ''۔

اس عورت نے جواب دیا: جی ہاں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہی ہے۔

۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْهَجَرِيُّ اَبُوْ اِسْحَاقَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْاَحْوَصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ اَنْ تُعْبَدَ الْاَصْنَامُ بِاَرْضِكُمْ هٰذِهِ اَوْ بِبَلَدِكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ رَضِىَ مِنْكُمْ بِالْمُحَقَّرَاتِ مِنْ اَعْمَالِكُمْ، فَاتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْمُوبِقَاتِ، اَوَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَثَلِ ذٰلِكَ؟ مَثَلُ رَكْبٍ نَزَلُوْا فَلَاةً مِّنَ الْاَرْضِ لَيْسَ بِهَا حَطَبٌ فَتَفَرَّقُوْا، فَجَاءَ ذَا بِعُوْدٍ وَجَاءَ ذَا بِعَظْمٍ وَجَاءَ ذَا بِرَوْثَةٍ حَتّٰى اَنْضَجُوْا الَّذِى اَرَادُوْا، فَكَذٰلِكَ الذُّنُوْبُ .

(اخرجه السوصلی فی مسنده)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ تمہاری اس سرزمین پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تمہارے اس شہر میں بتوں کی عبادت کی جائے تاہم وہ تم سے تمہارے معمولی اعمال کے حوالے سے راضی ہو جائے گا تو تم معمولی گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ یہ ہلاکت کا شکار کر دیتے ہیں۔

کیا میں تمہیں اس کی مثال دوں؟ اس کی مثال یوں ہے جیسے کچھ سوار کسی بے آب وگیاہ زمین پر پڑاؤ کرتے ہیں وہاں کوئی لکڑی نہیں ہے وہ لوگ بکھر جاتے ہیں' تو ایک شخص عود لے کر آتا ہے ایک ہڈی لے کر آتا ہے ایک مینگنی لے کر آتا ہے' یہاں تک کہ وہ لوگ جو چاہتے ہیں اسے جمع کر لیتے ہیں' تو گناہ بھی اسی طرح ہوتے ہیں''۔

۱۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى غَيْرِ مَا حَدَّثَنَا بِهِ الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِى الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِیْ بِهَا اَوْ يُعَلِّمُهَا ۔(اخرجه البخاری فی العلم)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حسد (یعنی رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے) ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور پھر اس شخص کو وہ مال حق کی راہ میں خرچ کرنے کی' توفیق دی ہو' یا ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلہ دیتا ہو یا وہ اس کی تعلیم دیتا ہو''۔

۱۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ، فَاَرَدْنَا اَنْ نَخْتَصِىَ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ۔(اخرجه البخاری فی التفسير)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں شریک ہوا کرتے تھے۔ ہمارے ساتھ خواتین نہیں ہوتی تھیں' تو ہم نے خصی ہونے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔

۱۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: اقْرَاْ ۔ فَقَالَ: اَقْرَاُ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ ؟ قَالَ: اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِیْ ۔قَالَ: فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا اسْتَعْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفَّ عَبْدُ اللّٰهِ ۔

قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الْمَسْعُوْدِيُّ وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :(لَا شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ (مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٍ ۔(اخرجه البخاری فی التفسير)

❁❁ قاسم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تلاوت کرو! تو انہوں نے عرض کی: کیا میں تلاوت کروں؟ جبکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اسے اپنے علاوہ کسی دوسرے کی زبانی سننا چاہتا ہوں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سورہ نساء پڑھنی شروع کی یہاں تک کہ جب یہ آیت تلاوت کی۔

''تو اس وقت کیا عالم ہوگا کہ جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ کو لے کر آئیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہنے لگے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رک گئے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تک میں ان کے درمیان تھا میں ان پر گواہ رہا جب تو نے مجھے موت دے دی تو ان کا نگہبان تھا' اور تو ہر چیز پر گواہ ہے''۔

۱۰۳ - اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّاهِرِ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فِيْ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَاَرْبَعِمِائَةٍ فَاَقَرَّ بِهٖ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنُ الصَّوَّافِ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فَاَقَرَّ بِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا مِّنَ النَّخَعِ يُسَمّٰى عَمْرًا وَيُكْنٰى بِاَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ . قُلْتُ: ثُمَّ اَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا . قُلْتُ: ثُمَّ اَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ . قُلْتُ: فَاَيُّ الْكَبَائِرِ اَكْبَرُ؟ قَالَ: اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ . قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ اَيُّ؟ قَالَ: اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ . قُلْتُ: ثُمَّ اَيُّ؟ قَالَ: ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ . ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ الْاٰيَةَ . (اخرجه البخاری فی التفسير)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔

میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز کو وقت پر ادا کرنا' میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔

میں نے دریافت کیا: کون سا کبیرہ گناہ بڑا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ' حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اپنی اولاد کو اس اندیشے سے قتل کردو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانے میں شریک ہوگی۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے ہیں اور وہ ایسی جانوں کو قتل نہیں کرتے ہیں

جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے اور وہ لوگ زنا کا ارتکاب نہیں کرتے ہیں جو شخص ایسا کرے گا وہ گناہ تک پہنچ جائے گا''۔

۱۰۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ -(اخرجه البخاری فی الایمان)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے''۔

۱۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ: اَاَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: نَعَمْ، اَنَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ . قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ . وَالَّذِیْ حَدَّثَنَا بِهٖ عَبْدُ الْكَرِيمِ اَحَبُّ اِلَیَّ لِاَنَّهٗ اَحْفَظُ مِنْ اَبِیْ سَعْدٍ -(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ عبداللہ بن معقل بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے ان سے کہا: کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' ندامت توبہ ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ندامت توبہ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) عبدالکریم نے جو روایت ہمیں سنائی ہے' وہ ہمارے نزدیک زیادہ محبوب ہے' کیونکہ ابوسعد نامی راوی کے مقابلے میں وہ زیادہ بڑے حافظ ہیں۔

۱۰۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَارٍ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَاَخَذْتُهَا مِنْ فِيْهِ، وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، فَمَا اَدْرِیْ بِاَيَّتِهِمَا خَتَمَ (فَبِاَیِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ) اَوْ (وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ) قَالَ: وَخَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ مِّنْ جُحْرٍ فَاَفْلَتَتْنَا وَدَخَلَتْ جُحْرًا اٰخَرَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ وُقِيتُمْ شَرَّهَا وَوُقِيَتْ شَرَّكُمْ -(اخرجه البخاری فی جراء العبد)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غار میں موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت نازل ہوئی:

والمرسلٰت عرفاً تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اسے سیکھا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کیے ہوئے زیادہ دیر نہیں گزری تھی' تو مجھے یہ نہیں پتہ چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں سے کون سی آیت پر اس سورت کو ختم کیا تھا۔

"فبای حدیث بعده یومنون"

"تو اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان رکھیں گے"۔

یا پھر اس آیت پر ختم ہوئی تھی۔

"جب ان سے یہ کہا جاتا ہے تم لوگ رکوع کرو تو وہ رکوع نہیں کرتے ہیں"۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسی دوران ایک بل میں سے ایک سانپ نکل کر ہمارے سامنے آیا ہم اسے مارنے کے لیے اٹھے تو وہ دوسرے بل میں داخل ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس کے شر سے بچا لیا گیا ہے اور اسے تمہارے نقصان سے بچا لیا گیا ہے۔

۱۰۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ: شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَاَتَانَا يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قُلْنَا: نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ . فَقَالَ: اَيْنَ تَرَوْنَهُ ؟ قُلْنَا: فِي الدَّارِ . قَالَ: اَفَلَا اَذْهَبُ فَاُخْرِجَهُ اِلَيْكُمْ؟ قَالَ فَذَهَبَ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى قَامَ عَلَيْنَا وَمَعَهُ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنِّي لَاُخْبَرُ بِمَجْلِسِكُمْ، فَمَا يَمْنَعُنِي اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا .(اخرجه البخاري في العلم)

❁❁ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ بیٹھے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے تھے یزید بن معاویہ نخعی ہمارے پاس آئے انہوں نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتظار کر رہے ہیں انہوں نے دریافت کیا: تمہارے خیال میں وہ کہاں ہوں گے؟ ہم نے کہا: گھر میں ہوں گے۔ انہوں نے کہا: کیا میں جا کر تمہارے ساتھ بلا کر نہ لاؤں؟ راوی کہتے ہیں: تو وہ گئے تھوڑی ہی دیر کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور ہمارے پاس آ کر کھڑے ہوئے ان کے ساتھ یزید بن معاویہ بھی تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے یہاں بیٹھے ہونے کے بارے میں بتایا گیا لیکن میں نکل کر تمہارے پاس اس لیے نہیں آیا' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ میں تمہیں اکتاہٹ کا شکار کر دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دنوں کے وقفے کے ساتھ وعظ کیا کرتے تھے' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اکتاہٹ کو پسند نہیں کرتے تھے۔

۱۰۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قِيلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا كَانَ مِنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ؟ فَقَالَ: مَنْ اَحْسَنَ مِنْكُمْ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ اَسَاءَ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ .

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! زمانہ جاہلیت میں ہم سے جو کچھ سرزد ہوا تھا کیا اس پر ہمارا مواخذہ ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص اچھائی کرے گا' تو زمانہ جاہلیت میں اس نے جو عمل

کیا تھا اس پر مواخذہ نہیں ہوگا اور جو شخص برائی کرے گا' تو اس کے پہلے اور بعد والے (تمام اعمال) کا مواخذہ ہوگا۔

۱۰۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهُ ۔(اخرجه البخاری فی الاستذان)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں' کیونکہ یہ چیز (اس تیسرے شخص کو) غمگین کر دے گی''۔

۱۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّ هٰذِهٖ لَقِسْمَةٌ مَا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ ۔ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي اَنْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ - اَوْ قَالَ: لَوْنُهُ - قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَتَمَنَّيْتُ اَنِّي كُنْتُ اَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ ۔ قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَشَدَّ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ ۔(اخرجه البخاری فی فرض الخمس)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم کی' تو ایک شخص بولا: یہ ایسی تقسیم ہے' جس میں اللہ کی رضا کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے مجھے اپنے آپ پر قابو نہیں رہا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اس وقت یہ آرزو کی کہ کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا تھا''۔

۱۱۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ يَقُوْلُ: لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَلَا سُوْرَةَ كَذَا ۔ فَذَكَرْتُهُ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ فَقَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ مَشَى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِي بَطْنِ الْوَادِي، فَلَمَّا اَتَى الْجَمْرَةَ جَعَلَهَا عَنْ يَمِيْنِهِ، ثُمَّ اعْتَرَضَهَا فَرَمَاهَا، فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا ۔ فَقَالَ: مِنْ هَا هُنَا، وَالَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ، رَاَيْتُ الَّذِي اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَمَاهَا ۔(اخرجه البخاری فی الحج)

❁❁ اعمش کہتے ہیں: میں نے حجاج بن یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم لوگ یہ نہ کہو ''سورہ بقرہ'' سورہ فلاں۔

اعمش کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا' تو انہوں نے بتایا: عبدالرحمن بن یزید نے مجھے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ وادی کے نشیب میں چل رہے تھے' جب وہ جمرہ کے پاس آئے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے دائیں طرف رکھا اور پھر ان کے مدمقابل آگئے پھر انہوں نے اسے کنکریاں ماریں۔ میں نے ان سے

کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! لوگ تو اوپر سے اس پر کنکریاں مارتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہ ہستی جن پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی میں نے انہیں یہیں سے کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ الشَّامَ، فَقَرَاَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا هٰكَذَا اُنْزِلَتْ . قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَيْحَكَ اَوْ وَيْلَكَ قَرَاْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَحْسَنْتَ . فَبَيْنَا هُوَ يُرَاجِعُهُ اِذْ وَجَدَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْقُرْاٰنِ؟ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى تُجْلَدَ فَجُلِدَ .(اخرجه البخاری فی فضائل القرآن)

❁❁ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے سورہ یوسف کی تلاوت کی' تو ایک صاحب نے ان سے کہا: یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تمہاری بربادی ہو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے تلاوت کیا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: تم نے ٹھیک پڑھا ہے۔

ابھی ان دونوں حضرات کی بحث چل رہی تھی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اس شخص سے شراب کی بو محسوس ہوئی۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم شراب پیتے ہو اور قرآن کی تکذیب کرتے ہو؟ میں تمہیں ضرور کوڑے لگواؤں گا' تو پھر اس شخص کو کوڑے لگائے گئے۔

۱۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْرَاُ اِلٰى كُلِّ خَلِيْلٍ مِنْ خِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيْلُ اللّٰهِ . يَعْنِىْ نَفْسَهُ .(اخرجه مسلم فی فضائل الصحابة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں ہر ساتھی کے ساتھ سے بری الذمہ ہوں' اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا' تو میں ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن تمہارے آقا اللہ کے خلیل ہیں''۔

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ذات تھی۔

۱۱۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً اِلَّا لِوَقْتِهَا اِلَّا بِالْمُزْدَلِفَةِ، فَاِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ فِىْ غَيْرِ وَقْتِهَا . وَقَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِىْ فِىْ غَيْرِ وَقْتِهَا الَّذِىْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ .(اخرجه البخاری فی الحج)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ہمیشہ مخصوص وقت پر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے البتہ مزدلفہ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازیں مغرب اور عشاء ایک ساتھ ادا کی تھیں اور اس دن

آپ ﷺ نے صبح کی نماز اس کے مخصوص وقت سے ہٹ کر ادا کی تھی۔

سفیان کہتے ہیں: یعنی اس وقت سے مختلف وقت میں ادا کی تھی جس میں آپ ﷺ پہلے اسے ادا کیا کرتے تھے۔

۱۱۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَامَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَائَةَ فَلْيَنْكِحْ، فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَّافَلْيَصُمْ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ .

(اخرجه البخاری فی الصوم)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے یہ فرمایا۔

''اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو شخص شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کر لے' کیونکہ یہ چیز نگاہ کو زیادہ جھکا کے رکھتی ہے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے اور جو شخص اس کی استطاعت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے' کیونکہ روزے اس کی شہوت کو ختم کر دیں گے''۔

۱۱۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ اَوْ اُخْبِرْتُ عَنْهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ يَعْنِىْ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اِنَّ فِى الْمَسْجِدِ رَجُلًا يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَصَابَ النَّاسَ دُخَانٌ يَاْخُذُ بِاَسْمَاعِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنِيْنَ كَالزُّكْمَةِ . قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: يَاَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنْ عِلْمِ الْمَرْءِ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ (قُلْ مَا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ) اِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اَبْطَءُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْلَامِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوْسُفَ . فَاَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ وَحَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا مِثْلَ الدُّخَانِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِى السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ) قَالَ اللّٰهُ (اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ) كَانَ هٰذَا فِى الدُّنْيَا، اَفَيُكْشَفُ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَقَدْ مَضَى الدُّخَانُ، وَمَضَى اللِّزَامُ، وَمَضَى الْقَمَرُ، وَمَضَى الرُّوْمُ، وَمَضَتِ الْبَطْشَةُ . (متفق علیه)

❁❁ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: مسجد میں ایک شخص یہ کہہ رہا ہے کہ جب قیامت کا دن آئے گا' تو لوگوں تک دھواں پہنچ جائے گا' جو کفار کی سماعت کو اپنی گرفت میں لے گا' لیکن اہل ایمان کو اس سے زکام کی سی کیفیت محسوس ہو گی۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بولے: اے لوگو! تم میں سے جو شخص کسی چیز کا علم رکھتا ہو وہ اس کے مطابق بیان کر دے اور جو علم نہ رکھتا ہو وہ اپنی لاعلمی کے بارے میں یہ کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی کے علم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جس چیز کے بارے میں وہ علم نہیں رکھتا وہ یہ کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا

ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے یہ فرمایا ہے۔

”تم یہ فرمادو کہ میں اس پر تم سے اجر طلب نہیں کررہا اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں“۔

(پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا) جب قریش نبی اکرم ﷺ کے پیروکار نہیں بنے تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

”اے اللہ تو ان پر حضرت یوسف کے زمانے کے سے سات سال (قحط سالی کے مسلط کردے)“

تو ان لوگوں کو قحط سالی نے گرفت میں لے لیا جس نے ہر چیز کو ختم کردیا' یہاں تک کہ وہ لوگ ہڈیاں کھانے لگے اور یہ کیفیت ہوگئی کہ ان میں سے ایک شخص آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں محسوس ہوتا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ارشاد فرمائی۔

”تم اس دن کا خیال کرو کہ جب آسمان واضح دھواں لے کر آیا جس نے لوگوں کو ڈھانپ لیا تو یہ دردناک عذاب ہے“۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک ہم عذاب کو تھوڑا سا کم کردیں' تو تم لوگ دوبارہ واپس چلے جاؤ گے“۔

تو یہ معاملہ تو دنیا میں پیش آیا' کیا قیامت کے دن ان کفار سے عذاب کو پرے کیا جائے گا؟

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دھواں گزر چکا ہے' لزام گزر چکا ہے۔ چاند سے متعلق واقعہ گزر چکا ہے۔ روم کا (غالب آنا) گزر چکا ہے اور بطشہ (گرفت) کا واقعہ بھی گزر چکا ہے۔

۱۱۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوقٍ فِيْ دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَاٰى مَسْرُوقٌ فِيْ صُفَّتِهٖ تَمَاثِيلَ، فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ .

(اخرجه مسلم فی اللناس)

❁ مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں: ہم لوگ یسار بن نمیر کے گھر میں مسروق کے ساتھ تھے۔ مسروق نے ان کے گھر میں تصویریں لگی ہوئی دیکھیں' تو یہ بات بیان کی میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”قیامت کے دن سب سے شدید عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا“۔

۱۱۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْهَا، لِاَنَّهٗ سَنَّ الْقَتْلَ اَوَّلاً . (اخرجه البخاری فی الانبیاء)

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی شخص کوظلم کے طور پر قتل کیا جائے گا' تو اس کا وبال آدم علیہ السلام کے اس پہلے بیٹے کے سر ہوگا وہ اس میں حصہ دار ہوگا' کیونکہ اس نے قتل کا طریقہ سب سے پہلے ایجاد کیا تھا''۔

۱۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا فِیْ اِحْدٰی ثَلَاثٍ: رَجُلٍ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ، اَوْ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ، اَوْ نَفْسٍ بِنَفْسٍ ۔

(اخرجه البخاری فی الديات)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مسلمان شخص کا' جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، ایسے مسلمان کا خون تین میں سے ایک صورت میں جائز ہے۔

ایسا شخص جو اسلام قبول کرنے کے بعد کافر ہو جائے۔ ایسا شخص جو محصن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرے یا پھر جان کے بدلے میں جان۔

۱۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ يَعْنِیْ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فَقِيْلَ: جُعِلَتْ فِیْ اَجْوَافِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِيْلَ تَحْتَ الْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ، فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنِیْ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ ؟ فَقَالُوْا: وَمَا نَسْتَزِيْدُكَ وَنَحْنُ فِی الْجَنَّةِ نَسْرَحُ مِنْهَا حَيْثُ نَشَاءُ ۔ ثُمَّ اطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّكَ اطِّلَاعَةً فَقَالَ: هَلْ تَسْتَزِيْدُوْنِیْ شَيْئًا فَاَزِيْدَكُمْ؟ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْ اَنْ يَّسْاَلُوْهُ قَالُوْا: تَرُدُّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا فَنُقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰی ۔(اخرجه الترمذی فی التفسير)

❁❁ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے اس بارے میں سوال کیا تھا یعنی شہداء کی ارواح کے بارے میں سوال کیا تھا' تو یہ بات بتائی گئی کہ یہ سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دی جاتی ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں رہتی ہیں۔

یہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں اڑ کے چلی جاتی ہیں ان کا پروردگار ان کی طرف متوجہ ہو کر دریافت کرتا ہے: کیا تم مجھ سے مزید کسی چیز کے طلبگار ہوتا کہ میں تمہیں وہ مزید چیز عطا کروں؟ تو انہوں نے عرض کی: ہم مزید کس چیز کے طلبگار ہوں گے؟ جبکہ ہم جنت میں ہیں اور ہم اس میں جہاں چاہیں جا سکتے ہیں۔

پھر ان کا پروردگار ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمائے گا: کیا تم مزید کسی چیز کے طلبگار ہوتا کہ میں تمہیں وہ مزید چیز بھی عطا کروں؟ جب ان لوگوں نے یہ بات دیکھی کہ انہیں ضرور کوئی نہ کوئی سوال کرنا پڑے گا' تو انہوں نے عرض کی: تو ہماری ارواح ہمارے جسموں میں واپس کر دے تاکہ ہمیں ایک مرتبہ پھر تیری بارگاہ میں شہید کیا جائے۔

۱۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

مِثْلَهٗ ۔وَزَادَ: وَتُقْرِءُ نَبِيَّنَا مِنَّا السَّلَامَ، وَتُخْبِرُ قَوْمَنَا اَنْ قَدْ رَضِينَا وَرُضِيَ عَنَّا ۔(اخرجه الترمذى فى التفسير)

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''تو ہماری طرف سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سلام پہنچا دینا اور ہماری قوم کو یہ بتا دینا کہ ہم راضی ہیں اور (پروردگار) ہم سے راضی ہے''۔

۱۲۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْاَخْرَمِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا ۔ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَبِرَاذَانَ مَا بِرَاذَانَ، وَبِالْمَدِيْنَةِ مَا بِالْمَدِيْنَةِ ۔(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم لوگ عمارتیں نہ بناؤ ورنہ تم دنیا میں راغب ہو جاؤ گے۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: براذان میں جو کچھ ہے (وہ بھی تمہارے سامنے ہے) اور مدینہ میں جو کچھ ہے (وہ بھی تمہارے سامنے ہے)

۱۲۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ لِي مَسْرُوْقٌ: اَخْبَرَنِي اَبُوكَ اَنَّ شَجَرَةً اَنْذَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ ۔

(اخرجه البخارى فى مناقب الانصار)

❀❀ ابوعبیدہ کہتے ہیں: مسروق نے مجھ سے کہا: مجھے تمہارے والد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے کہ جنات سے ملاقات کی رات ایک درخت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈرانے کی کوشش کی تھی۔

۱۲۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَدْ اُوتِيَ نَبِيُّكُمْ عِلْمَهٗ اِلَّا مِنْ خَمْسٍ (اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ) اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ ۔(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کا علم عطا کیا گیا تھا صرف پانچ چیزوں کا (حکم مختلف ہے)

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے ہی پاس ہے''۔

یہ سورت کے آخر تک ہے۔

۱۲۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ الْيَشْكُرِيِّ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ: اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِاَبِي

اَبِیْ سُفْیَانَ وَبِاَخِیْ مُعَاوِیَةَ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : دَعَوْتِ اللّٰهَ لآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَلآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ وَلَارْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ، لَا یَتَقَدَّمُ مِنهَا شَیْءٌ قَبْلَ اَجَلِهٖ، وَلَا یَتَاَخَّرُ مِنهَا شَیْءٌ بَعْدَ حِلِّهٖ، وَلَوْ کُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ یُّنَجِّیَكِ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ اَوْ عَذَابٍ فِی الْقَبْرِ کَانَ خَیْرًا اَوْ اَفْضَلَ ۔قَالَ: وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِیرِ اَهُمْ مِنْ نَسْلِ الَّذِیْنَ کَانُوْا مُسِخُوا اَوْ مِنْ شَیْءٍ کَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ مِنْ شَیْءٍ کَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ یُهْلِكْ قَوْمًا قَطُّ فَیَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَّلَا عَاقِبَةً، وَلٰکِنَّهُمْ مِنْ شَیْءٍ کَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ ۔(اخرجه مسلم فی القدر)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی۔

''اے اللہ! تو میرے شوہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، میرے والد ابوسفیان اور میرے بھائی معاویہ کو لمبی زندگی دینا''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے ایسی چیز کے بارے میں دعا کی ہے، جس کا وقت متعین ہے، جس کی آخری حد مقرر ہے اور جس کا رزق مقرر شدہ ہے۔ اس کی متعین مدت سے پہلے کوئی چیز نہیں آسکتی اور کوئی چیز اس سے تاخیر نہیں کرسکتی۔ جب وہ وقت ختم ہوجائے گا۔

اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے نجات دے تو یہ زیادہ بہتر تھا۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) افضل تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بندروں اور خنزیروں کے بارے میں دریافت کیا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے کہ یہ ان لوگوں کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں، جنہیں مسخ کردیا گیا تھا؟ یا یہ اس سے پہلے کی کوئی چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہ اس سے پہلے کی کوئی چیز ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی قوم کو ہلاکت کا شکار کرتا ہے، تو ان کی نسل اور ان لوگوں کا انجام ان لوگوں کی شکل میں ہوتا ہے، جو ان سے پہلے بھی موجود ہوں۔

۱۲۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ الطَّنَافِسِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا، فَیَکُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَیْهِ الْمَلَكَ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ فَیَقُوْلُ: اُکْتُبْ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَشَقِیًّا اَمْ سَعِیْدًا ۔ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ الرُّوْحُ - ثُمَّ قَالَ - وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَدْخُلُهَا، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَیَسْبِقُ عَلَیْهِ الْکِتَابُ فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَیَدْخُلُهَا ۔(اخرجه البخاری فی بدء الخلق)

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حدیث سنائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی گئی۔

(آپ ﷺ نے فرمایا:)

"ہر شخص کے نطفے کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک رکھا جاتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی صورت میں رہتا ہے پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ چار چیزوں کے ہمراہ فرشتے کو اس کی طرف بھیجتا ہے اور فرماتا ہے تم اس کا عمل اس کی زندگی کی آخری حد اس کا بدبخت یا نیک بخت ہونا تحریر کردو۔ پھر وہ فرشتہ اس میں روح پھونک دیتا ہے"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آدمی اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا ہوا اس سے آگے نکل جاتا ہے اور وہ اہل جنت کا سا عمل کرتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایک شخص زندگی بھر اہل جنت کے سے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور اہل جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا ہوا اس سے آگے نکل جاتا ہے اور وہ اہل جہنم کا سا عمل کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

۱۲۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطٰنِ مِنْ صَلَاتِهٖ جُزْءً ا يَرٰى اَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ - يَعْنِي: اِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهٖ - وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهٖ .

(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص نماز میں سے شیطان کے لیے کوئی حصہ مقرر ہرگز نہ کرے۔ وہ یہ نہ سمجھے کہ اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) صرف دائیں طرف سے ہی اٹھ سکتا ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کئی مرتبہ بائیں طرف سے اٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱ - مسند أبی ذر الغفاری (؆)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۱۲۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى . قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ: مَنْ اَبُو الْاَحْوَصِ؟ كَالْمُغْضَبِ عَلَيْهِ حِيْنَ حَدَّثَ عَنْ رَجُلٍ مَجْهُولٍ لَّا يَعْرِفُهُ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّ: اَمَا تَعْرِفُ الشَّيْخَ مَوْلٰى بَنِىْ غِفَارٍ، الَّذِى كَانَ يُصَلِّىْ فِى الرَّوْضَةِ، الَّذِى الَّذِى وَجَعَلَ يَصِفُهُ وَسَعْدٌ لَّا يَعْرِفُهُ .(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو' تو رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے' تو وہ کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے''۔

سفیان کہتے ہیں: سعد بن ابراہیم نے ان سے دریافت کیا: ابوالاحوص کون ہیں؟ گویا سعد نے زہری پر ناراضگی کا اظہار کیا' کہ انہوں نے ایک مجہول شخص کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے' جس سے وہ واقف نہیں ہیں' تو زہری نے ان سے کہا: کیا آپ بنوغفار کے اس عمر رسیدہ غلام سے واقف نہیں ہیں؟ جو باغ میں نماز ادا کیا کرتا تھا' تو زہری اس کا تعارف بیان کرتے رہے' لیکن

(؆) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار۔ آپ کا تعلق غفار قبیلے کے ساتھ ہے۔ آپ اپنی کنیت ''ابوذر غفاری'' کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں (روپوشی کی) زندگی گزار رہے تھے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اسلام قبول کرنے والے یہ چوتھے یا شاید پانچویں فرد ہیں۔ یہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی طریقے کے مطابق سلام کیا تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد یہ اپنی قوم میں واپس چلے گئے تھے اور وہیں مقیم رہے۔ یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی' تو یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت غزوۂ خندق ہو چکا تھا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک آپ کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کے فضائل و مناقب میں احادیث منقول ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ''آسمان نے کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے (اپنے اوپر) کسی ایسے شخص کو نہیں اٹھایا جو ابوذر سے زیادہ سچا ہو''۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''ابوذر دنیا میں عیسیٰ بن مریم کی طرز کا زُہد اختیار کئے ہوئے ہے''۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر بہت سے صحابہ کرام شامل ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد یہ شام چلے گئے تھے اور وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شکایت پر انہیں مدینہ منورہ واپس بلا لیا اور یہ (مدینہ منورہ کے ایک نواحی علاقے) ''ربذہ'' میں رہنے لگے وہیں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۲ ہجری میں ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

سعد بن ابراہیم اس کو نہیں پہچان سکے۔

۱۲۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ جُعْدُبَةَ اللَّيْثِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مِخْرَاقٍ يُّحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ فِي الْجَنَّةِ رِيْحًا بَعْدَ الرِّيْحِ بِسَبْعِ سِنِيْنَ، وَاِنَّ مِنْ دُوْنِهَا بَابًا مُغْلَقًا، وَاِنَّمَا يَاْتِيْكُمُ الرِّيْحُ مِنْ خَلَلِ ذٰلِكَ الْبَابِ، وَلَوْ فُتِحَ لَاَذْرَتْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، وَهِيَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاَزْيَبُ وَهِيَ فِيْكُمُ الْجَنُوْبُ ۔(اخرجه البزار)

❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت میں ہوا کو پیدا کرنے کے سات سال بعد جنت میں ایک بو پیدا کی ہے اس کے آگے ایک بند دروازہ ہے یہ ہوا تمہارے پاس اس دروازے میں موجود دروازے کے درمیان میں موجود کشادہ جگہ سے آتی ہے۔ اگر اس دروازے کو کھول دیا جائے' تو یہ ہوا آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز تک پہنچ جائے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ ازیب یعنی (تیزی سے چلنے والی ہوا) ہے۔

تمہارے درمیان (یہ جنوب سے آنے والی ہوا ہے)''۔

۱۳۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ: هَلْ رَاَيْتَ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيَّ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْنَا ۔ فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْهُ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: كُنْتُ اَمْشِيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ: يَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلتا ہوا جا رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانے کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یہ ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ ''اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

۱۳۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ، وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ قَالَ قُلْتُ: فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَغْلَاهَا اَثْمَانًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا ۔ قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَقْدِرْ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَتُعِيْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ ۔ قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ اَسْتَطِعْ ذٰلِكَ ۔ قَالَ: فَتَكُفُّ اَذَاكَ عَنِ النَّاسِ، فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ ۔(اخرجه البخاری فی العتق)

❁ ❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: کون سا غلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو جو اپنے مالک کے نزدیک عمدہ ہو۔ میں نے عرض کی: اگر میں اس کی قدرت نہ رکھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم کسی کام کرنے والے کی مدد کردو یا کسی جاہل یا (اپاہج) کے لیے کوئی کام کردو۔

میں نے عرض کی: اگر میں اس کی بھی استطاعت نہ رکھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے بچو' کیونکہ یہ صدقہ ہے' جو تم اپنے آپ پر کرو گے۔

۱۳۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْمُرَقِّعِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ فَسْخُ الْحَجِّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا خَاصَّةً -(اخرجه فی معجم شیوخ ابویعلی)

❁ ❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حج کو فسخ کرنے کا حکم ہمارے لیے مخصوص تھا۔

۱۳۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَبَقَ اَهْلُ الْاَمْوَالِ الدَّثْرِ بِالْاَجْرِ، يَقُوْلُوْنَ كَمَا نَقُوْلُ وَيُنْفِقُوْنَ وَلَا نُنْفِقُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَوَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنْتَ قُلْتَهُ اَدْرَكْتَ مَنْ قَبْلَكَ، وَفُتَّ مَنْ بَعْدَكَ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِكَ؟ تُسَبِّحُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدُ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ: وَعِنْدَ مَنَامِكَ مِثْلَ ذٰلِكَ -(اخرجه مسلم فی المساجد)

❁ ❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مالدار لوگ اجر حاصل کرنے میں سبقت لے گئے ہیں وہ اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں' لیکن وہ خرچ کرتے ہیں اور ہم خرچ نہیں کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے عمل کی طرف نہ کروں کہ جب تم اسے پڑھ لوگے تو تم اپنے سے آگے والے تک پہنچ جاؤ گے۔

اور اپنے سے پیچھے والے سے آگے نکل جاؤ گے' ماسوائے اس شخص کے' جو تمہارے اس پڑھنے کی مانند پڑھ لے۔ تم ہر نماز کے بعد **33** مرتبہ سبحان اللہ، **33** مرتبہ الحمدللہ، اور **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے ان میں سے ایک کلمہ **34** مرتبہ ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا شاید راوی نے یہ بات بیان کی ہے) تم نے سوتے وقت بھی اسی کی مانند عمل کرنا ہے۔

۱۳۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ قَالَ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ اَبِيْ فَقَرَاَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ عَلٰى وَجْهِ

الْاَرْضِ اَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ـ قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی ـ قُلْتُ: کَمْ بَیْنَهُمَا؟ قَالَ: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً ـ قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ حَیْثُ اَدْرَکَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ، فَاِنَّ الْاَرْضَ کُلَّهَا مَسْجِدٌ ۔(اخرجه احمد)

❁❁ ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ساتھ جارہا تھا انہوں نے سجدے سے متعلق آیت تلاوت کی اور سجدہ کیا پھر انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! روئے زمین پر کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے عرض کی: پھر کون سی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا فرق ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس سال کا۔

میں نے عرض کی: پھر کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہیں جہاں نماز کا وقت آجائے تم نماز ادا کرلو' کیونکہ تمام روئے زمین نماز ادا کرنے کی جگہ ہے۔

۱۳۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْمُرَقِّعِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّمَا کَانَ فَسْخُ الْحَجِّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنَا خَاصَّةً ۔(اخرجه ابویعلی فی معجمه)

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حج کو فسخ کرنے کا حکم ہمارے لیے مخصوص تھا۔

۱۳۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰی اٰلِ طَلْحَةَ وَحَکِیْمُ بْنُ جُبَیْرٍ سَمِعَاهُ مِنْ مُوْسٰی بْنِ طَلْحَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ اَخْوَالِهٖ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ یُّقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَوْتَکِیَّةِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ حَاضِرُنَا یَوْمَ الْقَاحَةِ اِذْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ؟ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: اَنَا، اَتٰی اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ، فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَاَیْتُهَا تَدْمٰی ـ قَالَ: فَکَفَّ عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَاْکُلْ وَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یَّاْکُلُوْا، وَاعْتَزَلَ الْاَعْرَابِیُّ فَلَمْ یَطْعَمْ فَقَالَ: اِنِّیْ صَائِمٌ ـ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا صَوْمُكَ؟ قَالَ: ثَلَاثٌ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ ـ قَالَ: فَاَیْنَ اَنْتَ عَنِ الْبِیْضِ الْغُرِّ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ۔(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ ابن حوتکیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''قاحہ'' (ایک مخصوص وادی کا نام ہے) کے دن کون ہمارے ساتھ موجود تھا؟ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خرگوش پیش کیا گیا تھا' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں۔ ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خرگوش لے کر آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے اسے دیکھا ہے کہ اس کا خون نکلتا ہے (یعنی اسے حیض آتا ہے) راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ہاتھ روک لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں کھایا اور اپنے اصحاب کو یہ ہدایت کی کہ وہ اسے کھالیں وہ دیہاتی بھی پیچھے ہٹ گیا اس نے بھی نہیں کھایا۔ اس نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کس حساب سے روزہ رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہر مہینے میں تین دن۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چمکدار دنوں میں روزہ کیوں نہیں رکھتے؟ تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو۔

۱۳۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُوْسٰی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ ابْنَ الْحَوْتَكِيَّةِ -(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں ابن حوتکیہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۱۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ أُرَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اغْتَسَلَ فَأَحْسَنَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَوْ تَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطُّهُورَ، ثُمَّ لَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ، ثُمَّ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ -(اخرجه ابن ماجه فی الاقامة)

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتے ہوئے اچھی طرح غسل کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) طہارت حاصل کرتے ہوئے اچھی طرح طہارت حاصل کرے (یا اچھی طرح وضو کرے) پھر عمدہ کپڑے پہن کر جو اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھا ہو وہ اپنے گھر میں موجود عمدہ خوشبو استعمال کر کے جمعہ کے لیے جائے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے' تو اس شخص کے دو جمعوں کے درمیان اور مزید تین دن (یعنی دس دنوں کے) گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے''۔

۱۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ فَأَكْثِرِ الْمَرَقَةَ وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ، أَوِ اقْسِمْ فِي جِيرَانِكَ -(موارد الظمآن)

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! جب تم سالن پکاؤ تو شوربہ زیادہ بنالیا کرو اور اپنے پڑوسی کا خیال رکھا کرو۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے پڑوسی کو بھی کچھ دے دیا کرو۔

۱۴۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: هُمُ الْأَسْفَلُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ . قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْأَكْثَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَقَلِيلٌ مَا هُمْ -(اخرجه ابن ماجه فی الزهد)

❁❁ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ نچلے درجے کے ہیں''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مال و دولت والے ہیں' البتہ اس شخص کا حکم مختلف ہے' جو یہ کہتا ہے میرے مال میں سے (اتنا، اتنا) یعنی وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور ایسے لوگ کم ہیں۔

١٢ - مسند عامر بن ربيعة (☼)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

١٤١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِي يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ ۔(اخرجه الموصلي في مسنده)

❁❁ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے بے شمار مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کے دوران مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٤٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ ۔(اخرجه البخاري في الجنائز)

❁❁ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ' یہاں تک کہ وہ آگے گزر جائے یا اسے رکھ دیا جائے''۔

(☼) ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: عامر بن ربیعہ بن کعب بن مالک بن ربیعہ بن عامر بن سعد بن عبداللہ بن حارث۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے والد خطاب بن نفیل کے حلیف تھے۔ مکہ مکرمہ میں بالکل ابتداء میں اسلام قبول کیا تھا۔ آپ نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ بعد میں مکہ واپس آ گئے۔ اس کے بعد اپنی اہلیہ لیلیٰ بنت حثمہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر اور باقی تمام غزوات میں نبی اکرم کے ہمراہ شریک رہے ہیں۔ ان کا انتقال سن 32 ہجری میں ہوا۔

۱۳ - مسند عمار بن یاسر (ﷺ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۱۴۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَضَرْتُ سُفْيَانَ وَسَأَلَهُ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ فَحَدَّثَهُ وَقَالَ فِيهِ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، ثُمَّ قَالَ: حَضَرْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ أَتَى الزُّهْرِيَّ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَ عَلَيْكَ حَدِيثَيْنِ تُحَدِّثُ بِهِمَا فَقَالَ: وَمَا هُمَا؟ قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ . فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ . قَالَ: وَحَدِيثُ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْإِبْطِ . فَرَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ كَأَنَّهُ أَنْكَرَهُ، وَقَدْ كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرٍو فَقَالَ: بَلٰى قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ ۔(اخرجه البيهقي في الطهارة)

(ﷺ) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین۔ ان کی کنیت "ابویقظان" تھی۔ یہ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے بالکل ابتداء میں اسلام قبول کیا تھا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تھا' اس وقت تیس کے قریب لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ یہ ان کے والد اور ان کی والدہ سب سابقون الاولون میں سے ہیں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اس وقت اسلام قبول کیا۔ جب نبی اکرم ﷺ دارارقم میں روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے۔ یہ اور حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ ایک ہی موقع پر مسلمان ہوئے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کو دارارقم کے دروازے پر دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ اس میں موجود تھے تو میں نے صہیب سے پوچھا تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔ اس نے دریافت کیا تم یہاں کیوں آئے ہو۔ میں نے جواب دیا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں اور ان کی بات سنوں تو وہ بولے: میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ پھر یہ دونوں حضرات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی اور انہوں نے فوراً اسلام قبول کرلیا۔ ایک روایت میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جب میں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی (جب میں نے اسلام قبول کیا) تو اس وقت آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام' دو خواتین اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ مجاہد بیان کرتے ہیں' سب سے پہلے جن لوگوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا وہ یہ سات آدمی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ' حضرت خباب رضی اللہ عنہ' حضرت عمار رضی اللہ عنہ' حضرت صہیب رضی اللہ عنہ' حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ۔ ایک روایت میں یہ بات منقول ہے۔ ایک مرتبہ مشرکین نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر مارنا شروع کیا اور یہ اصرار کیا کہ وہ انہیں اس وقت تک نہیں چھوڑیں گے' جب تک وہ نبی اکرم ﷺ کی برائی بیان نہ کریں اور ان کے باطل معبودوں کی تعریف نہ کریں۔ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرلیا تو مشرکین نے انہیں چھوڑ دیا۔ جب یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے حال احوال دریافت کیے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بہت بری خبر ہے۔ میں اس وقت صرف اس وجہ سے زندہ بچا ہوں کہ میں نے آپ کی (نہ چاہتے ہوئے) برائی بیان کی اور ان کے باطل معبودوں کی تعریف کی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے دل کی کیفیت کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: دل تو ایمان پر قائم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر (کوئی مسئلہ نہیں ہے)۔ محدثین (باقی اگلے صفحہ پر)

❁❁ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم نے کندھوں تک تیمّم کیا ہے۔

ابوبکر نامی راوی کہتے ہیں: میں سفیان کے پاس موجود تھا یحییٰ بن سعید القطان نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے یہ حدیث سنائی اور اس میں یہ بات بیان کی کہ زہری نے یہ بات بیان کی ہے۔ پھر انہوں نے یہ بات بیان کی میں اسماعیل بن امیہ کے پاس موجود تھا وہ زہری کے پاس آئے اور بولے: اے ابوبکر! (یہ ابن شہاب زہری کی کنیت ہے) لوگ آپ کی بیان کردہ دو احادیث پر اعتراض کرتے ہیں زہری نے دریافت کیا: وہ کون سی ہیں' تو انہوں نے بتایا: یہ روایت کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں کندھوں تک تیمّم کیا کرتے تھے' تو زہری نے کہا: عبداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت مجھے سنائی ہے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ سے) نے یہ بات بیان کی ہے قرآن کی یہ آیت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے نازل ہوئی ہے۔ ''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرے۔ البتہ اگر اسے مجبور کیا گیا ہو اور اس کا دل ایمان کے بارے میں مضبوط ہو (تو حکم مختلف ہوگا)''۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی اور انہیں غزوۂ بدر' غزوۂ اُحد' غزوۂ خندق' بیعت رضوان وغیرہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں بہت سی احادیث منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگو! میرے بعد ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا' عمار کے طریقے کو سیکھنا اور ابن اُمِّ عبد (عبداللہ بن مسعود) کے حکم پر عمل کرنا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ میرے اور عمار کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ میں نے انہیں کوئی سخت بات کہہ دی۔ عمار میری شکایت کرنے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ اس وقت میری شکایت کر رہے تھے تو میں نے سخت لہجے میں پھر کوئی بات کہہ دی۔ تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ رونے لگے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ خالد کو دیکھ رہے ہیں کہ ان کا رویہ میرے ساتھ کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا: جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ تعالیٰ بھی اس سے دشمنی رکھے اور جو شخص عمار سے بغض رکھے' اللہ تعالیٰ بھی اس کو ناپسند بنا دے۔ (عمار اس دوران اٹھ کر جا چکے تھے)۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس وقت مجھے دنیا میں سب سے محبوب یہ بات تھی کہ کسی طرح عمار مجھ سے راضی ہو جائیں۔ لہٰذا میں ان کے پیچھے گیا' ان سے ملا (ان سے معافی مانگی) تو وہ مجھ سے راضی ہو گئے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عمار کے سامنے جب بھی کوئی دو باتیں پیش کی جائیں تو وہ اس کو اختیار کرتا ہے جو ہدایت پر مبنی ہو۔ بعض حضرات نے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ چاشت کے وقت وہاں پہنچے۔ اس وقت حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے یہ مشورہ دیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی ایسی جگہ بنائیں جہاں آپ دوپہر کے وقت سائے میں آرام سے بیٹھیں اور آپ نماز بھی وہاں ادا کریں چنانچہ چند پتھر جمع کر کے مسجد قباء کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ اسلام میں قائم کی جانے والی سب سے پہلی مسجد ہے اور اس کا مشورہ دینے والے حضرت عمار بن یاسر تھے۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل میں دیگر بہت سی روایات منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ انہوں نے اہل کوفہ کے نام خط میں یہ لکھا تھا: ''امابعد! تم یہ بات جان لو کہ میں عمار بن یاسر کو تمہارا گورنر اور عبداللہ بن مسعود کو ان کا وزیر بنا کر اور تمہارا معلم مقرر کر کے بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ اصحاب میں سے ایک ہیں۔ تم نے ان دونوں کی پیروی کرنی ہے''۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ۹۰ سال سے زیادہ عمر میں جنگ صفین کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں انہی کپڑوں میں دفن کیا جن میں وہ شہید ہوئے تھے اور انہیں غسل نہیں دیا۔ البتہ ان کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ گندمی رنگت کے مالک تھے۔ آپ کا قد لمبا تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔ سینہ کشادہ تھا' بال سفید ہو چکے تھے۔ تاہم آپ مہندی لگایا کرتے تھے۔ بعض روایات میں یہ آتا ہے کہ ان کے سر پر بالوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے علاوہ تابعین میں سے ابوامامہ' جرو' ابوطفیل شامل ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد' سعید بن مسیب' ابوبکر بن عبدالرحمان' ابووائل' علقمہ' زر بن حبیش اور دیگر بہت سے لوگوں نے آپ سے احادیث روایت کی ہیں۔

انہوں نے یہ کہا ایک روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے کہ انہوں نے اس شخص کو وضو کرنے کا حکم دیا جو اپنی بغل کو چھو لیتا ہے' تو مجھے زہری کے چہرے پر یوں محسوس ہوا کہ گویا انہوں نے اس روایت کا انکار کیا ہے۔

(یعنی انہوں نے یہ روایت بیان نہیں کی ہے)

حالانکہ عمرو بن دینار اس سے پہلے زہری کے حوالے سے یہ روایت ہمیں سنا چکے تھے۔ میں نے بعد میں عمرو سے اس روایت کا تذکرہ کیا' تو وہ بولے: جی ہاں! انہوں نے یہ روایت ہمیں سنائی ہے۔

۱۴۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِیْ خُفَافٍ: نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: اَمَا تَذْكُرُ اِذْ كُنْتُ اَنَا وَاَنْتَ فِي الْاِبِلِ فَاَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ، فَتَمَعَّكْتُ كَمَا تَمَعَّكُ الدَّابَّةُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ التَّيَمُّمُ -(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ ناجیہ بن کعب بیان کرتے ہیں: حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد ہے' جب میں اور آپ اونٹوں کی رکھوالی کر رہے تھے' تو مجھے جنابت لاحق ہوگئی تو میں زمین میں یوں لوٹ پوٹ ہوگیا جس طرح کوئی جانور لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی جگہ تمہارے لیے تیمم کر لینا کافی تھا۔

۱۴۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَنَمَةَ الْجُهَنِيِّ: اَنَّ رَجُلًا رَاٰى عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يُّصَلِّیْ صَلَاةً اَخَفَّهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهٗ: اَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةً اَخْفَفْتَهَا . فَقَالَ: هَلْ رَاَيْتَنِیْ نَقَصْتُ مِنْ رُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا شَيْئًا؟ قَالَ: لَا . (قَالَ): بَادَرْتُ السَّهْوَ، وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّی الصَّلَاةَ فَيَنْصَرِفُ وَمَا كُتِبَ لَهٗ مِنْهَا اِلَّا عُشْرُهَا تُسْعُهَا ثُمُنُهَا سُبُعُهَا سُدُسُهَا خُمُسُهَا رُبُعُهَا ثُلُثُهَا نِصْفُهَا -(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ عبداللہ بن عنمہ جہنی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مختصر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو اس نے ان سے کہا: اے ابوالیقظان! آج آپ نے مختصر نماز ادا کی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے مجھے دیکھا کہ میں نے رکوع یا سجدے میں کوئی کمی کی ہو؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں۔

تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سجدہ سہو جلدی کرنا چاہتا تھا' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "بعض اوقات آدمی نماز ادا کرنے کے بعد جب فارغ ہوتا ہے' تو اس کے نامہ اعمال میں اس نماز کا دسواں حصہ یا نواں حصہ یا آٹھواں حصہ یا ساتواں' یا چھٹا حصہ یا پانچواں حصہ یا چوتھا حصہ یا ایک تہائی حصہ یا نصف حصہ لکھا جاتا ہے"۔

۱۴۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ اَبِیْ اُمَيَّةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: رُئِیَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَتَوَضَّاُ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ . فَقِيْلَ لَهٗ: اَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِیْ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ حسان بن بلال مزنی بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو ایک شخص دکھایا گیا جو وضو کرتے ہوئے داڑھی کا خلال کر رہا تھا' تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ بھی اپنی داڑھی کا خلال کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں ایسا کیوں نہ کروں' جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی داڑھی مبارک کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١٤٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .(اخرجه الفسوی فی المعرفه والتاریخ)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۴ - مسند صهیب (☼)

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

۱۴۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ بِمِنًى قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِقُبَاءَ لِيُصَلِّيَ فِيْهِ فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ رِجَالُ الْاَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ، فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا - وَكَانَ مَعَهُ -: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ ؟ فَقَالَ صُهَيْبٌ: كَانَ يُشِيْرُ اِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ . قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ: سَلْهُ: اَسَمِعْتَهُ الْمِنِ ابْنِ عُمَرَ؟ فَقَالَ: يَااَبَا اُسَامَةَ اَسَمِعْتَهُ الْمِنِ ابْنِ عُمَرَ ؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَقَدْ كَلَّمْتُهُ وَكَلَّمَنِيْ . وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ -(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں بنو عمرو بن عوف محلے کی مسجد میں تشریف لے گئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز ادا کریں کچھ انصاری سلام کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیونکہ وہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کیسے جواب دیا تھا؟ جب ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے کے دوران سلام کیا تھا' تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا تھا۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ایک صاحب سے کہا: تم ان سے (یعنی زید بن اسلم نامی راوی سے) یہ سوال کرو کیا آپ نے خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی یہ بات سنی ہے' تو اس شخص نے یہ سوال کیا: اے ابواسامہ! کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی خود یہ بات سنی ہے' تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک میرا معاملہ ہے' تو میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کلام کیا ہے انہوں نے میرے ساتھ کلام کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ صراحت نہیں کی کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی یہ حدیث سنی۔

(☼) حضرت صہیب بن سنان کا تعلق بنو کلب کی شاخ نمر بن قاسط کے خاندان سے ہے۔ ان کی کنیت ابویحییٰ ہے جو نبی اکرم نے تجویز کی تھی۔ انہیں بچپن میں رومی پکڑ کر لے گئے تھے۔ جب یہ جوان ہوئے تو وہاں سے بھاگ کر مکہ آ گئے۔ جب نبی اکرم نے اعلان نبوت کیا تو انہوں نے ابتداء میں ہی اسلام قبول کر لیا۔ واقدی کے بیان کے مطابق: حضرت عمار بن یاسر اور حضرت صہیب نے ایک ہی دن اسلام قبول کیا تھا۔ اس وقت 30 کے لگ بھگ لوگ مسلمان ہوئے تھے۔ اسلام قبول کرنے کے نتیجے میں انہیں مکہ میں بہت زیادہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے والے آخری افراد میں یہ بھی شامل ہیں۔ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا تو حضرت صہیب نے مسلمانوں کو تین نمازیں پڑھائی تھیں بعد میں حضرت عمر کی وصیت کے مطابق حضرت عمر کی نمازِ جنازہ بھی انہوں نے ہی پڑھائی تھی۔ حضرت صہیب نے 38 ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ انتقال کے وقت ان کی عمر 70 برس تھی۔

۱۵ - مسند بلال بن رباح (☼)

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ، جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں، کے حوالے سے منقول روایات

۱۴۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ: اَيْنَ صَلَّى فِي الْبَيْتِ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ. وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ: كَمْ صَلَّى؟

(اخرجه مسلم فی الحج)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کے اندر کہاں نماز ادا کی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: سامنے والے دوستونوں کے درمیان (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟

۱۵۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ. (اخرجه احمد)

❁❁ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(☼) حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن ہیں۔ انہیں غزوۂ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ یہ ان افراد میں سے ایک ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے انتہا تکالیف دی گئیں اور جو بڑی ثابت قدمی کے ساتھ ان کا سامنا کرتے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے شام میں سکونت اختیار کی اور وہیں آپ کا انتقال ہوا جہاں آپ کا مزار مبارک قبلۂ حاجات خلائق ہے۔ ان سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہیں۔ جبکہ تابعین کی ایک جماعت نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ کے فضائل و مناقب میں احادیث بھی منقول ہیں۔ جیسا کہ عبداللہ بن بریدہ روایت کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بتایا ہے: ایک دن صبح کی نماز کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ جنت میں اپنے سے آگے سنی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: وہ یہ فرمایا کرتے تھے: ابوبکر ہمارے سردار ہیں۔ انہوں نے ہمارے ایک سردار (یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو) خرید کر آزاد کیا تھا۔ مشہور قول کے مطابق حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا انتقال ۲۰ ہجری میں دمشق میں ہوا اور آپ کو "باب الصغیر" کے پاس دفن کیا گیا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۶۰ برس سے کچھ زیادہ تھی۔

١٦ - مسند خباب بن الأرت (☼)

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات

١٥١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ: دَخَلَ نَاسٌ عَلٰى خَبَّابٍ يَعُوْدُوْنَهُ فَقَالُوْا: اَبْشِرْ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تَرِدُ عَلٰى مُحَمَّدٍ الْحَوْضَ فَقَالَ: فَكَيْفَ بِهٰذَا وَهٰذَا ؟ وَاَشَارَ اِلٰى بُنْيَانِهِ وَاِلٰى سَقْفِ الْبَيْتِ وَجَانِبَيْهِ، وَقَالَ: وَكَيْفَ بِهٰذَا وَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا مِثْلُ زَادِ الرَّاكِبِ ۔(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ یحییٰ بن جعدہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لیے حاضر ہوئے انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کو مبارک ہو آپ کی حوض پر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! سے ملاقات ہوگی تو وہ بولے: اس کی اور اس کی موجودگی میں کیسے ہوسکتی ہے۔ انہوں نے اپنی عمارت کی طرف، گھر کی چھت اور اس کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات کہی کہ اس کی موجودگی میں کیسے ہوسکتی ہے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ فرمایا تھا۔

(☼) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے نسب کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ آپ کے والد کا نام ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب ہے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوعبداللہ" ہے۔ بعض حضرات نے "ابومحمد" اور بعض حضرات نے "ابویحییٰ" نقل کی ہے۔ آپ عربی النسل ہیں۔ آپ زمانۂ جاہلیت میں گرفتار کر کے لائے گئے اور مکہ مکرمہ میں فروخت کر دیئے گئے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ بنوزہرہ کے حلیف ہیں۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ تکالیف دی گئیں۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے بالکل ابتداء میں اسلام قبول کیا تھا۔ ابن اثیر کے بیان کے مطابق یہ اسلام قبول کرنے والے چھٹے فرد ہیں۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ پیشے کے اعتبار سے ایک لوہار تھے اور تلواریں بنایا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت محبت کرتے تھے اور ان کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ان کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ان کا آقا ان کے ساتھ بہت زیادتی کیا کرتا تھا۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو غزوۂ بدر غزوۂ اُحد اور تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے ان کے صاحبزادے عبداللہ ان کے علاوہ مسروق قیس بن ابوحازم شفیق عبداللہ سجزہ عمرو بن راجیل وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ آخری عمر میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ طویل اور سخت بیماری میں مبتلا رہے۔ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں (بیماری کی وجہ سے) سات داغ لگائے گئے تھے جو اس زمانے کے آپریشن کی طرح ہوتے تھے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی دعا مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو (اس کی مجھے اتنی تکلیف ہے) کہ میں موت کی دعا مانگتا۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان کا انتقال ۳۷ ہجری میں ہوا۔ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ خباب پر رحم کرے۔ وہ اسلام لائے۔ انہوں نے خوشی سے ہجرت کی۔ زندگی بھر جہاد کرتے رہے۔ کئی جسمانی آزمائشوں میں مبتلا کئے گئے (یہ سب ان کی نیکیاں ہیں) اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ وفات کے وقت حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عمر ۷۳ برس تھی۔

''تم میں سے کسی ایک شخص کے لیے دنیا میں سے اتنی ہی چیز کافی ہے جتنا کسی سوار کا زادِ سفر ہوتا ہے۔''

۱۵۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: شَكَوْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا ۔(اخرجه مسلم فى المساجد)

❁❁ سعید بن وہب حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گرمی کی شدت کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

۱۵۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: شَكَوْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّمْضَاءَ فَلَمْ يُشْكِنَا ۔(اخرجه ابن ماجه فى الصلوٰة)

❁❁ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گرمی کی شدت کی شکایت کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

۱۵۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: عُدْنَا خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى فِي بَطْنِهِ سَبْعًا فَقَالَ: لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَاِنَّهُ قَدْ مَضَى قَبْلَنَا اَقْوَامٌ لَّمْ يَنَالُوْا مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا، وَاِنَّا بَقِيْنَا بَعْدَهُمْ حَتّٰى نِلْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا يَدْرِي اَحَدُنَا فِي اَيِّ شَيْءٍ يَضَعُهُ اِلَّا فِي التُّرَابِ، وَاِنَّ الْمُسْلِمَ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُنْفِقُهُ اِلَّا فِيْمَا اَنْفَقَ فِي التُّرَابِ ۔(اخرجه الطبرانى فى الكبير)

❁❁ قیس نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے گئے انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا، تو میں اس کی دعا کرتا پھر انہوں نے فرمایا: ہم سے پہلے کچھ ایسے لوگ (دنیا سے) رخصت ہو چکے ہیں، جنہوں نے دنیا میں سے کچھ بھی حاصل نہیں کیا ان کے بعد ہم باقی رہ گئے یہاں تک کہ ہمیں دنیا بھی نصیب ہوئی اور اتنی ملی کہ ہم میں سے کسی ایک کو یہ سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ اس کا کیا کرے؟ صرف اسے مٹی میں ہی ڈال سکتا تھا (یعنی اس سے یہ تعمیرات کر سکتا تھا) حالانکہ مسلمان جس بھی چیز کو خرچ کرتا ہے، اسے ہر چیز میں اجر ملے گا، ماسوائے اس کے جسے وہ مٹی میں خرچ کرتا ہے (یعنی جو تعمیر کرتا ہے)

۱۵۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ اَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ فَقَالَ: اِنَّا هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً، فَكُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَاْسُهُ، وَاِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ رَاْسَهُ وَاَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِّنْ اِذْخِرٍ، وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا ۔(واخرجه البخارى فى مناقب الانصار)

❁❁ ابو وائل بیان کرتے ہیں: ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں

نے فرمایا: بے شک ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہمارا مقصد اللہ کی رضا کا حصول تھا‘ تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے لازم ہوگیا ہم میں سے کچھ لوگ (دنیا سے) رخصت ہوگئے انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں حاصل کیا ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک چادر چھوڑی تھی جب ہم ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے‘ تو ان کا سر ظاہر ہو جاتا تھا اور اگر ان کا سر ڈھانپتے تھے‘ تو پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے‘ تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم ان کے سر کو ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر تھوڑی سی اذخر رکھ دیں جبکہ ہم میں سے بعض لوگ وہ ہیں‘ جن کا پھل تیار ہو چکا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں۔

۱۵۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْنَا خَبَّابًا: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ ۔ فَقُلْنَا: بِاَیِّ شَیْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ ۔(اخرجه البخاری فی الاذن)

❁❁ ابو معمر بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں تلاوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ ہم نے دریافت کیا: آپ کو اس بات کا کیسے پتہ چلتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کی داڑھی مبارک کے ہلنے کی وجہ سے۔

۱۵۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقُوْلُ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً شَدِيْدَةً فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا؟ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَّجْهُهُ فَقَالَ: اِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ اَحَدُهُمْ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عَظْمِهٖ مِنْ لَحْمٍ اَوْ عَصَبٍ، مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ، وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ، مَا يَصْرِفُهُ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ، وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ ۔ زَادَ بَيَانٌ: وَالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ ۔

(اخرجه البخاری فی مناقب الانصار)

❁❁ قیس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ اپنی چادر کے ساتھ ٹیک لگا کر خانۂ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے ہمیں مشرکین کی طرف سے شدید تکالیف کا سامنا کرنا پڑا تھا‘ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیوں نہیں کرتے؟ تو نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے ایسے لوگ بھی تھے جن میں سے کسی ایک پر لوہے کی کنگھی پھیری گئی‘ جو اس کے گوشت اور پٹھوں میں سے ہو کر ہڈی تک پہنچی لیکن اس چیز نے بھی انہیں ان کے دین سے نہیں پھیرا‘ کسی شخص کے سر پر آری رکھ کر اسے دو ٹکڑوں میں کاٹ دیا گیا‘ تو اس چیز نے بھی انہیں ان کے دین سے نہیں پھیرا‘ اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ضرور مکمل کرے گا‘ یہاں تک کہ ایک سوار ''صنعاء'' سے چل کر ''حضر موت'' تک جائے گا اور اسے

صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا۔

بیان نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

''اور اسے اپنی بکریوں کے حوالے سے بھیڑیے کا خوف ہوگا۔''

۱۵۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: عَادَتْ خَبَّابًا بَقَايَا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: اَبْشِرْ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تَرِدُ عَلٰى اِخْوَانِكَ الْحَوْضَ. فَقَالَ وَعَلَيْهَا رِجَالٌ، اِنَّكُمْ ذَكَرْتُمْ لِيْ اَقْوَامًا وَسَمَّيْتُمُوْهُمْ لِيْ اِخْوَانًا مَضَوْا لَمْ يَنَالُوْا مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَاِنَّا بَقِيْنَا بَعْدَهُمْ حَتّٰى نِلْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا نَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوَابَنَا لِتِلْكَ الْاَعْمَالِ.

(اخرجه ابونعيم فى حلية الاولياء)

❁❁ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے آئے انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ حوض کوثر پر اپنے بھائیوں سے مل لیں گے' تو انہوں نے فرمایا: اس پر کئی لوگ ہوں گے تم نے میرے سامنے کچھ لوگوں کا تذکرہ کیا ہے تم نے انہیں میرا بھائی قرار دیا ہے' حالانکہ وہ لوگ (دنیا سے) رخصت ہو گئے اور انہوں نے اپنے اجر میں سے کوئی بھی چیز حاصل نہیں کی ان کے بعد ہم باقی رہ گئے ہم نے دنیا بھی حاصل کی جس کے نتیجے میں ہمیں یہ اندیشہ ہے' کہیں یہ (ملنے والی دنیا) ہمارے ان اعمال کا بدلہ نہ ہو۔

۱۷ - احادیث عائشة أم المؤمنين عن رسول الله فى الوضوء (✿)

وضو کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۱۵۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ، وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ -(اخرجه البخارى فى الغسل)

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''قدح'' یعنی ''فرق'' (بڑے ٹب) سے غسل کر لیتے تھے میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

۱۶۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ . وَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَتَجْلِسُ فِي الْمِرْكَنِ فَيَعْلُو الدَّمُ .

(متفق علیه)

✿✿ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ام حبیبہ بن جحش کو سات سال استحاضہ کی شکایت رہی انہوں نے

(✿) آپ کا نام عائشہ ہے۔آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین زوجہ محترمہ ہیں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے علاوہ اور کسی کنواری خاتون کے ساتھ شادی نہیں کی۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات آپ کو ''حمیرا'' (گوری) کہا کرتے تھے۔سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے کیونکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اس لیے ان کی نسبت سے وہ ''اُمّ عبداللہ'' کی کنیت اختیار کرتی تھیں۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام زینب تھا اور ان کی کنیت ''ام رومان رضی اللہ عنہا'' تھی۔سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بعثت کے ۴ برس بعد شوال المکرّم کے مہینے میں پیدا ہوئی تھیں۔اعلانِ نبوت کے دسویں برس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔تاہم ان کی رخصتی ہجرت مدینہ کے بعد ہوئی۔سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علم وفضل کے اعتبار سے نمایاں حیثیت کی مالک ہیں۔آپ سے بہت سی احادیث منقول ہیں۔اس کے علاوہ آپ نے بہت سے معاملات میں دیگر صحابہ کرام سے اختلاف کر کے اپنی رائے پیش کی ہے اور بعد میں آنے والے حضرات نے ان کی رائے کا احترام بھی کیا ہے۔اس کے علاوہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا علم الانساب' تاریخ اور علم طب کی بھی بڑی ماہر تھیں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو وہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مخصوص باری کا دن تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں دفن کیا گیا۔سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی برأت میں قرآن پاک کی دس آیات نازل ہوئی تھیں۔سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۵۸ ہجری میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں انتقال کیا۔انتقال کے وقت ان کی عمر کم وبیش ۶۷ برس تھی۔ان کی وصیت کے مطابق انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو اس وقت مدینہ منورہ کے قائم مقام گورنر تھے' انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔

نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ غسل کر کے نماز ادا کیا کرے' تو وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھی' وہ ایک بڑے ٹب میں بیٹھتی تھی' تو خون (پانی پر) غالب آجاتا تھا۔

۱۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: تَوَضَّاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهٗ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ يَاعَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلاعْقَابِ مِنَ النَّارِ .

(اخرجه مسلم فی الطهارة)

❁❁ ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں وضو کیا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے عبدالرحمان! اچھی طرح وضو کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (کچھ) ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے۔

۱۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَتِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ .

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔

۱۶۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهَا فِی الْاِنَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُشْرِبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ، ثُمَّ يَحْثِیْ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ .

(اخرجه البخاری فی الغسل)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے جب غسل جنابت کا ارادہ کرنا ہوتا' تو آپ ﷺ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھوتے تھے' پھر آپ ﷺ اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے' پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے' پھر آپ ﷺ اپنے بالوں تک پانی پہنچاتے تھے' پھر آپ ﷺ اپنے سر تین لپ ڈال لیتے تھے۔

۱۶۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْ لَهُمْ، فَاُتِیَ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَاَتْبَعَ بَوْلَهُ الْمَاءَ .

(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بچے لائے جاتے تھے آپ ﷺ ان کے لیے

دعائے خیر کیا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے پیشاب پر پانی بہا دیا۔

۱٦٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا سَقَطَتْ قِلَادَتُهَا لَيْلَةَ الْاَبْوَاءِ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ طَلَبِهَا، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَلَمْ يَدْرِيَانِ كَيْفَ يَصْنَعَانِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا، مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ تَكْرَهِينَهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيهِ خَيْرًا ۔(متفق علیه)

❁❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں "ابواء" کی رات ان کا ہار گر گیا نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں میں سے دو آدمی اس کی تلاش میں بھجوائے اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا ان دونوں کے ساتھ پانی نہیں تھا انہیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کریں' تو تیمم سے متعلق آیت نازل ہو گئی اس پر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں) کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء کرے آپ کے ساتھ جب بھی کوئی معاملہ پیش آیا جو آپ کو ناپسند ہو' تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے اس میں نکلنے کا راستہ بنا دیا اور مسلمانوں کے لیے اس میں بھلائی پیدا کر دی۔

۱٦٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَظْمَ وَاَنَا حَائِضٌ فَاَتَعَرَّقُهُ، ثُمَّ يَاْخُذُهُ فَيُدِيرُهُ حَتّٰى يَضَعَ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فَمِي ۔(اخرجه مسلم فی الحيض)

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ مجھے ہڈی دیتے تھے میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی میں اسے چوستی تھی پھر نبی اکرم ﷺ اسے لے کر اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

۱٦٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيُّ قَالَ اَخْبَرَتْنِي اُمِّي اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذِي فِرْصَةً مِّنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا . فَقَالَتْ: كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: تَطَهَّرِي بِهَا . قَالَتْ قُلْتُ: كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِي بِهَا؟ وَاسْتَتَرَ بِثَوْبِهِ . قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَرَفْتُ الَّذِي اَرَادَ فَاجْتَذَبْتُهَا وَقُلْتُ لَهَا: تَتَبَّعِي بِهَا اَثَرَ الدَّمِ ۔(متفق علیه)

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے بعد غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مشک سے بسی ہوئی روئی لو اور اس کے ذریعے طہارت حاصل کرو' اس نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کیسے طہارت حاصل کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ذریعے طہارت حاصل کرو اس نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کیسے طہارت حاصل کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: سبحان اللہ! تم اس کے ذریعے طہارت حاصل کرو اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے کپڑے کے ذریعے پردہ کر لیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی مراد مجھے سمجھ میں آگئی میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور اس سے کہا: تم اس کے ذریعے خون کے اثرات کو صاف کرو۔

۱۶۸ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ وَرُبَّمَا قَالَ: اَبْقِ لِی، اَبْقِ لِیْ ۔(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے بعض اوقات آپ ﷺ مجھ سے یہ فرمایا کرتے تھے: میرے لیے (پانی) باقی رہنے دینا میرے لیے باقی رہنے دینا۔

۱۶۹ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ اُمِّی صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَضَعُ رَاْسَهُ فِیْ حِجْرِ اِحْدَانَا، فَيَتْلُو الْقُرْاٰنَ وَهِیَ حَائِضٌ ۔ (متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کی گود میں رکھ لیتے تھے اور قرآن پاک کی تلاوت کر لیتے تھے حالانکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

أحاديث عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فِی الصَّلَاةِ

نماز کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۱۷۰ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِیْ حُجْرَتِیْ لَمْ يَظْهَرِ الْفَیْءُ عَلَيْهَا بَعْدُ ۔

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے حالانکہ سورج ابھی میرے حجرے میں بلند ہوتا تھا اور سایہ ظاہر نہیں ہوا ہوتا تھا۔

۱۷۱ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجِنَازَةِ ۔

(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے حالانکہ میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت میں یوں لیٹی ہوتی تھی جس طرح جنازہ رکھا جاتا ہے۔

۱۷۲ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ، فَقَالَ: شَغَلَتْنِیْ اَعْلَامُ هٰذِهِ، فَاذْهَبُوْا بِهَا اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ وَائْتُوْنِیْ

بِاَنْبِجَانِيِّهِ ۔(متفق علیہ)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چادر اوڑھ کر نماز ادا کی جس پر نقش ونگار بنے ہوئے تھے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے نقش ونگار نے میری توجہ منتشر کرنے کی کوشش کی تھی' تو تم اسے لے کر ابوجہم کے پاس جاؤ اور اس کی انجانی چادر میرے پاس لے آؤ۔

۱۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ لَبِيدٍ - وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ - قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: اَيْ اُمَّهْ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ وَعَنْ صِيَامِهِ ۔ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ صَامَ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ اَفْطَرَ، وَمَا رَاَيْتُهُ صَائِمًا فِيْ شَهْرٍ قَطُّ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِيْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ، بَلْ كَانَ يَصُومُهُ اِلَّا قَلِيلاً، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنْهَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ۔(اخرجہ مسلم فی صلوٰۃ المسافرین)

❁❁ ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے کہا: امی جان آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفل نماز کے بارے میں بتایئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفلی روزوں کے بارے میں بتایئے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل نفلی روزے رکھتے رہیں گے لیکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل نفلی روزے ترک کر دیتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی مہینے میں شعبان کے مہینے سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً پورا مہینہ روزے رکھا کرتے تھے صرف چند دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے روزے نہیں رکھتے تھے اور رمضان میں اور غیر رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز تیرہ رکعات ہوتی تھی جس میں فجر کی دو رکعات (سنت) بھی شامل ہوتی تھیں۔

۱۷۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَهُنَّ مُتَلَفِّعَاتٌ بِمُرُوطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ اِلٰى اَهْلِيهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ ۔(متفق علیہ)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' مومن خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کرتی تھیں انہوں نے اپنی چادریں لپیٹی ہوئی ہوتی تھیں پھر (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) وہ اپنے گھر واپس چلی جاتی تھیں اور اندھیرے کی وجہ سے کوئی شخص ان کی شناخت نہیں کر سکتا تھا۔

۱۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ، وَاِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰى يَقُومَ اِلَى الصَّلَاةِ ۔(متفق علیہ)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات ادا کیا کرتے تھے (یعنی سنتیں ادا کرتے تھے) اگر میں جاگ رہی ہوتی تھی' تو آپ میرے ساتھ بات چیت کر لیتے تھے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ جاتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (فجر با جماعت) ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

۱۷۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ الْخُرَاسَانِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي عَتَّابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔(اخرجه البيهقى فى الصلوة)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۱۷۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوتِرَ حَرَّكَنِيْ بِرِجْلِهِ، وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ، فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ، وَاِلَّا اضْطَجَعَ حَتّٰى يَقُوْمَ اِلَى الصَّلَاةِ ۔ وَكَانَ سُفْيَانُ يَشُكُّ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ وَيَضْطَرِبُ فِيْهِ، وَرُبَّمَا شَكَّ فِيْ حَدِيْثِ زِيَادٍ وَيَقُوْلُ: يَخْتَلِطُ عَلَيَّ ۔ ثُمَّ قَالَ لَنَا غَيْرَ مَرَّةٍ: حَدِيْثُ اَبِي النَّضْرِ كَذَا، وَحَدِيْثُ زِيَادٍ كَذَا، وَحَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ كَذَا، عَلٰى مَا ذَكَرْتُ، كُلُّ ذٰلِكَ ۔(اخرجه احمد)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نفل نماز ادا کیا کرتے تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوتی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کرنے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دیتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات نماز ادا کرتے تھے اگر میں جاگ رہی ہوتی' تو میرے ساتھ بات چیت کر لیتے تھے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ جاتے تھے' پھر (تھوڑی دیر بعد) نماز (فجر با جماعت ادا کرنے کے لیے) تشریف لے جاتے تھے۔

سفیان نامی راوی نے نضر کے حوالے سے منقول روایت میں شک کا بھی اظہار کیا ہے اور اضطراب بھی ظاہر کیا ہے بعض اوقات وہ زیاد سے بھی منقول روایت میں شک کا اظہار کر دیتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: یہ روایت مجھ سے خلط ملط ہو گئی ہے' پھر انہوں نے کئی مرتبہ ہم سے یہ کہا: ابونضر کی حدیث اس طرح ہے' جبکہ زیاد سے منقول روایت اس طرح ہے اور محمد بن عمرو کے حوالے سے منقول روایت اس طرح ہے (امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے میں نے ذکر کر دیا ہے۔

۱۷۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ مَا لَا اُحْصِي عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ - اَيْ عُمَّالُ النَّاسِ - فَكَانُوْا يَرُوْحُوْنَ بِهَيْئَاتِهِمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقِيْلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ ۔(اخرجه البخارى فى البيوع)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' پہلے لوگ خود کام کاج کیا کرتے تھے' تو جمعہ کے دن وہ اسی حالت میں آ جایا کرتے تھے' تو انہیں یہ کہا گیا: اگر تم غسل کر لو (تو یہ بہتر ہو گا)

۱۷۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَتْ يَهُودِيَّةٌ فَقَالَتْ: أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَنُعَذَّبُ فِي قُبُورِنَا. فَقَالَ كَلِمَةً - أَيْ عَائِذٌ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِي مَرْكَبٍ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَخَرَجْتُ أَنَا وَنِسْوَةٌ بَيْنَ الْحُجَرِ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ سَرِيعًا حَتّٰى قَامَ فِي مُصَلَّاهُ، فَكَبَّرَ وَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا، ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا وَهُوَ دُوْنَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي قُبُورِكُمْ كَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ أَوْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ. (اخرجه البیہقی فی الصلوة الخسوف)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک یہودی عورت آئی اور بولی: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے' تو میں نے کہا: یارسول اللہ (ﷺ)! ہمیں ہماری قبروں میں عذاب دیا جائے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ایک کلمہ کہا اس کا مطلب یہ تھا کہ آپ ﷺ قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ رہے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی سواری پر سوار ہو کر تشریف لے گئے اسی دوران سورج گرہن ہو گیا تو میں اور کچھ دیگر خواتین حجروں میں سے نکلیں نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر تیزی سے تشریف لائے اور جائے نماز پر آ کر کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور آپ ﷺ نے طویل قیام کیا پھر آپ ﷺ رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور طویل قیام کیا لیکن یہ پہلے والے قیام سے کچھ کم تھا پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا پھر آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا پھر آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا لیکن یہ پہلے سجدے سے کچھ کم تھا آپ ﷺ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی' تو نبی اکرم ﷺ کی نماز میں چار رکوع اور چار سجدے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا:

''تمہیں تمہاری قبروں میں اسی طرح آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا' جس طرح دجال کی آزمائش ہے۔''

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لفظ مسیح استعمال ہوا ہے یا دجال استعمال ہوا ہے)

۱۸۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذٰلِكَ.

(اخرجه البخاری فی الکسوف)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں جس میں چار رکوع تھے اور چار سجدے تھے۔ سفیان نامی راوی نے اس کے علاوہ اور کوئی بات ذکر نہیں کی۔

۱۸۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّىْ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَاَقُوْلُ: هَلْ قَرَاَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؟ مِنَ التَّخْفِيْفِ ۔(متفق علیہ)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات (اتنی مختصر ادا کرتے تھے) میں یہ سوچتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی ہے؟ یعنی وہ اتنی مختصر ہوتی تھیں۔

۱۸۲ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ ۔(متفق علیہ)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کے لیے اقامت بھی کہی جا چکی ہو' تو پہلے کھانا کھالو۔

۱۸۳ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ، وَاِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ تَحَجَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فِيْهِ، فَتَتَبَّعَ لَهُ نَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ قَالَتْ فَفَطِنَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَ ذٰلِكَ وَقَالَ: اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ يُنْزَلَ فِيْهِمْ اَمْرًا لَا يُطِيْقُوْنَهُ .ثُمَّ قَالَ: اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا . قَالَ: وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ، وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَثْبَتَهَا ۔(متفق علیہ)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چٹائی جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت بچھالیتے تھے اور رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے حجرہ بنالیتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز ادا کیا کرتے تھے کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کے بارے میں اندازہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ترک کر دیا اور ارشاد فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے' ان لوگوں کے بارے میں ایسا حکم نازل ہوگا' جس کی یہ طاقت نہیں رکھتے ہوں گے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی طاقت کے مطابق عمل کا خود کو پابند کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا جب تک تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا' جسے باقاعدگی سے سرانجام دیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی (نفل) نماز ادا کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے باقاعدگی سے پڑھا کرتے تھے۔

۱۸۴ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَخْرَجَ اِلَيَّ رَاْسَهُ، فَغَسَلْتُهُ وَاَنَا حَائِضٌ .

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف کرتے تھے (بعض اوقات) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری طرف نکال دیتے تھے' تو میں اسے دھو دیتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

۱۸۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَنْفَتِلْ، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ . اَوْ قَالَ: فَيَدْعُو عَلٰى نَفْسِهٖ -(اخرجه البخاری فی الوضوء)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو نماز پڑھنے کے دوران اونگھ آجائے' تو اسے نماز ختم کر دینی چاہئے' کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا' ہوسکتا ہے' اپنی طرف سے وہ دعائے مغفرت کر رہا ہو لیکن درحقیقت اپنے آپ کو برا بھلا کہہ رہا ہو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ''وہ اپنے لیے بددعا کر رہا ہو۔''

۱۸۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تَدْعُوهُ، فَقَالُوا لَهَا: اِنَّهُ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَذَهَبَ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَلِمَ غَسَلَهُ؟ اِنْ كُنْتُ لَاَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -(متفق علیه)

❁❁ ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مہمان بنا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے بلانے کے لیے پیغام بھجوایا تو لوگوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ اسے جنابت لاحق ہوگئی تھی' تو وہ اپنے کپڑے کو دھونے کے لیے گیا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: وہ دھو کیوں رہا ہے؟ میں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

۱۸۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَعْفُورِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَيْقَظَ اَهْلَهُ وَاَحْيَا اللَّيْلَ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ . قَالَ فَقَالَ غَيْرُهُ: وَجَدَّ -(اخرجه البخاری فی فضل لیلة القدر)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب رمضان کا آخری عشرہ آجاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اہلیہ کو بیدار کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر عبادت کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کمر ہمت باندھ لیتے تھے (یہاں ایک راوی نے لفظ مختلف نقل کیا ہے)

۱۸۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَعْفُورِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نِسْطَاسٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى وِتْرُهُ اِلَى السَّحَرِ -(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ہر حصے میں وتر ادا کرلیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا انتہائی وقت صبح صادق (سے کچھ پہلے تک) ہوتا ہے۔

۱۸۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: مَا اَلْفَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّحَرُ الْاٰخِرُ قَطُّ عِنْدِي اِلَّا نَائِمًا -(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے اپنے ہاں نبی اکرم ﷺ کو صبح صادق کے قریب سوتے ہوئے ہی پایا ہے۔

۱۹۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ قَعْبًا فِيْهِ حَيْسٌ خَبَأْنَاهُ لَهُ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَاَكَلَ وَقَالَ: اَمَا اِنِّي قَدْ كُنْتُ صَائِمًا ـ(اخرجه مسلم فى الصوم)

❁❁ عائشہ بنت طلحہ اپنی خالہ ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا جس میں حیس (مخصوص قسم کا حلوہ) موجود تھا' جسے ہم نے آپ ﷺ کے لیے سنبھال کے رکھا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک رکھا اور اسے کھالیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تو (نفلی) روزہ رکھا ہوا تھا۔

۱۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَقُلْتُ: مَا عِنْدَنَا مِنْ طَعَامٍ ـ قَالَ: فَاِنِّي صَائِمٌ ـ(اخرجه مسلم فى الصوم)

❁❁ عائشہ بنت طلحہ اپنی خالہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ میں نے عرض کی: ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو میں (نفلی) روزہ رکھ لیتا ہوں۔

۱۹۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ قَائِمًا، فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّى جَالِسًا، فَاِذَا بَقِيَتْ عَلَيْهِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَهَا ثُمَّ رَكَعَ ـ(متفق عليه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کرتے تھے' جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی تو آپ ﷺ بیٹھ کر نماز ادا کرنے لگے یہاں تک کہ جب تیس یا چالیس آیات کی تلاوت باقی رہ جاتی تھی' تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے تھے' پھر رکوع میں جاتے تھے۔

۱۹۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا: اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ، وَلَيْسَ بِالْحَيْضِ، فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ ـ اَوْ قَالَ: اغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ ـ(متفق عليه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' فاطمہ بنت ابوحبیش کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آجائے' تو تم نماز ترک کردو اور جب وہ رخصت ہوجائے' تو تم غسل کر کے نماز ادا کرنا شروع کردو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم اپنے آپ سے خون کو دھوکر نماز پڑھنا شروع کردو۔

۱۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ ۔(اخرجه البخاری فی مواقیت الصلوة)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کی بعد کی دو رکعات کبھی ترک نہیں کیں۔

۱۹۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخَمْسٍ لَّا يَجْلِسُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ ۔(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم 5 رکعات وتر ادا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے آخر میں بیٹھتے تھے۔

۱۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يُّحَدِّثُ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَسَمِعْتُ بِذٰلِكَ فَاسْتَاْذَنْتُهُ فَاَذِنَ لِيْ، ثُمَّ اسْتَاْذَنَتْهُ حَفْصَةُ فَاَذِنَ لَهَا، ثُمَّ اسْتَاْذَنَتْهُ زَيْنَبُ فَاَذِنَ لَهَا - قَالَتْ - فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهِ، فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ رَاٰى فِي الْمَسْجِدِ اَرْبَعَةَ اَبْنِيَةٍ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبِرَّ يُرِدْنَ بِهٰذَا؟ فَلَمْ يَعْتَكِفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْعَشْرَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ ۔ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: اَلْبِرَّ تَقُوْلُوْنَ بِهِنَّ؟ (متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا ارادہ کیا میں نے اس بارے میں سنا' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی (کہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کروں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت عطا کردی پھر سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اجازت مانگی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عطا کردی پھر سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت عطا کردی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنے اعتکاف کے مقام پر تشریف لے جاتے تھے (اس موقع پر) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چار خیمے لگے ہوئے دیکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کس کے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان خواتین نے ان کے ذریعے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) اس عشرے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال کے عشرے میں اعتکاف کیا۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات سفیان نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔
"کیا تم ان خواتین کے بارے میں نیکی کی رائے رکھتے ہو۔"

أحاديث عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّوْمِ

روزے کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۱۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَتَذَاكَرَ الْقَوْمُ: الصَّائِمَ يُقَبِّلُ . فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: نَعَمْ . وَقَالَ اٰخَرُ قَدْ صَامَ سَنَتَيْنِ وَقَامَ لَيْلَهُمَا: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ قَوْسِى هٰذِهٖ فَاَضْرِبَكَ بِهَا . فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوْا: يَااَبَا شِبْلٍ سَلْهَا . فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَرْفُثُ عِنْدَهَا سَائِرَ الْيَوْمِ . فَسَمِعَتْ مَقَالَتَهُمْ فَقَالَتْ: مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ؟ اِنَّمَا اَنَا اُمُّكُمْ . فَقَالُوْا: يَااُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ الصَّائِمِ يُقَبِّلُ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ -(اخرجه مسلم فی الصيام)

❁❁ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حج کرنے کے لیے روانہ ہوئے کچھ لوگوں نے یہ مسئلہ چھیڑ دیا: آیا روزہ دار شخص (اپنی بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہے؟

حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: جی ہاں! ایک دوسرے صاحب بولے: جو دو سال تک مسلسل نفلی روزے رکھتے رہے تھے اور رات بھر نوافل ادا کرتے رہے تھے، میں نے یہ ارادہ کیا میں اپنی یہ کمان پکڑوں اور اس کے ذریعے تمہیں ماروں (راوی کہتے ہیں) جب ہم مدینہ منورہ آئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ان لوگوں نے کہا: اے ابوشبل! تم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو' تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں کبھی بھی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کوئی برائی کی بات نہیں کروں گا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کی گفتگو سن لی انہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کس موضوع پر بات کر رہے ہو؟ میں تمہاری ماں ہوں لوگوں نے عرض کی: اے ام المؤمنین! روزہ دار شخص (اپنی بیوی کا) بوسہ لے سکتا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی زوجہ محترمہ) کا بوسہ لے لیا کرتے تھے ان کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خواہش پر سب سے زیادہ قابو حاصل تھا۔

۱۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ: اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ .

(اخرجه مسلم فی الصيام)

❁❁ سفیان کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمان بن قاسم سے دریافت کیا: کیا آپ نے اپنے والد کو یہ روایت بیان کرتے ہوئے سنا ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے' تو وہ ایک گھڑی کے لیے خاموش رہے' پھر انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۱۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ . قَالَ ثُمَّ تَضْحَكُ .(اخرجه مسلم فی الصیام)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔

۲۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُمَيٌّ مَوْلٰى اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ .(اخرجه مسلم فی الصیام)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) صبح صادق کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے اور اس دن کا روزہ رکھ لیتے تھے۔

۲۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اَسْرُدُ الصَّوْمَ اَفَاَصُوْمُ فِى السَّفَرِ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ .(اخرجه البخاری فی الصوم)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حمزہ بن عمرو اسلمی جو مسلسل نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں مسلسل روزے رکھتا ہوں' تو کیا میں سفر کے دوران بھی روزہ رکھوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔

۲۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا يُصَامُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ . (اخرجه مسلم فی الصیام)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' عاشورہ کا دن ایسا دن تھا جس میں زمانۂ جاہلیت میں روزہ رکھا جاتا تھا' یہ رمضان کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے' جب رمضان کا حکم نازل ہوگیا تو اب جو شخص چاہے اس دن میں روزہ رکھ لے اور جو شخص چاہے اس دن میں روزہ نہ رکھے۔

أحاديث عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْحَجِّ

حج کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۲۰۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ، فَذَكَرْتُ حَيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَحَابِسَتُنَا هِيَ؟ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا حَاضَتْ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ. قَالَ: فَلْتَنْفِرْ. (اخرجه البخارى فى المغازى)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض آ گیا انہوں نے اپنے حیض کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے گا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! انہیں طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض آیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ روانہ ہو جائے۔

۲۰۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: فَلَا اِذًا. (اخرجه مالک فى الحج)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی (مسئلہ نہیں ہے)

۲۰۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهِلَّ مِنْكُمْ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ وَاَهَلَّ نَاسٌ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَاَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَكُنْتُ فِيْمَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ. قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ غَلَبَنِى الْحَدِيْثُ، فَهٰذَا الَّذِى حَفِظْتُ مِنْهُ. (متفق عليه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص حج اور عمرے کا تلبیہ پڑھنا چاہے وہ اس کا تلبیہ پڑھے تم میں سے جو صرف حج کا تلبیہ پڑھنا چاہے وہ اس کا تلبیہ پڑھے اور جو شخص صرف عمرے کا تلبیہ پڑھنا چاہے وہ اس کا تلبیہ پڑھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا تلبیہ پڑھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی یہی تلبیہ پڑھا تو کچھ لوگوں نے حج اور عمرے کا تلبیہ پڑھا کچھ لوگوں نے صرف عمرے کا تلبیہ پڑھا میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے صرف عمرے کا تلبیہ پڑھا تھا (یا اس کی نیت کی تھی)

سفیان کہتے ہیں: پھر میں اس حدیث کے حوالے سے معذور ہو گیا صرف اس کا یہ حصہ مجھے یاد ہے۔

۲۰۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ . وَاَفْرَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ .(اخرجه الطحاوى فى شرح معانى الآثار)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے جو شخص عمرے کا تلبیہ پڑھنا چاہے وہ ایسا کر لے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے (کا تلبیہ) نہیں پڑھا تھا۔

۲۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ: اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو الْاَسْوَدِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَتِيمُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا مَنْ اَفْرَدَ، وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ، وَمِنَّا مَنِ اعْتَمَرَ، فَاَمَّا مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَلَّ، وَاَمَّا مَنْ اَفْرَدَ اَوْ قَرَنَ فَلَمْ يَحِلَّ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ .(متفق عليه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم میں سے کچھ نے حج افراد کی نیت کی تھی کچھ نے حج قران کی نیت کی تھی اور کچھ نے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی' تو جس نے عمرہ کرنے کی نیت کی تھی اس نے بیت اللہ کا طواف کرنے اور صفا و مروہ کی سعی کرنے کے بعد احرام کھول دیا' جس نے حج افراد یا حج قران کی نیت کی تھی اس نے احرام اس وقت تک نہیں کھولا جب تک اس نے جمرہ کی رمی نہیں کر لی۔

۲۰۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ لَا نَرٰى اِلَّا الْحَجَّ، حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِسَرِفَ اَوْ قَرِيبًا مِّنْهَا حِضْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي فَقَالَ: مَا لَكِ؟ اَنَفِسْتِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ . فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ، فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ . قَالَتْ: وَضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ .(متفق عليه)

❁❁ عبدالرحمان بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم بھی روانہ ہوئے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا یہاں تک کہ جب میں ''سرف'' کے مقام پر پہنچی یا اس کے قریب پہنچی تو مجھے حیض آ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے' تو میں رو رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کا مقدر کر دیا ہے تم وہ تمام مناسک ادا کرو' جو حاجی ادا کرتے ہیں' البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے قربان کی۔

۲۰۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نَرٰى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا ذَبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ . قَالَ يَحْيَى: فَحَدَّثْتُ بِهِ الْقَاسِمَ فَقَالَ: جَائَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ .(اخرجه البخاری فی الحج)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' جب ذیقعدہ ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے' ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا' جب ہم ''سرف'' کے مقام پر پہنچے یا اس کے قریب پہنچے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ اسے عمرہ میں تبدیل کرلے پھر جب ہم منیٰ میں تھے' تو گائے کا گوشت لایا گیا میں نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ لوگوں نے بتایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے قربان کی ہے۔

یحییٰ نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت قاسم کو سنائی تو وہ بولے: اللہ کی قسم! اس خاتون نے تمہیں یہ روایت بالکل صحیح سنائی ہے۔

۲۱۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ .

(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں اپنے ان دونوں ہاتھوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بنایا کرتی تھی پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے' جس سے احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

۲۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ يُخْبِرُ بِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ، ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا مِمَّا يَعْتَزِلُهُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَتْرُكُهُ . قَالَتْ عَائِشَةُ: وَمَا نَعْلَمُ الْحَاجَّ يُحِلُّهُ شَيْءٌ إِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ .

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں اپنے ان دو ہاتھوں کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار تیار کیا کرتی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسی چیز سے الگ نہیں ہوتے تھے' جس سے احرام والا شخص علیحدگی اختیار کرتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کسی چیز کو چھوڑتے نہیں تھے (جسے احرام والا شخص چھوڑتا ہے)

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہمارے علم کے مطابق حاجی شخص اسی وقت مکمل طور پر حلال ہوتا ہے' جب وہ بیت اللہ کا طواف کرلیتا ہے۔

۲۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَبَسَطَتْ يَدَهَا فَقَالَتْ: اَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ، وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ ۔ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الَّذِيْ نَاْخُذُ بِهٖ -(متفق علیه)

❁❁ عبدالرحمان بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سنا انہوں نے اپنے ہاتھ کو پھیلا کر فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت اپنے ان دو ہاتھوں کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے وقت پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم اسی کے مطابق فتویٰ دیتے ہیں۔

۲۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ، وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ ۔

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا مِمَّا لَمْ يَكُنْ يُّحَدِّثُ بِهٖ سُفْيَانُ قَدِيْمًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَوَقَّفْنَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهٗ مِنَ الزُّهْرِيِّ -(اخرجه البيهقي في الحج)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے اپنے ان دو ہاتھوں کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سفیان پہلے اس روایت کو زہری کے حوالے سے نقل نہیں کرتے تھے ایک مرتبہ ہم نے انہیں تنبیہ کی' تو انہوں نے بتایا: میں نے زہری کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

۲۱٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ وَذَبَحْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ ۔قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ، وَلِحِلِّهٖ بَعْدَ مَا رَمَى الْجَمْرَةَ وَقَبْلَ اَنْ يَّزُوْرَ ۔ قَالَ سَالِمٌ: وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ تُتَّبَعَ -(اخرجه البيهقي في الحج)

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم جمرہ کو کنکریاں مار لو اور جانور ذبح کرلو اور سر منڈوا لو' تو جو بھی چیز تمہارے لیے حرام قرار دی گئی تھی' وہ سب تمہارے لیے حلال ہو جائیں گی' صرف خواتین اور خوشبو کا حکم مختلف ہے۔

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمرہ کی رمی کرنے کے بعد اور طواف زیارت کرنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام

کھولنے کے وقت آپ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی۔

سالم کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی سنت اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

۲۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ وَلِحِلِّهٖ . قُلْتُ: اَیُّ الطِّيْبِ؟ قَالَتْ: بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ . (اخرجه البخاری فی اللباس)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے احرام باندھنے کے وقت اور احرام کھولنے کے وقت نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کون سی خوشبو؟ انہوں نے فرمایا: سب سے بہترین خوشبو۔

۲۱۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ لِیْ عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ مَا يَرْوِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا عَنِّیْ . (اخرجه البخاری فی الباس)

❁❁ سفیان کہتے ہیں: عثمان بن عروہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ ہشام بن عروہ نے یہ روایت صرف میرے حوالے سے نقل کی ہے۔

۲۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: رَاَيْتُ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِیْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ . (اخرجه النسائی فی المناسک)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ کی مانگ مبارک میں تین دن گزرنے کے بعد بھی میں نے خوشبو کی چمک دیکھی تھی حالانکہ آپ ﷺ اس وقت احرام کی حالت میں تھے۔

۲۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيْبِ لِلْمُحْرِمِ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا يَنْضَحُ مِنِّیْ رِيْحُ الطِّيْبِ، وَلَاَنْ اَتَمَسَّحَ بِالْقَطِرَانِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْهُ . قَالَ اَبِیْ: فَاَرْسَلَ بَعْضُ بَنِیْ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى عَائِشَةَ لِيُسْمِعَ اَبَاهُ مَا قَالَتْ، فَجَاءَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَسَكَتَ ابْنُ عُمَرَ .

(اخرجه البخاری فی الغسل)

❁❁ ابراہیم بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے احرام والے شخص کے احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے، میں احرام کی حالت میں صبح کروں اور مجھ سے خوشبو آ رہی ہو میں تارکول لگالوں یہ میرے لیے اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا۔

میرے والد کہتے ہیں: حضرت عبداللہ ؓ کے صاحبزادوں میں سے کسی نے سیّدہ عائشہ ؓ کو پیغام بھجوایا، تاکہ وہ اپنے والد کو سیّدہ عائشہ ؓ کے جواب کے بارے میں بتاسکیں، تو پیغام رساں آیا اور اس نے بتایا: سیّدہ عائشہ ؓ نے یہ بات بیان کی

ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے۔

۲۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى مَرَّةً غَنَمًا ۔قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: زَادَنِي أَبُو مُعَاوِيَةَ فِيهِ: فَقَلَّدَهَا ۔

(اخرجه البخاری فی الحج)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ ہدی میں بکریاں بھجوائی تھیں۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابومعاویہ نامی راوی نے اس روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

''نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہار پہنائے تھے۔''

۲۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ ۔(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی قربانی کی بکریوں کے لیے ہار بنایا کرتی تھی پھر آپ ﷺ کسی ایسی چیز سے اجتناب نہیں کرتے تھے' جس سے احرام والا شخص اجتناب کرتا ہے۔

۲۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَرَأْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) فَقُلْتُ: مَا أُبَالِي أَلَّا أَطَّوَّفَ بِهِمَا ۔قَالَتْ: بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي، إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ ۔قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَكَانَتْ سُنَّةً ۔قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ: إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ: إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ ۔وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، وَلَمْ نُؤْمَرْ بِالطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ۔فَأَنْزَلَ اللَّهُ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَلَعَلَّهَا نَزَلَتْ فِي هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ۔(متفق علیه)

❁❁ عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

''بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے۔''

تو میں نے کہا: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اگر میں ان دونوں کا طواف نہیں کرتا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے

بھانجے تم نے بہت غلط بات کہی ہے: جو شخص ''مشلل'' میں موجود ''منات طاغیہ'' سے احرام باندھتا تھا وہ صفا و مروہ کی سعی نہیں کیا کرتا تھا (یہ زمانہ جاہلیت کی بات ہے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں' تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا طواف کر لیتا ہے۔''

تو نبی اکرم ﷺ نے (ان دونوں کا) طواف کیا ہے اور مسلمانوں نے بھی ان کا طواف کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: مجاہد نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سنت ہے۔

زہری کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ابوبکر بن عبدالرحمان کو سنائی تو وہ بولے: یہ علم ہے میں نے کئی اہل علم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' جو عرب صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا کرتے تھے وہ اس بات کے قائل تھے کہ ہمارا ان دو پتھروں (یعنی پہاڑوں) کا طواف کرنا زمانہ جاہلیت کا کام ہے۔

جبکہ کچھ انصار کا یہ کہنا تھا کہ ہمیں بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے' ہمیں صفا و مروہ کا چکر لگانے کا حکم نہیں دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔''

ابوبکر بن عبدالرحمان نے فرمایا: شاید یہ آیت ان لوگوں اور ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

أحاديث عَائِشَةَ فِى الْجَنَائِزِ

جنائز کے بارے میں سیّدہ عائشہ ﷞ سے منقول روایات

۲۲۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ اَبِى مُلَيْكَةَ يَقُولُ: حَضَرْتُ جَنَازَةَ اُمِّ اَبَانَ بِنْتِ عُثْمَانَ، وَفِى الْجَنَازَةِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَجَلَسْتُ بَيْنَهُمَا، فَبَكَى النِّسَاءُ . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّ بُكَاءَ الْحَيِّ عَلَى الْمَيِّتِ عَذَابٌ لِلْمَيِّتِ . قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَدَرْنَا مَعَ عُمَرَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اِذَا هُوَ بِرَكْبٍ نُزُولٍ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَالَ: اذْهَبْ يَاعَبْدَ اللّٰهِ فَانْظُرْ مَنِ الرَّكْبُ ثُمَّ الْحَقْنِى قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ هٰذَا صُهَيْبٌ مَوْلٰى ابْنِ جُدْعَانَ . فَقَالَ: مُرْوهُ فَلْيَلْحَقْنِى، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَمْ يَلْبَثْ عُمَرُ اَنْ طُعِنَ، فَجَاءَ صُهَيْبٌ وَّهُوَ يَقُولُ: وَااُخَيَّاهُ وَاصَاحِبَاهُ . فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ يَاصُهَيْبُ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللّٰهُ عُمَرَ، اِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ . وَقَدْ قَضَى اللّٰهُ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى) (اخرجه البخاری فی الحج)

❁ ابن ابوملیکہ کہتے ہیں: میں حضرت عثمان غنی ﷛ کی صاحبزادی ام ابان کے جنازے میں شریک ہوا جنازے میں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی تھے میں ان دونوں حضرات کے درمیان میں بیٹھ گیا۔ خواتین نے رونا شروع کیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے: زندہ شخص کے میت پر رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: (ایک مرتبہ) ہم لوگ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (مکہ سے) واپس آ رہے تھے' جب ہم ''بیداء'' کے مقام پر پہنچے تو وہاں کچھ سوار ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم جاؤ اور جا کر دیکھو کہ یہ سوار کون ہیں؟ پھر میرے پاس آؤ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں گیا میں نے واپس آ کر بتایا کہ وہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان سے کہو کہ وہ ہمارے ساتھ آ ملیں' جب یہ لوگ مدینہ منورہ پہنچے' تو کچھ ہی عرصے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آئے وہ یہ کہہ رہے تھے: ہائے میرا بھائی! ہائے میرا ساتھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: رک جاؤ اے صہیب! میت کو زندہ شخص کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولیں: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کافر کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے اس کے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے۔''

(یعنی عذاب کے ساتھ اسے اپنے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے بھی تکلیف ہوتی ہے)

جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ دے دیا ہے۔

''کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔''

۲۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَهُوْدِيَّةٍ وَهُمْ يَبْكُوْنَ عَلَيْهَا: اِنَّ اَهْلَهَا الْاٰنَ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهَا ۔(اخرجه مالک فی الجنائز)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی عورت کے بارے میں یہ فرمایا تھا حالانکہ اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:)

''اس وقت اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

۲۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِىُّ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعًا لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّىْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ يَبْلُغُوْا اَنْ يَّكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ ۔(اخرجه مسلم فی الجنائز)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس بھی شخص کا انتقال ہو جائے اور اس پر لوگوں کا اتنا گروہ نماز جنازہ ادا کر لے جو ایک سو تک پہنچتے ہوں' تو وہ اگر اس میت کے لیے سفارش کریں' تو ان کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔''

۲۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ حُمَّ اَصْحَابُهُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ يَعُوْدُهُ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ يَااَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِىْ اَهْلِهِ وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَدَخَلَ عَلٰى عَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ فَقَالَ: وَجَدْتُّ طَعْمَ الْمَوْتِ قَبْلَ ذَوْقِهِ اِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ كَالثَّوْرِ يَحْمِىْ جِلْدَهُ بِرَوْقِهِ قَالَتْ: وَدَخَلَ عَلٰى بِلَالٍ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُكَ ؟ فَقَالَ: اَلَا لَيْتَ شِعْرِىْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً بِفَجٍّ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: بِوَادٍ وَحَوْلِىْ اِذْخِرٌ وَّجَلِيْلُ وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ؟ وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِىْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلُ؟ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ دَعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ، وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِثْلَ مَا دَعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِىْ صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِىْ مُدِّنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِىْ مَدِيْنَتِنَا ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَاَرٰى فِيْهِ: وَفِىْ فَرَقِنَا: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْهَا اِلَيْنَا مِثْلَ مَا حَبَّبْتَ اِلَيْنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَانْقُلْ وَبَائَهَا وَحُمَّاهَا اِلٰى خُمٍّ اَوْ اِلَى الْجُحْفَةِ ۔(اخرجه البخاری فی الدعوات)

❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو بخار رہنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے ان کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر تمہارا کیا حال ہے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔

''ہر شخص اپنے گھر میں صبح کرتا ہے' حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے زیادہ اس کے قریب ہوتی ہے۔''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ (کی عیادت کرنے کے لیے ان کے پاس) تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے عرض کی۔

''میں نے موت کو چکھنے سے پہلے ہی اس کا ذائقہ چکھ لیا ہے بے شک بزدل کی موت اس پر سے ایسے نکلتی ہے جیسے بیل اپنی کھال کو اپنے گوبر سے بچاتا ہے۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ تو انہوں نے عرض کی۔

''کیا کبھی ایسا وقت بھی آئے گا' جب میں فج (مکہ مکرمہ کی ایک وادی) میں رات بسر کروں گا۔ (یہاں سفیان نامی راوی نے بعض اوقات لفظ وادی نقل کیا ہے) اور میرے اردگرد ''اذخر'' اور ''جلیل'' (مکہ مکرمہ کی گھاس کے مخصوص نام) ہوں گی اور کیا کسی دن مجنہ کا پانی نظر آئے گا اور کیا کسی دن میرے سامنے شامہ اور طفیل (نامی پہاڑ) ظاہر ہوں گے۔'' راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل تھے۔ انہوں نے اہل مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی تھی میں تیرا بندہ اور تیرا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں میں اہل مدینہ کے لیے تجھ سے دعا کرتا ہوں' اسی کی مانند جو انہوں نے اہل مکہ

کے لیے تجھ سے دعا کی تھی۔ اے اللہ ہمارے ''صاع'' میں برکت دے ہمارے ''مُد'' میں برکت دیدے ہمارے مدینے میں برکت دیدے۔''

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

''ہمارے برتنوں میں برکت دیدے اے اللہ! اسے ہمارے نزدیک اسی طرح محبوب کردے جس طرح تو نے مکہ کو ہمارے نزدیک محبوب کیا تھا' یا اس سے بھی زیادہ کردے اور یہاں کی آب و ہوا کو صحت افزاء کردے اور یہاں کی وباء اور بخار کو خم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جحفہ کی طرف منتقل کردے۔''

۲۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الْاٰنَ اَنَّ الَّذِى كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا حَقٌّ ۔ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ (اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو اب یہ بات پتہ چل گئی ہے' میں دنیا میں ان سے جو کہا کرتا تھا وہ سچ تھا۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے یہ فرمایا۔

''بے شک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے ہو۔''

۲۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِى زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِىءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ ۔ وَلِقَاءُ اللّٰهِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۔ (اخرجه مسلم فی الذکر والدعاء)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری مرنے کے بعد ہوتی ہے۔

فِى الطَّلَاقِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

طلاق کے بارے میں سیّدہ عائشہ ؓ سے منقول روایات

۲۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِى عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ: جَائَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّى كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِى فَبَتَّ طَلَاقِى، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ، وَاِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ ۔ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِى اِلٰى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتّٰى تَذُوْقِى عُسَيْلَتَهُ، وَيَذُوْقَ

عُسَيْلَتَكِ ۔ قَالَتْ: وَاَبُوْ بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهُ، فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَااَبَا بَكْرٍ اَلَا تَسْمَعُ مَا تَجْهَرُ بِهِ هٰذِهِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ مَالِكًا لَا يَرْوِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، اِنَّمَا يَرْوِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ، فَقَالَ سُفْيَانُ: لٰكِنَّا قَدْ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا قَصَصْنَاهُ عَلَيْكُمْ ۔(اخرجه مالک فی النکاح)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' رفاعہ قرظی کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں رفاعہ قرظی کی بیوی تھی اس نے مجھے طلاق دی اور طلاق بتہ دے دی میں نے عبدالرحمان بن زبیر کے ساتھ شادی کرلی لیکن اس کا ساتھ چادر کے پلو کی طرح ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور فرمایا: کیا تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ نہیں (ایسا اس وقت تک نہیں ہوسکتا) جب تک تم اس کا شہد نہیں چکھ لیتی اور وہ تمہارا شہد نہیں چکھ لیتا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اور حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ دروازے پر انتظار کر رہے تھے کہ انہیں اندر آنے کی اجازت دی جائے انہوں نے بلند آواز میں کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا آپ سن نہیں رہے ہیں' یہ عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بلند آواز میں کیسی باتیں کر رہی ہے؟

سفیان نامی راوی سے یہ کہا گیا: امام مالک نے اس روایت کو زہری سے نقل نہیں کیا ہے انہوں نے اسے مسور بن رفاعہ سے نقل کیا ہے' تو سفیان بولے: لیکن ہم نے یہ روایت زہری سے سنی ہے' جس طرح ہم نے تمہارے سامنے بیان کی ہے۔

۲۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ ۔ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا؟ فَقَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَقُلْ لَنَا هٰذَا الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ، اِنَّمَا قَالَهُ لَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى فِيْ حَدِيْثِهِ ۔(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ شوہر کا حکم مختلف ہے۔''

سفیان سے دریافت کیا گیا: وہ عورت شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی؟

سفیان نے کہا: زہری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ ہمارے سامنے بیان نہیں کیے یہ الفاظ ایوب بن موسیٰ نے اپنی روایت میں ہمارے سامنے بیان کیے ہیں۔

۲۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمُزَنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَاِنْ اَصَابَهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا

اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّاوَلِيَّ لَهٗ -(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو بھی عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرتی ہے' تو اس کا نکاح باطل ہوگا اس کا نکاح باطل ہوگا اس کا نکاح باطل ہوگا اگر مرد اس عورت کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو عورت کو مہر ملے گا کیونکہ مرد نے اس کی شرمگاہ کو استعمال کیا ہے اور اگر ان لوگوں کے درمیان اختلاف ہو جاتا ہے' تو جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم وقت اس کا ولی ہوتا ہے۔''

۲۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ اَفْلَحُ بْنُ اَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ بَعْدَ مَا ضُرِبَ الْحِجَابُ فَلَمْ اٰذَنْ لَهٗ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ: اِنَّهٗ عَمُّكِ، فَاْذَنِيْ لَهٗ -(اخرجه مسلم فی الرضاع)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میرے رضاعی چچا افلح بن ابو قعیس آئے اور انہوں نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے میں نے انہیں اجازت نہیں دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارا چچا ہے تم اسے اجازت دے دو۔

۲۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، وَزَادَ فِيْهِ اَنَّهَا قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ، هُوَ عَمُّكِ، فَاْذَنِيْ لَهٗ -(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے ایک عورت نے دودھ پلایا ہے مجھے مرد نے دودھ نہیں پلایا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تمہارا چچا ہے تم اسے اجازت دے دو۔

۲۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ - وَكَانَ مِنْ جَيِّدِ مَا يَرْوِي - عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَبَنٰى بِيْ وَاَنَا بِنْتُ تِسْعٍ -(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میرے ساتھ شادی کی' تو اس وقت میں چھ سال کی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سات سال کی تھی اور جب میری رخصتی ہوئی اس وقت میں نو سال کی تھی۔

۲۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ حَوْفٌ، فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ تَزَوَّجَنِيْ فَاُلْقِيَ عَلَيَّ الْحَيَاءُ . قَالَ سُفْيَانُ: وَالْحَوْفُ ثِيَابٌ مِّنْ سُيُوْرٍ تُلْبِسُهُ الْاَعْرَابُ اَبْنَائَهُمْ -(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شادی کی' تو میں نے حوف (مخصوص قسم

کا دیہاتی لباس) پہنا ہوا تھا' جب آپ ﷺ نے میرے ساتھ شادی کی' تو میں اپنے آپ میں سمٹ گئی۔

سفیان کہتے ہیں: حوف مخصوص قسم کا لباس ہے' جسے دیہاتی اپنے بچوں کو پہناتے ہیں۔

۲۳۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ - وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ وَكَانَ طَوِيلًا فَحَفِظْتُ مِنْهُ هٰذَا - قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ: يَا اُمَّهْ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ . فَقَالَتْ: عَلِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَنْفُثُ كَمَا يَنْفُثُ اٰكِلُ الزَّبِيْبِ، وَكَانَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهِ، فَلَمَّا ثَقُلَ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَاْذَنَهُنَّ فِيْ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدِيْ، فَاَذِنَّ لَهُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَكِّئٌ عَلٰى رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ الْعَبَّاسِ، فَقَالَ: لَمْ تُخْبِرْكَ بِالْاٰخَرِ؟ فَقُلْتُ: لَا . فَقَالَ: الْاٰخَرُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ .(اخرجه البخاری فی الوضوء)

❁❁ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ ؓ سے دریافت کیا: میں نے عرض کی: اے امی جان! آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں بتایئے جس کے دوران آپ ﷺ کا وصال ہوا تھا' تو سیّدہ عائشہ ؓ نے بتایا: جس بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا اس دوران آپ ﷺ یوں سانس لیا کرتے تھے' جس طرح کشمش کھانے والا سانس لیتا ہے۔ آپ ﷺ اپنی تمام ازواج کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے آپ ﷺ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی اور تکلیف بڑھ گئی تو آپ ﷺ نے ان خواتین سے یہ اجازت لی کہ آپ میرے ہاں رہیں' تو ان خواتین نے آپ ﷺ کو اجازت دی۔ نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے دو آدمیوں کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی ان میں سے ایک حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ تھے۔

عبیداللہ کہتے ہیں: میں نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کو سنائی تو انہوں نے دریافت کیا: سیّدہ عائشہ ؓ نے تمہیں دوسرے صاحب کے بارے میں نہیں بتایا؟ میں نے یہ جواب دیا: جی نہیں۔ انہوں نے فرمایا: وہ حضرت علی بن ابوطالب ؓ تھے۔

۲۳۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَاخْتَرْنَهُ، اَفَكَانَ ذٰلِكَ طَلَاقًا؟(اخرجه مسلم فی الطلاق)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو اختیار دیا تھا' تو ان ازواج نے آپ ﷺ کو اختیار کر لیا تھا' تو کیا یہ چیز طلاق ہوئی تھی؟

۲۳۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ .(موارد الضمآن)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا جب تک آپ ﷺ کے لیے خواتین کو حلال قرار نہیں دیا گیا (یعنی آپ ﷺ جتنی چاہیں شادیاں کر سکتے تھے)

۲۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثُونَا عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِشَعِيْرٍ .

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: فَوَقَّفْنَا سُفْيَانَ فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْهُ .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک زوجہ محترمہ (کے ساتھ شادی کے بعد) ولیمے میں جَو کھلائے تھے۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم نے اس پر سفیان کو ٹوکا تو انہوں نے کہا: میں نے یہ نہیں سنی ہے۔

۲۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالاً قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ . قَالَ: يَكُوْنُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ فِيْ مَالِكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا، فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ .

(اخرجه فی مجمع الزوائد)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: صدقہ (یعنی زکوٰۃ کا مال) جس بھی مال کے ساتھ مل جاتا ہے وہ اسے ہلاکت کا شکار کر دیتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض اوقات تمہارے مال میں تم پر زکوٰۃ دینا لازم ہوتا ہے اور اگر تم اسے نہیں نکالتے ہو' تو حرام حلال کو ضائع کر دیتا ہے۔

فِى الْاَقْضِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

عدالتی فیصلوں کے بارے میں سیّدہ عائشہ سے منقول روایات

۲۴۰- قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: اخْتَصَمَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِيْ عُتْبَةَ اَوْصَانِيْ فَقَالَ: اِذَا قَدِمْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ، فَاِنَّهٗ ابْنِيْ . وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخِيْ، وَابْنُ اَمَةِ اَبِيْ، وُوْلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ . فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ وَقَالَ: هُوَ لَكَ يَاعَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَاسَوْدَةُ . فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ مَالِكًا يَقُوْلُ: وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ . فَقَالَ سُفْيَانُ: لٰكِنَّا لَمْ نَحْفَظْ مِنَ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .(متفق عليه)

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ نے مقدمہ پیش کیا جو زمعہ کی کنیز کے بیٹے کے بارے میں تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی تھی اس نے یہ کہا تھا کہ جب تم مکہ جاؤ تو زمعہ کی کنیز کے بیٹے کا جائزہ لینا اور اسے اپنے قبضے میں لے لینا کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے' تو عبد بن زمعہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ میرا بھائی ہے میرے والد کی کنیز کا بیٹا ہے' جو میرے والد کے فراش پر پیدا ہوا ہے (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کی عتبہ کے ساتھ واضح مشابہت ملاحظہ فرمالی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد بن زمعہ! یہ تمہیں ملے گا کیونکہ بچہ فراش والے کو ملتا ہے۔

اے سودہ! تم اس سے پردہ کرو۔

سفیان سے کہا گیا: امام مالک تو اس روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کرتے ہیں۔

''زنا کرنے والے کو محرومی ملتی ہے۔''

تو سفیان نے کہا: ہم نے زہری سے یہ الفاظ یاد نہیں رکھے ہیں کہ انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔

۲۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ: يَاعَائِشَةُ اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَىَّ فَرَاٰى زَيْدًا وَاُسَامَةَ، وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُ وْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ لَاَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ .(متفق عليه)

❁❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تمہیں پتہ ہے محرز مدلجی میرے پاس آیا اس نے زید اور اسامہ کو دیکھا ان پر چادر پڑی ہوئی تھی جس نے ان کے سروں کو ڈھانپا ہوا تھا اور ان دونوں کے پاؤں ظاہر تھے؟ تو وہ بولا: یہ باپ بیٹے کے پاؤں ہیں۔

۲۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَقَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ فِيْهِ: اَلَمْ تَرَىْ اَنَّ مُحْرِزًا الْمُدْلِجِيَّ . فَقُلْتُ: يَااَبَا الْوَلِيدِ اِنَّمَا هُوَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ، فَانْكَسَرَ وَرَجَعَ .

(اخرجه الدارقطنى فى المؤتلف والمختلف)

❁❁ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کیا تم نے محرز مرلجی کو دیکھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے کہا: اے ابوالولید اس کا نام محرز مدلجی ہے' تو انہوں نے انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے (اپنی غلطی سے) رجوع کر لیا۔

۲۴۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِىَ بَرِيرَةَ فَاُعْتِقَهَا، فَاشْتَرَطَ عَلَىَّ مَوَالِيهَا اَنْ اُعْتِقَهَا وَيَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: اشْتَرِيهَا وَاَعْتِقِيهَا، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ . ثُمَّ خَطَبَ

النَّـاسَ فَـقَـالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ؟ فَمَنْ شَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَاِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ، اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ۔(متفق عليه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا' تا کہ اسے آزاد کردوں' تو اس کے مالکان نے یہ شرط عائد کی کہ میں اسے آزاد کردوں گی لیکن ولاء ان کے لیے رہے گی میں نے اس کی بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے خرید کر اسے آزاد کردو' کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے' وہ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں' جن کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے' تو جو شخص کوئی ایسی شرط عائد کرے جس کی اجازت اللہ کی کتاب میں نہیں ہے' تو اسے حق نہیں ہوگا اگر چہ اس نے سو مرتبہ یہ شرط عائد کی ہو' ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔''

۲۴۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، وَلَيْسَ لِي مِنْهُ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ ۔

(اخرجه البخاری فی البيوع)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہند بنت عتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہے مجھے ان کی طرف سے وہی کچھ ملتا ہے' جو وہ گھر میں لا کر دے دیتے ہیں' لیکن مجھے مزید خرچ کی ضرورت ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اتنا حاصل کر لیا کرو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے مناسب طور پر کافی ہو۔

۲۴۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اُمِّي مَاتَتْ، وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ لَتَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا مِنْ اَجْرٍ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَحَفِظَ النَّاسُ عَنْ هِشَامٍ كَلِمَةً لَمْ اَحْفَظْهَا اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا فَمَاتَتْ ۔ وَلَمْ اَحْفَظْ مِنْ هِشَامٍ، اِنَّمَا هٰذِهِ الْكَلِمَةُ اَخْبَرَنِيهَا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ هِشَامٍ ۔ (متفق عليه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے بارے میں میرا یہ گمان ہے' اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرنے کے لیے کہتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں' تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

یہاں سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے لوگوں نے ہشام کے حوالے سے ایک کلمہ یاد رکھا ہے' جسے میں' یاد نہیں رکھ سکا ان صاحب نے یہ عرض کی تھی' میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا' لیکن ہشام کے حوالے سے مجھے یہ لفظ یاد نہیں ہیں۔ ایوب سختیانی

نے ہشام کے حوالے سے اس لفظ کے بارے میں مجھے بتایا ہے۔

جَامِع أَحَادِيْث عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مختلف موضوعات سے متعلق سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۲۴۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ .(متفق عليه)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرض کے غلبے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۲۴۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنَ الزُّهْرِيِّ .(متفق عليه)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ روایت زہری سے نہیں سنی ہے۔

۲۴۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ، فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِكُمْ .(موارد الضمآن)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تمہاری اولاد تمہاری سب سے عمدہ کمائی ہے' تو تم اپنی کمائی میں سے کھالو۔

۲۴۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: جَلَسَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ وَيَقُوْلُ: اسْمَعِي يَارَبَّةَ الْحُجْرَةِ . فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِيْ: يَاابْنَ اُخْتِيْ اَلَا تَعْجَبُ اِلٰى هٰذَا وَاِلٰى حَدِيْثِهِ؟ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ اَحْصَاهُ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنَ الزُّهْرِيِّ .(متفق عليه)

❁❁ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آ کر بیٹھے وہ اس وقت نماز ادا کر رہی تھیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرنی شروع کی اور یہ کہنے لگے: اے اس حجرے کی مالک خاتون! آپ سنیے جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز مکمل کی' تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے میرے بھانجے! کیا تمہیں اس شخص پر اور اس کے طرز بیان پر حیرت نہیں ہو رہی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات کرتے تھے' تو اگر کوئی گننے والا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کو) گننا چاہتا تو وہ گن سکتا تھا (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر' ٹھہر کر بیان کرتے تھے)

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ روایت بھی زہری سے نہیں سنی ہے۔

۲۵۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَهْطًا مِّنَ الْيَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَيْكُمْ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَاعَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهِ . قَالَتْ قُلْتُ: اَوَلَمْ تَسْمَعْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا قَالُوا؟ قَالُوْا: السَّامُ عَلَيْكُمْ . فَقَالَ: قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: وَعَلَيْكُمْ . فَاِذَا وُقِفَ عَلَيْهِ تَرَكَ الْوَاوَ -(اخرجه الموصلي في مسنده)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کچھ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! سام علیک تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علیکم (تمہیں بھی آئے)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کہا: بلکہ تم کو موت بھی آئے اور تم پر لعنت بھی ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا نہیں؟ انہوں نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے کہا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو میں نے یہ کہہ دیا ہے "تمہیں بھی آئے"۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان بعض اوقات اس روایت میں یہ الفاظ کہتے تھے "اور تمہیں بھی آئے"، تو جب انہیں اس پر تنبیہ کی گئی تو انہوں نے حرف "و" کو ترک کر دیا۔

۲۵۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ: اسْتَاْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ائْذَنُوْا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ . اَوْ قَالَ: اَخُو الْعَشِيْرَةِ . فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِيْ قُلْتَ، ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ؟ فَقَالَ: يَاعَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ - اَوْ قَالَ وَدَعَهُ النَّاسُ - اتِّقَاءَ فُحْشِهِ . قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: رَاَيْتُكَ اَنْتَ اَبَدًا تَشُكُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ -(متفق عليه)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک صاحب نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دے دو! یہ اپنے خاندان کا انتہائی برا شخص ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جب وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی سے بات کی جب وہ شخص چلا گیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پہلے ایک بات کہی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن مرتبے اور مقام کے اعتبار سے اللہ

تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ برا وہ شخص ہوگا' جس کی بدزبانی سے بچنے کے لیے لوگ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے محمد بن منتظر سے کہا: میں نے آپ کا جائزہ لیا ہے' آپ ہمیشہ اس روایت میں شک کا اظہار کرتے ہیں (یعنی آپ کو اس کے الفاظ میں شک محسوس ہوتا ہے)

۲۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا نَفَعَنَا مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنَا مَالُ اَبِىْ بَكْرٍ. قَالَ الْحُمَيْدِيُّ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ مَعْمَرًا يَقُوْلُهُ عَنْ سَعِيْدٍ. فَقَالَ: مَا سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ اِلَّا عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ. (اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی مال نے ہمیں اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر کے مال نے ہمیں نفع دیا ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان سے کہا گیا: معمر نے یہ روایت سعید کے حوالے سے نقل کی ہے' تو انہوں نے فرمایا: ہم نے تو یہ روایت زہری سے عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے طور پر ہی سنی ہے۔

۲۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ، ثُمَّ هَتَكَهُ، وَقَالَ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ سُفْيَانُ: فَلَمَّا جَائَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا بِاَحْسَنَ مِنْهُ وَاَرْخَصَ وَقَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلٰى سَهْوَةٍ لِىْ بِقِرَامٍ لِىْ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَعَهُ، وَقَالَ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ.

(متفق عليه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں نے ایک باریک کپڑے کا پردہ بنایا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہوگیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سختی سے کھینچا ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

سفیان کہتے ہیں: جب عبدالرحمان بن قاسم ہمارے پاس آئے' تو انہوں نے یہ روایت اس سے زیادہ بہتر طور پر ہمیں سنائی جس میں زیادہ رخصت پائی جاتی ہے انہوں نے بتایا: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے' انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے اپنے اطاق میں پردہ لٹکایا تھا اس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

سب سے شدید عذاب ان لوگوں کو ہوگا' جو اس کی مخلوق کے حوالے سے مقابلہ کرتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے اسے کاٹ کے ایک (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو تکیے بنا لیے۔

۲۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ، اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُصْبُعِهٖ هٰكَذَا - وَوَضَعَ اَبُوْ بَكْرٍ سَبَّابَتَهُ الْاَرْضِ - ثُمَّ رَفَعَهَا: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۔(متفق علیہ)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب کسی شخص کو کوئی بیماری لاحق ہوتی یا اسے کوئی پھوڑا نکل آتا یا کوئی زخم لگ جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی اس طرح رکھتے تھے یہاں پر امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی انگلی زمین پر رکھ کر یہ روایت بیان کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اٹھاتے تھے اور یہ فرماتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے ایک شخص کے لعاب کے ہمراہ ہے جس کے نتیجے میں ہمارے پروردگار کے اذن کے تحت بیمار کو شفا مل جائے گی۔''

۲۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهٗ كَانَ فِي الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ، فَاِنْ يَّكُنْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ۔(اخرجہ مسلم فی فضائل الصحابة)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم سے پہلے کی امتوں میں ''محدث'' ہوا کرتے تھے اگر اس امت میں بھی ایسا شخص ہوا تو وہ عمر بن خطاب ہوگا۔

۲۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ ۔ قَالَ سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ زَيْدٍ التَّيْمِيُّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ حَبَشٌ يَلْعَبُوْنَ بِحِرَابٍ لَهُمْ، فَكُنْتُ اَنْظُرُ مِنْ بَيْنِ اُذُنَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَاتِقِهٖ، حَتّٰى كُنْتُ اَنَا الَّتِيْ صَدَدْتُ ۔ زَادَ يَعْقُوْبُ بْنُ زَيْدٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا شَيْطَانٌ اٰخِذٌ بِثَوْبِهٖ يَقُوْلُ انْظُرْ، فَلَمَّا جَاءَ عُمَرُ تَفَرَّقَتِ الشَّيَاطِيْنُ ۔ قَالَتْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَبُوْا يَا بَنِيْ اَرْفِدَةَ، يَعْلَمِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى اَنَّ فِيْ دِيْنِنَا فُسْحَةً ۔ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمْ اَحْفَظْ مِنْ قَوْلِهِمْ غَيْرَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ: اَبُو الْقَاسِمِ طَيِّبٌ اَبُو الْقَاسِمِ طَيِّبٌ ۔

(اخرجہ فی مسند الموصلی)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حبشی لوگ اپنے چھوٹے نیزوں کے ذریعے جنگی کرتب دکھا رہے تھے' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں اور کندھوں کے درمیان میں سے انہیں دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ میں ہی پیچھے ہٹ گئی۔

یعقوب بن زید نے اپنی روایت میں یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا:

''ان میں سے ہر ایک کے کپڑے کو شیطان پکڑتا ہے اور کہتا ہے تم دیکھو لیکن جب عمر آیا' تو شیاطین ادھر ادھر بکھر گئے۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنوارفدہ! تم اپنے کرتب جاری رکھو تاکہ یہودیوں اور عیسائیوں کو پتہ چل جائے کہ ہمارے دین میں گنجائش ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' وہ لوگ جو الفاظ نکال رہے تھے اس میں مجھے صرف یہی بات یاد رہ گئی وہ یہ کہہ رہے تھے ''حضرت ابوالقاسم پاکیزہ ہیں' حضرت ابوالقاسم پاکیزہ ہیں''۔

۲۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْبِطِّيخِ وَالرُّطَبِ فَيَاْكُلُهُ ۔(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی اور کھجور کو ملا کر کھا لیتے تھے۔

۲۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَاَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ يَاْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ: يَاْتِينِيْ اَحْيَانًا فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، فَيَفْصِمُ عَنِّيْ وَقَدْ وَعِيتُ عَنْهُ، وَهُوَ اَشَدُّ مَا يَاْتِينِيْ، وَيَاْتِينِيْ اَحْيَانًا فِيْ مِثْلِ صُوْرَةِ الْفَتٰى فَيَنْبُذُهُ اِلَيَّ فَاَعِيهِ وَهُوَ اَهْوَنُهُ عَلَيَّ ۔(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حارث بن ہشام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اوقات وہ مجھ پر گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے' جب یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے' تو میں اس وحی کو یاد کر لیتا ہوں اور یہ مجھ پر آنے والی سب سے سخت ترین کیفیت ہوتی ہے' بعض اوقات فرشتہ میرے سامنے ایک نوجوان کی شکل میں آتا ہے اور وہ کلمات مجھے بتا دیتا ہے' تو میں انہیں محفوظ کر لیتا ہوں اور یہ میرے لیے سب سے آسان صورت ہوتی ہے۔

۲۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ ۔(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ مشروب وہ تھا' جو میٹھا اور ٹھنڈا ہو۔

۲۶۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْتَصِرًا مِّنْ مَظْلَمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ تُنْتَهَكْ مَحَارِمُ اللّٰهِ، فَاِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ شَيْءٌ كَانَ اَشَدَّهُمْ فِيْ ذٰلِكَ غَضَبًا، وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَاْثَمًا ۔(اخرجه مسلم فی الفضائل)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ ہونے

والی کسی زیادتی کے خلاف مدد طلب کی ہو' تاوقتیکہ کہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال نہ کیا گیا ہو اور جب اللہ تعالیٰ کی حرمت میں سے کسی چیز کو پامال کیا جائے' تو آپ ﷺ اس بارے میں انتہائی شدید غضبناک ہوا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کو جب بھی دو معاملوں میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ان میں سے زیادہ آسان کو اختیار کیا' بشرطیکہ وہ کوئی گناہ کا کام نہ ہو۔

۲۶۱ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ يَاْتِىْ اَهْلَهُ وَلَا يَاْتِيهِمْ قَالَتْ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: يَاعَائِشَةُ اَعَلِمْتِ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَفْتَانِىْ فِىْ اَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ؟ اَتَانِىْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رَاْسِى، فَقَالَ الَّذِى عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِى عِنْدَ رَاْسِى: مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوْبٌ ـ قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ اَعْصَمَ ـ قَالَ: وَفِيْمَ؟ قَالَ: فِىْ جُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ فِىْ مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِىْ بِئْرِ ذَرْوَانَ ـ قَالَتْ فَجَاءَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِىْ اُرِيتُهَا كَاَنَّ رُءُوْسَ نَخْلِهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ ـ قَالَتْ: فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْرِجَ ـ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلَّا ؟ قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِىْ تَنَشَّرْتَ ـ فَقَالَ: اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِىْ، وَاَمَّا اَنَا فَاَكْرَهُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا ـ قَالَتْ: وَلَبِيدُ بْنُ اَعْصَمَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُوْدَ ـ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَاهُ اَوَّلًا قَبْلَ اَنْ نَلْقٰى هِشَامًا فَقَالَ: حَدَّثَنِىْ بَعْضُ اٰلِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ فَلَمَّا قَدِمَ هِشَامٌ حَدَّثَنَاهُ ـ(متفق عليه)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کچھ دن تک نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت رہی کہ آپ ﷺ کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ آپ ﷺ نے شاید اپنی اہلیہ کے ساتھ صحبت کی ہے' حالانکہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا ہوتا تھا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں پتہ ہے' میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے بارے میں جواب دے دیا ہے میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے سرہانے بیٹھ گیا تو جو شخص میرے پاؤں کے پاس بیٹھا ہوا تھا اس نے میرے سرہانے موجود شخص سے دریافت کیا: ان صاحب کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے جواب دیا: ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے دریافت کیا: ان پر کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: لبید بن اعصم نے۔ پہلے نے دریافت کیا: کس چیز میں کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: نر کھجور کے شگوفے میں ایک کنگھی میں اور کنگھی کے دوران نکلنے والے بالوں میں جو ذروان کے کنویں کے کنارے پڑے ہوئے پتھر کے نیچے رکھے ہوئے ہیں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف لے گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی وہ کنواں ہے' جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا' تو وہاں کھجور کے درخت کے سریوں تھے جیسے شیاطین کے سر ہوتے ہیں اور اس کا پانی یوں تھا جیسے اس میں مہندی گھول دی گئی ہو۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں وہاں سے نکالا گیا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں نہیں کیا سفیان نامی راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو پھیلایا کیوں نہیں (ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے اس سے مراد یہ ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ علاج کیوں نہیں کروایا جو جادو کے بعد کروایا جاتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اس بات کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا کردی ہے اور میں نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ میں اس حوالے سے لوگوں پر شر پھیلاؤں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' لبید بن اعصم' بنو زریق سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا جو یہودیوں کا حلیف تھا۔

سفیان کہتے ہیں: عبدالملک بن جریج نے پہلے یہ روایت سنائی تھی یہ بات ہماری ہشام سے ملاقات سے پہلے کی ہے انہوں نے یہ کہا تھا کہ آل عروہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے مجھے یہ روایت سنائی ہے' لیکن جب ہشام تشریف لے آئے' تو انہوں نے ہمیں یہ روایت سنائی۔

٢٦٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَلْعَبُ بِهٰذِهِ الْبَنَاتِ، فَكُنَّ جَوَارِىْ يَاْتِينَنِىْ يَلْعَبْنَ مَعِى بِهَا فَاِذَا رَاَيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَمَّعْنَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَىَّ -(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں ان گڑیاؤں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی میری سہیلیاں میرے پاس آیا کرتی تھیں اور وہ بھی میرے ساتھ ان کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تھیں' تو جا کر چھپ جاتی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میری طرف بھجوادیا کرتے تھے۔

٢٦٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: سَابَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَقْتُهُ، فَلَمَّا حَمَلْتُ مِنَ اللَّحْمِ سَابَقَنِىْ فَسَبَقَنِىْ فَقَالَ: يَاعَائِشَةُ هٰذِهِ بِتِلْكَ -(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا' تو میں آگے نکل گئی پھر جب میرا وزن زیادہ ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ مقابلہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ اس کا بدلہ ہے۔

٢٦٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اِنِّىْ خَبِيثُ النَّفْسِ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ: اِنِّىْ لَقِسُ النَّفْسِ -

(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص یہ نہ کہے' میرا نفس خبیث ہوگیا ہے' بلکہ وہ یہ کہے' میں تھکاوٹ کا شکار ہوگیا ہوں۔

۲۶۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنْ كَانَ اَبَوَاكَ لَمِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ، اَبُوْ بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ .(اخرجه مسلم فی فضائل الصحابة)

❁❁ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے فرمایا: تمہارے دو باپ (یعنی تمہارے دادا اور تمہارے نانا) ان لوگوں میں شامل ہیں، جن کا ذکر اس آیت میں ہے۔

''یہ وہ لوگ ہیں، جنہوں نے مشکل صورتحال کا سامنا کرنے کے بعد اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار پر لبیک کہا۔''

(تمہارے وہ دونوں اجداد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ ہیں۔

۲۶۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ اَبِيْ رَاشِدٍ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ امْرَاَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا ظَهَرَ السُّوْءُ فِي الْاَرْضِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاَهْلِ الْاَرْضِ بَاْسَهُ . قَالَتْ فَقُلْتُ: اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا اَهْلُ طَاعَةِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ تَصِيْرُوْنَ اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .(اخرجه البيهقي في شعب الايمان)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جب برائی پھیل جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ اہل زمین پر سختی نازل کرتا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کی: کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے، جبکہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے لوگ بھی موجود ہوں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! پھر تم لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف چلے جاؤ گے۔

۲۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهٖ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِنْ صِبْيَانِ الْاَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: طُوْبٰى لَهٗ، عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ، لَمْ يَعْمَلْ سُوْءًا قَطُّ، وَلَمْ يُدْرِكْهُ ذَنْبٌ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا، وَخَلَقَهُمْ وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ، وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلًا، وَخَلَقَهُمْ وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ .(اخرجه مسلم في النذر)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری بچے کو لایا گیا، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کریں، تو میں نے کہا: یہ کتنا خوش نصیب ہے یہ جنت کی چڑیا ہے، جس نے کبھی کوئی برا عمل نہیں کیا اور اسے گناہ پہنچا ہی نہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا اس سے مختلف بھی تو ہو سکتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے اور اس کے اہل پیدا کیے ہیں اس نے ان اہل کو اس وقت پیدا کیا جب وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے اور اس نے جہنم کو پیدا کیا ہے اور اس کے اہل پیدا کیے ہیں اس نے ان کو اس وقت پیدا کیا ہے، جب وہ اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے۔

۲۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ اِلٰى عَائِشَةَ: اَنِ اكْتُبِىْ اِلَىَّ بِشَىْءٍ سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ مَنْ يَّعْمَلْ بِغَيْرِ طَاعَةِ اللّٰهِ يَعُوْدُ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا. (اخرجه البيهقى فى الزهد الكبير)

❁❁ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز جوابی خط میں لکھیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں جوابی خط میں تحریر کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے تو لوگوں میں سے جو لوگ اس کی تعریف کرتے ہوں وہ اس کی مذمت کرنے والے بن جاتے ہیں۔''

۲۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَطُّ فِيهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ اِلَّا اَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ. (اخرجه الترمذى فى الزهد)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کوئی مہم روانہ کی جس کے افراد میں زید بن حارثہ بھی ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان لوگوں کا امیر مقرر کیا۔

۲۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ سَهْلَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِىْ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِىْ. فَقُلْتُ: اَلَا نَدْعُو لَكَ اَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا. ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِىْ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِىْ. فَقُلْتُ: اَلَا نَدْعُو لَكَ عُمَرَ؟ قَالَ: لَا. ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِىْ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِىْ. فَقُلْتُ: اَلَا نَدْعُو لَكَ ابْنَ عَمِّكَ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ؟ قَالَ: لَا. ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِىْ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِىْ. فَقُلْتُ: اَلَا نَدْعُو لَكَ عُثْمَانَ؟ فَسَكَتَ، قَالَتْ: فَاَمَرْتُ بِهٖ فَدُعِىَ لَهٗ فَلَمَّا جَاءَهٗ خَلَا بِهٖ فَجَعَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهٗ وَوَجْهُ عُثْمَانَ يَتَلَوَّنُ. قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثُونِىْ عَنِ ابْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ سَهْلَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: فَلَمْ اَحْفَظْ مِنْ قَوْلِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: وَاِنْ سَالُوكَ اَنْ تَنْخَلِعَ مِنْ قَمِيصٍ قَمَّصَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَفْعَلْ.

(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری خواہش ہے' میرے پاس میرے ساتھیوں میں سے کوئی فرد ہو' تو میں نے عرض کی: کیا ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بلوالیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری خواہش ہے' میرے اصحاب میں سے کوئی فرد میرے پاس موجود ہو' تو میں نے عرض کی: کیا ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوالیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے' میرے

اصحاب سے تعلق رکھنے والا فرد میرے پاس ہو؟ تو میں نے عرض کی: کیا ہم آپ ﷺ کے چچازاد حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بلوا لیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میری خواہش ہے' میرے اصحاب سے تعلق رکھنے والا کوئی فرد میرے پاس ہو' تو میں نے عرض کی: کیا ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلوا لیں' تو نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے انہیں بلوانے کی ہدایت کی جب وہ تشریف لائے' تو نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ خلوت میں بیٹھ گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں کچھ کہنا شروع کیا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہونے لگا۔ سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا تھا۔

''اگر وہ لوگ تم سے یہ مطالبہ کریں کہ تم اس قمیص کو اتار دو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں پہنائی ہے' تو تم ایسا نہ کرنا''۔

۲۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ، فَإِذَا الْمَعَاصِي ظَهَرَتْ فَلَمْ تُغَيَّرْ أُخِذَتِ الْعَامَّةُ وَالْخَاصَّةُ .(اخرجه مالک فی الکلام)

❁ عمر بن عبدالعزیز یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ سے تمام افراد کو عذاب نہیں دے گا لیکن جب گناہ پھیل جائیں گے اور انہیں ختم نہیں کیا جائے گا' تو پھر عام اور خاص (سب کی) گرفت ہوگی۔

۲۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مُطِرْنَا قَالَ: اللَّهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا . قَالَ سُفْيَانُ: هٰكَذَا حَفِظْتُهُ: سَيْبًا . وَالَّذِي حَفِظُوا أَجْوَدُ: صَيِّبًا .(اخرجه ابوداؤد فی الادب)

❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب بارش نازل ہوتی تھی' تو نبی اکرم ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اے اللہ یہ جاری رہنے والی اور نفع دینے والی ہو''۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے اس روایت کا یہی لفظ یاد رکھا ہے سیب (یعنی جاری رہنے والی) جبکہ دیگر راویوں نے جو لفظ یاد رکھا ہے وہ زیادہ بہتر ہے یعنی ''صیب'' (یعنی موسلادھار)

۲۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ مِيرَاثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: أَعَنْ مِيرَاثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُ؟ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ، وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا، وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً، وَلَا ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً(اخرجه البيبقى فى الدلائل النبوة)

❁ زر بن حبیش کہتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نبی اکرم ﷺ کی وراثت کے بارے میں سوال کر رہے ہو' نبی اکرم ﷺ نے کوئی زرد یا سفید چیز یعنی (سونا یا چاندی) کوئی بکری، کوئی اونٹ، کوئی غلام یا کوئی کنیز، کوئی سونا یا کوئی چاندی نہیں چھوڑی ہے۔

۲۷۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قَالَ: ذُكِرَ لِعَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً تَلْبَسُ النَّعْلَيْنِ، فَقَالَتْ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَةَ النِّسَاءِ .

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ ابن ابوملیکہ کہتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ ایک عورت نعلین (مردوں کے مخصوص قسم کے جوتے) پہنتی ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی خواتین پر لعنت کی ہے۔

۲۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ .

(اخرجه البخاری التفسير)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے' جو انتہائی جھگڑالو ہو۔''

۲۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ) فَاَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ: عَلَى الصِّرَاطِ يَابْنَتَ الصِّدِّيْقِ .(اخرجه الترمذی فی التفسير)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اس دن زمین دوسری زمین میں تبدیل کردی جائے گی۔''

تو اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے صدیق کی صاحبزادی! وہ پل صراط پر ہوں گے۔''

۲۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَنْبَاَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ) اَهُمُ الَّذِيْنَ يَزْنُوْنَ وَيَسْرِقُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ؟ قَالَ: لَا يَابْنَتَ الصِّدِّيْقِ، وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ وَيَصُوْمُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''اور وہ لوگ جو اس چیز کو دیتے ہیں جو انہیں دیا گیا ہے اور ان کے دل لرز رہے ہوتے ہیں۔''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کا ارتکاب کریں گے اور چوری کریں گے اور شراب پئیں گے؟ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ اے صدیق کی صاحبزادی! یہ وہ لوگ ہیں جو نمازیں پڑھیں گے، روزے رکھیں گے اور صدقہ کیا کریں گے۔

٢٧٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ، وَكَانَ لَهَا بِمَا اَنْفَقَتْ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۔(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی خرابی پیدا کیے بغیر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتی ہے' تو اس شوہر کو اس کے کمانے کا اجر ملتا ہے۔ عورت کو اس کے خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے اور خزانچی کی مثال بھی اسی طرح ہے۔''

٢٧٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: رَاَيْتُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاضِعًا يَدَكَ عَلٰى مَعْرَفَةِ فَرَسٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ تُكَلِّمُ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ ۔ فَقَالَ: وَقَدْ رَاَيْتِيهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ ۔ قَالَ: فَاِنَّهُ جِبْرِيلُ، وَهُوَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ ۔ قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَجَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْ زَائِرٍ وَمِنْ دَخِيلٍ، فَنِعْمَ الصَّاحِبُ وَنِعْمَ الدَّخِيلُ ۔(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے گھوڑے کی پیشانی پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور آپ ﷺ کھڑے ہو کر حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے اسے دیکھا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے اور تمہیں سلام کہہ رہے ہیں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: انہیں بھی سلام ہو اور ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے جو کسی بھی ملاقاتی اور مہمان کو دی جاتی ہے' وہ کتنے اچھے ساتھی اور کتنے اچھے مہمان ہیں۔

٢٨٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَائَتْ سَهْلَةُ ابْنَةُ سُهَيْلٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنِّىْ اَرٰى فِىْ وَجْهِ اَبِىْ حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ كَرَاهِيَةً، فَقَالَ: اَرْضِعِيهِ ۔ فَقَالَتْ: كَيْفَ اُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ؟ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيْرٌ ۔ قَالَتْ: فَاَرْضَعْتُهُ، ثُمَّ جَائَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: مَا رَاَيْتُ فِىْ وَجْهِ اَبِىْ حُذَيْفَةَ شَيْئًا اَكْرَهُهُ مُنْذُ اَرْضَعْتُهُ ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا ۔

(اخرجه مسلم فی الرضاع)

❁❁ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' سہلہ بنت سہیل نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی میں نے سالم کے اپنے ہاں آنے کی وجہ سے اپنے شوہر حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے (یعنی سالم) کو اپنا دودھ پلا دو میں نے عرض کی: میں اسے کیسے دودھ پلا سکتی ہوں؟ حالانکہ وہ بڑی عمر کا

شخص ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پتہ ہے وہ بڑی عمر کا شخص ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں' تو اس خاتون نے اس لڑکے کو دودھ پلا دیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو اس نے عرض کی جب سے میں نے اس لڑکے کو دودھ پلایا ہے اس کے بعد مجھے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے چہرے میں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی جو ناپسندیدہ ہو۔

عبدالرحمان بن قاسم کہتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

۲۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ ابْنَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .(متفق علیه)

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمتی چیز چوری کرنے) پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۲۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَاهُ اَرْبَعَةٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ لَمْ يَرْفَعُوْهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَرُزَيْقُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَيْلِيُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَعَبْدُ رَبِّهٖ بْنُ سَعِيْدٍ، وَالزُّهْرِيُّ اَحْفَظُهُمْ كُلُّهُمْ اِلَّا اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى مَا دَلَّ عَلَى الرَّفْعِ، مَا نَسِيْتُ وَلَا طَالَ عَلَيَّ: اَلْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .(متفق علیه)

❀❀ سفیان نے کئی راویوں کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے جن میں سے اکثر نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا تاہم ایک راوی نے ایسی بات نقل کی ہے' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' یہ ''مرفوع'' حدیث ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں)

''ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیامت والی چیز (چوری کرنے پر) ہاتھ کاٹا جائے گا۔''

۲۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ . فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ مَالِكًا وَغَيْرَهُ يَذْكُرُوْنَ الْبِتْعَ . فَقَالَ: مَا قَالَ لَنَا ابْنُ شِهَابٍ الْبِتْعَ، مَا قَالَ لَنَا ابْنُ شِهَابٍ اِلَّا كَمَا قُلْتُ لَكَ .

(متفق علیه)

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کر دے وہ حرام ہے۔

سفیان سے کہا گیا: مالک اور دیگر راویوں نے اس میں بتع (شہد سے بنی ہوئی شراب) کا تذکرہ کیا ہے' تو سفیان نے کہا: ابن شہاب نے ہمارے سامنے بتع کا تذکرہ نہیں کیا ابن شہاب نے ہمارے سامنے وہی الفاظ ذکر کیے تھے جو میں نے تمہارے سامنے بیان کیے ہیں۔

۲۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَائَةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ: لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيْرِ اٰلِ دَاوٗدَ . وَكَانَ

سُفْيَانُ رُبَّمَا شَكَّ فِيهِ فَقَالَ عَنْ عَمْرَةَ اَوْ عُرْوَةَ لَا يَذْكُرُ فِيهِ الْخَبَرَ، ثُمَّ ثَبَتَ عَلٰى عُرْوَةَ، وَذَكَرَ الْخَبَرَ فِيهِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَتَرَكَ الشَّكَّ ۔(موارد الظمان)

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو ارشاد فرمایا:

''اسے آل داؤد کی سی خوش الحانی عطا کی گئی ہے''۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان اس روایت کو نقل کرتے ہوئے بعض اوقات اس میں شک کا شکار ہو جاتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ یہ عمرہ نامی خاتون سے منقول ہے یا شاید عروہ نامی صاحب سے منقول ہے' تاہم وہ اس میں روایت کے الفاظ ذکر نہیں کرتے تھے' پھر اس کے بعد انہوں نے اعتماد کے ساتھ عروہ سے منقول ہونے کا تذکرہ کیا اور پھر کئی مرتبہ اس روایت کو بیان کیا انہوں نے اس شک کو ترک کر دیا۔

۲۸۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ ذَهَبًا كَانَتْ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ، وَهِيَ اَكْثَرُ مِنَ السَّبْعَةِ وَاَقَلُّ مِنَ التِّسْعَةِ، فَلَمْ يُصْبِحْ حَتّٰى قَسَمَهَا ثُمَّ قَالَ: مَا ظَنُّ مُحَمَّدٍ بِرَبِّهِ لَوْ مَاتَ وَهٰذِهِ عِنْدَهُ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: اُرَاهَا صَدَقَةً كَانَتْ اَتَتْهُ اَوْ حَقًّا لِاِنْسَانٍ خَشِيَ اَنْ يَّتْوٰى ۔(اخرجه البيهقى فى قسم الفئى)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ سونا آیا' وہ رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا وہ سات سے زیادہ تھا اور نو سے کم تھا' تو صبح ہونے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تقسیم کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''محمد کا اپنے پروردگار کے بارے میں کیا گمان ہوگا کہ اگر وہ انتقال کر جائے اور یہ سونا اس کے پاس ہو''۔

سفیان کہتے ہیں: میرا خیال ہے یہ زکوٰۃ کا سونا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا یا پھر یہ کسی انسان کا حق تھا جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ تھا کہ کہیں وہ ضائع نہ ہو جائے۔

۲۸۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ، فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَلَمَّ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ۔ قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: اِنْ كُنْتِ بِذَنْبٍ اَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ، فَاِنَّ التَّوْبَةَ النَّدَمُ وَالْاِسْتِغْفَارُ ۔ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ يَقُولُ عَلَى الْاَوَّلِ ۔(اخرجه البخارى فى المغازى)

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم نے گناہ کا ارتکاب کیا تھا' تو تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو' کیونکہ جب انسان گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''اگر تم نے گناہ کا ارادہ کیا تھا' تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو کیونکہ توبہ ندامت کا اظہار اور استغفار کرنا ہوتا ہے''

تاہم سفیان اکثر اوقات پہلے والے الفاظ ہی نقل کرتے تھے۔

۲۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَائَةً فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، كَذَالِكُمُ الْبِرُّ كَذَالِكُمُ الْبِرُّ . فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: هُوَ عَنْ عَمْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا شَكَّ فِيْهِ . كَذٰلِكَ قَالَهُ الزُّهْرِيُّ .

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں قرأت کی آواز سنی میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے' تو فرشتوں نے بتایا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں' تو نیکی اسی طرح ہوتی ہے نیکی اسی طرح ہوتی ہے۔

سفیان سے کہا گیا: یہ روایت عمرہ نامی راوی سے منقول ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اس میں کوئی شک نہیں ہے زہری نے اسی طرح بیان کیا تھا۔

۱۸ - مسند حفصة بنت عمر بن الخطاب (☼)

سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۲۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْحِجْرِ يَقُولُ سَمِعْتُ حَفْصَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ فَتَنَادٰى أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ، فَلَا يَفْلِتُ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الشَّرِيدَ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ لِجَدِّي: فَأَشْهَدُ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ وَأَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عُمَيْرُ بْنُ قَيْسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ أُمَيَّةَ وَكُنْتُ لَا أَجْتَرِئُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْهُ، كَانَ يُجَالِسُ خَالِدَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَيْبَةَ وَكَانُوا مِنْ أَكْبَرِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ، وَكَانُوا يَجْلِسُونَ فِي سُوقِ اللَّيْلِ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، وَاسْتَعَانَنِي أُمَيَّةُ أَنْظُرُ لَهُ خَالِدَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَمَا أَدْرِي وَجَدْتُهُ لَهُ أَمْ لَا، فَلَمَّا اسْتَعَانَنِي اجْتَرَأْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ -(اخرجه مسلم فی الفتن)

❁❁ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ایک لشکر اس گھر پر حملہ کرنے کے ارادے سے ضرور آئے گا یہاں تک کہ جب وہ کھلے میدان میں پہنچیں گے' تو ان کے درمیانی حصے کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا' تو ان کے ابتدائی حصے کے لوگ پیچھے والوں کو بلند آواز میں پکاریں گے پھر ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچے گا صرف وہ شخص بچے گا' جو الگ ہو کر چل رہا تھا اور وہی (دوسرے) لوگوں کو ان لوگوں کے بارے میں بتائے گا۔"

(☼) سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی ہیں۔ یعنی آپ کا تعلق خانوادہ قریش سے ہے۔ ان کی والدہ سیّدہ زینب بنت مظعون رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بھائی ہیں۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا مشہور روایت کے مطابق بعثت نبوی سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔ پہلے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح' خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا جو بنو سہم سے تعلق رکھتے تھے۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ آپ کے شوہر حضرت خنیس بن حذافہ رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں زخمی ہوئے تھے اور انہی زخموں کی تاب نہ لا کر واپس مدینہ منورہ پہنچ کر انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی۔ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بہت عالم فاضل اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ آپ سے کئی احادیث منقول ہیں۔ آپ کے سن وفات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مشہور قول کے مطابق آپ کا انتقال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ۴۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔

راوی کہتے ہیں: ایک صاحب نے میرے دادا کو یہ کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات غلط بیان نہیں کی ہے اور سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے غلط بات بیان نہیں کی ہے۔

سفیان کہتے ہیں: عمیر بن قیس نے روایت امیہ کے حوالے سے نقل کی ہے' لیکن مجھے یہ جرأت نہیں ہوئی کہ میں ان سے اس حوالے سے دریافت کروں وہ خالد بن محمد اور عبداللہ بن شعبہ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے یہ اس زمانے میں قریش کے اکابرین میں سے تھے اور یہ لوگ رات کے بازار میں بیٹھا کرتے تھے جو ان دنوں مسجد کے دروازے پر منعقد ہوتا تھا' تو امیہ نے مجھ سے مدد طلب کی کہ میں ان کے لیے خالد بن محمد سے گنجائش حاصل کروں مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا مجھے ان کے لیے یہ چیز مل جائے گی کہ نہیں ملے گی لیکن جب انہوں نے مجھ سے مدد طلب کی' تو اس حوالے سے جرأت ہوئی تو میں نے ان سے سوال کیا' تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔

۲۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَالُ مِنْ وَجْهِ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ .

(اخرجه مسلم فی الصیام)

❁❁ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اپنی کسی زوجہ محترمہ کے چہرے کا (بوسہ) لے لیا کرتے تھے۔

۲۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَّا أُحْصِي مِنْ اَصْحَابِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَاَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

(متفق علیه)

❁❁ سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد (فجر کی) دو رکعات سنت ادا کرتے تھے۔

۱۹ - مسند أم سلمة زوج النبی و اسمها هند بنت ابو امية المخزومی(☼)

نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

ان کا نام ہند بنت ابوامیہ مخزومی ہے۔

۲۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَبْهَانُ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ لِاِحْدَاكُنَّ مُكَاتِبٌ فَكَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: انْتَهٰى حِفْظِي مِنَ الزُّهْرِيِّ اِلٰى هٰذَا فَاَخْبَرَنِيْ بَعْدُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ نَبْهَانَ قَالَ: كُنْتُ اَقُوْدُ بِاُمِّ سَلَمَةَ بَغْلَتَهَا فَقَالَتْ لِيْ: يَانَبْهَانُ كَمْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ مُكَاتَبَتِكَ ؟ فَقُلْتُ: اَلْفُ دِرْهَمٍ ۔ قَالَ فَقَالَتْ: اَفَعِنْدَكَ مَا تُؤَدِّي؟ قُلْتُ: نَعَمْ ۔ قَالَتْ: فَادْفَعْهَا اِلٰى فُلَانٍ اَخٍ لَهَا اَوِ ابْنِ اَخٍ لَهَا وَاَلْقَتِ الْحِجَابَ فَقَالَتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبْهَانُ، هٰذَا اٰخِرُ مَا تَرَانِيْ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ لِاِحْدَاكُنَّ مُكَاتِبٌ وَّعِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ ۔ فَقُلْتُ: مَا عِنْدِي مَا اُؤَدِّي وَلَا اَنَا بِمُؤَدٍّ ۔(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم میں سے کسی ایک خاتون کا مکاتب غلام ہو اور اس کے پاس وہ رقم موجود ہو' جسے وہ ادا کر سکتا ہو' تو وہ عورت اس غلام سے پردہ کرے۔''

(☼) سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ''ہند'' ہے۔ آپ کا تعلق قریش کے خاندان ''بنومخزوم'' سے ہے۔ آپ کے والد ابوامیہ' مکہ کے مشہور صاحب حیثیت شخص تھے۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی حضرت عبداللہ بن عبدالاسد رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی جو ''ابوسلمہ'' کی کنیت سے مشہور ہیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ نبی اکرم ﷺ کے رضاعی بھائی ہیں۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ آغاز اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی تھی۔ انہوں نے کچھ عرصہ وہاں قیام کیا اور پھر مکہ مکرمہ آ گئیں۔ اس کے بعد انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ بعض سیرت نگاروں کے بیان کے مطابق یہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کر کے جانے والی پہلی خاتون ہیں۔ آپ کے شوہر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں زخمی ہوئے اور کچھ عرصے بعد ان زخموں کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے سن ۴ ہجری میں شوال کے مہینے میں سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی۔ مؤرخین اور سیرت نگاروں نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی ذہانت اور سمجھداری کے مختلف واقعات نقل کیے ہیں۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۶۳ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت آپ کی عمر کم و بیش ۸۴ برس تھی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

سفیان کہتے ہیں: میری یادداشت کے مطابق یہاں تک ہے' لیکن اس کے بعد معمر نے زہری کے حوالے سے نبہان نامی راوی کے حوالے سے یہ بات بتائی وہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خچر کو لے کر چلا کرتا تھا انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے نبہان! تمہاری کتابت کے معاہدے کی کتنی رقم باقی رہ گئی ہے میں نے جواب دیا: ایک ہزار درہم۔ نبہان کہتے ہیں: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس وہ رقم موجود ہے' جسے تم ادا کردو تو میں نے جواب دیا: جی ہاں' تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اسے فلاں کی طرف بھجوادو۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی یا اپنے کسی بھتیجے کا نام لیا اور پھر انہوں نے پردہ ڈال دیا پھر انہوں نے فرمایا: تم پر سلام ہوائے نبہان! یہ تم نے آخری مرتبہ مجھے دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جب کسی عورت کا کوئی غلام ہو اور اس غلام کے پاس وہ رقم موجود ہو' جسے وہ ادا کرسکتا ہو تو وہ عورت اس غلام سے حجاب کرے۔

تو میں نے کہا: نہ تو میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جسے میں ادا کرسکوں اور نہ ہی میں نے ادا کرنی ہے۔

۲۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ - لَمْ نَجِدْهُ عِنْدَ غَيْرِهِ - اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا بَيْنَ بَيْتِىْ وَمِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَقَوَائِمُ مِنْبَرِىْ رَوَاتِبُ فِى الْجَنَّةِ -(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❁❁ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کا ایک باغ ہے اور میرے منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔''

۲۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ نَجِيحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيْبٌ وَّبِاَرْضِ غُرْبَةٍ لَّاَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُّتَحَدَّثُ عَنْهُ، قَالَتْ: فَتَهَيَّاْتُ لِلْبُكَاءِ وَجَائَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الصَّعِيْدِ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِىْ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّاهَا وَقَالَ: تُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِى الشَّيْطٰنَ بَيْتًا قَدْ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ ؟ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِى الشَّيْطٰنَ بَيْتًا قَدْ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ؟ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: فَتَرَكْتُ الْبُكَاءَ فَلَمْ اَبْكِ -(اخرجه مسلم فى الجنائز)

❁❁ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا میں نے کہا: یہ غریب الوطن تھے اور غریب الوطنی کے عالم میں انتقال کر گئے ہیں میں ان پر ایسا روؤں گی کہ انہیں' یاد رکھا جائے گا۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے رونے کا پختہ ارادہ کرلیا تو کھلے میدان کی طرف سے ایک عورت میرے پاس آئی وہ بھی رونے میں میرا ساتھ دینا چاہتی تھی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ملے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتی ہو کہ شیطان کو اس گھر میں داخل کردو جس میں سے اللہ تعالیٰ نے اسے باہر نکال دیا ہے۔ کیا تم یہ چاہتی ہو کہ تم شیطان کو اس گھر میں داخل کردو جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے باہر نکال دیا ہے۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو میں نے رونا ترک کردیا پھر میں نہیں روئی۔

٢٩٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ .وَحَدَّثَنَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ لَيْلَةٍ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَاذَا وَقَعَ مِنَ الْفِتَنِ؟ وَمَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ فَأَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .(اخرجه البخاری فی العلم)

❀❀ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سبحان اللہ! کیسے فتنے نازل ہوئے ہیں اور کتنے خزانے کھول دیئے گئے ہیں تو حجروں میں رہنے والی خواتین کو بیدار کرو کیونکہ دنیا میں پردے والی بعض عورتیں آخرت میں برہنہ ہوں گی۔''

٢٩٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَلَا بَشَرِهِ شَيْئًا .قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قِيْلَ لِسُفْيَانَ: إِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرْفَعُهُ .قَالَ: لٰكِنِّيْ أَنَا أَرْفَعُهُ .(اخرجه مسلم فی الاضاحی)

❀❀ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جب ذوالحجہ کا پہلا عشرہ) آجائے اور کسی شخص کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور اپنی جلد میں سے کوئی چیز نہ کٹوائے (یعنی ناخن نہ تراشے اور بال بھی نہ کٹوائے)۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان سے کہا گیا ہے: بعض محدثین نے اس روایت کو''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے تو انہوں نے کہا: میں تو اس کو''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کروں گا۔

٢٩٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنِّيْ امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا، إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيْ عَلٰى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ تُفِيْضِيْ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْ .أَوْ قَالَ: فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ .

(اخرجه البخاری فی السهو)

❀❀ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میں نے عرض کی میں ایک ایسی عورت ہوں جو اپنی مینڈیاں مضبوطی سے باندھتی ہوں تو کیا میں غسل جنابت کے لیے انہیں کھول لیا کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی ہے تم تین مرتبہ اپنے سر پر پانی کے تین لپ بہالیا کرو پھر تم اپنے جسم پر پانی بہالو تو تم پاک ہو جاؤ گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تو اس طرح تم پاک ہو جاؤ۔

٢٩٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ لَبِيْدٍ وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ يَرَى الْقَدَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ الْمَدِيْنَةَ، فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى

الْمِنبَرِ اِذْ قَالَ يَا كَثِيرُ بْنَ الصَّلْتِ: اذْهَبْ اِلٰى عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَسَلْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ـ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ وَبَعَثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ مَعَنَا فَقَالَ: اذْهَبْ فَاسْمَعْ مَا تَقُوْلُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ـ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: فَجَائَهَا فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ: لَا عِلْمَ لِي، وَلٰكِنِ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا ـ فَذَهَبْتُ مَعَهُ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَهَا، فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلّٰى عِنْدِي رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ اَكُنْ اَرَاهُ يُصَلِّيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ اَكُنْ اَرَاكَ تُصَلِّيْهَا ـ قَالَ: اِنِّي كُنْتُ اُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، وَاِنَّهُ قَدِمَ عَلَيَّ وَفْدُ بَنِي تَمِيْمٍ اَوْ صَدَقَةٌ فَشَغَلُوْنِي عَنْهُمَا، فَهُمَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ ۔(اخرجه ابن حبان)

❁❁ ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما مدینہ منورہ آئے وہ منبر پر موجود تھے۔ انہوں نے کثیر بن صلت سے کہا: تم ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اوران سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز کے بارے میں دریافت کرو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے۔

ابوسلمہ کہتے ہیں: کثیر بن صلت کے ساتھ میں بھی چلا گیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو ساتھ بھیج دیا انہوں نے فرمایا: تم جاؤ! ام المؤمنین تمہیں جو کہیں گی اسے سن لینا۔

ابوسلمہ کہتے ہیں: وہ صاحب ان کے ہاں آئے اوران سے یہ دریافت کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے' تم سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اوران سے دریافت کرو' تو کثیر کے ساتھ میں بھی سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں دو رکعات نماز ادا کی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیسی نماز ادا کی ہے؟ میں نے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرتا ہوں' بنو تمیم کا وفد میرے پاس آ گیا تھا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) زکوٰۃ کا مال آیا تھا' تو اس وجہ سے میں مصروف رہا تو یہ وہی دو رکعات ہیں۔

۲۹۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَاَيُّكُمْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ بِشَيْءٍ فَلَا يَاْخُذْهُ، فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ بِهِ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ ۔(اخرجه البخاری فی المظالم)

❁❁ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں بھی ایک انسان ہوں تم لوگ اپنے مقدمات لے کر میرے پاس آتے ہو' ہوسکتا ہے' تم میں سے کوئی ایک شخص اپنی دلیل پیش کرنے میں دوسرے کے مقابلے میں تیز زبان ہو' تو جس شخص کے حق میں، میں اس کے بھائی کے حق کا

فیصلہ دے دوں' تو وہ اسے حاصل نہ کرے کیونکہ میں نے اسے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دیا ہوگا۔"

۳۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِى مُخَنَّثٌ فَسَمِعَهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى اُمَيَّةَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكُمْ بِابْنَةِ غَيْلَانَ، فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ . قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ . قَالَ سُفْيَانُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اسْمُهُ هِيتٌ .(اخرجه البخاری فی المغازی)

❁❁ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے وہاں ایک ہیجڑا موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عبداللہ بن ابوامیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے عبداللہ! اگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ تمہارے لیے طائف کو فتح کر دیا تو تم غیلان کی بیٹی کو ضرور حاصل کرنا کیونکہ وہ بڑی صحت مند (اور خوبصورت جسم کی مالک) ہے راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ (ہیجڑے) تمہارے ہاں نہ آیا کریں۔

سفیان کہتے ہیں: ابن جریج نے یہ بات بیان کی اس ہیجڑے کا نام "ہیت" تھا۔

۳۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمِّ سَلَمَةَ: اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِى مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا هِىَ احْتَلَمَتْ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا رَاَتْ اِحْدَاكُنَّ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ . فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يَكُونُ الشَّبَهُ؟(اخرجه البخاری فی الغسل)

❁❁ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں۔ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا اگر عورت کو احتلام ہو جائے' تو کیا اس پر غسل کرنا لازم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی عورت پانی دیکھتی ہے' تو اسے غسل کرنا پڑے گا۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو پھر (بچے کی اس کے ساتھ) مشابہت کس بنیاد پر ہوتی ہے؟

۳۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوسٰى بْنِ اَبِى عَائِشَةَ عَنْ مَوْلًى لِاُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَعْدَ الصُّبْحِ: اللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے بعد یہ پڑھتے تھے۔

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم، پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔"

۳۰۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ رَجُلٌ مِّنْ وَلَدِ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ خَاصَمَ رَجُلًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّمَا قَضَى لَهُ لِأَنَّهُ ابْنُ عَمَّتِهِ . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا) .

(اخرجه البخاری فی المساقاة)

❁❁ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب سلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا ایک شخص کے ساتھ جھگڑا ہو گیا وہ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ دے دیا تو وہ شخص بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں اس لیے فیصلہ دیا ہے کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں حاکم تسلیم نہیں کرتے اور پھر تم نے جو فیصلہ دیا ہو اس کے بارے میں اپنے من میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے اور اسے مکمل طور پر تسلیم نہیں کرتے ہیں۔''

۳۰۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ رَجُلٌ مِّنْ وَلَدِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ لَا أَسْمَعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهِجْرَةِ بِشَيْءٍ . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى) الْآيَةَ .

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے حوالے سے خواتین کا تذکرہ کیا ہو' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا کو قبول کیا' تو میں تمہارے عمل کرنے والوں میں سے کسی کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث۔''

۳۰۴م- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ وَلَٰكِنَّهُ عِرْقٌ . وَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا أَوْ قَدْرَ حَيْضَتِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلَ، فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَذْفَرَتْ بِثَوْبٍ وَصَلَّتْ .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' فاطمہ بنت ابوحبیش کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے' بلکہ یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں وہ نماز ترک کر دے پھر وہ غسل کرے پھر اگر خون غالب آ جائے تو وہ کپڑے کو مضبوطی سے باندھ کر نماز ادا کرے۔

۳۰۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَزِلَّ أَوْ أَضِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ۔(اخرجه ابوداؤد في الادب)

❀❀ سیّدہ ام سلمہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں پھسل جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے یا میں ظلم کروں یا میرے اوپر ظلم کیا جائے یا میں جہالت کا مظاہرہ کروں یا میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے۔''

۳۰۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنَّهَا تَشْتَكِي عَيْنَهَا، أَفَتَكْتَحِلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ لَتَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ، وَإِنَّمَا هِيَ الْآنَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۔ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ لِحُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ: مَا قَوْلُهُ: إِنْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ لَتَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ؟ فَقَالَ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَلْبَسُ مِنْ ثِيَابِهَا أَطْمَارَهَا مِنْ أَدْنَى ثِيَابِهَا، ثُمَّ تَدْخُلُ أَدْنَى بُيُوتِهَا، فَإِذَا كَانَ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ أَخَذَتْ بَعْرَةً فَرَمَتْ بِهَا عَلَى ظَهْرِ غَيْرِهَا كَذَا - وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى خَلْفٍ - وَقَالَتْ: قَدْ حَلَلْتُ ۔(متفق عليه)

❀❀ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ ؓ اپنی والدہ سیّدہ ام سلمہ ؓ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری بیٹی کا شوہر انتقال کر گیا ہے اور میری بیٹی کی آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا وہ سرمہ لگا لے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے کوئی عورت ایک سال گزرنے کے بعد مینگنی پھینکتی تھی (یعنی ایک سال بعد اس کی عدت ختم ہوتی تھی) یہ تو چار ماہ دس دن ہیں۔

یحیٰ کہتے ہیں: میں نے حمید بن نافع سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کی ان الفاظ سے مراد کیا ہے' پہلے کوئی عورت ایک سال گزرنے کے بعد مینگنی پھینکتی تھی' تو انہوں نے بتایا: زمانۂ جاہلیت میں کوئی عورت (سوگ کے دوران) انتہائی برے کپڑے پہن لیتی تھی پھر وہ گھر کے دور دراز کے کمرے میں چلی جاتی تھی ایک سال گزر جانے کے بعد وہ مینگنی لے کر اسے اپنی پشت کے پیچھے پھینکتی تھی یہاں امام حمیدی ؒ نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں وہ اپنے پیچھے پھینکتی تھی اور یہ کہتی تھی میں حلال ہو گئی ہوں۔

۲۰ - مسند أم حبيبة زوج النبی (☼)

سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ: كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُغَلِّسُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى ـ قَالَ سُفْيَانُ: وَسَالِمُ بْنُ شَوَّالٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ، لَمْ نَسْمَعْ اَحَدًا يُحَدِّثُ عَنْهُ اِلَّا عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ـ(اخرجه مسلم فی الحج)

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں یہ کرتے تھے کہ صبح اندھیرے میں ہی مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: سالم بن شوال نامی راوی مکہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب ہیں میں نے ایسے کسی شخص کو نہیں سنا جس نے ان کے حوالے سے روایات بیان کی ہوں صرف عمرو بن دینار نے ان کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے۔

۳۰۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ اَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ دَعَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَمَسَحَتْ بِهِ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: اِنْ كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا ـ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ مَالِكًا يَقُوْلُ فِيهِ: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَعَنْ صَفِيَّةَ وَاُمِّ حَبِيبَةَ ـ فَقَالَ سُفْيَانُ: مَا قَالَ لَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى اِلَّا اُمَّ حَبِيبَةَ ـ(متفق عليه)

(☼) سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام "رملہ" ہے۔ آپ قریش کے مشہور سردار "ابوسفیان بن حرب" کی صاحب زادی ہیں۔ سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابوالعاص ہے جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سگی پھوپھی تھیں۔ سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے ۱۷ سال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔ سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی عبیداللہ بن جحش کے ساتھ ہوئی تھی۔ انہوں نے اور عبیداللہ بن جحش نے ساتھ اسلام قبول کیا تھا۔ پھر یہ دونوں ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے وہاں عبیداللہ بن جحش نے عیسائیت کو اختیار کر لیا لیکن سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اسلام پر قائم رہیں۔ حبشہ کے حکمران نجاشی نے سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ۴۰۰ دینار مہر ادا کیا۔ سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا ۶ یا شاید ۷ ہجری میں حبشہ سے مدینہ منورہ آئیں۔ یہ غزوۂ خیبر کے آس پاس کی بات ہے۔ اس وقت ان کی عمر کم و بیش ۳۶ برس تھی۔ سیّدہ اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا انتقال اپنے بھائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ۴۴ ہجری میں ہوا۔ انہیں مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۷۳ برس تھی۔

❁❁ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع شام سے آئی تو سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تیسرے دن زرد رنگ منگوایا اور اسے اپنے رخساروں اور کلائیوں پر لگایا اور یہ بات بیان کی مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی' لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ اس کے شوہر کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ اس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔''

سفیان سے یہ کہا گیا: امام مالک نے اس روایت کے بارے میں یہ کہا ہے' یہ حمید بن نافع کے حوالے سے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے یا سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے یا سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' تو سفیان نے کہا: ایوب بن موسیٰ نے ہمیں یہ روایت سناتے ہوئے صرف سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا ہے۔

۳۰۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِیْ دُرَّةَ بِنْتِ اَبِیْ سُفْيَانَ ؟ قَالَ: فَاَفْعَلُ مَاذَا؟ قَالَتْ قُلْتُ: تَنْكِحُهَا ۔ قَالَ: اَوَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكِ؟ قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَاَحَبُّ مَنْ يَّشْرَكُنِیْ فِيكَ اُخْتِیْ قَالَ: فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِیْ ۔ قُلْتُ: فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تَخْطُبُ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَةَ ۔ فَقَالَ: ابْنَةُ اُمِّ سَلَمَةَ ۔ قُلْتُ: نَعَمْ ۔ قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِیْ فِیْ حَجْرِیْ مَا حَلَّتْ لِیْ، لَقَدْ اَرْضَعَتْنِیْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ ۔(اخرجه البخاری فی النكاح)

❁❁ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوسفیان کی صاحبزادی ''درہ'' میں دلچسپی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کیا کروں؟ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ شادی کر لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے؟ میں نے جواب دیا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اکلوتی بیوی نہیں ہوں میں یہ چاہتی ہوں کہ میری بہن بھی میری شراکت دار ہو جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے' تو میں نے عرض کی مجھے تو یہ پتہ چلا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت ابوسلمہ کے لیے نکاح کا پیغام بھیجنے والے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ام سلمہ کی بیٹی کے لیے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ ہوتی' تو بھی میرے لیے حلال نہ ہوتی کیونکہ مجھے اور اس کے والد کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے' تم لوگ اپنی بیٹیوں' یا بہنوں کا رشتہ میرے سامنے نہ پیش کیا کرو۔

۲۱ - مسند زينب بنت جحش الأسدية (ﷺ)

سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۱۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ لَا نَحْتَاجُ فِيهِ إِلَى أَحَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتِ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ . وَعَقَدَ سُفْيَانُ عَشْرَةً . قُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ . قَالَ سُفْيَانُ: أَحْفَظُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَرْبَعَ نِسْوَةٍ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَأَيْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِهِ: أُمَّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، وَثِنْتَيْنِ رَبِيبَتَيْهِ: زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ وَحَبِيبَةَ بِنْتَ أُمِّ حَبِيبَةَ، أَبُوهَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ مَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ .(اخرجه البخاري في الانبياء)

❁❁ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا، سیّدہ حبیبہ بنت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ان کی والدہ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمارہے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، عربوں کے لیے اس شر کے حوالے سے بربادی ہے' جو قریب آچکا ہے آج یاجوج ماجوج کی رکاوٹ کا اتنا حصہ کھل گیا ہے''۔

سفیان نامی راوی نے دس کا نشان بنا کر یہ بات بتائی۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود

(ﷺ) آپ کا نام زینب ہے اور آپ کی کنیت ''ام حکیم'' ہے۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ ''بنو اسد بن خزیمہ'' سے ہے۔ آپ کی والدہ سیّدہ امیمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سگی پھوپھی تھیں۔ سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے ابتدا میں ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کی تھی لیکن یہ زیادہ عرصہ برقرار نہیں رہی۔ جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق دے دی تو اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی۔ سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شادی کے موقع پر حجاب سے متعلق حکم نازل ہوا تھا۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا یہ بھی فرمایا کرتی تھیں: میرا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کروایا ہے۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ۲۰ ہجری میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ۵۳ برس تھی۔ آپ نہایت عبادت گزار خاتون تھیں۔ قناعت پسند تھیں۔ طبیعت میں فیاضی کا عنصر پایا جاتا تھا۔ بہت محنت کرتی تھیں اور اس سے ہونیوالی آمدن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کردیا کرتی تھیں۔

ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے گی (تو سب لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے)

سفیان کہتے ہیں: میری یادداشت کے مطابق اس روایت میں چار خواتین کا تذکرہ ہے اور یہ سب صحابیات ہیں ان میں سے دو نبی اکرم ﷺ کی ازواج ہیں سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور دو نبی اکرم ﷺ کی سوتیلی صاحبزادیاں ہیں یعنی سیّدہ زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ حبیبہ بنت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا۔ ان کے والد کا نام عبیداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ تھا جن کا انتقال حبشہ کی سرزمین پر ہوا تھا۔

۲۲ - مسند میمونة زوج النبی(ﷺ)

سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الشَّعْثَاءِ: جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اَخْبَرَتْنِىْ مَيْمُونَةُ: اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ. ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الْاِسْنَادُ كَانَ يُعْجِبُ شُعْبَةَ، سَمِعْتُ اَخْبَرَنِىْ سَمِعْتُ اَخْبَرَنِىْ، كَاَنَّهُ اشْتَهٰى تَوْصِيلَهٗ .(متفق علیه)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

سفیان نے یہ بات بیان کی اس سند کو شعبہ بہت پسند کرتے تھے (جس میں یہ الفاظ ہیں)

''میں نے سنا انہوں نے مجھے بتایا، میں نے سنا انہوں نے مجھے بتایا''۔

گویا' وہ اس بات کے خواہش مند تھے کہ یہ روایت موصول ہوجائے۔

۳۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَنْبُوذُ الْمَكِّيُّ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ: كُنَّا عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ: اَىْ بُنَىَّ مَا لِىْ اَرَاكَ شَعِثًا رَّاْسُكَ؟ قَالَ: اِنَّ مُرَجِّلَتِىْ اُمَّ عَمَّارٍ حَائِضٌ، فَقَالَتْ: اَىْ بُنَىَّ وَاَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدَيْنِ؟ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَضَعُ رَاْسَهٗ فِىْ حَجْرِ اِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ، ثُمَّ يَتْلُو الْقُرْاٰنَ، وَاِنْ كَانَتْ اِحْدَانَا لَتَقُومُ اِلَيْهِ بِخُمْرَتِهٖ فَتَبْسُطُهَا لَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَيُصَلِّىْ عَلَيْهَا، اَىْ بُنَىَّ فَاَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ؟(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁ منبوذ مکی اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے ہاں تشریف لائے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے بال

(ﷺ) سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا تعلق خانوادہ قریش سے ہے۔ آپ کی پہلی شادی مذکور بن عمر وثقفی سے ہوئی۔ ان سے علیحدگی ہوگئی۔ اس کے بعد دوسری شادی ابورہم بن عبدالعزیٰ سے ہوئی۔ ۷ ہجری میں ان کا انتقال ہوگیا تو اس کے بعد ذی قعدہ کے مہینے میں ۷ ہجری میں عمرہ کے سفر کے دوران مکہ مکرمہ کے راستے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ شادی کی۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری شادی تھی اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زوجہ محترمہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ''سرف'' میں ان کے ساتھ شادی کی تھی اور اتفاق یہ ہے کہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی مقام سرف میں ہوا۔ مشہور روایات کے مطابق آپ کا انتقال ۵۱ ہجری میں ہوا۔

بکھرے ہوئے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کی: میرے بال سنوارنے والی اُمّ عمار حیض کی حالت میں ہے، تو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! حیض کا ہاتھوں کے ساتھ کیا واسطہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم (ازواج) میں سے کسی ایک کی گود میں رکھ دیتے تھے وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرلیا کرتے تھے اور ہم میں سے کوئی ایک اپنی چادر لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بچھا دیتی تھی، حالانکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس چادر پر نماز ادا کر لیتے تھے۔ اے میرے بیٹے! حیض کا ہاتھ کے ساتھ کیا واسطہ؟

۳۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ اَوْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ سُفْيَانُ الَّذِي يَشُكُّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ -(اخرجه البخاری فی الحیض)

❁❁ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی چادر پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

۳۱۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ، فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ . قَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُهُ اِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا -(اخرجه البخاری فی الذبائح والصید)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک چوہا گھی میں گر کر مر گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اور اس کے آس پاس والے (جمے ہوئے) گھی کو پھینک دو اور (باقی بچ جانے والے) کو کھالو۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان سے یہ کہا گیا: معمر نے یہ روایت زہری کے حوالے سے سعید کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، تو سفیان نے جواب دیا: میں نے تو زہری کو یہی بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ یہ روایت عبیداللہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے اور یہ روایت میں نے ان کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے۔

۳۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبِ مِرْطٍ، كَانَ بَعْضُهُ عَلَيْهِ وَبَعْضُهُ عَلَيَّ وَاَنَا حَائِضٌ -(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونی چادر اوڑھ کر نماز ادا کی جس کا بعض حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا، اور بعض حصہ مجھ پر تھا، حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں تھی۔

۳۱۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُلَيْمَانَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَخِي يَزِيْدَ

بْنِ الْاَصَمِّ - الْاَكْبَرُ مِنْهُمَا - عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ لَوْ اَرَادَتْ بَهْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ مِنْ تَحْتِهِ لَمَرَّتْ مِمَّا يُجَافِي ۔(اخرجه مسلم فی الصلوٰة)

❁❁ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے اگر بکری کا کوئی بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو وہ گزر سکتا تھا یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بازوؤں کو پہلو سے اتنا دور رکھتے تھے۔

۳۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلَاةٍ قَدْ اُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةٍ فَقَالَ: مَا عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ لَوْ اَخَذُوْا اِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوْا بِهِ؟ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا ۔ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ مَعْمَرًا لَا يَقُوْلُ فِيْهِ: فَدَبَغُوْهُ ۔ وَيَقُوْلُ: كَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدِّبَاغَ ۔ فَقَالَ سُفْيَانُ: لٰكِنِّيْ قَدْ حَفِظْتُهُ، وَاِنَّمَا اَرَدْنَا مِنْهُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ الَّتِيْ لَمْ يَقُلْهَا غَيْرُهُ: اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا ۔ وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ مَيْمُوْنَةَ، فَاِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ قَالَ: فِيْهِ مَيْمُوْنَةَ ۔(اخرجه مسلم فی الحیض)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کی بکری کے پاس سے ہوا جو مردہ تھی اور وہ ان کی کنیز کو صدقے کے طور پر دی گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے مالک کو کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر وہ اس کی کھال کو حاصل کر کے اس کی دباغت کر کے استعمال کرے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تو مردار ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔

سفیان سے یہ کہا گیا ہے: معمر اس روایت کو نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ استعمال نہیں کرتے۔

''وہ اس کی دباغت کرلیں''۔

وہ یہ کہتے ہیں: زہری دباغت کے الفاظ کا انکار کرتے تھے تو سفیان نے کہا: میں نے تو اسے اسی طرح یاد رکھا ہے اور ہم اس روایت کے ان الفاظ کو بطور خاص توجہ کا مرکز بناتے ہیں جو ان کے علاوہ اور کسی نے نقل نہیں کیے یعنی یہ الفاظ کہ ''اسے کھانا حرام قرار دیا گیا ہے''۔

سفیان نامی راوی بعض اوقات اس میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کرتے جب انہیں اس پر تنبیہ کی گئی ہو تو انہوں نے کہا: اس میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ ہے۔

۳۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِهَا الْحَائِطَ، ثُمَّ غَسَلَهَا، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ۔(اخرجه البخاری فی الغسل)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کرتے ہوئے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دیوار پر ملا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں پاؤں دھو لیے۔

۲۳ - مسند جويرية بنت الحارث (☼)

سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ السَّبَّاقِ اَنَّهُ سَمِعَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ تَقُوْلُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ ؟ فَقُلْتُ: لَا، اِلَّا عَظْمٌ قَدْ اُعْطِيَتْهُ مَوْلَاةٌ لَنَا مِنَ الصَّدَقَةِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَرِّبِيْهِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَعْنِيْ لَيْسَ هِيَ الْاٰنَ صَدَقَةً .(اخرجه مسلم فی الزکوۃ)

❁❁ عبید بن سباق بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کچھ کھانے کے لیے ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! صرف ایک ہڈی (والا گوشت ہے) جو ہماری کنیز کو صدقے کے طور پر دیا گیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہی لے آؤ' کیونکہ وہ اپنی جگہ تک پہنچ گیا ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یعنی اب اس کی حیثیت صدقے کی نہیں رہی ہے۔

(☼) سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا تعلق قبیلہ خزاعہ کی شاخ "بنو مصطلق" سے ہے۔ آپ کے والد قبیلہ مصطلق کے سردار تھے۔ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی پہلی شادی اپنے قبیلے کے ایک فرد مسافع بن صفوان سے ہوئی۔ غزوۂ مریسیع میں آپ قیدی ہو کر آئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو آزاد کر کے آپ کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام پہلے "برہ" تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تبدیل کر کے "جویریہ" تجویز کیا۔ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا انتقال سن ۵۰ ہجری میں ربیع اول کے مہینے میں ہوا اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر کم وبیش ۶۵ برس تھی۔

۲۴ - مسند أسماء بنت أبی بکر(*)

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ یَقُوْلُ اَخْبَرَتْنِیْ اَسْمَاءُ ابْنَةُ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ قَالَتْ: اَتَتْنِیْ اُمِّیْ رَاغِبَةً فِیْ عَهْدِ قُرَیْشٍ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَصِلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ سُفْیَانُ: وَفِیْهَا نَزَلَتْ (لَا یَنْهَاکُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ) اَلْاٰیَةَ.

(اخرجه البخاری فی الادب)

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش کے عہد میں میری والدہ (جو مسلمان نہیں ہوئی تھی) میرے پاس (کچھ مالی امداد) کے لیے تشریف لائیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

سفیان کہتے ہیں: تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جو تمہارے ساتھ جنگ نہیں کرتے ہیں''۔

۳۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ امْرَاَتَهُ الْفَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ یَنَلْ کَلَابِسِ ثَوْبَیْ زُوْرٍ. (اخرجه البخاری فی النکاح)

❀❀ فاطمہ بنت منذر اپنی دادی سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے پاس جو کچھ نہ ہو اسے اپنے پاس موجود ظاہر کرنے والا اسی طرح ہے جس طرح اس نے جھوٹ کے دو کپڑے پہنے ہوئے ہیں''۔

۳۲۲- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

(*) سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ اس اعتبار سے آپ کا تعلق خانوادہ قریش کی شاخ ''بنوتمیم'' سے ہے۔ ان کی والدہ کا نام قتیلہ بنت عبدالعزیٰ تھا۔ آپ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی بہن تھیں۔ آپ ہجرت سے ۲۷ سال پہلے پیدا ہوئی تھیں۔ آپ کی پیدائش کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عمر ۲۰ برس کے لگ بھگ تھی۔ آپ کی شادی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آپ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کا مشہور لقب ''ذات النطاقین'' (دو کمر بند والی) ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انہوں نے ہجرت کے وقت اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کر کے ایک کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سامان باندھا تھا۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا انتقال سن ۷۳ ہجری میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ۱۰۰ سال سے زائد تھی۔

عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ امْرَأَتَهُ الفَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ: إِنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ رُشِّيهِ بِالْمَاءِ وَصَلِّيْ فِيْهِ ۔(اخرجه البخاري في الوضوء)

❁❁ فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں: انہوں نے سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا: جو کپڑے پر لگ جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کھرچ دو اور پھر پانی کے ذریعے دھودو پھر اس پر پانی چھڑکو اور اس میں نماز ادا کرلو۔

۳۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ تَقُولُ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا، وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ ۔(اخرجه البخاري في اللباس)

❁❁ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری بیٹی کو بخار ہوا جس کے نتیجے میں اس کے بال گر گئے اب میں نے اس کی شادی کرنی ہے کیا میں اسے مصنوعی بال لگوادوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے مصنوعی بال لگائے جائیں ان پر لعنت کی ہے۔

۳۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ قَالَتْ: نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ ۔

(اخرجه البخاري في اللباس)

❁❁ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا تھا اور اسے کھالیا تھا۔

۳۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ تَدْرُسَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ (تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ) أَقْبَلَتِ الْعَوْرَاءُ أُمُّ جَمِيلٍ ابْنَةُ حَرْبٍ وَلَهَا وَلْوَلَةٌ وَفِي يَدِهَا فِهْرٌ وَهِيَ تَقُولُ: مُذَمَّمٌ أَبَيْنَا، وَدِينَهُ قَلَيْنَا، وَأَمْرَهُ عَصَيْنَا ۔ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ قَرَأَ قُرْآنًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا رَآهَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَقْبَلَتْ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ تَرَاكَ ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا لَنْ تَرَانِي ۔ وَقَرَأَ قُرْآنًا اعْتَصَمَ بِهِ كَمَا قَالَ وَقَرَأَ (وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا) فَأَقْبَلَتْ حَتّٰى وَقَفَتْ عَلَى أَبِي بَكْرٍ، وَلَمْ تَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ صَاحِبَكَ هَجَانِي ۔ فَقَالَ: لَا، وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ مَا هَجَاكِ ۔ قَالَ: فَوَلَّتْ وَهِيَ تَقُولُ: قَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ أَنِّي بِنْتُ سَيِّدِهَا قَالَ فَقَالَ الْوَلِيدُ فِي حَدِيثِهِ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ: فَعَثَرَتْ أُمُّ جَمِيلٍ وَهِيَ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ: تَعِسَ مُذَمَّمٌ ۔ فَقَالَتْ أُمُّ حَكِيمٍ ابْنَةُ عَبْدِ

الْمُطَّلِبِ: اِنِّی لَحَصَانٌ فَمَا اُكَلَّمُ، وَثَقَافٌ فَمَا اُعَلَّمُ وَكِلْتَانَا مِنْ بَنِی الْعَمِّ قُرَيْشٌ بَعْدُ اَعْلَمُ ۔

(اخرجه ابن ابی خاتم فی التفسير)

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''ابولہب کے دونوں ہاتھ برباد ہو جائیں''۔

تو اُمّ جمیل بنت حرب (جو ابوجہل کی بیوی تھی) بڑے غصے میں آئی اس نے ہاتھ میں مٹھی بھر پتھر پکڑے ہوئے تھے اور یہ کہہ رہی تھی۔

''وہ قابل مذمت ہیں' جن کا ہم نے انکار کر دیا ہے اور ان کے دین کو ہم نے چھوڑ دیا ہے اور ان کے معاملے کی ہم نے نافرمانی کی ہے''۔

نبی اکرم ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے قرآن کی تلاوت کی آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب اس عورت کو دیکھا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! یہ عورت آ رہی ہے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ یہ آپ ﷺ کو دیکھ لے گی (اور بدتمیزی کا مظاہرہ کرے گی) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گی پھر آپ ﷺ قرآن پڑھنے لگے۔ آپ ﷺ اس کے ذریعے مضبوطی حاصل کر رہے تھے' جس طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا' آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

''اور جب تم قرآن پڑھو تو ہم تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان' جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں' ایک مستور پردہ ڈال دیں گے''۔

وہ عورت آئی وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر ٹھہر گئی اسے نبی اکرم ﷺ نظر نہیں آئے وہ بولی: اے ابوبکر! مجھے پتہ چلا ہے تمہارے آقا ﷺ نے ہماری ہجو بیان کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: جی نہیں! اس گھر کے پروردگار کی قسم! انہوں نے تمہاری ہجو بیان نہیں کی ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو وہ عورت مڑ گئی جاتی ہوئی وہ یہ کہہ رہی تھی: قریش یہ بات جانتے ہیں کہ میں ان کے سردار کی بیٹی ہوں۔

یہاں ولید نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یا شاید دوسرے کسی راوی نے نقل کیے ہیں:

''تو اُمّ جمیل غصے میں تھی وہ اپنی چادر اوڑھ کر بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی اس نے یہ کہا وہ شخص برباد ہو جائے جس کی مذمت کی گئی ہے'' تو جناب عبدالمطلب کی صاحبزادی اُمّ حکیم نے کہا:

''میں پاکدامن ہوں مجھ پر الزام عائد نہیں کیا جا سکتا۔ میں سمجھدار ہوں مجھے تعلیم نہیں دی جا سکتی ہم دونوں خواتین چچا زاد ہیں اور قریش اس بات سے بخوبی واقف ہیں''۔

۳۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ تَدْرُسَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ

اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا لَهَا: مَا اَشَدُّ مَا رَاَيْتِ الْمُشْرِكِيْنَ بَلَغُوا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَتْ: كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ قَعَدُوا فِي الْمَسْجِدِ يَتَذَاكَرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰلِهَتِهِمْ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامُوْا اِلَيْهِ، وَكَانُوْا اِذَا سَاَلُوْا عَنْ شَيْءٍ صَدَقَهُمْ، فَقَالُوْا: اَلَسْتَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا؟ فَقَالَ: بَلٰى . فَتَشَبَّثُوا بِهٖ بِاَجْمَعِهِمْ، فَاَتَى الصَّرِيْخُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقِيْلَ بَادِرْ صَاحِبَكَ . فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِنَا وَاِنَّ لَهٗ لَغَدَائِرَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَيْلَكُمْ (اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَائَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَّبِّكُمْ) قَالَ: فَلَهَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقْبَلُوْا عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، فَرَجَعَ اِلَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ فَجَعَلَ لَا يَمَسُّ شَيْئًا مِّنْ غَدَائِرِهٖ اِلَّا جَاءَ مَعَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ: تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ .

(اخرجه الموصلی فی المسند)

❁❁ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگوں نے ان سے دریافت کیا: آپ نے مشرکین کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ سخت سلوک کیا دیکھا ہے' تو انہوں نے بتایا: مشرکین مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اپنے معبودوں کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کا تذکرہ کررہے تھے وہ لوگ اسی حالت میں تھے کہ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ لوگ اٹھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے جب وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بات کو سچ قرار دیتے تھے۔

''انہوں نے دریافت کیا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ایسی بات نہیں کہی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں' تو وہ سب لوگ مل کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھپٹ پڑے تو کسی شخص نے بلند آواز میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارا ان سے کہا گیا: آپ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں سے نکلے اس وقت ان کے لمبے لمبے بال تھے۔ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور یہ کہتے جارہے تھے: تمہارا ستیاناس ہو کیا تم ایک ایسے صاحب کو قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتے ہیں: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلائل بھی آچکے ہیں''۔

راوی کہتے ہیں: تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوگئے (اور ان پر حملہ کردیا) جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں واپس تشریف لائے' تو ان کے جس بھی بال کو ہاتھ لگایا جاتا وہ ہاتھ میں آجاتا تھا' لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہی کہہ رہے تھے ''اے جلال اور اکرام والے' تو برکت والا ہے''۔

۳۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا اَسْمَاءُ لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ . (اخرجه البخاری فی الزکوة)

❁❁ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔

''اے اسماء! تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے سے نہ رکو ورنہ تم سے رزق کو روک لیا جائے گا''۔

۳۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ اُمِّهِ اَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَتَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ دَخَلَ الْحَجَّاجُ عَلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا: يَاأُمَّهْ اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْصَانِىْ بِكِ فَهَلْ لَكِ مِنْ حَاجَةٍ؟ فَقَالَتْ: مَا لِىْ مِنْ حَاجَةٍ وَلَسْتُ لَكَ بِاُمٍّ، وَلٰكِنِّىْ اُمُّ الْمَصْلُوْبِ عَلٰى رَاْسِ الثَّنِيَّةِ، وَلٰكِنِ انْتَظِرْ اُحَدِّثْكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ مِنْ ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ ـ فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَقَدْ رَاَيْنَاهُ تَعْنِى الْمُخْتَارَ وَاَمَّا الْمُبِيْرُ فَاَنْتَ ـ فَقَالَ الْحَجَّاجُ: مُبِيْرٌ لِّلْمُنَافِقِيْنَ ـ

(اخرجه البخاری فی الکبیر)

❁❁ ابومحیاۃ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا تو حجاج' سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے گزارش کی: اے اماں جان! امیر المومنین نے مجھے آپ کے بارے میں تلقین کی ہے' تو کیا آپ کو کوئی ضرورت ہے؟ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے اور میں تمہاری ماں نہیں ہوں۔ میں اس شخص کی ماں ہوں' جسے گھاٹی کے سرے پر مصلوب کیا گیا ہے۔

تم رکو! میں تمہیں وہ بات بتاتی ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''ثقیف قبیلے سے ایک نبوت کا جھوٹا دعوے دار اور ایک قتل و غارت گری کرنے والا پیدا ہوگا''۔

جہاں تک جھوٹے کا تعلق ہے' تو اسے تو ہم دیکھ چکے ہیں۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی مراد مختار ثقفی تھا' اور جہاں تک خون بہانے والے کا تعلق ہے' تو وہ تم ہو' تو حجاج بولا: میں منافقوں کا خون بہانے والا ہوں۔

۳۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَخُو الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِىْ بَكْرٍ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَامَعْشَرَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَرْفَعَنَّ امْرَاَةٌ مِّنْكُنَّ رَاْسَهَا قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ الْاِمَامُ رَاْسَهُ ـ مِنْ ضِيقِ ثِيَابِ الرِّجَالِ ـ(اخرجه البيهقى فى الصلوة)

❁❁ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے مومن خواتین کے گروہ! کوئی بھی عورت اپنا سر امام کے اٹھنے سے پہلے نہ اٹھائے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے فرمائی) کیونکہ مردوں کے کپڑے چھوٹے ہوتے تھے''۔

۲۵ – مسند أم كلثوم بنت عقبة(؛)

سیّدہ اُمِّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۳۰– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرُوْنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ . قَالَ سُفْيَانُ: وَلَمْ اَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الْكَاشِحُ الْعَدُوُّ .(اخرجه فى مجمع الزوائد)

❁❁ سیّدہ اُمِّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے افضل صدقہ وہ ہے' جو دشمنی رکھنے والے رشتے دار پر کیا جائے''۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے یہ روایت زہری سے نہیں سنی ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: (روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''کاشح'' کا مطلب دشمن ہے۔

۳۳۱– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ اَكْذِبَ اَهْلِيْ؟ قَالَ: لَا، فَلَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْكَذِبَ . قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَصْلِحُهَا وَاَسْتَطِيْبُ نَفْسَهَا . قَالَ: لَا جُنَاحَ عَلَيْكَ .

(اخرجه البخارى فى الصلح)

❁❁ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کرے کیا مجھے کوئی گناہ ہوگا اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ جھوٹ بولتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! لیکن اللہ تعالیٰ جھوٹ کو پسند نہیں کرتا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اس کے ساتھ مصالحت کرنے کے لیے ایسا کرتا ہوں' یا اسے خوش کرنے کے لیے ایسا کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تمہیں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

(؛) آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سوتیلی بہن ہیں۔ انہوں نے مکہ میں اسلام قبول کیا اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر انہوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ جب سیّدہ اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا مدینہ منورہ آئیں تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ شادی کی۔ وہ جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ انہوں نے انہیں طلاق دی تو اس کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کی شادی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔ ''لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا شخص جھوٹا نہیں ہوتا۔ اگر اس کا ارادہ نیک ہو''۔

۲۶ - مسند أسماء بنت عميس(ﷺ)

سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِىْ جَعْفَرٍ تُصِيْبُهُمُ الْعَيْنُ اَفَاَسْتَرْقِىْ لَهُمْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، لَوْ كَانَ شَىْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ ۔(اخرجه الترمذى فى الطب)

❀❀ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ(صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کو نظر لگ جاتی ہے' تو کیا میں انہیں دم کر دیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاسکتی' تو نظر لگنا اس سے سبقت لے جاتا۔

(ﷺ) سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے نسب کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم انہیں ابتداء میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ کی پہلی شادی حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ شادی کی۔ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو حبشہ اور مدینہ منورہ دونوں کی طرف ہجرت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

۲۷ - مسند أم هانیء بنت أبی طالب (؏)

سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰی عَقِيلٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: اَتَانِیْ يَوْمَ الْفَتْحِ حَمَوَانِ لِیْ فَاَجَرْتُهُمَا، فَجَاءَ عَلِیٌّ يُرِيدُ قَتْلَهُمَا، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ قُبَّتِهٖ بِالْاَبْطَحِ بِاَعْلٰی مَكَّةَ فَلَمْ اَجِدْهُ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ - فَلَهِیَ كَانَتْ اَشَدَّ عَلَیَّ مِنْ عَلِیٍّ - فَقَالَتْ: تُؤْوِينَ الْكُفَّارَ وَتُجِيرِينَهُمْ وَتَفْعَلِينَ وَتَفْعَلِينَ ـ فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی وَجْهِهٖ رَهَجَةُ الْغُبَارِ فَقَالَ: يَافَاطِمَةُ اسْكُبِیْ لِیْ غُسْلاً ـ فَسَكَبَتْ لَهٗ غُسْلاً فِیْ جَفْنَةٍ، لَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَثَرِ الْعَجِينِ فِيهَا، ثُمَّ سَتَرَتْ عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهٗ صَلَّاهَا قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَجَرْتُ حَمَوَيْنِ لِیْ وَاِنَّ ابْنَ اُمِّیْ عَلِیٌّ اَرَادَ قَتْلَهُمَا ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ ذٰلِكَ لَهٗ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ وَاَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ ـ(اخرجه صحیح ابن حباس)

❀❀ سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میرے دو دیور میرے پاس آئے میں نے ان دونوں کو پناہ دے دی حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تاکہ ان دونوں کو قتل کردیں، تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ کے بالائی علاقے ''ابطح'' میں اپنے خیمے میں تشریف فرما تھے وہاں میری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں ہوئی۔

میرا سامنا سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوا تو وہ میرے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی زیادہ سخت تھیں انہوں نے کہا: تم کفار کو ٹھکانہ دے رہی ہو، تم انہیں پناہ دے رہی ہو، تم یہ کررہی ہو اور تم وہ کررہی ہو۔ میں وہیں ٹھہری رہی۔

اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر گردوغبار کے اثرات تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! تم میرے لیے پانی تیار کرو تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک بڑے ٹب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی تیار کیا جس میں گندھے ہوئے آٹے کا نشان میں دیکھ رہی تھی۔

پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پردہ تان دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی کپڑا اوڑھ کر اس

(؏) ان کا اصل نام فاختہ بنت ابوطالب ہے۔ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سگی، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن ہیں۔ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز چاشت ادا کرنے کی روایت صرف انہی سے منقول ہے۔ ان کے سن وفات کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل سکا۔

کے مخالف سمتوں کو دونوں کندھوں پر ڈال کر آٹھ رکعات نماز ادا کی۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس سے پہلے اور بعد میں کبھی یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں نے اپنے دو دیوروں کو پناہ دی ہے۔

اور میرے ماں جائے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ایسا نہیں کر سکتا' جسے تم نے پناہ دی ہے اسے ہم بھی پناہ دیتے ہیں اور جس پر تم آمین کہتی ہو اس پر ہم بھی آمین کہتے ہیں۔

(یعنی جو تم قبول کرتی ہو اسے ہم بھی قبول کرتے ہیں)

۳۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ ۔(اخرجه البيهقى فى الصلوة)

❁ سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فتح مکہ کے موقع پر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے ایک کپڑا اوڑھ کر اسے مخالف سمت میں کندھوں پر ڈال کر آٹھ رکعات نماز ادا کی۔

۳۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ - وَلَمْ يَقُلْ لَنَا فِيْهِ سَمِعْتُ - قَالَ: سَاَلْتُ عَنْ صَلَاةِ الضُّحٰى فِیْ اِمَارَةِ عُثْمَانَ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُوْنَ فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا اَثْبَتَ لِیْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اُمَّ هَانِیءٍ، قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا مَرَّةً وَاحِدَةً يَوْمَ الْفَتْحِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: اِنْ كُنْتُ لَاَمُرُّ عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ (يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ) فَاَقُوْلُ: اَیُّ صَلَاةٍ صَلَاةُ الْاِشْرَاقِ فَهٰذِهٖ صَلَاةُ الْاِشْرَاقِ ۔(متفق عليه)

❁ عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں چاشت کی نماز کے بارے میں سوال کیا۔ اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد موجود تھی لیکن مجھے کوئی ایسا شخص نہیں مل سکا جو مجھے یہ بتا سکے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ نماز ادا کی ہے صرف سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا تھیں انہوں نے یہ بتایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فتح مکہ کے موقع پر ایک مرتبہ یہ نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

آپ ﷺ نے ایک کپڑے کو اس کے کنارے مخالف سمت میں اوڑھ کر آٹھ رکعات ادا کی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں جب یہ آیت تلاوت کرتا ہوں۔

''وہ شام کے وقت اور اشراق کے وقت پاکی بیان کرتی ہیں''۔

تو میں دریافت کرتا ہوں کہ اشراق کی نماز کون سی ہے' تو یہ اشراق کی نماز ہے۔

۲۸ - مسند خولة بنت حكيم (☼)

سیّدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ ابْنِ اَبِى سُوَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: زَعَمَتِ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ خَوْلَةُ ابْنَةُ حَكِيمٍ امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَ ابْنَي ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنَّكُمْ لَتُجَهِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَتُبَخِّلُوْنَ، وَاِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ، وَاِنَّ اٰخِرَ وَطْاَةٍ وَطَاَهَا رَبُّ الْعَالَمِيْنَ بِوَجٍّ -(اخرجه الترمذی فی البر وصله)

❀❀ عمر بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں: ایک نیک خاتون سیّدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا جو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک نواسے کو گود میں اٹھایا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

''تم لوگ (یعنی اولاد) آدمی کو لاپرواہ کر دیتی ہے اسے بزدل بنا دیتی ہے اسے کنجوس کر دیتی ہے۔ بے شک تم اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہو اور بے شک تمام جہانوں کا پروردگار کفار پر آخری گرفت ''وج'' کے مقام پر کرے گا (یہ طائف کے قریب ایک جگہ ہے)''

۳۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِنْسَانَ - يَعْنِيْ ابْنَ اِنْسَانَ بَطْنٌ مِّنَ الْعَرَبِ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ كَعْبٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: اِنَّ وَجًّا مُقَدَّسٌ، مِنْهُ عَرَجَ الرَّبُّ اِلَى السَّمَاءِ يَوْمَ قَضَى خَلْقَ الْاَرْضِ . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَجٌّ بِالطَّائِفِ .

❀❀ کعب الاحبار کہتے ہیں: ''وج'' ایک مقدس جگہ ہے یہ وہ جگہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تھا' تو یہاں سے اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف بلند ہو گیا تھا۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''وج'' طائف میں ہے۔

(☼) اس خاتون کے بارے میں صرف یہی پتہ چل سکا ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عورت کے احتلام کا حکم دریافت کیا تھا۔

٢٩ - مسند أم خالد بنت خالد(۞)

سیّدہ اُمّ خالد رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

٣٣٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ۔ قَالَ مُوسَى: وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْ اَحَدٍ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا ۔(اخرجه البخاری فی الدعوات)

❁❁ سیّدہ اُمّ خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے:
موسیٰ بن عقبہ نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اور کسی کی زبانی یہ بات نہیں سنی کہ سیّدہ اُمّ خالد رضی اللہ عنہا کے علاوہ کسی اور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہو)

٣٣٩- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَاَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً لَهَا اَعْلَامٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْاَعْلَامَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: سَنَاهُ سَنَاهُ ۔ قَالَ اَبُو بَكْرٍ يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ ۔(اخرجه البخاری فی اللباس)

❁❁ سیّدہ اُمّ خالد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حبشہ کی سرزمین سے آئی تو میں کم سن بچی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک چادر اوڑھنے کے لیے دی جس پر نقش ونگار بنے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک کے ذریعے ان نقش ونگار پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمارہے تھے: یہ کتنے اچھے ہیں۔ یہ کتنے اچھے ہیں۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: (روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''سناہ'' کا مطلب) اچھا ہونا ہے۔

(۞) ان کا تعلق قریش کے خانوادے بنوامیہ سے ہے۔ ان کی کنیت ''ام خالد رضی اللہ عنہا'' ہے اور یہ اسی سے مشہور ہوئی ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی سعید بن خالد حبشہ میں پیدا ہوئے تھے۔ سیّدہ اُمّ خالد رضی اللہ عنہا نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے شادی کی تھی۔ ان کے انتقال کے بارے میں کوئی روایت پتہ نہیں چل سکی۔

۳۰ - مسند أم الفضل بنت الحارث

سیّدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۴۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ تَمَّامُ بْنُ عَبَّاسٍ . فَقَالَ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَطُّ ذَكَرَ تَمَّامًا، مَا قَالَ لَنَا اِلَّا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهِ .(متفق علیہ)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ سیّدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ والمرسلٰت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

سفیان سے یہ کہا گیا: لوگ تو یہ کہتے ہیں: تمام بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت بیان کی ہے' تو سفیان نے کہا: میں نے تو زہری کو کبھی تمام بن عباس کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا۔

انہوں نے تو ہمیشہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ان کی والدہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۳۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: شَكَّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ بِاِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَشُكُّ النَّاسُ فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ فَاِذَا وُقِفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ .(اخرجه البخاری فی الاشربه)

❁❁ سیّدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کے بارے میں لوگوں کو شک ہوا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن بھجوایا جس میں دودھ موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا۔

سفیان نامی راوی اس روایت میں بعض اوقات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں۔

لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں شک ظاہر کیا' تو سیّدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوایا......

جب سفیان کو اس بات پر تنبیہ کی گئی تو انہوں نے کہا: یہ روایت سیّدہ اُمّ فضل رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

۳۱ - مسند أم أيوب

سیّدہ اُمّ ایوب رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّ اُمَّ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: نَزَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّفْنَا لَهُ طَعَامًا فِيْهِ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ، فَكَرِهَهُ وَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: كُلُوْا فَاِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ، اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُوْذِيَ صَاحِبِيْ .

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ هٰذَا الَّذِيْ يُحَدَّثُ بِهٖ عَنْكَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ ؟ فَقَالَ: حَقٌّ .(اخرجه ابن ابی شیبه)

❁❁ سیّدہ اُمّ ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں ٹھہرے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانے میں سبزی پکائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پسند نہیں آئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ اسے کھالو' کیونکہ میں تمہاری مانند نہیں ہوں میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں اپنے ساتھی (یعنی فرشتے) کو اذیت پہنچاؤں۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیارائے ہے؟ اس روایت کے بارے میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی جاتی ہے کہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے اذیت ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بالکل درست ہے۔

۳۴۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ: نَزَلْتُ عَلٰى اُمِّ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّةِ فَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، اَيَّهَا قَرَاْتَ اَصَبْتَ .(اخرجه ابن ابی شیبه فی فضائل القرآن)

❁❁ عبیداللہ بن ابویزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں سیّدہ اُمّ ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا تو انہوں نے مجھے بتایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے تم اس میں سے جو بھی قرأت کرو گے تو وہ ٹھیک ہوگی''۔

۳۲ – مسند أميمة بنت رقيقة

سیّدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۴۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَيْمَةَ بِنْتَ رُقَيْقَةَ تَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ: فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ . فَقُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا، يَارَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْنَا . فَقَالَ: اِنِّي لَا اُصَافِحُكُنَّ، اِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ . قَالَ اَبُو بَكْرٍ: قِيلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِيهِ: اُمَيْمَةُ بِنْتُ رُقَيْقَةَ نَسِيبَةُ خَدِيجَةَ . فَقَالَ سُفْيَانُ: هِيَ نَسِيبَةُ خَدِيجَةَ، وَلَمْ يَقُلْهُ لَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ -(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ سیّدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے چند خواتین سمیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جہاں تک تمہاری استطاعت ہوگی اور جتنی تم میں طاقت ہوگی (تم ان احکام پر عمل کروگی)"۔

میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے ہماری اپنی جان سے زیادہ رحم دل ہے۔

یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بیعت لے لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ مصافحہ نہیں کروں گا میرا ایک سو خواتین کے ساتھ گفتگو کرنا اسی طرح ہے، جس طرح میں ایک خاتون کے ساتھ بات کروں۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان سے یہ کہا گیا: دوسرے محدثین نے تو یہ بات بیان کی ہے کہ یہ روایت سیّدہ امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے، جو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی رشتہ دار تھیں۔ تو سفیان نے کہا: وہ سیّدہ خدیجہ کی بہن کی بیٹی (بھانجی) تھیں۔

تاہم ابن المنکدر نے ہمیں یہ روایت سناتے ہوئے ان الفاظ کا تذکرہ نہیں کیا۔

۳۳ - مسند الربیع بنت معوذ (ﷺ)

سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۴۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: اَرْسَلَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اِلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ اَسْاَلُهَا عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَهَا، فَاَتَيْتُهَا فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ اِنَاءً يَكُوْنُ مُدًّا اَوْ مُدًّا وَرُبُعًا بِمُدِّ هِشَامٍ فَقَالَتْ: بِهٰذَا كُنْتُ اُخْرِجُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَضُوْءَ، فَيَبْدَاُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ، ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْثِرُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَاْسِهِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا، وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، قَالَتْ: وَقَدْ جَائَنِيْ ابْنُ عَمٍّ لَكَ فَسَاَلَنِيْ عَنْهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا غُسْلَيْنِ وَمَسْحَتَيْنِ - يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَوَصَفَ لَنَا سُفْيَانُ الْمَسْحَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى قَرْنَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا اِلٰى جَبْهَتِهِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا فَوَضَعَهُمَا عَلٰى قَرْنَيْهِ مِنْ وَسْطِ رَاْسِهِ، ثُمَّ مَسَحَ اِلٰى قَفَاهُ.

قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ عَجْلَانَ حَدَّثَنَاهُ اَوَّلًا عَنِ ابْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ فَزَادَ فِي الْمَسْحِ قَالَ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ قَرْنَيْهِ عَلٰى عَارِضَيْهِ حَتّٰى بَلَغَ اَطْرَافَ لِحْيَتِهِ، فَلَمَّا سَاَلْنَا ابْنَ عَقِيْلٍ عَنْهُ لَمْ يَصِفْ لَنَا فِي الْمَسْحِ الْعَارِضَيْنِ، وَكَانَ فِيْ حِفْظِهِ شَيْءٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُلَقِّنَهُ - (اخرجه البيهقى فى الطهارة)

❁ عبداللہ بن محمد کہتے ہیں: امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سیّدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں دریافت کروں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں وضو کیا تھا میں اس خاتون کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک برتن نکال کر مجھے دکھایا جس میں ایک ''مد'' یا ایک شاید ایک ''مد'' اور ایک چوتھائی ''مد'' پانی آتا ہوگا۔

انہوں نے بتایا: میں اس برتن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی رکھتی تھی۔

(ﷺ) سیّدہ ربیع رضی اللہ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلے ''خزرج'' کی شاخ ''بنونجار'' سے ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے اسلام قبول کرلیا تھا۔ انہوں نے غزوات میں شرکت کی ہے جس میں یہ زخمیوں کی دیکھ بھال کرتی تھیں اور انہیں پانی پلایا کرتی تھیں۔ انہوں نے غزوۂ حدیبیہ میں بھی شرکت کی تھی اور بیعت رضوان میں بھی انہیں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

نبی اکرم ﷺ آغاز کرتے ہوئے پہلے دونوں ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے تین مرتبہ دھوتے تھے' پھر آپ ﷺ تین مرتبہ کلی کرتے تھے اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے تھے اور تین مرتبہ اپنا چہرہ دھوتے تھے' پھر دونوں بازو تین مرتبہ دھوتے تھے' پھر اپنے سر مبارک کا آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف مسح کرتے تھے۔ پھر دونوں پاؤں تین' تین مرتبہ دھوتے تھے۔

پھر اس خاتون نے بتایا' تمہارے چچازاد میرے پاس آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے اس بارے میں دریافت کیا تھا میں نے انہیں بتایا تو وہ بولے: مجھے اللہ کی کتاب میں صرف دو چیزوں کو دھونے اور دو چیزوں پر مسح کا حکم ملتا ہے۔

اس خاتون کی مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے ہمارے سامنے مسح کا طریقہ کر کے دکھایا انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ مانگ کے دونوں اطراف پر رکھے پھر ان کے ذریعے اپنی پیشانی تک مسح کیا پھر انہوں نے سر کے درمیان میں مانگ کے دونوں کناروں پر دونوں ہاتھ رکھے پھر پیچھے گردن تک مسح کیا۔

سفیان کہتے ہیں: ابن عجلان نے پہلے یہ روایت ابن عقیل کے حوالے سے سیّدہ ربیع رضی اللہ عنہا سے نقل کی تھی اور انہوں نے مسح کے بارے میں مزید یہ الفاظ نقل کیے۔

''پھر وہ اپنے دونوں کناروں کا مسح کرتے ہوئے رخساروں تک آئے' یہاں تک کہ داڑھی کے کنارے تک آئے''۔

جب ہم نے ابن عقیل سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے رخساروں پر مسح کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

ان کے حافظے میں کچھ کمزوری تھی اس لیے میں نے انہیں تلقین کرنے کو پسند نہیں کیا۔

٣٤ - مسند أم قيس بنت محصن الأسدية

سیّدہ اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

٣٤٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةَ تَقُوْلُ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِّیْ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ .

(اخرجه البخاری فی الطهارة)

❁❁ سیّدہ اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اپنے ایسے چھوٹے بیٹے کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا۔

٣٤٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ تَقُوْلُ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِّیْ وَقَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلٰى مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ ؟ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ، فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ، يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ . قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَسَّرَ لَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُفَسِّرْ لَنَا خَمْسَةً . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: الْعُوْدُ الْهِنْدِيُّ هُوَ الْقُسْطُ .(اخرجه البخاری فی الطب)

❁❁ سیّدہ اُمّ قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اپنے بیٹے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے اس کے حلق میں ورم کی وجہ سے اس کا گلا ملا ہوا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح گلا مل کر اپنے بچوں کو کیوں تکلیف پہنچاتی ہو؟ تم پر لازم ہے کہ تم عود ہندی استعمال کرو، کیونکہ اس میں سات قسم کی شفائیں ہیں۔ حلق میں ورم کی صورت میں اسے ناک میں ڈالا جائے گا اور ذات الجنب کی صورت میں اسے زبان کے نیچے ٹپکایا جائے گا۔

زہری کہتے ہیں: عبیداللہ نامی راوی نے دو چیزوں کا ذکر کر دیا باقی پانچ کا تذکرہ نہیں کیا (یعنی باقی کون سی پانچ بیماریوں کے لیے شفا ہے؟)

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عود ہندی سے مراد "قسط" ہے۔

۳۵ - مسند أم كرز الخزاعية

سیّدہ اُمّ کرز رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۴۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّهُ سَمِعَ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ، لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا ۔(موارد الظمان)

❁❁ سیّدہ اُمّ کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عقیقہ کرتے ہوئے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی۔

وہ مذکر ہوں' یا مؤنث ہوں (یعنی بکرا ہو یا بکری) تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

۳۴۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ اَنَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ مَيْسَرَةَ الْفِهْرِيَّةَ مَوْلَاتَهُ الَاخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ اُمَّ كُرْزٍ الْخُزَاعِيَّةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِي الْعَقِيْقَةِ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ ۔(موارد الظمان)

❁❁ سیّدہ اُمّ کرز خزاعیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں ذبح کی جائیں گی اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے گی۔

۳۵۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّهُ سَمِعَ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اُمَّ كُرْزٍ الْكَعْبِيَّةَ تَقُوْلُ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ اَطْلُبُ مِنْهُ مِنْ لُحُوْمِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا ۔

❁❁ سیّدہ اُمّ کرز کعبیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حدیبیہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی کے جانور کا گوشت طلب کروں' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دو''۔

۳۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّهُ سَمِعَ سِبَاعَ بْنَ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ كُرْزٍ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ ۔ وَكَانَ سُفْيَانُ يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ زَمَانًا

ثُمَّ حَدَّثَ بِهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سِبَاعٍ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ، وَذَكَرَ اَنَّهُ كَانَ يَتْرُكُ اِسْنَادَهُ حَتّٰى اَثْبَتَهُ الْبَعْدُ .

(اخرجه ابن عبدالبر فى التمهيد)

❁❁ سیّدہ اُمّ کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نبوت ختم ہوگئی ہے اور بشارت آمیز خواب باقی رہ گئے ہیں۔

(امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) سفیان ایک طویل عرصے تک اس روایت کو عبید اللہ نامی راوی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' حدیث کے طور پر نقل کرتے رہے۔ پھر انہوں نے یہ روایت اس کے والد کے حوالے سے ''سباع'' نامی راوی کے حوالے سے سیّدہ اُمّ کرز رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی۔

پھر انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ پہلے انہوں نے اس کی سند کو ترک کیا تھا' اور بعد میں اسے ثابت رکھا۔

۳۶ - مسند أم حرام (✪)

سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۵۲- اَخبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ الْمُؤَدِّبُ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فِىْ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَاَرْبَعِمِائَةٍ فَاَقَرَّ بِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنُ الصَّوَّافِ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيُّ الرَّمْلِيُّ عَنْ يَّعْلَى بْنِ شَدَّادِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ حَرَامٍ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُزَاةَ الْبَحْرِ: لِلْمَائِدِ اَجْرُ شَهِيدٍ، وَلِلْغَرِقِ اَجْرُ شَهِيدَيْنِ. قَالَتْ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّجْعَلَنِىْ مِنْهُمْ. قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ. فَغَزَتِ الْبَحْرَ فَلَمَّا خَرَجَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَسَقَطَتْ فَمَاتَتْ. (اخرجه ابوداؤد فی الجهاد)

❀❀ سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحری جنگ کا تذکرہ کیا اور ارشاد فرمایا: اس میں جس شخص کا سر چکرائے گا اسے بھی شہید کا اجر ملے گا اور جو شخص ڈوب جائے گا اسے دو شہیدوں کا اجر ملے گا۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کردے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ! تو اسے بھی ان میں شامل کردے''۔

وہ خاتون بحری جنگ میں شریک ہوئیں جب وہ وہاں سے باہر آئیں تو سواری پر سوار ہوئیں تو اس سے گر کر فوت ہو گئیں۔

(✪) سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ ''بنونجار'' سے ہے۔ آپ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خالہ ہیں۔ ان کی پہلی شادی عمرو بن قیس انصاری سے ہوئی تھی جنہوں نے غزوۂ اُحد میں شہادت پائی۔ اس کے بعد ان کی شادی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے بھیجی جانے والی ایک سمندری مہم میں شریک ہوئی تھیں جس سے واپسی پر ان کا انتقال ہوا۔

۳۷ - مسند أم شريك(☼)

سیّدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ الْحَجَبِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ اَخْبَرَتْنِي اُمُّ شَرِيكٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ -(اخرجه البيهقى فى الحج)

☼☼ سیّدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گرگٹ (یا چھپکلی) کو مارنے کی ہدایت کی تھی۔

(☼) سیدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا کا اصل نام ''غزیلہ'' ہے اور ایک روایت کے مطابق ان کا نام ''غزیہ'' ہے۔ان کا تعلق بنو عامر بن لوی سے ہے۔ان کے بارے میں مؤرخین کے بیانات مختلف ہیں اور ان کے سن وفات کا پتہ نہیں چل سکا۔

۳۸ - مسند بکیرۃ

سیّدہ بکیرہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ بُقَيْرَةَ امْرَاَةِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اَبِىْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: يَاهٰؤُلَاءِ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَيْشٍ قَدْ خُسِفَ بِهِ قَرِيْبًا فَقَدْ اَظَلَّتِ السَّاعَةُ ۔

(اخرجه ابن الحجر فی الاصابه)

❁❁ سیّدہ بکیرہ رضی اللہ عنہا جو حضرت قعقاع بن ابوحدرد رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے لوگو! جب تم کسی لشکر کے بارے میں یہ سنو کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا ہے' تو پھر (سمجھ لینا) قیامت قریب ہوگی''۔

۳۹ - مسند بسرة بنت صفوان

سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ قَالَ تَذَاكَرَ اَبِي وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَذَكَرَ عُرْوَةُ مَسَّ الذَّكَرِ، فَقَالَ اَبِي: اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ مَا سَمِعْتُ بِهٖ . قَالَ عُرْوَةُ: بَلٰى، اَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَنَّهٗ سَمِعَ بُسْرَةَ بِنْتَ صَفْوَانَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ . فَقُلْتُ لِمَرْوَانَ: فَاِنِّيْ اَشْتَهِي اَنْ تُرْسِلَ اِلَيْهَا، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا - وَاَنَا شَاهِدٌ - رَجُلًا - اَوْ قَالَ: حَرَسِيًّا - فَجَاءَ الرَّسُوْلُ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اِنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَسَّ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ .(اخرجه صحيح ابن حبان)

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر کہتے ہیں: میرے والد اور عروہ بن زبیر کے درمیان اس بارے میں بحث ہوگئی کہ کون سے عمل کے بعد وضو کیا جاتا ہے (یعنی وضو کو توڑنے والی چیزیں کون سی ہیں؟)

تو عروہ نے ان میں شرمگاہ کو چھونے کا بھی ذکر کیا' تو میرے والد نے یہ بات بتائی یہ ایک ایسی چیز ہے' جس کے بارے میں' میں نے کچھ نہیں سنا عروہ نے کہا: ایسا ہی ہے۔ مجھے مروان بن حکم نے یہ بات بتائی ہے کہ اس نے سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے وہ وضو کرے''۔

تو میں نے مروان سے کہا: میری یہ خواہش ہے تم ان خاتون کو پیغام بھجواؤ اس نے انہیں پیغام بھجوایا میں اس وقت وہاں موجود تھا۔

شاید اس نے ایک آدمی کو بھیجا یا کسی سپاہی کو بھیجا تو اس خاتون کے پاس سے وہ پیغام رساں واپس آیا اور بولا: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اسے وضو کرلینا چاہیے۔

٤٠ - مسند خولة بنت قيس امرأة حمزة بن عبدالمطلب (✿)

سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا، جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں، سے منقول روایات

٣٥٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ عُبَيْدٍ سَنُوطَا قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ امْرَاَةَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَاكِرُ حَمْزَةَ الدُّنْيَا فَقَالَ: اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُورِكَ لَهُ فِيهَا، وَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِي مَالِ اللّٰهِ وَمَالِ رَسُولِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ يَلْقَاهُ . وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(اخرجه صحيح ابن حبان)

✿ سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دنیا کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' جو اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے مال اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں تصرف کرنے والے (یعنی ناحق طور پر اسے حاصل کرنے والے) کے لیے اس دن آگ ہوگی جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا"۔

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"قیامت کے دن"۔

(✿) سیّدہ خولہ بنت قیس بن فہد رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔ ان کی کنیت "اُمِّ محمد" ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد انہوں نے انصار کے ایک شخص حضرت نعمان بن عجلان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ یہ خاتون خود بھی انصار کے قبیلے بنو نجار سے تعلق رکھتی تھیں۔

٤١ - مسند كبشة

سیّدہ کبشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ كَبْشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَشَرِبَ مِنْ فِىْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ، قَالَتْ: فَقَطَعْتُ فَمَ الْقِرْبَةِ . وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: كَبْشَةُ اَوْ كُبَيْشَةُ، وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ قَوْلُ كُبَيْشَةَ .(اخرجه صحيح ابن حبان)

❀❀ سیّدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے کھڑے ہوکر پانی پیا۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے مشکیزے کے منہ کو کاٹ لیا۔

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات خاتون کا نام کبشہ ذکر کیا ہے اور بعض اوقات کبیشہ ذکر کیا ہے۔

اور اکثر اوقات انہوں نے ان کا نام کبیشہ ذکر کیا ہے۔

٤٢ - مسند عمة حصين بن محصن

حصین بن محصن کی پھوپھی سے منقول روایات

۳۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ قَالَتْ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَقَالَ: يَاهٰذِهِ، اَذَاتُ بَعْلٍ اَنْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ـ قَالَ: فَاَيْنَ اَنْتِ مِنْهُ؟ قَالَتْ فَقُلْتُ: مَا اٰلُو اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ ـ قَالَ: فَاَيْنَ اَنْتِ مِنْهُ فَاِنَّهُ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ ـ(اخرجه الحاكم فی المستدرک)

❁ حصین بن محصن اپنی پھوپھی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں کسی کام کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عورت! کیا تم شادی شدہ ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے شوہر سے غافل کیوں ہو؟

وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے عرض کی: میں اس کے حوالے سے صرف اسی کوتاہی کی مرتکب ہوتی ہوں؟ جس سے میں عاجز آ جاؤں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کا خیال کیوں نہیں رکھتی ہو؟ وہ تمہاری جنت ہے اور وہ تمہاری جہنم ہے۔

٤٣ - مسند أم معبد

سیّدہ اُمّ معبد رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ اَخْبَرَنِی مَعْبَدُ بْنُ كَعْبٍ عَنْ اُمِّهِ - وَكَانَتْ قَدْ صَلَّتِ الْقِبْلَتَيْنِ - قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْخَلِيطَيْنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ اَنْ يُنْتَبَذَ قَالَ: انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ -(اخرجه ابن عبدالبر فی التمهید)

❁❁ معبد بن کعب اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہ وہ خاتون ہیں' جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہوئی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو ملی ہوئی چیزوں کے استعمال سے منع کرتے ہوئے سنا ہے: یعنی کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ تیار کی جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں میں سے ہر ایک کی الگ سے نبیذ تیار کرو۔

۳٦۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمِّهٖ اَوْ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَلَّمْنَ يَاهٰؤُلَاءِ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ ۔

❁❁ معبد بن کعب اپنے چچا یا شاید اپنی والدہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''اے خواتین! تم لوگ یہ بات جان لو۔ لباس میں' تواضع اختیار کرنا ایمان کا حصہ ہے''۔

٤٤ – مسند أم سليمان بن عمرو

ام سلیمان بن عمرو رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

٣٦١ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّهِ قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِیْ الْجَمْرَةَ مِنْ بَطْنِ الْوَادِی وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ، لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَعَلَيْكُمْ مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ .

(اخرجه ابوداؤد فی المناسک)

❁❁ سلیمان بن عمرو اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو بطن وادی سے جمرہ کو کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ اس وقت خچر پر سوار تھے اور فرما رہے تھے: اے لوگو! تم اطمینان رکھو تم ایک دوسرے کو تنگ نہ کرو اور تم پر لازم ہے کہ اتنی (چٹکی میں آجانے والی) کنکریاں استعمال کرو۔

٤٥ - مسند أم حصين

سیّدہ اُمّ حصین رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

٣٦٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ اَبِي اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ مُتَلَفِّعٌ بِبُرْدَةٍ وَعَضَلَتُهُ تَرْتَجُّ .(اخرجه الترمذی فی الجهاد)

❁❁ سیّدہ اُمّ حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اوڑھی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پٹھے حرکت کررہے تھے (یعنی جوش کا اظہار ہورہا تھا)۔

٤٦ - مسند أم عطية الأنصارية (✿)

سیّدہ اُمّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

٣٦٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ اَبِي تَمِيمَةَ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُورًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ، فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي . فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ، فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ: اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ .(اخرجه البخاري في الوضوء)

✿✿ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دینے لگی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے تین یا پانچ یا اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور بھی ملا دینا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تھوڑا سا کافور ملا دینا۔ جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔

(وہ خاتون بیان کرتی ہیں) جب ہم لوگ فارغ ہوئے اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں دی اور ارشاد فرمایا: اسے اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

٣٦٤- قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَاهُ اَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ: وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ .(ايضا)

✿✿ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "ہم نے ان صاحبزادی کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں"۔

٣٦٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ امْرَاَةٍ عَنْ اُخْتِهَا - وَكَانَ زَوْجُهَا قَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَهِيَ مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ

(✿) سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کا نام نسیبہ بنت حارث ہے۔ آپ کا تعلق انصار سے ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ٧ غزوات میں شریک ہوئی ہیں جس میں وہ مردوں کے لئے کھانا پکاتی تھیں ان کے سامان کی حفاظت کیا کرتی تھیں۔ بیماروں کی تیمارداری کرتی تھیں اور زخمیوں کو مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو انہیں غسل دینے والی خواتین میں سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بھی شامل تھیں اور اسی موضوع سے متعلق ایک حدیث بھی صحیح بخاری میں منقول ہے۔ انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی ان کی وفات کے

بارے میں پتہ نہیں چل سکا۔

مِنْهَا - فَقَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِى الْكَلْمَى وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضَى قَالَتْ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلَى اَحَدٍ مِنَّا جُنَاحٌ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ اَنْ لَّاتَشْهَدَ الْعِيْدَ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِتُلْبِسْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَتَشْهَدُ الْعِيْدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔(اخرجه البخاری فی الحيض)

❁❁ حفصہ بنت سیرین ایک خاتون کے حوالے سے ان کی بہن کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: ان کے شوہر نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ دس سے زیادہ غزوات میں شرکت کی تھی اور وہ خود نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چھ غزوات میں شریک ہوئی تھیں۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہم خواتین زخمیوں کو دوائی دیا کرتی تھیں اور بیماروں کا خیال رکھا کرتی تھیں۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا: کیا ہم میں سے کسی ایک (عورت کو) کوئی گناہ ہوگا کہ اگر اس کے پاس چادر نہ ہو تو وہ عید کی نماز میں شریک نہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی بہن اپنی چادر میں سے کچھ اسے بھی پہنا دے لیکن وہ عورت عید اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو۔

۳۶۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ فَسَاَلْنَا اُمَّ عَطِيَّةَ: هَلْ سَمِعْتِ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ بِاَبَا - وَكَانَتْ اِذَا حَدَّثَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: بِاَبَا - سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَلْيَشْهَدْنَ الْعِيْدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ مُصَلَّى الْمُسْلِمِيْنَ ۔(ايضا)

❁❁ حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں: ہم نے سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میرے والد کی قسم۔ (راوی خاتون کہتی ہیں)

سیّدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کا یہ معمول تھا کہ جب بھی وہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی بات بیان کرتی تھیں، تو ساتھ یہ کہتی تھیں میرے والد کی قسم۔

(انہوں نے بتایا) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"عید کے دن جوان پردہ دار خواتین کو بھی (گھروں سے) لے آؤ وہ عید اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں البتہ حیض والی خواتین مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے الگ رہیں گی"۔

۴۷ - مسند فاطمة بنت قيس الفهرية

سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے منقول روایات

۳۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَدِمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ الْكُوفَةَ عَلَى اَخِيهَا الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ - وَكَانَ عَامِلاً عَلَيْهَا - فَاَتَيْنَاهَا فَسَاَلْنَاهَا فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلاَقِي وَخَرَجَ اِلَى الْيَمَنِ، فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَطَلَبْتُ النَّفَقَةَ فَقَالَ بِكُمِّهِ هٰكَذَا، وَاسْتَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ، وَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ كُمَّهُ فَوْقَ رَاْسِهِ: اسْمَعِي مِنِّيْ يَابِنْتَ اٰلِ قَيْسٍ، اِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِلْمَرْاَةِ اِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا رَجْعَةٌ، فَاِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ فَلاَ سُكْنٰى لَهَا وَلاَ نَفَقَةَ . ثُمَّ قَالَ لِيْ: اعْتَدِّي عِنْدَ اُمِّ شَرِيْكٍ بِنْتِ اَبِي الْعَكَرِ . ثُمَّ قَالَ: تِلْكَ امْرَاَةٌ يُتَحَدَّثُ عِنْدَهَا، اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ مَحْجُوبُ الْبَصَرِ فَتَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَلاَ يَرَاكِ ۔(اخرجه مسلم فی الطلاق)

❁❁ امام شعبی بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کوفہ تشریف لائیں وہ اپنے بھائی ضحاک بن قیس کے ہاں آئی تھیں جو وہاں کے گورنر تھے' تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے اس خاتون سے سوال کیا' تو انہوں نے بتایا: میں عمرو بن حفص کی بیوی تھی اس نے مجھے طلاق دی تو طلاق بتہ دے دی اور خود یمن چلے گئے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور خرچ کا مطالبہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آستین کو اس طرح کرتے ہوئے فرمایا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے پردہ کیا تھا۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی آستین اپنے سر پر بلند کر کے (یہ کر کے دکھایا)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے قیس کی اولاد! کی صاحبزادی۔ رہائش اور خرچ کا حق اس عورت کو ملتا ہے' جب اس کے شوہر کو اس سے رجوع کرنے کا حق ہو' لیکن جب شوہر کے لیے اس سے رجوع کرنے کا حق نہ ہو' تو عورت کو رہائش اور خرچ کا حق نہیں ملے گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم اُمّ شریک بنت ابوالعکر رضی اللہ عنہا کے ہاں عدت بسر کرو۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک ایسی عورت ہے' جس کے ہاں لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے' تو ابن اُمّ مکتوم کے ہاں

عدت بسر کرؤ کیونکہ وہ ایک نابینا شخص ہے۔

اگر تم اپنی چادر اتاردوگی تو بھی وہ تمہیں دیکھ نہیں سکے گا۔

۳۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَدِمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ الْفِهْرِيَّةُ الْكُوفَةَ عَلٰى اَخِيهَا الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ - وَكَانَ قَدِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْهَا - فَاَتَيْنَاهَا نَسْاَلُهَا فَقَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ: اِنِّي لَمْ اَخْطُبْكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ لِحَدِيْثٍ حَدَّثَنِيهِ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ مَنَعَنِيْ سُرُوْرُهُ الْقَائِلَةَ، حَدَّثَنِيْ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ عَنْ بَنِيْ عَمٍّ لَهُ اَنَّهُمْ اَقْبَلُوْا فِي الْبَحْرِ مِنْ نَاحِيَةِ الشَّامِ فَاَصَابَتْهُمْ فِيْهِ رِيْحٌ عَاصِفٌ فَاَلْجَاَتْهُمْ اِلٰى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ، فَاِذَا هُمْ فِيْهَا بِدَابَّةٍ اَهْدَبِ الْقُبَالِ فَقُلْنَا: مَا اَنْتِ يَادَابَّةُ؟ فَقَالَتْ: اَنَا الْجَسَّاسَةُ ـ فَقُلْنَا: اَخْبِرِيْنَا ـ فَقَالَتْ: مَا اَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ وَلَا مُسْتَخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا، وَلٰكِنْ فِيْ هٰذَا الدَّيْرِ رَجُلٌ بِالْاَشْوَاقِ اِلٰى اَنْ يُّخْبِرَكُمْ وَتُخْبِرُوْنَهُ ـ فَدَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا نَحْنُ بِرَجُلٍ اَعْوَرَ مَوْثُوقٍ بِالسَّلَاسِلِ يُظْهِرُ الْحُزْنَ كَثِيْرِ التَّشَكِّي، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: اَفَاتَّبَعْتُمْ؟ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: مَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ ؟ قُلْنَا: عَلٰى حَالِهَا يَسْقِيْ اَهْلُهَا مِنْ مَائِهَا وَتَسْقِيْ زَرْعَهُمْ ـ قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ؟ فَقَالُوْا: يُطْعِمُ جَنَاهُ كُلَّ عَامٍ ـ قَالَ: فَمَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ قَالُوْا: يَشْرَبُ مِنْهَا اَهْلُهَا وَيَسْقُوْنَ مِنْهَا مَزَارِعَهُمْ ـ قَالَ: فَلَوْ يَبِسَتْ هٰذِهِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِيْ هٰذَا، فَلَمْ اَدَعْ بِقَدَمَيَّ هَاتَيْنِ مَنْهَلاً اِلَّا وَطِئْتُهُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ ـ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِلٰى هٰذَا انْتَهٰى سُرُوْرِيْ ـ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْهَا شُعْبَةٌ اِلَّا وَعَلَيْهَا مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيْفَهُ يَرُدُّهُ مِنْ اَنْ يَدْخُلَهَا ـ قَالَ الشَّعْبِيُّ فَلَقِيتُ الْمُحَرَّرَ بْنَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيْهِ: وَمَكَّةَ ـ وَقَالَ: مِنْ نَحْوِ الْمَشْرِقِ وَمَا هُوَ مِنْ نَحْوِ الْمَشْرِقِ وَمَا هُوَ مِنْ نَحْوِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ ـ قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَلَقِيتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ ـ(اخرجه مسلم فى الفتن)

❀❀ امام شعبی بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کوفہ میں اپنے بھائی حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائیں جنہیں وہاں کا گورنر بنایا گیا تھا۔

تو ہم اس خاتون کی خدمت میں ان سے دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے اس خاتون نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عین دوپہر کے وقت ہمیں خطبہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں کسی چیز کی رغبت دلانے کے لیے یا کسی چیز سے ڈرانے کے لیے خطبہ نہیں دیا بلکہ ایک واقعے کی وجہ سے میں تمہیں خطبہ دے رہا ہوں جو تمیم داری نے مجھے بتایا ہے۔ اور اس خوشی کی وجہ سے میں نے دوپہر کو آرام نہیں کیا۔

تمیم داری نے اپنے چچازاد کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ وہ لوگ سمندر میں سفر کرتے ہوئے شام کی طرف جارہے تھے۔

اسی دوران تیز ہوا چلنے لگی تو ان لوگوں نے سمندر میں موجود ایک جزیرے میں پناہ لی تو وہاں ایک جانور تھا جس کی بھنویں لمبی

تھیں ہم نے کہا: اے جانور! تم کیا چیز ہو اس نے جواب دیا: میں جسّاسہ ہوں ہم نے کہا: تم ہم کو کچھ بتاؤ۔

اس نے کہا: نہ تو میں تمہیں کچھ بتاؤں گی اور نہ ہی میں تم سے کچھ معلوم کرنا چاہتی ہوں۔

تاہم اس عبادت گاہ میں ایک شخص ہے جو اس بات کا مشتاق ہے کہ وہ تمہیں کچھ بتائے اور تم اسے کچھ بتاؤ۔

(وہ صاحب کہتے ہیں) ہم اس عبادت گاہ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک کانا شخص موجود تھا جو بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا اور غم کا اظہار کر رہا تھا وہ شکایت بکثرت کر رہا تھا جب اس نے ہمیں دیکھا تو بولا: کیا تم لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی پیروی کر لی ہے؟ ہم نے اسے اس بارے میں بتایا۔

اس نے دریافت کیا: بحیرہ طبریہ کا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا: وہ اپنی اصل حالت میں ہے اس کے آس پاس کے لوگ اس کے پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور اپنے کھیتوں کو بھی سیراب کرتے ہیں۔

اس نے دریافت کیا: عمان اور بیسان کے درمیان موجود کھجوروں کے باغ کا کیا حال ہے؟

تو ان لوگوں نے بتایا: وہ ہر سال اپنا پھل دیتے ہیں اس نے دریافت کیا: ''زرع'' کے چشمے کا کیا حال ہے؟

لوگوں نے کہا: وہاں کے لوگ اس کا پانی پیتے ہیں اور اس کے ذریعے اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔

تو وہ بولا: اگر یہ خشک ہو جائے تو میں اپنی ان زنجیروں سے آزاد ہو جاؤں گا اور پھر میں پوری روئے زمین کو اپنے قدموں تلے روند دوں گا صرف مدینہ میں نہیں جا سکوں گا۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس بات پر میں بہت خوش ہوا ہوں''۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہاں (یعنی مدینہ منورہ) کے ہر ایک راستے پر ایک فرشتہ تلوار سونت کر کھڑا ہوا ہے جو اس (دجال) کو اس میں داخل ہونے سے روک دے گا۔

امام شعبی یہ کہتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محرر سے ہوئی تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہی حدیث مجھے سنائی تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے (کہ وہ مکہ میں بھی داخل نہیں ہو سکے گا)

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی یہ مشرق کی سمت سے ہوگا اور وہ کیا ہے جو مشرق کی سمت سے ہوگا وہ کیا ہے؟

امام شعبی بیان کرتے ہیں: میری ملاقات قاسم بن محمد سے ہوئی تو انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی۔

٤٨ - مسند أسماء بنت يزيد الأشهلية

سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایات

۳۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيْدَ بْنِ سَكَنٍ تَقُوْلُ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ، فَقَرَّبَ اَمْرَهُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْجِنُ لِاَهْلِي الْعَجِينَ فَمَا اَظُنُّ اَنْ يَّبْلُغَ حَتّٰى يَخْرُجَ. فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ دُوْنَكُمْ، وَاِنْ يَّخْرُجْ بَعْدِی فَاللّٰهُ خَلِيفَتِی عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ.

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دجال کے بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے معاملے کو قریب کر کے ظاہر کیا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اپنے گھر والوں کے لیے آٹا گوندھ کے آئی ہوں اور مجھے یوں لگ رہا ہے کہ میرے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی دجال نکل آئے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اس وقت ظاہر ہوا جب میں تمہارے ان کے درمیان موجود ہوا تو میں تمہاری طرف سے اس سے مقابلہ کروں گا اور اگر وہ میرے بعد نکلا تو میری جگہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا۔

۳۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ سَكَنٍ اَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ: مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِیْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا ثُمَّ قَالَ: اِيَّاكُنَّ وَكُفْرَ الْمُنَعَّمِيْنَ. قُلْتُ: وَمَا كُفْرُ الْمُنَعَّمِيْنَ؟ قَالَ: لَعَلَّ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَطُوْلَ اَيْمَتُهَا بَيْنَ اَبَوَيْهَا وَتَعْنُسَ، ثُمَّ يَرْزُقُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ زَوْجًا فَيَرْزُقُهَا مِنْهُ مَالاً وَوَلَدًا فَتَغْضَبُ الْغَضْبَةَ فَتَكْفُرُهَا فَتَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ مِنْكَ كَانَ يَوْمٌ بِخَيْرٍ قَطُّ. (اخرجه ابوداؤد فی الاستذان)

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں کچھ خواتین کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ انعام دینے والوں کی ناشکری سے بچو۔

میں نے دریافت کیا: انعام دینے والوں کی ناشکری سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت بیوہ یا مطلقہ ہو جانے

کے بعد یا شادی سے پہلے' ایک طویل عرصے تک اپنے ماں باپ کے ہاں رہتی ہے' پھر اللہ تعالیٰ اسے شوہر عطا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس شوہر کی طرف سے اسے مال اور اولاد عطا کرتا ہے' لیکن (کسی موقع پر) اس کو غصہ آجاتا ہے اور وہ اس کی ناشکری کرتی ہے اور یہ کہتی ہے: میں نے تمہاری طرف سے ایک بھی دن بھلائی کا کبھی نہیں دیکھا۔

۳۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَسَقَطَ مِنْ كِتَابِ الشَّيْخِ سُفْيَانَ وَلَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الْحُسَيْنِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: اَتَيْتُ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيْدَ فَقَرَّبَتْ اِلَىَّ قِنَاعًا فِيْهِ تَمْرٌ اَوْ رُطَبٌ فَقَالَتْ: كُلْ . فَقُلْتُ: لَا اَشْتَهِيْهِ . فَصَاحَتْ بِىْ فَقَالَتْ: كُلْ فَاِنِّىْ اَنَا الَّتِىْ قَيَّنْتُ عَائِشَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاَجْلَسْتُهَا عَنْ يَمِيْنِهِ، فَاُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ، ثُمَّ نَاوَلَهَا فَطَاْطَاَتْ رَاْسَهَا وَاسْتَحْيَتْ فَقُلْتُ: خُذِىْ مِنْ يَّدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَتْ فَشَرِبَتْ ثُمَّ قَالَ لَهَا: نَاوِلِىْ تِرْبَكِ . فَقُلْتُ: بَلْ اَنْتَ، فَاشْرَبْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ نَاوِلْنِىْ . فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِىْ فَاَدَرْتُ الْاِنَاءَ لَاَضَعَ فَمِىْ عَلٰى مَوْضِعِ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَعْطِى صَوَاحِبَاتِكِ . فَقُلْنَ: لَا نَشْتَهِيْهِ . فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَجْمَعْنَ كَذِبًا وَجُوْعًا . قَالَتْ: فَاَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِحْدَاهُنَّ سِوَارًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: اَتُحِبِّيْنَ اَنْ يُّسَوِّرَكِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَكَانَهُ سِوَارًا مِّنْ نَارٍ ؟ قَالَتْ: فَاعْتَوَنَّا عَلَيْهِ حَتّٰى نَزَعْنَاهُ فَرَمَيْنَا بِهِ، فَمَا نَدْرِىْ اَيْنَ هُوَ حَتَّى السَّاعَةِ؟ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمَا يَكْفِىْ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَتَّخِذَ جُمَانًا مِّنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ تَاْخُذَ شَيْئًا مِّنْ زَعْفَرَانٍ فَتَدِيْفُهُ، ثُمَّ تَلْطَخُهُ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ كَاَنَّهُ ذَهَبٌ -(اخرجه ابن ماجة فى الأطعمة)

❁❁ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک تھال میری طرف بڑھایا جس میں خشک اور تازہ کھجوریں تھیں انہوں نے فرمایا: تم کھاؤ! میں نے گزارش کی مجھے اس کی خواہش نہیں ہے' تو انہوں نے بلند آواز میں مجھ سے فرمایا: تم کھاؤ! میں وہ عورت ہوں' جس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو (شادی کے موقع پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تیار کیا تھا۔

میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی میں نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف بٹھا دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں دودھ موجود تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھایا تو انہوں نے اپنا سر جھکا لیا اور وہ شرما گئیں۔

میں نے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اسے حاصل کرلیں انہوں نے اسے لیا اور پی لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اسے اپنی ہم عمر لڑکیوں کی طرف بڑھا دو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نوش فرمالیں پھر مجھے عطا کردیجئے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کیا' تو میں نے برتن کو گھمایا' تاکہ اپنا منہ اسی جگہ پر رکھوں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سہیلیوں کو بھی دو۔ ان خواتین نے عرض کی: ہمیں اس کی خواہش نہیں ہے' تو

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غلط بیانی اور بھوک کو جمع نہ کرو۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان لڑکیوں میں سے ایک خاتون کے ہاتھ میں سونے کے کنگن دیکھے تو ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی جگہ آگ سے بنے ہوئے کنگن تمہیں پہنائے؟ وہ خاتون بیان کرتی ہیں تو ہم نے اسے اتار دیا اور ایک طرف رکھ دیا ہمیں نہیں معلوم کہ اب وہ کہاں ہوگا؟

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کسی عورت کے لیے یہ کافی نہیں کہ وہ چاندی کا بنا ہوا دانہ حاصل کرے پھر تھوڑا سا زعفران لے اور وہ دانہ اس میں ملا دے اور اسے اس میں لت پت کر دے تو وہ سونے کی مانند ہو جائے گا۔

۳۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْحُسَيْنِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيْدَ تَقُوْلُ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ: فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ . فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْنَا . فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اُصَافِحُكُنَّ، اِنَّمَا اٰخُذُ عَلَيْكُنَّ مَا اَخَذَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ . اَحَادِيْثُ رِجَالِ الْاَنْصَارِ (اخرجه الطبراني في الكبير)

❁❁ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے چند خواتین سمیت نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تمہاری استطاعت اور طاقت ہوگی (تم ان احکام پر عمل کرو گی)

ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ ہم سے بیعت لے لیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ مصافحہ نہیں کروں گا۔ میں نے تم سے وہ عہد لیا ہے جو اللہ تعالیٰ نے لینا تھا (یا جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا)

احادیث رجال الانصار

انصار سے تعلق رکھنے والے مرد حضرات کی روایات

۴۹ - مسند معاذ بن جبل (✪)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۳۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ يَقُولُ: اكْشِفُوا عَنِّي سِجْفَ الْقُبَّةِ حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِلَّا اَنْ تَتَّكِلُوا عَنِ الْعَمَلِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ يَقِينًا مِّنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَلَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ -(اخرجه الطبرانی فی الایمان)

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے ان صاحب نے یہ بات بتائی ہے' جو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے انتقال کے وقت ان کے پاس موجود تھے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ خیمے کا پردہ ایک طرف کرو تاکہ میں تمہیں ایک حدیث سناؤں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی۔ یہ حدیث میں نے تمہیں پہلے اس لیے نہیں بیان کی تھی کہ کہیں تم عمل کے حوالے سے لاپرواہ نہ ہو جاؤ' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دل کے اخلاص کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دل کے یقین کے ساتھ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھے

(✪) حضرت معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کے ساتھ ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمان'' تھی اور آپ ان ستر افراد میں شامل ہیں جنہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ میں شرکت کی تھی۔ یہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اس وقت ان کی عمر ۱۸ برس تھی۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے فضائل میں احادیث منقول ہیں۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم ان لوگوں سے قرآن سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود' ابی بن کعب' معاذ بن جبل اور حذیفہ کا غلام سالم۔ ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمایا تھا: وہ میری امت میں حلال اور حرام کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' ابوقتادہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ابوامامہ باہلی شامل ہیں' جبکہ آپ سے احادیث روایت کرنے والے تابعین میں عبدالرحمان بن غنم' ابوادریس مولانی' ابومسلم خولانی' جبیر بن نفیل کے نام قابل ذکر ہیں۔ مشہور روایت کے مطابق ۱۸ ہجری میں ۳۸ سال کی عمر میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

وہ جنت میں داخل ہوگا۔اسے آگ نہیں چھوئے گی''۔

۳۷۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ الْاَهْوَازِيُّ اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَّانَ بْنِ كَاهِلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى قَلْبٍ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ۔(اخرجه البيهقي في شعب الايمان)

❁❁ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور وہ یقین رکھنے والے دل کے ساتھ (دنیا سے) واپس جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا''۔

۵۰ - مسند أبی بن کعب (✿)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۳۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، اِنَّمَا هُوَ مُوْسٰى اٰخَرُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَامَ مُوْسٰى خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ فَقَالَ: اَنَا اَعْلَمُ . فَعَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ . فَقَالَ: اِنَّ لِيْ عَبْدًا بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ . قَالَ مُوْسٰى: اَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِيْ بِهٖ؟ قَالَ: تَاْخُذُ حُوْتًا فَتَجْعَلُهٗ فِيْ مِكْتَلٍ ثُمَّ تَنْطَلِقُ، فَحَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ . فَاَخَذَ حُوْتًا فَجَعَلَهٗ فِيْ مِكْتَلٍ ثُمَّ انْطَلَقَ، وَانْطَلَقَ مَعَهٗ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلَى الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوْسَهُمَا فَنَامَا فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ فَخَرَجَ مِنْهُ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ (فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا) وَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْحُوْتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّاقِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مُوْسٰى نَسِيَ صَاحِبُهٗ اَنْ يُّخْبِرَهٗ بِالْحُوْتِ، فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنَ الْغَدِ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ (آتِنَا غَدَائَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا) قَالَ: وَلَمْ

(✿) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن مالک بن نجار کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی دو کنیتیں ہیں۔ ان کی ایک کنیت ''ابوالمنذر'' ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تجویز کی تھی۔ ان کی دوسری کنیت ابوطفیل ہے۔ یہ کنیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تجویز کی تھی کیونکہ ان کے ایک صاحب زادے کا نام طفیل تھا۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں یہ فرمایا ہے: ''اُبی'' ہی تمام مسلمانوں کے سردار ہیں۔ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے لوگوں میں صحابہ کرام میں سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما شامل ہیں جبکہ ان کے علاوہ عبداللہ بن خطاب' حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے طفیل' نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب میں احادیث بھی منقول ہیں جیسا کہ ایک روایت کے مطابق: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ 'لم یکن'' کی تلاوت کروں' حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ (خوشی کی وجہ سے) رونے لگے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے ۲۲ ہجری میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انتقال کیا۔ جبکہ بعض حضرات کے بیان کے مطابق ان کا انتقال ۳۰ ہجری میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہوا۔

يَجِدُ مُوْسَى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ (اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا) قَالَ: وَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَلِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا ۔ فَقَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ (ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا) قَالَ: رَجَعَا يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّى ثَوْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوْسٰى، فَقَالَ الْخَضِرُ: وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ؟ قَالَ: اَنَا مُوْسٰى ۔ قَالَ: مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رَشَدًا ۔ قَالَ الْخَضِرُ (اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) يَامُوْسٰى اِنِّيْ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ، وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا اَعْلَمُهُ ۔ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى (سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا اَعْصِي لَكَ اَمْرًا) قَالَ الْخَضِرُ (فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا) فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَفِيْنَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمْ، فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُمْ بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَلَمَّا رَكِبَا السَّفِيْنَةَ لَمْ يَفْجَاْ مُوْسٰى اِلَّا وَالْخَضِرُ قَدْ قَلَعَ لَوْحًا مِّنْ اَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ بِالْقَدُوْمِ، فَقَالَ مُوْسٰى: قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِيَغْرَقَ اَهْلُهَا (لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا) قَالَ الْخَضِرُ (اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) قَالَ لَهُ مُوْسٰى: لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ۔ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَكَانَتِ الْاُوْلٰى مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا – قَالَ – وَجَاءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ نَقْرَةً، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: مَا نَقَصَ عِلْمِيْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ ۔ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِيْنَةِ فَبَيْنَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ اِذْ اَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ فِي الْغِلْمَانِ، فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهُ، قَالَ لَهُ مُوْسٰى: اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ، لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا ؟ قَالَ: اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا؟ قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى ۔ قَالَ: اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّيْ عُذْرًا ۔ قَالَ: فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا، فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ – قَالَ: مَائِلٌ – فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا فَاَقَامَهُ، فَقَالَ مُوْسٰى: قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا وَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا (لَوْ شِئْتَ لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا) قَالَ (هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا) ۔ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰى عليه السلام كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِمَا ۔ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَاُ: وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا ۔ وَكَانَ يَقْرَاُ: وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ ۔(اخرجه البخاري في العلم)

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: نوف بکالی یہ کہتا ہے کہ جن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی۔ وہ بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں ہیں بلکہ یہ

کوئی دوسرے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے دشمن نے جھوٹ کہا ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں کھڑے خطبہ دے رہے تھے ان سے سوال کیا گیا لوگوں میں سے سب سے زیادہ علم کس کے پاس ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں' تو اس بات پر اللہ تعالیٰ نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا' کہ انہوں نے اس علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہیں کی (یعنی اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون زیادہ علم رکھتا ہے)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دوسمندروں کی جگہ پر میرا ایک بندہ ہے' جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں اس تک کیسے پہنچ سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ایک مچھلی لو' اسے ایک برتن میں رکھو اور پھر چل پڑو جہاں تم مچھلی کو کھودو گے وہی جگہ ہوگی۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی لی اسے ایک برتن میں رکھا اور روانہ ہو گئے۔ ان کے ساتھ ان کے نوجوان ساتھی حضرت یوشع بن نون علیہ السلام بھی تھے۔

یہاں تک کہ جب وہ چٹان کے پاس پہنچے' تو ان دونوں حضرات نے اپنا سر رکھا اور سو گئے وہ مچھلی اس برتن میں مضطرب ہوئی اور اس سے نکلی اور سمندر میں گر گئی۔

(جس کا تذکرہ قرآن نے ان الفاظ میں کیا ہے)

''تو اس نے سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا''۔

اللہ تعالیٰ نے اس مچھلی کے لیے پانی کے بہاؤ کو روک دیا اور وہ سمندر اس کے لیے طاق کی مانند ہو گیا۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے' تو ان کے ساتھی انہیں مچھلی کے بارے میں بتانا بھول گئے یہ دونوں حضرات اس دن کا بقیہ حصہ اور آگے آنے والی رات بھر تک چلتے رہے۔

یہاں تک کہ جب اگلا دن آیا' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے کہا: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے)

''تم ہمارا کھانا لے کر آؤ ہمیں اپنے اس سفر سے بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہے (یا تھکاوٹ لاحق ہو گئی ہے)''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تھکاوٹ اس وقت تک محسوس نہیں کی جب تک وہ اس مقام سے آگے نہیں گزر گئے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا۔

تو ان کے ساتھی نے ان سے گزارش کی (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے)

''آپ نے ملاحظہ فرمایا' جب ہم چٹان کے پاس آئے تھے' تو وہاں میں مچھلی بھول گیا تھا' اور یہ بات شیطان نے مجھے بھلائی تھی کہ میں اس کا تذکرہ کرتا۔ اس نے حیران کن طریقے سے سمندر میں راستہ بنا لیا تھا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مچھلی کیلئے یہ راستہ تھا' اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے اور ان کے ساتھی کیلئے یہ حیران کن بات تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''ہم وہی تو چاہتے تھے'تو یہ دونوں الٹے قدموں وہاں سے واپس آئے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: یہ دونوں حضرات اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اوراس چٹان تک آگئے'تو وہاں ایک شخص موجود تھا جس نے اپنے اوپر چادر تانی ہوئی تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا'تو حضرت خضر علیہ السلام بولے: تمہاری اس جگہ یہ سلام کہاں سے آگیا؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے: میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔انہوں نے دریافت کیا: بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔

میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے اس چیز کی تعلیم دیں جس بھلائی کی آپ کو تعلیم دی گئی ہے'تو حضرت خضر علیہ السلام بولے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کرسکیں گے''۔

اے حضرت موسیٰ علیہ السلام! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم عطا کیا گیا ہے'جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے۔آپ اس سے واقف نہیں ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم عطا کیا گیا ہے'جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں'تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں کسی معاملے میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا''۔

تو حضرت خضر علیہ السلام بولے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''اگر آپ نے میرے ساتھ رہنا ہے'تو پھر آپ نے کسی چیز کے بارے میں مجھ سے سوال نہیں کرنا جب تک میں خود اس کے بارے میں آپ کو بیان نہیں کردیتا''۔

یہ دونوں حضرات سمندر کے کنارے چلتے ہوئے روانہ ہوئے۔ان کے پاس سے ایک کشتی گزری ان حضرات نے کشتی والوں سے بات چیت کی کہ وہ انہیں بھی سوار کرلیں'تو وہ حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان گئے اور کسی معاوضے کے بغیر انہوں نے ان حضرات کو سوار کرلیا۔

جب یہ دونوں حضرات سوار ہوئے'تو اس کے تھوڑی دیر بعد حضرت خضر علیہ السلام نے ایک کلہاڑی کے ذریعے کشتی کی ایک تختی کو توڑ دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے: ان لوگوں نے کسی معاوضے کے بغیر ہمیں سوار کیا ہے اور آپ نے ان کی کشتی کو توڑ دیا ہے؟

(آگے کے الفاظ قرآن کے ہیں)

''تاکہ آپ ان کشتی والوں کو ڈبو دیں۔آپ نے ایک غلط حرکت کی ہے''۔

حضرت خضر علیہ السلام بولے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر سے کام نہیں لے سکیں گے؟''

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''میں جو بات بھول گیا تھا آپ اس پر میرا مواخذہ نہ کریں اور میرے معاملے کو تنگی کا شکار نہ کریں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے پہلی بھول تھی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اسی دوران ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر آ کر بیٹھ گئی اس نے سمندر میں سے ایک چونچ میں پانی لیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میرا علم اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ کمی بھی نہیں کرتا جو اس چڑیا نے اس سمندر میں کی ہے۔

یہ دونوں حضرات کشتی سے نکلے اور یہ دونوں حضرات ساحل پر چلتے ہوئے جا رہے تھے' تو اسی دوران حضرت خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو دیکھا جو دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھوں کے ذریعے اس کا سر مروڑ کے اسے قتل کر دیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے)

''کیا آپ نے ایک بے گناہ وجود کو کسی جان کے بدلے کے بغیر قتل کر دیا ہے آپ نے ایک قابل انکار حرکت کی ہے''۔

تو حضرت خضر علیہ السلام بولے:

''کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے؟''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: یہ تنبیہ پہلی کے مقابلے میں زیادہ شدید تھی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ میرے ساتھ نہ رہیے گا۔ میری طرف سے آپ کو عذر پہنچ گیا ہے''۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''تو یہ دونوں چلتے ہوئے ایک بستی تک آئے اور انہوں نے ان سے کھانے کے لیے کچھ مانگا' تو انہوں نے انہیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا ان دونوں نے اس میں ایک دیوار پائی جو گرنے کے قریب تھی''

(راوی کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ گرنے والی تھی) تو خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس طرح کیا اور اسے کھڑا کر دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے: یہ ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے لیکن انہوں نے ہمیں کھانا نہیں کھلایا اور ہمیں مہمان نہیں بنایا۔

(اگلے الفاظ قرآن کے ہیں)

''اگر آپ چاہیں' تو اس پر ان سے معاوضہ وصول کر سکتے ہیں''۔

تو حضرت خضر علیہ السلام بولے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

''میرے اور آپ کے درمیان یہ فرق ہے جن کاموں پر آپ صبر نہیں کر سکے میں ان کی حقیقت آپ کو بتاتا ہوں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہماری یہ خواہش تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام صبر سے کام لیتے تا کہ ان دونوں کے واقعے کی مزید تفصیلات ہمارے سامنے آ جاتیں۔

سعید بن جبیر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ تلاوت کیا کرتے تھے۔

''اس سے پرے ایک بادشاہ تھا جو ٹھیک کشتی کو غصب کرلیا کرتا تھا''۔

انہوں نے یہ بھی پڑھا۔

''جہاں تک لڑکے کا معاملہ ہے وہ کافر تھا' اور اس کے ماں باپ مومن تھے''۔

۳۷٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا) قَالَ: حَفِظَهُمَا بِصَلَاحِ اَبِيهِمَا، مَا ذَكَرَ مِنْهُمَا صَلَاحًا ۔(اخرجه الحاكم فى المستدرك)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

''ان دونوں کا باپ نیک آدمی تھا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت خضر علیہ السلام نے ان دونوں بچوں کے باپ کی نیکی کی وجہ سے ان دونوں کی حفاظت کی تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ ذکر نہیں کیا' وہ دونوں بچے نیک ہیں۔

۳۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَحْفَظُ بِحِفْظِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَلَدَهُ وَوَلَدَ وَلَدِهِ وَدُوَيْرَتَهُ الَّتِي فِيهَا وَالدُّوَيْرَاتِ حَوْلَهُ، فَمَا يَزَالُوْنَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَنِي فِيهِ وَسِتْرٍ ۔(اخرجه ابن المبارك فى الزهد)

❁❁ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کسی نیک آدمی کی وجہ سے اس کی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد اس کے گھر کو' اس کے آس پاس کے گھروں کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور وہ سب لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت میں ہوتے ہیں۔

سفیان کہتے ہیں: میرے استاد نے میرے سامنے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اور وہ پردے میں ہوتے ہیں''۔

۳۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ: سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فَقُلْتُ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَحُكُّهُمَا مِنَ الْمُصْحَفِ ۔ قَالَ: اِنِّي سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قِيلَ لِي: قُلْ ۔ فَقُلْتُ ۔ فَنَحْنُ نَقُوْلُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔(اخرجه البيهقى فى الصلوة)

❁❁ زر بن حبیش کہتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کیا: میں نے کہا: اے ابوالمنذر! آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سورتوں کو قرآن سے نکال دیا ہے تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ کہا گیا ہے: تم پڑھو تو میں نے پڑھ لیا۔

(حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) ہم ویسا ہی کہیں گے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۳۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِى لُبَابَةَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ :قُلْتُ لاُبَيّ: اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ـ فَقَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّمَا اَرَادَ اَنْ لَّايَتَّكِلَ النَّاسُ، وَلَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ـ ثُمَّ حَلَفَ اُبَيٌّ لَّا يَسْتَثْنِىْ اِنَّهَا لَلَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ـ فَقُلْنَا لَهٗ: يَااَبَا الْمُنْذِرِ بِاَىِّ شَىْءٍ عَلِمْتَهٗ؟ قَالَ: بِالْاٰيَةِ اَوْ بِالْعَلَامَةِ الَّتِىْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا: اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ صَبِيْحَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَا شُعَاعَ لَهَا ـ(اخرجه البيهقى فى الصيام)

❁❁ زر بن حبیش کہتے ہیں: میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے یہ کہا آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں۔
جو شخص سال بھر نوافل ادا کرتا رہے وہی شب قدر کو پا سکتا ہے' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے ان کا مقصد یہ ہے کہ لوگ (کسی ایک متعین رات) پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں' ورنہ وہ بھی یہ بات جانتے ہیں کہ یہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے' اور یہ ستائیسویں رات ہے' پھر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کسی استثناء کے بغیر قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی کہ یہ ستائیسویں رات ہوتی ہے۔
ہم نے ان سے گزارش کی: اے ابوالمنذر! آپ کو اس بات کا کیسے پتہ چلا' تو انہوں نے فرمایا: اس نشانی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) علامت کی وجہ سے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ اس رات کی صبح جب سورج نکلتا ہے' تو اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

۳۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ لِىَ ابْنُ عَمٍّ شَاسِعُ الدَّارِ فَقُلْتُ: لَوِ اتَّخَذْتَ بَيْتًا قَرِيْبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ اَوْ حِمَارًا ـ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنَّ بَيْتِىْ مُطْنَبًا بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ فَمَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً مُنْذُ اَسْلَمَ كَانَتْ اَشَدَّ عَلَىَّ مِنْهَا، فَاِذَا هُوَ يَذْكُرُ الْخُطَا، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: اِنَّ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الْمَسْجِدِ دَرَجَةً ـ(اخرجه مسلم فى المساجد)

❁❁ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرا ایک چچازاد تھا جس کا گھر بہت دور تھا میں نے اس سے کہا: اگر تم مسجد کے قریب کوئی گھر لے لو یا کوئی گدھا لے لو تو یہ مناسب ہوگا' تو وہ بولا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں کے درمیان میں ہو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب سے اس نے اسلام قبول کیا تھا اس کی زبانی میں نے ایسی کوئی بات نہیں سنی تھی جو مجھے اس سے زیادہ بری لگی ہو۔
اور اب وہ پیدل چل کے آنے کا ذکر کر رہا تھا۔
میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کی طرف چل کر آتے ہوئے وہ جتنے قدم اٹھائے گا اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اسے ایک درجہ ملے گا۔

۵۱ - مسند أبی أیوب الأنصاری (☼)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۳۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ اللَّیْثِیُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ یَلْتَقِیَانِ فَیَصُدُّ هٰذَا وَیَصُدُّ هٰذَا وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ ۔ قَالَ سُفْیَانُ: كَانَ الزُّهْرِیُّ حَدَّثَنَا قَبْلَهٗ حَدِیْثَ اَنَسٍ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ هٰذَا فَقَالَ: وَاَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ ۔(اخرجه مسلم في البر والصلة)

(☼) آپ کا نسب یہ ہے: خالد بن زید بن وکیب بن ثعلبہ بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ ''بنونجار'' سے ہے۔ آپ کی والدہ کا نام ہند بنت سعید بن عمرو تھا۔ آپ کی کنیت ''ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ'' ہے اور آپ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کو بیعت عقبہ میں' غزوۂ بدر میں' غزوۂ اُحد میں بلکہ تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو آپ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کیا تھا۔ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آپ نے بنوعمرو بن عوف کے محلے میں پانچ دن قیام کیا۔ جب آپ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو بنوسالم بن عوف نے آپ کی خدمت میں گزارش کی۔ یارسول اللہ! ہماری تعداد بہت زیادہ ہے اور ہم قوت والے لوگ ہیں۔ آپ ہمارے ہاں پڑاؤ کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ (اللہ تعالیٰ کے) حکم کی پابند ہے (جہاں یہ بیٹھے گی میں وہی قیام کروں گا)۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قبیلے سے ہوا تو انہوں نے آپ کی خدمت میں یہی گزارش کی' تو آپ نے انہیں یہی جواب دیا۔ پھر آپ بنوساعدہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بھی آپ سے قیام کی درخواست کی' تو آپ نے یہی ارشاد فرمایا: میری اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو یہ (اللہ تعالیٰ کے) حکم کی پابند ہے۔ پھر آپ کا گزر آپ کے ننھیالی عزیزوں سے ہوا جو عدی بن نجار تھے۔ انہوں نے درخواست کی کہ آپ اپنے ننھیالی عزیزوں کے ہاں چلئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں بھی یہی جواب دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بنو مالک بن نجال کے پاس سے ہوا تو اونٹنی اس جگہ پر بیٹھ گی جہاں اب مسجد کا دروازہ ہے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا' پھر تھوڑی سی دور آ گے گئی۔ پھر واپس اسی مقام پر لوٹ آئی جہاں سے اٹھی تھی اور زمین پر بیٹھ گئی۔ پھر اس نے وہ آواز نکالی جو اونٹ بیٹھنے کے بعد نکالتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی سے اترے۔ (یہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے کے پاس کی بات ہے) تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے آپ کا سامان اٹھایا اور آپ کو اپنے گھر لے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر مسجد کی تعمیر کا حکم دیا جہاں اونٹنی بیٹھی تھی۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے میرے گھر کے نیچے والے حصے میں قیام کیا اور ہم نے بالائی حصے میں قیام کیا۔ ایک مرتبہ پانی گر گیا تو میں اور اُم ایوب کپڑے کے ذریعے اسے جذب کرنے لگے کہ کہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ جائے۔ بعد میں' میں ڈرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے یہ گزارش کی: یہ مناسب نہیں ہے کہ آپ نیچے قیام کریں اور ہم اوپر قیام کریں۔ بہتر یہی ہے کہ آپ بالائی حصے میں تشریف لے جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق آپ کا سامان بالائی حصے میں منتقل کر دیا گیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بہت سی خصوصیات کے مالک تھے۔ آپ نے جہاد کو اپنے اوپر لازم کر لیا تھا۔ وہ یہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم ہلکے ہو یا بھاری ہو اس جہاد کے لئے نکل کھڑے ہو''۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں یا ہلکا ہو سکتا ہوں یا بھاری ہو سکتا ہوں۔ لہٰذا دونوں صورتوں میں میرے اوپر جہاد کرنا لازم ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے صرف ایک بار جہاد (باقی اگلے صفحہ پر)

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرے یوں کہ جب وہ دونوں ملیں' تو یہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر منہ کر لے ان دونوں میں زیادہ بہتر وہ ہو گا' جو سلام میں پہل کرے''۔

سفیان کہتے ہیں: زہری پہلے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر سناتے تھے' لیکن پھر انہوں نے اسے عطاء بن یزید کے حوالے سے سنانا شروع کر دیا۔

۳۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ وَّلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَلٰكِنْ شَرِّقُوا وَغَرِّبُوْا . قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ . فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ نَافِعَ بْنَ عُمَرَ الْجُمَحِيَّ لَا يُسْنِدُهُ . فَقَالَ: لٰكِنِّىْ اَحْفَظُهُ وَاُسْنِدُهُ كَمَا قُلْتُ لَكَ . ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمَكِّيِّيْنَ اِنَّمَا اَخَذُوْا كِتَابًا جَاءَ بِهٖ حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ مِنَ الشَّامِ قَدْ كُتِبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَوَقَعَ اِلٰى ابْنِ جُرَيْجٍ فَكَانَ الْمَكِّيُّوْنَ يَعْرِضُوْنَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ عَلٰى ابْنِ شِهَابٍ، فَاَمَّا نَحْنُ فَاِنَّمَا كُنَّا نَسْمَعُ مِنْ فِيْهِ .(اخرجه البخاری فی الصلوٰة)

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو۔ بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو''۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شام آئے' تو وہاں ہم نے ایسے بیت الخلاء دیکھے۔ جو قبلہ کی سمت میں بنائے گئے تھے' تو ہم ذرا ٹیڑھے ہو کر بیٹھا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔

سفیان سے کہا گیا' نافع بن عمر نامی راوی اس کی سند بیان نہیں کرتے ہیں' تو سفیان بولے: مجھے تو یہ روایت یاد ہے اور میں اس کی سند وہی بیان کرتا ہوں جو میں نے تمہارے سامنے بیان کی ہے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ سے) میں شرکت نہیں کی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ اس جہاد کے لشکر کا امیر ایک نوجوان کو بنایا گیا تھا اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بات پسند نہیں آئی لیکن بعد میں انہیں اس بات کا زندگی بھر افسوس رہا کہ انہوں نے جہاد میں شرکت کیوں نہیں کی۔ وہ یہ فرمایا کرتے تھے: جو مرضی امیر ہو؟ میرا اس کے ساتھ کیا مطلب ہے؟ صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں' جبکہ تابعین میں سے سعید بن مسیب' عروہ' سالم بن عبداللہ' ابوسلمہ' عطاء بن یسار' سالم بن یزید اور دیگر تابعین نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' قسطنطنیہ (موجودہ استنبول) پر حملے کی مہم کے دوران سن ۵۰ ہجری میں واصل بحق ہوئے اور آپ کو فصیل شہر کے پاس دفن کیا گیا۔

پھرانہوں نے یہ بات بتائی کہ مکہ کے رہنے والے جوراوی ہیں انہوں نے ایک تحریر حاصل کی تھی۔ جوحمید نامی راوی شام سے لے کرآئے تھے۔اور یہ روایات انہوں نے زہری کے حوالے سے نوٹ کی تھی' تو وہ تحریرابن جرجہ تک پہنچی تو اہل مکہ نے اس تحریر کی وجہ سے ابن شہاب سے اعراض کرنا شروع کردیا تاہم ہم نے تو ابن شہاب کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

۳۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: امْتَرٰى ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ بِالْعَرْجِ فِي الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَاْسَهُ، فَاَرْسَلُوْنِيْ اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، فَذَهَبْتُ اِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ يَغْتَسِلُ، فَلَمَّا رَآنِيْ مُقْبِلًا جَمَعَ ثِيَابَهُ اِلٰى صَدْرِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ ابْنُ اَخِيْكَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَسْاَلُكَ كَيْفَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَقَالَ بِيَدَيْهِ فِيْ رَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا هٰكَذَا فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمَا فَاَخْبَرْتُهُمَا .فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لَا اُمَارِيْكَ اَبَدًا ۔(اخرجه البخاری فی جزاء الصيد)

❁❁ ابراہیم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔''عرج'' کے مقام پرحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اورحضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان اس بات پر بحث ہوگئی کہ احرام والاشخص اپنا سر دھوسکتا ہے؟ ان حضرات نے مجھے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے انہیں کنوئیں کے کنارے پڑے ہوئے لکڑی کے ٹکڑوں کے درمیان غسل کرتے ہوئے دیکھا۔ جب انہوں نے مجھے آتے ہوئے دیکھا انہوں نے سینے تک اپنے کپڑے اکٹھے کر لیے۔ جب میں ان کے پاس پہنچا تو میں نے گزارش کی۔آپ کے بھتیجے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے' تاکہ میں آپ سے یہ دریافت کروں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کواحرام کے دوران اپنا سردھوتے ہوئے آپ نے کیسے دیکھا ہے' تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے۔اسے آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کرآئے اور بولے:اس طرح اوراس طرح۔ میں ان دونوں صاحبان کے پاس واپس آیا اوران دونوں حضرات کواس بارے میں بتایا تو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں آپ کے ساتھ کبھی بحث نہیں کروں گا۔

۳۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ اَوْ قِيْلَ لَهُ: اِنَّهُمْ يَرْفَعُوْنَهُ . قَالَ: اسْكُتْ عَنْهُ قَدْ عَرَفْتُ ذٰلِكَ ۔(اخرجه الطحاوی فی مشكل الآثار)

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جوشخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال کے **6** روزہ رکھے تو گویا اس نے ہمیشہ نفلی روزے رکھے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے سفیان سے کہا: یا شاید سفیان سے یہ کہا گیا: دیگرلوگ تو اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں' تو وہ بولے: تم اس حوالے سے خاموش رہو میں یہ بات جانتا ہوں۔

۳۸۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَسَعْدِ بْنِ

سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔ اس کے بعد شوال کے 6 روزے رکھ لے تو گویا اس نے ہمیشہ نفلی روزے رکھے''۔

۳۸۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ۔(اخرجه النسائی فی الکبریٰ)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

۳۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ جَمِيْعًا ۔(اخرجه البخاری فی الحج)

❁❁ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

۳۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعْدٍ الْاَعْمَى يُحَدِّثُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ يَقُوْلُ: خَرَجَ اَبُوْ اَيُّوْبَ اِلٰى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ بِمِصْرَ يَسْاَلُهُ عَنْ حَدِيْثٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُهُ وَغَيْرُ عُقْبَةَ، فَلَمَّا قَدِمَ اَتٰى مَنْزِلَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَهُوَ اَمِيْرُ مِصْرَ فَاُخْبِرَ بِهٖ، فَعَجَّلَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَعَانَقَهُ ثُمَّ قَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا اَبَا اَيُّوْبَ؟ قَالَ: حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِیْ وَغَيْرُ عُقْبَةَ فَابْعَثْ مَنْ يَّدُلُّنِیْ عَلٰى مَنْزِلِهٖ ۔ قَالَ: فَبَعَثَ مَعَهُ مَنْ يَّدُلُّهُ عَلٰى مَنْزِلِ عُقْبَةَ، فَاُخْبِرَ عُقْبَةُ بِهٖ فَعَجَّلَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَعَانَقَهُ، وَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا اَبَا اَيُّوْبَ؟ فَقَالَ: حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ سَمِعَهُ غَيْرِیْ وَغَيْرُكَ فِیْ سَتْرِ الْمُؤْمِنِ ۔ قَالَ عُقْبَةُ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ سَتَرَ مُؤْمِنًا فِی الدُّنْيَا عَلٰى خِزْيَةٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ اَيُّوْبَ: صَدَقْتَ، ثُمَّ انْصَرَفَ اَبُوْ اَيُّوْبَ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَرَكِبَهَا رَاجِعًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَمَا اَدْرَكَتْهُ جَائِزَةُ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ اِلَّا بِعَرِيْشِ مِصْرَ ۔(اخرجه صحیح ابن حبان)

❁❁ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ وہ اس وقت مصر میں تھے۔ انہوں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی اور

اب کوئی بھی شخص ایسا باقی نہیں رہا تھا جس نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی وہ حدیث سنی ہو۔ صرف حضرت ابوایوب انصاری ؓ اور حضرت عقبہ ؓ نے وہ حدیث سنی ہوئی تھی۔

جب حضرت ابوایوب انصاری ؓ مصر آئے' تو وہ مسلمہ بن مخلد انصاری کے گھر ٹھہرے۔ جو مصر کا امیر تھا۔ اسے اس بارے میں بتایا گیا' تو وہ تیزی سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ اس نے ان کے ساتھ معانقہ کیا۔ پھر بولا: اے ابوایوب انصاری (ؓ)! آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ تو حضرت ابوایوب ؓ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ایک حدیث سنی تھی۔ اب میرے اور عقبہ بن عامر کے علاوہ ایسا کوئی شخص نہیں رہا۔ جس نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی وہ حدیث سنی ہو' تو تم کسی ایسے شخص کو میرے ساتھ بھیجو جو مجھے ان کے گھر تک پہنچا دے۔ راوی کہتے ہیں: تو امیر نے حضرت ابوایوب انصاری ؓ کے ہمراہ اس شخص کو بھیجا جو انہیں حضرت عقبہ بن عامر ؓ کے گھر تک پہنچا دے۔ جب حضرت عقبہ ؓ کو ان کے بارے میں پتہ چلا تو وہ تیزی سے نکل کر باہر آئے اور ان سے گلے ملے اور دریافت کیا: اے ابوایوب (ؓ)! آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے ایک حدیث نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی تھی اب میرے اور آپ کے علاوہ ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ جس نے نبی اکرم ﷺ سے وہ حدیث سنی ہو اور وہ حدیث مومن کی پردہ داری کے بارے میں ہے' تو حضرت عقبہ ؓ بولے: ''جی ہاں'' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دنیا میں کسی مومن کی خامی کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

تو حضرت ابوایوب انصاری ؓ نے ان سے کہا: آپ نے سچ بیان کیا ہے' پھر حضرت ابوایوب انصاری ؓ واپس اپنی سواری کی طرف آئے اس پر سوار ہوئے اور واپس مدینۂ منورہ آ گئے۔

مسلمہ بن مخلد کی مہمانی مصر کے شہر عریش میں ہی تھی کہ (آپ ؓ واپس بھی آ گئے یعنی وہ مہمانی کرنے کا ارادہ کر رہا تھا)

۳۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنِ الْقَرْثَعِ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ يُصَلِّىْ اَرْبَعًا وَيَقُوْلُ: اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ اَوِ الْجَنَّةِ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ ۔(اخرجه ابن ماجه فى الامامة)

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورج ڈھل جانے کے بعد چار رکعات ادا کرتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

''سورج ڈھلنے کے وقت آسمان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں''۔

۵۲ - مسند عبادة بن الصامت (☼)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۳۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

(اخرجه البخاری فی الآذان)

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کی نماز (کامل) نہیں ہوتی جو اس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا''۔

۳۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسٍ فَقَالَ: تُبَايِعُوْنِيْ اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوْا . الْاٰيَةَ: فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(☼) ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: عبادہ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فاحر بن ثعلبہ۔ آپ کا تعلق انصار سے ہے۔ آپ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شریک ہوئے ہیں۔ آپ نے غزوۂ بدر' اُحد' خندق اور دیگر تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے۔ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں انصار کے پانچ افراد قرآن کے حافظ تھے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ۔ حضرت عبادہ بن صامت اہل صفہ کو قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ جب مسلمانوں نے شام فتح کیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو اہل شام کی تعلیم و تربیت کے لئے شام بھجوایا تھا تاکہ وہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں اور مسائل دین کے بارے میں بتائیں۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حمص میں رہائش اختیار کی۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دمشق میں رہائش اختیار کی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فلسطین میں رہائش اختیار کی۔ ابن اثیر بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کسی معاملے میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔ اس بارے میں ان کے درمیان تکرار ہوئی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: میں ایسی جگہ نہیں رہوں گا جہاں تم رہو گے۔ یہ کہہ کر وہ مدینہ منورہ واپس چلے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس ساری صورتحال کے بارے میں بتایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس اپنے شہر چلے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس زمین کو برباد کر دے گا۔ جہاں تم یا تمہارے جیسے افراد نہ ہوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرمان بھیجا: تم عبادہ کو کچھ نہیں کہہ سکتے۔ صحابہ کرام میں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ' حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ' حضرت اوس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہیں۔ امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فلسطین کے سب سے پہلے قاضی تھے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے **47** ہجری میں رملہ کے مقام پر انتقال فرمایا۔ بعض کے بیان کے مطابق آپ کا انتقال بیت المقدس میں ہوا۔ وصال کے وقت ان کی عمر مبارک **72** برس تھی۔

اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ . قَالَ سُفْيَانُ: كُنَّا عِنْدَ الزُّهْرِيِّ فَلَمَّا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَشَارَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ اَنِ احْفَظْهُ فَكَتَبْتُهُ، فَلَمَّا قَامَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرْتُ بِهٖ اَبَا بَكْرٍ ۔(اخرجه صحیح ابن حبان)

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک محفل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میری بیعت کرو کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے تم چوری نہیں کرو گے۔ تم زنا نہیں کرو گے۔ تم میں سے جو شخص اسے پورا کرلے گا' تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔ اور جو شخص ان میں سے کسی ایک جرم کا مرتکب ہوجائے اور اسے سزا دے دی جائے' تو یہ اس کے لیے کفارہ بن جائے گی۔ اور جو شخص ان میں سے کسی ایک جرم کا مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے' تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔ اگر وہ چاہے' تو اس کی مغفرت کردے اور اگر چاہے' تو اسے عذاب دے''۔

۳۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الْمُخْدِجِيِّ قَالَ قِيْلَ لِعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: اِنَّ اَبَا مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ . فَقَالَ عُبَادَةُ: كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، فَمَنْ اَتٰى بِهِنَّ لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْ حَقِّهِنَّ شَيْئًا - لِلْقَادِرِيْنَ - كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَاْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدٌ: اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ ۔(ایضا)

❁❁ مخدجی بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ابومحمد یہ کہتے ہیں: وتر واجب ہیں' تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بولے: ابومحمد نے غلط کہا ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے دن اور رات میں بندوں پر لازم قرار دیا ہے۔ جو انہیں ادا کرے۔ اور ان کے حق میں سے کسی چیز کی کوئی کمی نہ کرے' تو اللہ تعالیٰ پر یہ بات لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرتا' تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی عہد نہیں ہوگا۔ اگر وہ چاہے گا' تو اس کی مغفرت کر دے گا اگر چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا''۔

۳۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الْوَلِيْدِ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ، وَاَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۔(اخرجه البخاری فی الاحکام)

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر تنگی اور آسانی۔ خوشی اور

ناخوشی (ہر حالت میں) اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کی۔ اور یہ کہ ہم حکمرانوں سے ان کی حکومت کے بارے میں جھگڑا نہیں کریں گے اور ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے حق کے مطابق بات کہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔

۳۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ ۔ حَتّٰى خَصَّ الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ: فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَهُوَ رِبًا ۔(اخرجه مسلم فی المساقات)

❁❁ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر، برابر ہوگا۔ چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر، برابر ہوگا۔ کھجور کے عوض میں کھجور کا لین دین برابر، برابر ہوگا۔ گندم کے عوض میں گندم کا لین دین برابر، برابر ہوگا۔ جو کے عوض میں جو کا لین دین برابر، برابر ہوگا' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے بطور خاص نمک کے عوض میں نمک کے لین دین کا بھی ذکر کیا (اور یہ فرمایا) جو شخص زیادہ ادائیگی کرے یا زیادہ ادائیگی کا طلبگار ہو' تو یہ سود ہوگا''۔

۵۳ - مسند أبی الدرداء (☼)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۳۹۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ) فَقَالَ: مَا سَاَلَنِى عَنْهَا اَحَدٌ مُّنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا غَيْرَكَ اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ: مَا سَاَلَنِى عَنْهَا اَحَدٌ مُّنْذُ اُنْزِلَتْ غَيْرُكَ اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ ۔

(اخرجه الترمذی فی الرؤیا)

❁❁ عطاء بن یسار مصر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی ان کے لیے دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں خوشخبری ہے''۔

تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بولے: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا ہے: اس وقت سے لے کر اب تک کسی نے تمہارے علاوہ مجھ سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا۔ صرف ایک اور شخص نے یہ سوال کیا تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں یہ دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(☼) حضرت عویمر بن مالک رضی اللہ عنہ کے نسب کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ بعض نے عویمر بن عامر کہا ہے۔ بعض نے عویمر بن قیس بن زید کہا ہے۔ بعض نے عویمر بن ثعلبہ بیان کیا ہے۔ ان کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے تھا اور ان کی کنیت ''ابودرداء'' تھی اور یہ اپنی کنیت کے حوالے سے ہی زیادہ مشہور ہیں۔ یہ انتہائی فاضل اور سمجھدار صحابہ کرام میں سے ایک تھے۔ ان سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' ابوادریس خولانی' جبیر بن نفیل اور سعید بن مسیب شامل ہیں۔ کیونکہ انہوں نے تاخیر سے اسلام قبول کیا تھا اس لیے یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے۔ البتہ غزوۂ اُحد اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ بعض مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے: یہ سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے دو سال پہلے ہوا۔ بعض روایات کے مطابق یہ شاید ۳۲ یا ۳۳ ہجری کا واقعہ ہے۔ آپ کا انتقال دمشق میں ہوا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا رنگ سرخ تھا۔ آپ زرد رنگ کا خضاب استعمال کیا کرتے تھے۔ ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھتے تھے اور عمامے کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکتا تھا۔

''جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے اس وقت سے لے کر اب تک تمہارے علاوہ اور کسی نے بھی اس کے بارے میں مجھ سے سوال نہیں کیا۔ صرف ایک شخص نے کیا ہے (اس سے مراد) وہ سچے خواب ہیں۔ جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو کسی مسلمان کو دکھائے جاتے ہیں''۔

۳۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ رُفَيْعٍ فَحَدَّثَنِيهِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

۳۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلٰى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ .(اخرجه الترمذی فی البر)

❁❁ سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جسے نرمی میں سے حصہ عطا کیا گیا۔ اسے بھلائی میں سے حصہ عطا کیا گیا اور جو شخص نرمی میں سے حصے سے محروم رہا وہ بھلائی میں حصے سے محروم رہا''۔

۳۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلٰى بْنِ مَمْلَكٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ فِی الْمِيزَانِ خُلُقٌ حَسَنٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیءَ .(اخرجه صحیح ابن حبان)

❁❁ سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں۔

''میزان میں سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہیں اور اللہ تعالیٰ برے اخلاق کے مالک بدزبان شخص کو ناپسند کرتا ہے''۔

۳۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ: اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: اِنَّ اَبِی يَاْمُرُنِی بِطَلَاقِهَا . فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاَضِعْ ذٰلِكَ اَوِ احْفَظْهُ . وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: اِنَّ اُمِّی، وَرُبَّمَا قَالَ: اِنَّ اُمِّی اَوْ اَبِی .(موارد الظمآن)

❁❁ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا: میرے والد مجھے یہ حکم دے رہے ہیں کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ (یہ تمہاری مرضی ہے) کہ تم اسے ضائع کرتے ہو یا اس کی حفاظت کرتے ہو''۔

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میری والدہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔ اور بعض اوقات انہوں نے یہ

الفاظ نقل کیے ہیں: میری والدہ نے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے والد نے مجھے یہ حکم دیا ہے۔

۴۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَرَاْتُ بِالشَّامِ: وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى ۔ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: هٰكَذَا سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَاُهَا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ ۔ قَالَ: فَهُوَ يَشْهَدُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُهَا كَذٰلِكَ: وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى ۔

(اخرجه البخاری فی التفسير)

❁❁ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے شام میں یہ آیت تلاوت کی:

وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى

تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ کیا تم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ آیت اسی طرح تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے میں نے جواب دیا: جی ہاں' تو وہ بولے: اورانہوں نے گواہی دے کر یہ بات بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے:

وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى ۔

۴۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ السَّعْدِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ ۔ فَقَالَ: اَوَيَاْكُلُهَا اَحَدٌ؟ فَقُلْتُ: اِنَّ نَاسًا مِّنْ قَوْمِي يَتَحَبَّلُوْنَهَا فَيَاْكُلُوْنَهَا ۔ فَقَالَ سَعِيْدٌ: اِنَّهُ لَا يَصْلُحُ اَكْلُهَا، فَقَالَ شَيْخٌ عِنْدَهُ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ؟ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ نُهْبَةٍ، وَعَنْ كُلِّ خَطْفَةٍ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ ۔ فَقَالَ سَعِيْدٌ: صَدَقْتَ (اخرجه الترمذی مختصرًا فی الاطعمة)

❁❁ عبداللہ بن یزید سعدی بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیّب سے بجو کھانے کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: کیا کوئی شخص اسے کھا سکتا ہے؟ میں نے کہا: میری قوم سے تعلق رکھنے والے لوگ اس کا شکار کر کے اسے کھاتے ہیں' تو سعید بولے: اسے کھانا درست نہیں ہے' تو ان کے پاس موجود ایک عمر رسیدہ صاحب بولے: کیا میں آپ کو اس چیز کے بارے میں بتاؤں۔ جو میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی زبانی سنی ہے میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جانور سے کاٹے جانے والے عضو اور نشانہ بنا کر مارے جانے والے جانور، ہر نوکیلے دانتوں والے جانور کو کھانے سے منع کیا ہے' تو سعید بولے: آپ نے سچ کہا ہے۔

٥٤ - مسند زید بن ثابت الأنصاری (☼)

حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ .

(موارد الظمآن)

❁❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کو وارث کو دینے کا فیصلہ دیا ہے۔

۴۰۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا .(اخرجه البخاری فی البیوع)

(☼) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: زید بن ثابت بن ضحاک بن زید عمرو بن عبد بن اوف بن غنم بن مالک بن نجار۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے بنوخزرج کی شاخ ''بنو نجار'' سے ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۱ برس تھی۔ جنگ بیاض کے موقع پر ان کی عمر ۶ سال تھی۔ ان کے والد اس جنگ میں مارے گئے تھے۔ غزوۂ بدر میں کم سنی کی وجہ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو شریک نہیں کیا گیا۔ البتہ غزوۂ اُحد میں انہیں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہیں غزوۂ اُحد میں بھی شرکت کرنے کا موقع نہیں ملا۔ انہوں نے سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شرکت کی تھی۔ یہ دیگر مسلمانوں کے ساتھ مٹی اٹھا کر لا رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: یہ بہت اچھا لڑکا ہے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر بنو مالک بن نجار کا علم ایک صحابی کے پاس تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہ علم لے کر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو میری طرف سے کوئی شکایت پہنچی ہے تو آپ نے (علم واپس لے لیا ہے؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: نہیں۔ لیکن قرآن کو ہر چیز پر فوقیت حاصل ہے اور زید تم سے زیادہ قرآن کا عالم ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا شمار کاتبین وحی میں کیا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غیر ملکی سربراہوں کی طرف سے مختلف زبانوں میں خطوط آیا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو عبرانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عبرانی زبان سیکھی اور وہ ان خطوط کا ترجمہ کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان خطوط کا ترجمہ عبرانی میں کر کے ان لوگوں کو بھجوایا کرتے تھے۔ ابن اثیر نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ دو مرتبہ حبشہ جاتے ہوئے اور ایک مرتبہ جب وہ شام تشریف لے گئے تھے۔ اسی طرح جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی حج کے لئے جاتے تھے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام مقرر کرتے تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی ایک خصوصیت یہ ہے: آپ علم وراثت میں سب سے بڑے عالم تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ ''زید تم میں سب سے زیادہ علم وراثت کا علم رکھتا ہے''۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں بیت المال کا نگران مقرر کیا تھا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بارے میں مختلف اقوال میں ۴۱، ۴۲، ۴۵، ۵۱، ۵۲، ۵۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

❁❁ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''عرایا'' کو فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔

٤٠٤ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اَتَانَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَنَحْنُ فِيْ حَائِطٍ نَنْصِبُ فِخَاخًا لِلطَّيْرِ فَطَرَدَنَا فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ ۔(اخرجه احمد)

❁❁ شرحبیل بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت اپنے باغ میں موجود تھے اور پرندوں کے شکار کے لیے تیاری کررہے تھے' تو انہوں نے ہمیں پرے دھکا دیا اور بولے:

''بے شک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے شکار سے منع کیا ہے''۔

۵۵ - مسند سهل بن أبی حثمة (؎)

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۰۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطٰنُ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ ۔(اخرجه الطبرانی فی الكبير)

❁❁ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرلے تو وہ اس کے قریب رہے تو شیطان اس کی نماز کو منقطع نہیں کرے گا''۔

۴۰۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى بَنِیْ حَارِثَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِی الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا ۔(اخرجه البخاری فی البيوع)

❁❁ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے عوض میں پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''عریہ'' کی رخصت دی ہے کہ اسے اندازے کے تحت فروخت کیا جاسکتا ہے۔ تاکہ اس کے مالک (یا گھر والے) تازہ کھجوریں کھاسکیں۔

۴۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ يَقُوْلُ: وُجِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيلًا فِیْ فَقِيرٍ اَوْ قَلِيبٍ مِنْ فُقُرِ اَوْ قُلُبِ خَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ، فَذَهَبَ عَبْدُ

(؎) حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کے والد کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض نے عبداللہ اور بعض نے عبیداللہ بیان کیا ہے۔ بعض نے عامر بن ساعدہ بیان کیا ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ ہجرت کے تیسرے سال پیدا ہوئے مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر آٹھ برس تھی۔ تاہم اس کے باوجود انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد رکھیں ہیں۔ ابن ابی حاتم زیدی نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کو درخت کے نیچے بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں ہوگیا تھا۔

الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْكُبْرَ الْكُبْرَ . فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ، فَذَكَرَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلاً، وَاِنَّ الْيَهُوْدَ اَهْلُ كُفْرٍ وَغَدْرٍ فَهُمُ الَّذِيْنَ قَتَلُوْهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ دَمَ صَاحِبِكُمْ . فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ عَلٰى مَا لَمْ نَحْضُرْ وَلَمْ نَشْهَدْ ؟ قَالَ: فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا . قَالُوْا: كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ مُشْرِكِيْنَ ؟ قَالَ: فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ . قَالَ سَهْلٌ: فَلَقَدْ رَكَضَتْنِیْ بَكْرَةٌ مِّنْهَا .(اخرجه البخاری فی الصله)

❀❀ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ خیبر کے ایک کنوئیں (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک گڑھے کے کنارے مقتول پائے گئے' تو ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ اور ان کے دو چچا حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عبدالرحمٰن بات شروع کرنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پہلے بڑے کو بات کرنے دو۔ پہلے بڑے کو بات کرنے دو''۔

تو حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے بات شروع کی انہوں نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے قتل ہونے کا تذکرہ کیا انہوں نے کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو مقتول پایا ہے اور یہودی کافر اور بدعہد لوگ ہیں انہی لوگوں نے انہیں قتل کیا ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پھر تم پچاس آدمی قسم اٹھا کر اپنے ساتھی (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بن جاؤ' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم ان لوگوں کے خلاف کیسے قسم اٹھا سکتے ہیں' جب ہم وہاں موجود ہی نہیں تھے۔ اور ہم نے اسے دیکھا ہی نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر یہودیوں کے پچاس آدمی قسم اٹھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے' انہوں نے عرض کی: ہم مشرک قوم کی قسموں کو کیسے قبول کر سکتے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے انہیں دیت عطا کی۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان میں سے ایک جوان اونٹنی نے مجھے ٹانگ بھی ماری تھی۔

٥٦ - مسند سهل بن حنيف الأنصاري (☼)

حضرت سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٤٠٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ شَقِيْقَ بْنَ سَلَمَةَ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّيْنَ وَحَكَمَ الْحَكَمَانِ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ: يَآاَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ فَلَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَبِىْ جَنْدَلٍ وَلَوْ نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَرُدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَهُ لَرَدَدْنَاهُ وَايْمُ اللّٰهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا مُنْذُ اَسْلَمْنَا لِاَمْرٍ يُفْظِعُنَا اِلَّا اَسْهَلَتْ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهُ، وَاِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ وَاللّٰهِ مَا يُسَدُّ فِيْهِ خُصْمٌ اِلَّا انْفَتَحَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ اٰخَرُ .

❁❁ ابووائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں' جنگ صفین کے موقع پر جب دونوں طرف سے ثالثوں نے فیصلہ دیا تو میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

''اے لوگو! تم اپنی رائے کو غلط قرار دو۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم بھی اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب ابوجندل آئے تھے۔ اگر ہم چاہتے تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات قبول نہ کرتے۔ اللہ کی قسم! جب سے ہم نے اسلام قبول کیا ہے۔ ہم نے اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر کسی ایسے معاملے کی وجہ سے نہیں رکھی ہیں جو ہمیں خوفزدہ کردے' مگر یہ کہ اس نے ہمیں آسان کر کے دوسرے معاملے کی طرف کر دیا۔ جس سے ہم واقف تھے۔ جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے' تو اللہ کی قسم! اگر اس کے ایک حصے کو بند کیا جائے گا' تو یہ دوسری طرف سے کھل جائے گا''۔

(☼) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یہ ہیں۔ سہل بن حنیف بن واحد بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدع بن حارث بن عمرو۔ ان کی کنیت ''ابوسعد'' ہے۔ بعض نے ابوسعید' بعض نے عبداللہ' بعض نے ابوولید اور بعض نے ''ابوثابت'' بیان کی ہے۔ یہ غزوۂ بدر اور دیگر تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے ہیں۔ غزوۂ احد میں جب لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی تھی تو آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیراندازی کی حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا انتقال 38 ہجری میں کوفہ میں ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ سے ان کے دو صاحبزادوں ابوامامہ اور ابومالک نے احادیث روایت کی ہیں۔ اس کے علاوہ عبید' ابووائل اور عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

۵۷ - مسند رافع بن خديج الأنصاري(☼)

حضرت رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۰۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ، فَتَرَكْنَا ذٰلِكَ مِنْ اَجْلِ قَوْلِهٖ -(اخرجه البخاری فی الحرث والمزارعة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ زمین ٹھیکے پر دیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے' تو ہم نے ان کے بیان کی وجہ سے اس عمل کو ترک کر دیا۔

۴۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الزُّرَقِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ: كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلاً، وَكُنَّا نَقُوْلُ لِلَّذِيْ نُخَابِرُهٗ: لَكَ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ وَلَنَا هٰذِهِ الْقِطْعَةُ تَزْرَعُهَا لَنَا، فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهٖ، فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَمَّا بِوَرِقٍ فَلَمْ يَنْهَنَا . فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ مَالِكًا يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ فَقَالَ وَمَا كَانَ يَرْجُوْ اَنَّهٗ اِذَا كَانَ عِنْدَ يَحْيَى يَحْيَى اَحْوَطُهُمَا لٰكِنَّا حَفِظْنَاهُ مِنْ يَّحْيَى -(اخرجه البخاری فی الحرث والمزارعة)

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار میں ہمارے پاس سب سے زیادہ کھیت تھے۔ ہم لوگ جسے ٹھیکے

(☼) آپ کا نسب یہ ہے: رافع بن خدیج بن رافع بن عدی بن زید۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے اوس سے ہے۔ ان کی والدہ کا نام علیمہ بنت عروہ بن مسعود تھا۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر میں شرکت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا تھا' لیکن ان کے کم سن ہونے کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں واپس کر دیا تھا۔ پھر غزوۂ اُحد میں شرکت کے لئے اجازت دی تھی۔ یہ غزوۂ اُحد' غزوۂ خندق اور دیگر تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے ہیں۔ غزوۂ اُحد کے موقع پر ایک تیر ان کے گردن پر لگا تھا۔ انہوں نے اس تیر کو نکال دیا تھا' لیکن اس کی ایک پھانس باقی رہ گئی تھی جو تمام عمر نہیں نکلی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا: میں قیامت کے دن تمہارے حق میں گواہی دوں گا۔ ان کا وہ زخم عبداللہ بن مروان کے زمانے میں دوبارہ خراب ہو گیا اور ۷۴ ہجری میں ۸۶ سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ' حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کیں ہیں۔ تابعین میں سے مجاہد' عطاء' شعبی' حضرت رافع بن خدیج کے پوتے نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمران رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوئے تھے۔

پر زمین دیتے تھے۔ اسے یہ کہہ دیتے تھے کہ تمہیں یہ والا حصہ ملتا ہے اور اس حصے کی پیداوار ہماری ہوگی، تو بعض اوقات اس حصے میں پیداوار ہو جاتی تھی اور اس حصے میں نہیں ہوتی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ جہاں تک چاندی کے عوض میں (زمین کو ٹھیکے پر دینے کا تعلق ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے ہمیں منع نہیں کیا۔

سفیان سے کہا گیا: امام مالک نے یہ روایت ربیعہ کے حوالے سے حنظلہ نامی راوی سے نقل کی ہے، تو وہ بولے: جب یہ یحییٰ کے پاس سے مل سکتی ہے، تو پھر کسی اور کی ضرورت ہی نہیں ہے، کیونکہ یحییٰ زیادہ احتیاط سے کام لیتے ہیں اور ہم نے یہ روایت یحییٰ سے سن کر ہی محفوظ کی ہے۔

۴۱۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ: اَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَجَاءَ بِهِ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ اَهْلِهِ، فَأُتِيَ بِهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَاَرَادَ اَنْ يَقْطَعَهُ، فَشَهِدَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ . فَاَرْسَلَهُ مَرْوَانُ .(اخرجه ابن بشكوال فى الغوامص الأسماء المبهمة)

❁❁ واسع بن حبان بیان کرتے ہیں: ایک غلام نے ایک شخص کے باغ میں سے کھجور کا پودا چوری کیا۔ اور اسے لاکر اپنے مالک کے باغ میں لگا دیا۔ اسے پکڑ کر مروان بن حکم کے پاس لایا گیا۔ مروان نے اس کا ہاتھ کٹوانے کا ارادہ کیا، تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"پھل یا کثر چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا"۔

تو مروان نے اس شخص کو چھوڑ دیا۔

۴۱۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ: اسْمُ الَّذِي سَرَقَ فِيلٌ .

(اخرجه ابن بشكوال فى عوامض الاسماء المبهمة)

❁❁ عبدالکریم کہتے ہیں: چوری کرنے والے شخص کا نام "فیل" تھا۔

۴۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَسْفِرُوا بِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَاِنَّ ذٰلِكَ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ . اَوْ قَالَ: لِاُجُوْرِكُمْ .

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"فجر کی نماز روشن کر کے پڑھو، کیونکہ یہ زیادہ اجر کا باعث ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تمہارے لیے زیادہ اجر کا باعث ہے"۔

۴۱۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْنَا: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، اَفَنُذَكِّي

بِـالـلِّيـطِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرْتُمْ عَلَيْهِ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلُوْهُ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِنٍّ اَوْ ظُفُرٍ، فَاِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ مِّنَ الْاِنْسَانِ، وَاِنَّ الظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشِ -(اخرجه البخاری فی الشركة)

❀❀ حضرت رافع بن خدیج ؓ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کل ہمارا دشمن سے سامنا ہوگا ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، تو کیا ہم درخت کی چھال کے ذریعے جانور ذبح کر لیں؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو چیز خون بہادے اور جس پر تم نے اللہ کا نام لیا ہو اسے تم کھالو۔ ماسوائے اس کے جسے سن (یعنی ہڈی) یا ظفر (حبشہ کی مخصوص چھری) کے ذریعے ذبح کیا گیا ہو''۔

سن انسان کی ہڈی کو کہتے ہیں: اور ظفر حبشیوں کی مخصوص چھری ہے (یہ الفاظ شاید راوی کے ہیں)

٤١٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: اَصَبْنَا اِبِلاً وَّغَنَمًا وَكُنَّا نَعْدِلُ الْبَعِيْرَ بِعَشْرٍ مِّنَ الْغَنَمِ، فَنَدَّ عَلَيْنَا بَعِيْرٌ مِّنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ، ثُمَّ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَاِذَا نَدَّ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوْا بِهِ ذٰلِكَ وَكُلُوْهُ -قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيْهِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتّٰى وَهَصْنَاهُ .

❀❀ حضرت رافع بن خدیج ؓ بیان کرتے ہیں: ہمیں کچھ اونٹ اور بکریاں ملے تو ہم نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ سرکش ہو کر بھاگا تو ہم نے اسے تیر مار کر (روک لیا) پھر ہم نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وحشی جانوروں کی طرح کچھ اونٹ بھی وحشی ہو جاتے ہیں جب ان میں سے کوئی وحشی ہو جائے تو تم اس کے ساتھ یہی سلوک کرو۔ اور اسے کھالو''۔

سفیان کہتے ہیں: اسماعیل بن مسلم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم نے اسے تیر مار کر زمین پر گرادیا۔

٤١٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ: اَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ وَصَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ وَعُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ وَالْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ، وَاَعْطَى عَبَّاسَ بْنَ مِرْدَاسٍ دُوْنَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ عُمَرُ اَوْ غَيْرُهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ:

اَتَجْعَلُ نَهْبِيْ وَنَهْبَ الْعُبَيْدِ ... بَيْنَ عُيَيْنَةَ وَالْاَقْرَعِ

فَمَا كَانَ بَدْرٌ وَّلَا حَابِسٌ ... يَفُوْقَانِ مِرْدَاسَ فِي الْمَجْمَعِ

وَمَا كُنْتُ دُوْنَ امْرِءٍ مِنْهُمَا ... وَمَنْ تَخْفِضِ الْيَوْمَ لَا يُرْفَعِ

قَالَ: فَاَتَمَّ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً -(اخرجه البيهقي في معرفة السنن والآثار)

❁❁ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔غزوۂ حنین کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان بن حرب، صفوان بن امیہ، عینیہ بن حصن اور اقرع بن حابس کو ایک ایک سو اونٹ دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن مرداس کو اس سے کم دیئے۔

اس کے بعد سفیان نامی راوی نے یا شاید عمر بن سعید نامی راوی نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس موقع پر عباس بن مرداس نے یہ اشعار کہے۔

''کیا آپ میرے اور (میرے گھوڑے) عبید کو''عینیہ'' اور اقرع سے کم حصہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ جنگ کے دوران وہ دونوں کسی بھی حوالے سے مرداس پر فوقیت نہیں رکھتے میں ان دونوں سے کم حیثیت کا مالک نہیں ہوں۔ اور آج جس کی حیثیت کو گھٹا دیا گیا' تو پھر وہ بلند نہیں ہوگی''۔

(حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی پورے سو اونٹ عطا کیے۔

۵۸ - مسند عبدالله بن زيد الأنصارى الذى أرى النداء

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات جنہیں اذان دینے کا طریقہ خواب میں دکھایا گیا

۴۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: شُكِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ الشَّيْءُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْفَتِلُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا .وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: لَا يَنْصَرِفُ .(اخرجه البيهقى فى الطهارة)

❀❀ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صاحب نے یہ شکایت کی کہ انہیں نماز کے دوران یہ خیال آیا ہے (کہ شاید ان کا وضو ٹوٹ گیا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایسا شخص اس وقت تک واپس نہ آجائے جب تک وہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہ سن لے یا بو محسوس نہ کرے''۔

یہاں پر سفیان نامی راوی نے ایک لفظ بعض اوقات مختلف نقل کیا ہے۔

۴۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى .

❀❀ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

۴۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِي، فَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

❀❀ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء ادا کرنے کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو الٹا دیا۔ قبلہ کی طرف رخ کیا اور دو رکعات نماز ادا کی۔

٤٢٠- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَالْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ . قَالَ الْمَسْعُوْدِيُّ فَقُلْتُ لِاَبِى بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ: جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ اَوْ جَعَلَ اَعْلَاهُ اَسْفَلَهُ؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ جَعَلَ الْيَمِيْنَ عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالَ عَلَى الْيَمِيْنِ -(اخرجه مسلم فى الاستسقاء)

❁❁ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

مسعودی کہتے ہیں: میں نے ابوبکر بن محمد سے دریافت کیا: (چادر کو الٹاتے ہوئے) دائیں حصے کو بائیں پر رکھا جائے گا اور بائیں کو دائیں پر رکھا جائے گا یا اوپر والے کو نیچے کر دیا جائے گا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں دائیں کو بائیں طرف کر دیا جائے گا اور بائیں کو دائیں طرف کر دیا جائے گا۔

٤٢١- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِى حَسَنٍ الْمَازِنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ -(اخرجه الترمذى فى الطهارة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا۔ دونوں بازو دو، دو مرتبہ دھوئے، اپنے سر کا مسح کیا اور دونوں پاؤں دھوئے۔

۵۹ – مسند أبی قتادة الأنصاری (؄)

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۴۲۲ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثنا سُفيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا اُعْرِى مِنهَا غَيرَ اَنِّى لَا اُزَمَّلُ فَاَتَيْتُ اَبَا قَتَادَةَ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلَيهِ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ، فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا رَاٰى، فَاِنَّهُ لَنْ يَضُرَّهُ ۔(اخرجه البخاری فی بدء الخلق)

❁❁ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں ایسے خواب دیکھا کرتا تھا۔ جن سے میں ڈر جاتا تھا۔ البتہ میں ڈھانپ نہیں لیا جاتا تھا (یعنی اتنا زیادہ نہیں ڈرتا تھا کہ مجھے بخار ہو جائے) میں حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس بات کی شکایت کی، تو انہوں نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، تو جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے۔ جو اسے پسند نہ آئے، تو وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے۔ اور جو خواب اس نے دیکھا ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا"۔

۴۲۳ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَاهُ اَرْبَعَةٌ مُحَمَّدُ بْنُ عَبدِ الرَّحمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ وَعَبْدُ رَبِّهِ وَيَحْيَى ابْنَا سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اَنَّهُمْ سَمِعُوْهُ مِنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبدِ الرَّحمٰنِ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ، فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا رَاٰى، فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ ۔ (متفق علیه)

❁❁ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سچے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، تو جب کوئی شخص

(؄) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حارث بن ربعی بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب۔ آپ کی کنیت "ابوقتادہ" ہے اور آپ اسی کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ انصار کے قبیلے خزرج سے تعلق رکھتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں میں سے ایک تھے۔ بعض حضرات نے ان کا نام "نعمان" ذکر کیا ہے۔

کوئی ایسا پریشان خواب دیکھے جواسے اچھا نہ لگے تو وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے اور جوخواب اس نے دیکھا ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

۴۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ كَمَا ذَكَرَهُ الزُّهْرِيُّ، وَالزُّهْرِيُّ أَحْفَظُ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ ۔(متفق علیه)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۴۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ ۔

(اخرجه ابن حبان)

❁❁ حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیة المسجد) ادا کرلے''۔

۴۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ ابْنَةُ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا فَرَغَ مِنَ السُّجُودِ أَعَادَهَا ۔(اخرجه البخاری فی الصلوة)

❁❁ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی امامت کرتے ہوئے دیکھا۔سیّدہ امامہ بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی ہیں۔انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن پر اٹھایا ہوا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھڑا کردیا۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دوبارہ اٹھالیا۔

۴۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: نَفَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَ قَتِيلٍ قَتَلْتُهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَالْحَدِيثُ طَوِيلٌ فَحَفِظْتُ مِنْهُ هٰذَا ۔(اخرجه البخاری فی البیوع)

❁❁ حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقتول کا سامان مجھے عطیے کے طور پر دے دیا تھا' جسے میں نے غزوۂ حنین کے موقع پر قتل کیا تھا۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: یہ حدیث طویل ہے' لیکن مجھے صرف اس کا اتنا حصہ یاد ہے۔

۴۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ

سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَغَيْرُ الْمُحْرِمِ اِذْ بَصُرْتُ بِاَصْحَابِىْ يَتَرَاقَبُوْنَ شَيْئًا، فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ، فَاَسْرَجْتُ فَرَسِى فَرَكِبْتُ فَاَخَذْتُ رُمْحِى فَسَقَطَ سَوْطِى، فَقُلْتُ لِاَصْحَابِى: نَاوِلُوْنِىْ ـ وَكَانُوْا مُحْرِمِيْنَ، فَقَالُوْا: لَا وَاللّٰهِ لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَىْءٍ ـ فَتَنَاوَلْتُ سَوْطِى ثُمَّ اَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ اَكَمَةٍ فَطَعَنْتُ بِرُمْحِى فَعَقَرْتُهُ فَاَتَيْتُ بِهِ اَصْحَابِىْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوْهُ ـ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَاْكُلُوْا ـ قَالَ وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِى فَاَدْرَكْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ: هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوْهُ ـ(اخرجه البخاری فی جزاء الصید)

❁❁ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب تک قاحہ (نامی جگہ) پر پہنچے' تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے احرام باندھا ہوا تھا' اور کچھ نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔ اسی دوران میری نظر اپنے ساتھیوں پر پڑی' تو وہ ایک دوسرے کو کوئی اشارہ کرر ہے تھے۔ میں نے غور سے جائزہ لیا تو وہاں ایک نیل گائے تھی۔ میں نے اپنے گھوڑے پر زین رکھی اس پر سوار ہوا۔ میں نے اپنا نیزہ پکڑا تو میری چھڑی گر گئی' تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم مجھے اسے پکڑاؤ۔ وہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ اللہ کی قسم! ہم کسی بھی حوالے سے تمہاری مدد نہیں کریں گے تو میں نے اپنی چھڑی خود ہی پکڑ لی پھر میں پیچھے کی طرف سے نیل گائے کے پاس آیا۔ وہ اس وقت ایک ٹیلے کے پیچھے تھی۔ میں نے اپنا نیزہ مار کے اسے زخمی کر دیا۔ میں اسے لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا' تو ان میں سے بعض نے کہا: تم اسے کھالو۔ اور بعض نے کہا: تم لوگ اسے نہ کھاؤ۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے جار ہے تھے۔ میں نے اپنے گھوڑے کو حرکت دی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ حلال ہے تم لوگ اسے کھالو''۔

٤٢٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِىْ هٰذَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اُقْتَلَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلاً غَيْرَ مُدْبِرٍ، اَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّىْ خَطَايَاىَ؟ قَالَ: نَعَمْ ـ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ شَىْءٌ، فَلَمَّا اَدْبَرَ الرَّجُلُ قَالَ: تَعَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقُوْلُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْكَ دَيْنٌ ـ(اخرجه مسلم فی الامارة)

❁❁ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بارے میں کیا رائے ہے۔ اگر میں اللہ کی راہ میں اپنی یہ تلوار چلاتا ہوں اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے (دشمن کا) سامنا کرتے ہوئے پیٹھ نہ پھیرتے ہوئے قتل ہو جاتا ہوں' تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو بخش دے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی حکم نازل ہو رہا ہے۔ جب وہ شخص چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم آگے آؤ! جبرئیل علیہ السلام یہ کہہ رہے ہیں۔ اگر تم پر قرض ہوا تو وہ معاف نہیں ہوگا''۔

٤٣٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ -(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

٤٣١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِى .

(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے' تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو۔ جب تک مجھے دیکھ نہیں لیتے''۔

٤٣٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ . قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِى فِى الْاِسْتِنْجَاءِ -(اخرجه البخاری فی الوضوء)

❁❁ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنی شرمگاہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑے۔

سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ استنجاء کے دوران ایسا کرے۔

٤٣٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَابُورٍ عَنْ اَبِى قَزَعَةَ عَنْ اَبِى الْخَلِيلِ عَنْ اَبِى حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِى قَتَادَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ هٰذِهِ السَّنَةَ وَالسَّنَةَ الَّتِى تَلِيهَا، وَصِيَامُ عَاشُورَاءَ يُكَفِّرُ سَنَةً . قَالَ سُفْيَانُ قَالَ دَاوُدُ: وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَصُومُهُ حَتّٰى بَلَغَهُ هٰذَا الْحَدِيثُ -(اخرجه مسلم فی الصیام)

❁❁ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس سال کے اور اس کے بعد والے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور عاشورہ کے دن روزہ رکھنا ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے''۔

سفیان کہتے ہیں: داؤد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے عطاء یہ روزہ نہیں رکھا کرتے تھے' یہاں تک کہ جب انہیں یہ حدیث پہنچی (تو اس کے بعد انہوں نے اس دن روزہ رکھنا شروع کیا)

٤٣٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِى اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ امْرَاَةً اَظُنُّهَا امْرَاَةَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى قَتَادَةَ - يَشُكُّ سُفْيَانُ - اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ كَانَ يَاْتِيهِمْ فَيَتَوَضَّاُ عِنْدَهُمْ، فَيُصْغِى

الْإِنَاءَ لِلْهِرِّ فَيَشْرَبُ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ سُؤْرِهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنَا اَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، فَقَالَ: اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ وَالطَّوَّافَاتِ عَلَيْكُمْ ۔(اخرجه مالک فی الطهارة)

❁❁ عبداللہ بن ابوقتادہ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے انہوں نے ان کے ہاں وضو کرنا چاہا تو انہوں نے اپنا برتن بلی کی طرف انڈیل دیا۔ بلی نے اس میں سے پانی پیا۔ ہم نے ان سے بلی کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ یہ نجس نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ تمہارے ہاں گھر میں آنے جانے والے جانوروں میں سے ایک ہے''۔

٦٠ - مسند أبی طلحة الأنصاری(☼)

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٤٣٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْمَلَكُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ ۔(اخرجه البخاری فی بداء الخلق)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتہ ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

(☼) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید منات بن علی بن عمرو بن خالد بن نجار۔ ان کی کنیت ''ابوطلحہ انصاری'' رضی اللہ عنہ ہے اور یہ اسی کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ ''بنونجار'' سے ہے۔ انہیں بیعت عقبہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ ان کی اہلیہ اُمّ سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا ہیں جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ان کے سوتیلے صاحبزادے ہیں۔ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کھودی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان کا بھائی بنایا تھا۔ غزوۂ اُحد کے موقع پر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اور آپ کے سامنے کھڑے ہو کر آپ کو دشمن کے تیروں سے بچاتے رہے اور دشمن پر جوابی تیراندازی کرتے رہے۔ ان کے سن وفات کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے 25، بعض نے 33 اور بعض نے 34 ہجری بیان کیا ہے۔

٦١ - مسند خزيمة بن ثابت الأنصاری

حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٤٣٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِي الْغَائِطَ قَالَ: اَوَلَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ اَحْجَارٍ .(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

❀❀ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ایسے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں: جو قضائے حاجت کے لیے آتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''کیا کوئی شخص تین پتھر نہیں پاتا''۔

٤٣٦ م- قَالَ هِشَامٌ وَّاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ وَجْزَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ .(ایضا)

❀❀ ہشام نے یہ بات بیان کی ہے۔ابو وجزہ نامی راوی نے عمارہ بن خزیمہ کے حوالے سے ان کے والد (حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''(ان پتھروں میں) مینگنی نہیں ہونی چاہئے''۔

٤٣٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِمِثْلِهَا عَنْ هِشَامٍ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ عَنْ اَبِىْ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ .

(اخرجه ابن ماجه فی الطهارة)

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

٤٣٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ، وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا .

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

❀❀ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی ہے اور ''مسافر کے لیے تین دن اور تین راتوں تک ہے اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔اگر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید کی

گزارش کرتے تو آپ ﷺ ہمیں مزید رخصت عطا کر دیتے۔

۴۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونِ الْاَوْدِيِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: وَلَوْ اَطْنَبَ السَّائِلُ فِیْ مَسْاَلَتِهٖ لَزَادَهُ -(ایضًا)

❁❁ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''سوال کرنے والا اگر مزید سوال کرتا تو نبی اکرم ﷺ اسے مزید اجازت دے دیتے''۔

۴۴۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِی مِنَ الْحَقِّ، لَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِیْ اَدْبَارِهِنَّ -(اخرجه ابن حبان)

❁❁ عمارہ بن خزیمہ اپنے والد (حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا ہے تم لوگ خواتین کی پچھلی شرمگاہوں میں صحبت نہ کرو''۔

٦٢ - مسند سوید بن النعمان(✪)

حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٤٤١- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا رَوْحَةٌ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزَّادِ، فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلَاكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلُكْنَاهُ مَعَهُ، ثُمَّ مَضْمَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ، ثُمَّ صَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۔(اخرجه البخاری فی الوضوء)

❀❀ حضرت سوید بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے' جب ہم ''صہباء'' کے مقام پر پہنچے۔ اور ہمارے اوران کے درمیان ایک منزل کا فاصلہ رہ گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زادِ سفر منگوایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ستو پیش کیے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی چبالیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بھی وہ چبالیے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بھی کلی کی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

(✪) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: سوید بن نعمان بن مالک بن عامر۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے اوس کی شاخ ''بنو حارثہ'' سے ہے۔ آپ غزوۂ اُحد اور اس کے بعد دیگر تمام غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے ہیں۔

٦٣ - مسند قیس بن أبی غرزة

حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٤٤٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ اَبِیْ رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَعْيَنَ وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ اَنَّهُمْ سَمِعُوْهُ مِنْ اَبِیْ وَائِلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِیْ غَرَزَةَ يَقُوْلُ: كُنَّا نُسَمَّی السَّمَاسِرَةَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانَا وَنَحْنُ بِالْبَقِيْعِ وَمَعَنَا الْعِصِیُّ، فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ، فَقَالَ: يَامَعْشَرَ التُّجَّارِ . فَاجْتَمَعْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ .

(اخرجه ابوداؤد فی التجارات)

❀❀ حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہمیں ایجنٹ کہا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم اس وقت بقیع میں موجود تھے۔ ہمارے ساتھ گھوڑے بھی تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وہ نام دیا جو ہمارے پہلے نام سے بہتر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے تاجروں کے گروہ'' ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اکٹھے ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس سودے میں قسم اور جھوٹ شامل ہو جاتا ہے' تو تم اس میں صدقہ ملا دیا کرو''۔

٦٤ – مسند عبيد الله بن محصن

حضرت عبیداللہ بن محصن انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٤٤٣ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِىْ شُمَيْلَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِىْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِىْ جِسْمِهٖ، عِنْدَهٗ طَعَامُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا ۔

(اخرجه الترمذی فی الزهد)

❁❁ سلمہ بن عبیداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ وہ خوشحال ہو، جسمانی طور پر تندرست ہو، اس کے پاس اس دن کی خوراک موجود ہو، تو گویا اس کے لیے دنیا کو سمیٹ دیا گیا ہے''۔

٦٥ - مسند حذيفة بن اليمان (✿)

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٤٤٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ الْجُهَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقٰى دِهْقَانًا فَجَاءَهُ بِمَاءٍ فِيْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ حُذَيْفَةُ - وَكَانَ رَجُلًا فِيْهِ حِدَّةٌ - فَكَرِهُوا اَنْ يُكَلِّمُوْهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: اَعْتَذِرُ اِلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا، اِنِّيْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ اِلَيْهِ اَنْ لَّا يَسْقِيَنِيْ فِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْنَا فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ، وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَالْحَرِيْرَ، فَاِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ -(اخرجه مسلم فى اللباس والزينة)

❀❀ عبداللہ بن عکیم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدائن میں موجود تھے۔ انہوں نے ایک دیہاتی سے پانی مانگا۔ وہ چاندی سے بنے ہوئے برتن میں پانی لے کر ان کے پاس آیا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے پھینک دیا۔ وہ ایک ایسے صاحب تھے۔ جن کے مزاج میں کچھ تیزی تھی۔ لوگوں نے یہ بات ناپسند کی کہ وہ ان سے اس بارے میں بات چیت کریں۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا۔

میں اس بارے میں تمہارے سامنے عذر بیان کرتا ہوں مجھے پہلے یہ بات بیان کر دینی چاہئے تھی کہ اس طرح کے (برتن میں) مجھے پینے کے لیے نہ دیا جائے۔ پھر انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''چاندی یا سونے سے بنے ہوئے برتنوں میں نہ پیو، دیباج اور حریر استعمال نہ کرو' کیونکہ یہ ان (کفار) کے لیے دنیا میں ہیں۔ تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے''۔

٤٤٥- قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: كُنَّا مَعَ

(✿) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حذیفہ بن یمان بن جابر بن عمرو بن ربیعہ بن جروہ بن جات بن ماذن۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے۔ آپ کے والد کا اصل نام ''حسل بن جابر'' ہے۔ ''یمان'' ان کا لقب تھا۔ ان سے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ تابعین میں سے قیس بن ابوحازم' ابووائل اور زید بن وہب نے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص راز دار تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کے بارے میں جو باتیں انہیں بتائی ہیں اور کسی کو نہیں بتائیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جنگ نہاوند میں بھی شریک ہوئے۔ اس کے بعد ہمدان' رے اور دینور کی فتح ان کے ہاتھوں ہوئی۔ جزیرہ کی فتح میں بھی یہ شریک ہوئے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف آزمائشوں کے بارے میں سوالات کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مدائن کا گورنر مقرر کیا تھا۔

حُذَيْفَةَ ۔فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً ۔(اخرجه البخاری فی الاطعمة)

❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

٤٤٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ ۔(اخرجه البخاری فی الجمعه)

❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب بیدار ہوتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے۔

٤٤٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، فَذَهَبْتُ اَتَنَحّٰى عَنْهُ فَجَبَذَنِيْ اِلَيْهِ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهٖ، فَلَمَّا فَرَغَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ۔(اخرجه البخاری فی الوضوء)

❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے ہٹنے لگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا' یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو دونوں موزوں پر مسح کر لیا۔

٤٤٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ فَقِيْلَ لِحُذَيْفَةَ: اِنَّ هٰذَا رَجُلٌ يُبَلِّغُ الْاُمَرَاءَ الْحَدِيْثَ ۔فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ ۔قَالَ سُفْيَانُ: وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ ۔(اخرجه البخاری فی الادب)

❁ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔اسی دوران ایک شخص ہمارے پاس سے گزرا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: یہ وہ شخص ہے۔جو حکمرانوں تک لوگوں کی باتیں پہنچاتا ہے۔(یعنی ان کی چغلی کرتا ہے) تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو گا''۔

سفیان کہتے ہیں: (روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) القتات سے مراد چغل خور ہے۔

٤٤٩- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ - اَوْ تَبْعَثُ - عِبَادَكَ ۔(اخرجه الترمذی فی الدعوات)

❁ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست

مبارک اپنے سر کے نیچے رکھتے تھے۔ پھر یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دوبارہ زندہ کرے گا''۔

۴۵۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَسْفَلَ مِنْ عَضَلَةِ سَاقِيْ اَوْ سَاقِهِ فَقَالَ: هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِيْمَا اَسْفَلُ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .

(اخرجه ابن حبان)

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنی پنڈلی کا نیچے والا حصہ پکڑا اور فرمایا۔

''یہ تہبند رکھنے کی جگہ ہے اگر تم نہیں مانتے تو اس سے کچھ نیچے کرلو۔ اگر نہیں مانتے تو اس سے بھی نیچے کرلو۔ اگر نہیں مانتے تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے''۔

۴۵۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ وَاَثْبَتَهُ الْفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثَيْنِ، رَاَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا: اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَقَرَءُ وْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ . ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا فَقَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَبْقٰى اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ . ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَقَالَ بِهِنَّ عَلٰى رِجْلِهٖ فَدَحْرَجَهُنَّ فَقَالَ: دَحْرَجْتَهُ الْفَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ، وَيَظَلُّ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَيْسَ فِيْهِمْ رَجُلٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ لَرَجُلًا يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ، وَحَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَعْقَلَهٗ، وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اُبَالِيْ اَيُّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ اِسْلَامُهٗ، وَلَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ، وَمَا اُبَايِعُ الْيَوْمَ اِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا .

(اخرجه البخاری فی الرقاق)

❁❁ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو حدیثیں بیان کی تھیں۔ ان میں سے ایک میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا انتظار کررہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

''امانت لوگوں کے دلوں کے اندر نازل ہوئی پھر قرآن نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن کا علم حاصل کیا اور انہوں نے سنت کا بھی علم حاصل کیا''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امانت کے اٹھالیے جانے کے بارے میں ہمیں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”آدمی سوئے گا‘ تو اس کے دل میں سے امانت کو اٹھالیا جائے گا۔ پھر وہ سوئے گا‘ تو اس کے دل میں سے امانت کو اٹھا لیا جائے گا‘ یہاں تک کہ اس کا اس طرح نشان باقی رہ جائے گا‘ جس طرح آبلے کا نشان ہوتا ہے“۔

پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کچھ کنکریاں پکڑیں اور انہیں اپنے پاؤں پر ڈالا اور بولے: جس طرح ایک انگارہ اگر تم اپنے پاؤں پر ڈالو وہ جگہ پھول جائے گی اور جلن محسوس ہوگی‘ لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوگا‘ تو لوگ لین دین کریں گے لیکن ان میں کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا‘ جو امانت کو ادا کرے‘ یہاں تک کہ کسی شخص کے بارے میں یہ کہا جائے کہ یہ کتنا تیز اور کتنا چالاک اور کتنا عقلمند ہے‘ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں پہلے اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ کہ میں کس کے ساتھ سودا کر رہا ہوں۔ کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا‘ تو اس کا اسلام اسے میرے ساتھ ٹھیک رکھتا۔ اگر وہ یہودی یا عیسائی ہوتا‘ تو اس کا حکمران اسے میرے ساتھ ٹھیک رہنے دیتا‘ لیکن اب میں صرف فلاں اور فلاں شخص کے ساتھ ہی لین دین کرتا ہوں۔

۴۵۲ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ اَبِیْ رَاشِدٍ وَسُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ يُّحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ؟ فَقُلْتُ: اَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالصَّوْمُ .

فَقَالَ عُمَرُ: لَسْتُ عَنْ تِلْكَ اَسَاَلُكَ، اِنَّمَا اَسَاَلُكَ عَنِ الَّتِیْ تَمُوْجُ مَوْجَ الْبَحْرِ . فَقُلْتُ: اِنَّ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ بَابًا مُغْلَقًا، قَتْلُ رَجُلٍ اَوْ مَوْتُهُ .قَالَ: اَيُكْسَرُ ذٰلِكَ الْبَابُ اَوْ يُفْتَحُ؟ فَقُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ . فَقَالَ عُمَرُ: ذٰلِكَ اَحْرٰی اَنْ لَّا يُغْلَقَ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ .حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ فَهِبْنَا حُذَيْفَةَ اَنْ نَسْاَلَهٗ اَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ اَنَّهٗ هُوَ الْبَابُ فَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدِ اللَّيْلَةَ، فَذَاكَ اَنِّیْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ .

(اخرجه البخاری فی المواقیت)

❀❀ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”فتنے کے بارے میں کون ہمیں حدیث سنائے گا“ تو میں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

”آدمی کے لیے آزمائش اس کی بیوی اس کے مال اور اس کے پڑوسی میں ہوتی ہے۔ نماز پڑھنا، صدقہ دینا اور روزہ رکھنا اس کا کفارہ بنتے ہیں“۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے:

میں نے اس کے بارے میں آپ سے دریافت نہیں کیا میں آپ سے اس فتنے کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں۔ جو سمندر کی لہروں کی طرح موجزن ہوگا۔ میں نے کہا: آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ جو ایک صاحب کے قتل ہونے یا انتقال کرنے کی صورت میں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ کیا اس دروازے کو توڑ دیا جائے گا یا اسے کھولا جائے گا‘ تو میں

نے کہا: نہیں بلکہ اسے توڑا جائے گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: پھر تو وہ اس لائق ہوگا کہ قیامت کے دن تک بند نہ ہو۔

اعمش کہتے ہیں: ہم ہیبت کی وجہ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت نہیں کر سکے۔ کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ بات جانتے تھے کہ دروازے سے مراد وہی ہیں، تو ہم نے مسروق سے یہ کہا انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: جی ہاں، جس طرح تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ کل سے پہلے آج کی رات آئے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے انہیں ایک ایسی حدیث سنائی تھی جس میں غلطی نہیں تھی۔

۴۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ: هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَنْتَ تَقُوْلُ صَلّٰى فِيْهِ يَا اَصْلَعُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْقُرْاٰنُ ۔ قَالَ حُذَيْفَةُ: هَاتِ مَنِ احْتَجَّ بِالْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَلَجَ ۔ فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ (سُبْحَانَ الَّذِي اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى) فَقَالَ لِي حُذَيْفَةُ: اَيْنَ تَجِدُ صَلّٰى فِيْهِ؟ لَوْ صَلّٰى فِيْهِ لَكُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلَاةُ فِيْهِ كَمَا كُتِبَتْ عَلَيْكُمُ الصَّلَاةُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۔ ثُمَّ قَالَ حُذَيْفَةُ: اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيْلِ الظَّهْرِ مَمْدُوْدٍ يُّقَالُ لَهَا الْبُرَاقُ خَطْوُهَا مَدُّ الْبَصَرِ، فَمَا زَايَلَا ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَاَيَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعْدَ الْاٰخِرَةِ اَجْمَعَ قَالَ وَيَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّهٗ رَبَطَهٗ ثُمَّ اَيَفِرُّ لِمَ اَيَفِرُّ مِنْهُ؟ وَاِنَّمَا سَخَّرَهٗ لَهٗ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۔(اخرجه صحيح ابن حبان)

❁❁ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز ادا کی تھی، تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: اے آگے سے گنجے! کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا کی تھی؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میرے اور آپ کے درمیان فیصلہ قرآن کرے گا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: ''لے کر آؤ''۔ جو شخص قرآن سے دلیل حاصل کرتا ہے، وہ کامیاب ہو جاتا ہے، تو میں نے ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔

''پاک ہے، وہ ذات جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی''۔

تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم نے اس میں کہاں یہ پایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی تھی؟ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز ادا کی ہوتی، تو تم لوگوں پر وہاں نماز ادا کرنا لازم قرار دیا جاتا۔ جس طرح تم پر مسجد الحرام میں نماز ادا کرنا لازم کیا گیا ہے۔

پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جانور پیش کیا گیا۔ جس کی پشت لمبی تھی جسے براق کہا جاتا تھا۔ اس کا ایک قدم وہاں تک جاتا تھا، جہاں تک نگاہ جاتی ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل براق کی پشت پر سوار رہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت اور جہنم کو ملاحظہ فرمایا۔ اور آخرت کا وعدہ تو زیادہ جمع کرنے والا ہے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باندھ دیا تھا۔ بھئی کیوں؟ کیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جانا تھا حالانکہ غیب اور شہادت کا علم رکھنے والی ذات نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسخر کیا تھا۔

٤٥٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ بَعْدِى اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ -(اخرجه الحاكم)

❁❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ان دولوگوں کی پیروی کرنا، ابوبکر اور عمر اور عمار کی ہدایت پر عمل کرنا اور میرے بعد ابن اُمّ عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے عہد کو مضبوطی سے پکڑ کر رکھنا۔

٦٦ - مسند أبی مسعود الأنصاری (☼)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٤٥٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ: عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ -(اخرجه البخاری فی البیوع)

❀❀ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کے معاوضے اور کاہن کی مٹھائی (یا معاوضے) سے منع کیا ہے۔

٤٥٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخَّرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَوْمًا الصَّلَاةَ، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ - حَتّٰى عَدَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ - فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا عُرْوَةُ، وَانْظُرْ مَا تَقُولُ - قَالَ عُرْوَةُ: أَخْبَرَنِيهِ بَشِيرُ بْنُ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -(اخرجه البخاری فی مواقیت الصلوة)

❀❀ زہری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز نے نماز ادا کرنے میں تاخیر کردی تو عروہ بن زبیر نے ان سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میری امامت کی میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ پھر وہ نازل ہوئے انہوں نے میری امامت کی۔ میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ پھر وہ نازل ہوئے انہوں نے میری امامت کی' تو میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی' یہاں تک کہ راوی نے پانچ نمازوں کا تذکرہ کیا' تو عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا:

(☼) ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ۔ ان کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے ہے۔ ان کی کنیت ''ابومسعود'' ہے اور یہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ انہیں ''بدری'' بھی کہا جاتا ہے لیکن یہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ یہ بدر کے رہنے والے تھے۔ علامہ ابن اثیر نے یہ بات تحریر کی ہے: امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے: یہ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے' لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔ بعد میں انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی تھی۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقربین میں سے ایک تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں شرکت کرنے کے لئے روانہ ہوئی تو آپ نے حضرت مسعود بدری رضی اللہ عنہ کو کوفہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والوں میں عبداللہ بن یزید خطمی' ابووائل' علقمہ' مسروق ربیع بن حرہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

''اللہ سے ڈرو۔ اے عروہ! اور اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا' کہہ رہے ہو' تو عروہ نے کہا: بشر بن ابو مسعود نے اپنے والد (حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' یہ روایت مجھے سنائی ہے۔

۴۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ: ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ فِي الطَّوَافِ فَسَاَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَاَ بِالْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ .

(اخرجه البخاری فی فضائل القرآن)

❁❁ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کرے' تو یہ دونوں اس کے لیے کافی ہوں گی''۔

عبدالرحمٰن بن یزید نامی راوی کہتے ہیں: بعد میں میری ملاقات طواف کے دوران حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے یہ بات بتائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کر لے' تو یہ دونوں اس کے لیے کافی ہوں گی''۔

۴۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِيْ حَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتَخَلَّفُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلَانٌ .قَالَ: فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِيْ مَوْعِظَةٍ قَطُّ غَضَبَهُ يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ، اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ، فَاَيُّكُمْ اَمَّ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَالسَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ .(اخرجه البخاری فی العلم)

❁❁ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں صبح کی نماز باجماعت میں اس لیے نہیں شریک ہو پایا۔ کیونکہ فلاں صاحب ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: وعظ و نصیحت کرتے ہوئے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن جتنے غصے میں دیکھا۔ اتنا غصے میں کبھی نہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے بعض لوگ تنفر کر دیتے ہیں۔ تم میں سے بعض لوگ تنفر کر دیتے ہیں۔ جس شخص نے لوگوں کو نماز پڑھانی ہو۔ وہ مختصر نماز پڑھائے' کیونکہ لوگوں میں بڑی عمر کا آدمی، بیمار آدمی، کمزور آدمی اور کام کاج والا آدمی بھی ہوتے ہیں''۔

۴۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُرْجٰى صَلَاةٌ لَّا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ

فِی الرُّکُوعِ وَالسُّجُودِ . قَالَ سُفْیَانُ: هٰکَذَا قَالَ الْاَعْمَشُ لَا تُرْجٰی لَا تُجْزِءُ .(اخرجه ابن حبان فی صحیحه

❁❁ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسی نماز درست نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو درست نہیں رکھتا''۔

سفیان کہتے ہیں: اعمش نامی راوی نے یہ روایت اسی طرح بیان کی ہے۔ روایت کے الفاظ لا تُرجٰی اس کی امید نہیں کی جا سکتی، یعنی وہ درست نہیں ہوتی۔

٤٦٠- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَیْسًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ: انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ یَوْمَ تُوُفِّیَ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ: انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِیْمَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ، لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتٍ وَّلَا حَیَاةٍ، فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَاِلَی الصَّلَاةِ .

(اخرجه البخاری فی الکسوف)

❁❁ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔ اس دن سورج گرہن ہو گیا، تو لوگوں نے کہا: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے انتقال کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں: یہ کسی کے جینے یا مرنے کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے ہیں جب تم انہیں (گرہن کی حالت میں) دیکھو، تو اللہ کے ذکر اور نماز کی طرف تیزی سے جاؤ''۔

٤٦١- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقِیْمُ مَنَاکِبَنَا فِی الصَّلَاةِ وَیَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ، وَلْیَلِیَنِّیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ .

قَالَ سُفْیَانُ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الْاَعْمَشِ وَلَمْ نَجِدْهُ هَا هُنَا بِمَکَّةَ .(اخرجه مسلم فی الصلوة)

❁❁ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع ہونے سے پہلے ہمارے کندھے سیدھے کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے:

''تم لوگ آپس میں اختلاف نہ کرو (یعنی آگے پیچھے کھڑے نہ ہو) ورنہ تمہارے دلوں میں بھی اختلاف آ جائے گا اور تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں، پھر اس کے بعد وہ لوگ ہوں جو ان کے قریب کے مرتبے کے ہیں پھر وہ لوگ ہوں جو ان کے قریب کے مرتبے کے ہوں''۔

٤٦٢- قَالَ سَمِعْتُ اِسْمَاعِیْلَ بْنَ رَجَاءٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ

سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَاِنْ كَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا، وَلَا يُؤَمُّ رَجُلٌ فِیْ سُلْطَانِهٖ، وَلَا يُجْلَسُ عَلٰی تَكْرِمَتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔(اخرجه مسلم فی المساجد)

❀❀ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو اللہ کی کتاب زیادہ اچھے طریقے سے پڑھ سکتا ہو اگر وہ لوگ قرأت میں برابر ہوں' تو وہ شخص کرے جو سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو اگر وہ لوگ سنت کے علم میں بھی برابر ہوں' تو وہ شخص کرے' جس نے ہجرت پہلے کی ہو اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں' تو وہ شخص کرے' جس کی عمر زیادہ ہو اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی حکومت میں امامت نہ کرے۔ اور نہ ہی اس کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر بیٹھے۔ البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کیا جا سکتا ہے''۔

٤٦٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْجَفَاءُ وَالْقَسْوَةُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ، عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ مِنْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ ۔(اخرجه مسلم فی الایمان)

❀❀ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ربیعہ اور مضر قبیلے سے تعلق رکھنے والے وہ لوگ جو اونٹوں کو ان کی دم کی طرف سے ہانک کرلے جاتے ہیں ان میں جفا' سختی اور شدت پسندی پائی جاتی ہے''۔

٦٧ - مسند العباس بن عبد المطلب (✿)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٤٦٤- اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَاَرْبَعِمِائَةٍ فَاَقَرَّ بِهٖ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنُ الصَّوَّافِ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فَاَقَرَّ بِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ: بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ

(✿) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یہ ہے: عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوالفضل'' ہے کیونکہ ان کے ایک صاحبزادے کا نام فضل تھا۔ عمر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ تین برس بڑے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا شمار قریش کے بڑے سرداروں میں ہوتا تھا۔ مسجد حرام کا احترام اور حاجیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری انہی کی تھی۔ غزوہ بدر کے موقع پر یہ قریش کے ساتھ مجبوراً شریک ہوئے تھے۔ انہیں قید کر دیا گیا تھا اور اس قید کے دوران ان کی طویل قامتی کی وجہ سے کسی کا کرتہ انہیں پورا نہیں آتا تھا۔ عبداللہ بن اُبی بن سلول (جو منافقین کا سردار تھا) اس کا کرتہ انہیں پورا آیا تھا۔ اس نے اپنا کرتہ انہیں دے دیا تھا اور اس کے بدلے کے طور پر جب عبداللہ بن اُبی مرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کفن کے لئے اپنا کرتہ اسے عطا کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک مرتبہ شدید قحط پڑ گیا تھا' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے بارش کے نزول کی دعا کی تھی۔ اس کے نتیجے میں زبردست بارش ہوئی تھی اور زمین سرسبز و شاداب ہوگئی تھی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: اللہ کی قسم! یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچنے کا بہترین وسیلہ ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس واقعے کے بارے میں اشعار بھی کہے تھے جن کا ترجمہ درج ذیل ہے: ''امام! یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ وہ مسلسل قحط کے بعد ہم پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش نازل کرے۔ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی ہیں۔ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ جنہوں نے ان فضائل کو خصوصیت کے ساتھ وراثت میں پایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے وسیلے سے شہروں کو زندہ کر دیا اور شدید ترین مایوسی کے بعد انہیں ہرا بھرا کر دیا''۔ علامہ ابن اثیر بیان کرتے ہیں: جب بارش نازل ہونے لگی تو لوگ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے جسم کو مسح کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ آپ کو مبارک ہو اے شہروں کو سیراب کرنے والے! صحابہ کرام حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بزرگی کی بہت قدر کیا کرتے تھے اور ہر معاملے میں انہیں مقدس سمجھتے تھے اور ان سے مشورہ لیا کرتے تھے اور ان کی رائے پر عمل کیا کرتے تھے۔ ان کی بزرگی اور شرف کے لئے یہی بات کافی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعزیت انہی سے کی جاتی تھی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے قریبی رشتے دار آپ ہی تھے۔ آخری عمر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے۔ ۱۲ رجب جمعے کے دن مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ ۳۲ ہجری میں رمضان کے مہینے میں آپ کا انتقال ہوا تھا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی تھی اور آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ وصال کے وقت ان کی عمر ۸۸ برس تھی۔

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الَّتِيْ اَهْدَاهَا لَهُ الْجُذَامِيُّ، فَلَمَّا وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَاعَبَّاسُ نَادِ قُلْ يَااَصْحَابَ السَّمُرَةِ يَااَصْحَابَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ۔ وَكُنْتُ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ: يَااَصْحَابَ السَّمُرَةِ يَااَصْحَابَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَرَجَعُوْا عَطْفَةً كَعَطْفَةِ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا، وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَامَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ قَصَرْتُ الدَّعْوَةَ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ: يَابَنِي الْحَارِثِ قَالَ: وَتَطَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ فَقَالَ: هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ۔ وَهُوَ يَقُوْلُ: قُدُمًا يَاعَبَّاسُ ۔ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ۔ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنَاهُ الزُّهْرِيُّ بِطُوْلِهِ فَهٰذَا الَّذِيْ حَفِظْتُ مِنْهُ ۔(اخرجه مسلم فی الجهاد)

❁❁ کثیر بن عباس اپنے والد (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔غزوۂ حنین کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس خچر پر سوار تھے۔ جو جذامی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر دیا تھا۔ جب مسلمان پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''اے عباس! آپ بلند آواز میں پکاریں اور کہیں اے درخت! (کے نیچے بیعت کرنے والو) اے سورۃ بقرہ (پر ایمان رکھنے والو)!''

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا۔ جس کی آواز بلند تھی' تو میں نے بلند آواز میں پکارا۔ اے درخت (کے نیچے بیعت کرنے والو)! اے سورۃ بقرہ پر ایمان رکھنے والو! تو وہ لوگ یکبارگی یوں پلٹے جس طرح گائے اپنی اولاد کی طرف پلٹتی ہے۔ آوازیں بلند ہوئیں اور وہ لوگ یہ کہہ رہے تھے۔ اے انصار کے گروہ! اے انصار کے گروہ! پھر دعوت کو مختصر کرکے بنو حارث بن خزرج کی طرف کیا گیا اور کہا گیا: اے بنو حارث!

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار رہتے ہوئے جنگ کا جائزہ لیتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اب جنگ اچھی طرح بھڑک اٹھی ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اے عباس (رضی اللہ عنہ)! آپ آگے بڑھیے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکریاں پکڑیں اور انہیں پھینکا اور یہ فرمایا۔

''رب کعبہ کی قسم! یہ پسپا ہو جائیں گے''۔

سفیان نامی راوی بعض اوقات یہ لفظ نقل کرتے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم!

سفیان کہتے ہیں: زہری نے یہ طویل حدیث ہمیں سنائی تھی' لیکن اس کا یہ حصہ مجھے یاد رہ گیا ہے۔

۴۶۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْلُ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوْطُكَ

وَيَنْصُرُكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُهُ اِلٰى ضَحْضَاحٍ ۔(اخرجه ابن عساكر)

❁❁ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جناب ابوطالب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رکھا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کیا کرتے تھے' تو کیا اس کا انہیں کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں'' میں نے انہیں جہنم کے بڑے حصے میں پایا تو انہیں نکال کر اس کے معمولی سے حصے میں لے آیا۔

٤٦٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُو بِهِ ۔ فَقَالَ: يَاعَبَّاسُ سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ۔ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُو بِهِ ۔ فَقَالَ: يَاعَبَّاسُ يَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ ۔ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُو بِهِ ۔ فَقَالَ: يَاعَبَّاسُ يَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۔ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ يَقُوْلُ عَنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❁❁ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جسے میں مانگا کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عباس رضی اللہ عنہ آپ اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت کا سوال کریں۔

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جو میں مانگا کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عباس (رضی اللہ عنہ)! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا! آپ اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت کا سوال کریں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جو میں مانگا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عباس (رضی اللہ عنہ)! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا! آپ اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کریں۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نامی راوی اس روایت کو بیان کرتے ہوئے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں۔ کہ عبداللہ بن حارث نے یہ بات بیان کی ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تاہم اکثر اوقات انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔ کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!

٦٨ - مسند الفضل بن عباس (۞)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایات

467- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ - وَكَانَ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ قَالَ: لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ .

(اخرجه البخاری فی الحج)

❀❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما مزدلفہ سے روانہ ہوتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنتا رہا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی (تو تلبیہ پڑھنا موقوف کیا)

(۞) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے۔ بعض حضرات نے ''ابومحمد'' نقل کی ہے۔ آپ کی والدہ سیّدہ اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی کنیت انہی کے نام پر ''ابوالفضل'' ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ اور غزوۂ حنین میں شریک ہوئے تھے۔ انہیں حجۃ الوداع میں شرکت کا شرف بھی حاصل ہے۔ یہ نہایت وجیہہ وشکیل آدمی تھے۔ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ پانی پکڑاتے رہے تھے۔ آپ کا انتقال ۱۳ ہجری میں ہوا۔

٦٩ - احاديث ابن عباس(☼)

التى قال فيها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایات

وہ روایات جن میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کرتے ہوئے دیکھا۔

٤٦٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

(☼) آپ کا سلسلہ نسب ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ آپ کی کنیت ''ابوالعباس'' ہے۔ آپ قبیلہ قریش کی شاخ ''بنو ہاشم'' سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ کی والدہ سیّدہ لبابہ کبریٰ بنت حارث رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ ان کی عظمت علم کی وجہ سے انہیں ''حبر الامۃ'' (امت کا بڑا عالم) کا خطاب دیا گیا۔ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان کے افراد سمیت شعب ابی طالب میں محصور تھے۔ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں ڈالا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دو مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زیارت کی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ میرے لیے دعا کی ہے۔ ایک اور روایت میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لپٹا لیا اور دعا کی: ''اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا کر''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر ۱۳ برس تھی اور بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت ان کی عمر ۱۵ برس تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے کچھ عرصہ پہلے یہ بصرہ کو چھوڑ کر واپس حجاز چلے گئے تھے۔ جنگِ جمل میں انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کرنے والوں میں صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی کثیر بن عباس شامل ہیں۔ تابعین میں سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے علی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عکرمہ اور کریب، ان کے علاوہ عطاء بن ابی رباح، مجاہد، ابن ابی ملیکہ، عمرو بن دینار، عبید بن عمیر، سعید بن مسیب، محمد عبیداللہ بن عبداللہ، سلیمان بن یسار، عروہ بن زبیر، ابوزبیر، محمد بن کعب، طاؤس، وہب بن منبہ اور دیگر بہت سے افراد نے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ''طائف'' میں ہوا۔ آپ کی نمازِ جنازہ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے) محمد بن حنفیہ نے پڑھائی۔ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر کی مٹی کو برابر کر دیا گیا تو محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! آج اس امت کا ایک بڑا عالم فوت ہوگیا ہے''۔ مشہور قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ۶۸ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وصال کے وقت ان کی عمر ۸۱ سال تھی اور ان کا انتقال ۷۰ ہجری میں ہوا تھا۔

يَقُولُ: كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ اَهْلِهِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى .

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں میں شامل تھا۔ جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے کمزور افراد کے ہمراہ مزدلفہ سے منیٰ جلدی روانہ کر دیا تھا۔

٤٦٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

٤٧٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُمَا عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ اُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰى مِنًى وَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ: اُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعبدالمطلب سے تعلق رکھنے والے کم سن لڑکوں کو مزدلفہ سے منیٰ (لوگوں سے) پہلے روانہ کر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے زانوں پر نرمی سے ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”اے میرے چھوٹے بچو۔ تم لوگ جمرہ عقبیٰ کی رمی اس وقت تک نہ کرنا۔ جب تک سورج نہ نکل آئے“۔

٤٧١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُهِلُّ . اَوْ قَالَ: يُلَبِّي . (اخرجه البخاري في الجنائز)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے۔ ایک شخص اپنے اونٹ سے گرا۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹی اور وہ انتقال کر گیا۔ وہ احرام باندھے ہوئے تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو تم اس کے سر کو نہ ڈھانپنا‘ کیونکہ قیامت کے دن اسے تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ کیا جائے گا“۔

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

٤٧٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي حُرَّةَ النَّصِيبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . وَزَادَ فِيهِ: وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا . (متفق عليه)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے‘ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

”اسے خوشبو نہ لگانا“۔

۴۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو مَعْبَدٍ وَكَانَ مِنْ اَصْدَقِ مَوَالِي ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ، وَلَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ۔ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَاِنَّ امْرَاَتِي انْطَلَقَتْ حَاجَّةً ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْطَلِقْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الْكُوفِيُّونَ يَاْتُونَ اَبَدًا عَمْرًا يَسْاَلُونَهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ يَقُولُونَ كَيْفَ حَدِيثُ: اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا ۔(اخرجه ابويعلى فى المسند)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا ہرگز نہ رہے۔اور کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ سفر پر جائے ماسوائے اس کے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم عزیز ہونا چاہئے''۔

ایک صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرا نام فلاں،فلاں جنگ میں حصہ لینے کے لیے نوٹ کرلیا گیا ہے۔اور میری بیوی حج کرنے کے لیے جارہی ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو''۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: کوفہ سے تعلق رکھنے والے لوگ (میرے استاد) عمرو بن دینار مکی کی خدمت میں آیا کرتے تھے اور ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کرتے تھے۔وہ یہ کہتے تھے۔وہ حدیث کیسی ہے' جس میں یہ ہے کہ میرا نام فلاں فلاں جنگ میں حصہ لینے کے لیے لکھا گیا ہے۔

۴۷۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الشَّعْثَاءِ: جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ ۔ يَعْنِي وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔(اخرجه البخارى فى اللباس)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(احرام والے) جس شخص کو جوتے نہیں ملتے وہ موزے پہن لے' جسے تہہ بند نہیں ملتا۔وہ شلوار پہن لے(راوی کہتے ہیں:) یعنی احرام والا شخص''۔

۴۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا ۔ فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا الشَّعْثَاءِ اَظُنُّهُ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ ۔ فَقَالَ: وَاَنَا اَظُنُّ ذٰلِكَ ۔

(اخرجه البخارى فى التهجد)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات ایک ساتھ اور سات رکعات ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

عمرو بن دینار مکی نامی راوی کہتے ہیں: میں نے (اپنے استاد) جابر بن زید سے دریافت کیا: اے ابوشعثاء! میرا خیال ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز تاخیر سے ادا کی ہوگی اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لی ہوگی اور مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کی ہوگی۔ اور عشاء کی نماز جلدی ادا کر لی ہوگی' تو وہ بولے: میرا بھی یہی خیال ہے۔

۴۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ سَفَرٍ وَلَا خَوْفٍ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا . قُلْتُ: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَرَادَ اَنْ لَّايُحْرِجَ اُمَّتَهُ .(اخرجه الموصلی فی المسند)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کسی سفر کے علاوہ (یعنی حضر کی حالت میں) اور خوف کے بغیر آٹھ رکعات ایک ساتھ اور سات رکعات ایک ساتھ ادا کی ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرا خیال ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاہتے تھے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حرج میں مبتلا نہ کریں۔

۴۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّاَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا - وَجَعَلَ يَصِفُهُ وَيُقَلِّلُهُ - فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعَ، ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهِ، فَاَخْلَفَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهِ، فَصَلّٰى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ اَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ .(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں رات کے وقت اپنی خالہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکے ہوئے مشکیزے سے وضو کیا' جو مختصر تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی صفت بیان کرتے ہوئے بتایا: وہ تھوڑا سا تھا' تو میں بھی اٹھا۔ اور میں نے بھی اسی طرح کیا۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ پھر میں آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سے گزار کر اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے اور سو گئے' یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔

پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے بلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

۴۷۸- وَقَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيْهِ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ اِلٰى قَوْلِهِ: فَاَخْلَفَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهِ فَصَلّٰى . فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَكَانَ فِي الْمَجْلِسِ: هِيْهِ، زِدْ يَااَبَا مُحَمَّدٍ . فَقَالَ عَطَاءٌ: مَا هِيْهِ هٰكَذَا

سَمِعْتُ . فَقَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ : ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ اَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . (ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے کی طرف سے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کیا اور نماز ادا کی''۔

جب عطاء بن ابی رباح نے یہ روایت بیان کی' تو وہاں عمرو بن دینار مکی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے کہا: اے شیخ ابومحمد! آپ مزید روایت بھی تو بیان کیجئے' تو عطاء نے کہا اور کیا بیان کرنا ہے؟ میں نے تو یہ اسی طرح سنی ہے' تو عمرو نے بتایا۔

کریب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ کر سو گئے' یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے بلایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

۴۷۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ فَقَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً، لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ .(ایضا)

❁❁ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سو جایا کرتی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا۔

۴۸۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ وَلِاَنَّ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: رُؤْيَا الْاَنْبِيَاءِ وَحْيٌ وَّقَرَاَ (اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ)(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے ہمیں یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے عبید بن عمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے انبیائے کرام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ اور انہوں نے (دلیل کے طور پر) یہ آیت تلاوت کی۔

''میں نے خواب میں یہ دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں''۔

۴۸۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جِئْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ عَلٰى اَتَانٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِعَرَفَةَ، فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ وَنَزَلْنَا فَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ، وَدَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا .(متفق علیه)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عرفہ میں تھے۔ ہم ایک صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرے۔ ہم اس سے اترے اور ہم نے اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز میں شامل ہو گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ بھی نہیں کہا۔

۴۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ، ثُمَّ خَطَبَ فَرَاٰى اَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَاَتَاهُنَّ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ، وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ قَائِلٌ بِثَوْبِهِ هٰكَذَا .قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: كَاَنَّهُ يَتَلَقّٰى بِثَوْبِهِ - فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِي الْخَاتَمَ وَالْخُرْصَ وَالشَّيْءَ .

(اخرجه البخاری فی العلم)

❁❁ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن خطبے سے پہلے نماز ادا کی تھی پھر خطبہ دیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ محسوس کیا' شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین تک آواز نہیں پہنچائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وعظ ونصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے' جنہوں نے اپنے کپڑے کو اس طرح پھیلایا ہوا تھا۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یعنی انہوں نے اپنے کپڑے کو پھیلایا ہوا تھا' تو خواتین نے اپنی انگوٹھیاں، بالیاں اور دیگر چیزیں اس میں ڈالنا شروع کیں۔

۴۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْ (ص) وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ .(اخرجه الترمذی فی الصلوة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے' تاہم یہ لازمی سجدہ نہیں ہے۔

۴۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ، فَقِيْلَ لَهُ: اَلَا تَوَضَّاُ؟ فَقَالَ: لِمَ اُصَلِّيْ فَاَتَوَضَّاَ ؟(اخرجه مسلم فی الحیض)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کر کے تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا' تو عرض کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں کریں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نماز تو نہیں پڑھنے لگا' جو وضو کروں''۔

۴۸۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ عُمَرَ اَتَى الْغَائِطَ ثُمَّ خَرَجَ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ، فَقِيْلَ لَهُ: اَلَا تَتَوَضَّاُ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا اسْتَطَبْتُ بِشِمَالِيْ وَاِنَّمَا اٰكُلُ بِيَمِيْنِيْ .(اخرجه ابن ابی شیبه)

❁❁ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب وہ واپس تشریف لائے' تو ان کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ ان سے کہا گیا: آپ وضو نہیں کریں گے' تو وہ بولے: میں نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے طہارت حاصل کی تھی اور دائیں ہاتھ کے ذریعے اسے کھانا ہے۔

۴۸۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ . قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ لِاَبِیْ مَعْبَدٍ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ: لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهٖ . فَقُلْتُ: بَلٰى، قَدْ حَدَّثْتَنِيْهِ قَبْلَ هٰذَا . قَالَ سُفْيَانُ: كَاَنَّهٗ خَشِيَ عَلٰى نَفْسِهٖ .(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ختم ہونے کا پتہ تکبیر کے ذریعے چلتا تھا۔

عمرو بن دینار نامی راوی یہ کہتے ہیں: میں اپنے استاد ابومعمر کے سامنے بعد میں یہ روایت ذکر کی' تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور بولے: میں نے تو یہ حدیث تمہیں نہیں سنائی ہے میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ اس سے پہلے یہ حدیث مجھے سنا چکے ہیں۔

سفیان کہتے ہیں: گویا انہیں اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ تھا۔

۴۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِدَلْوٍ مِنْ زَمْزَمَ فَنُزِعَ لَهٗ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ .

(اخرجه مسلم فی المساجد)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت آب زم زم کا ڈول نکالا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھڑے ہو کر پیا۔

۴۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ وَمَعَنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، فَقَالَتْ لَهٗ مَيْمُوْنَةُ: اَلَا نُقَدِّمُ اِلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَيْئًا اَهْدَتْهُ لَنَا اُمُّ عُفَيْقٍ فَاَتَتْهُ بِضِبَابٍ مَشْوِيَّةٍ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا، وَاَمَرَنَا اَنْ نَاْكُلَ، ثُمَّ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ وَاَنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَخَالِدٌ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّرْبَةُ لَكَ يَاغُلَامُ، وَاِنْ شِئْتَ اٰثَرْتَ بِهَا خَالِدًا . فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِسُؤْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَبْدِلْنَا مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ . فَاِنِّیْ لَا اَعْلَمُ شَيْئًا يُجْزِءُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَهٗ .(اخرجه البخاری فی الاطعمه)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا۔ ہمارے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ چیز کھانے کے لیے پیش نہ کریں۔ جو اُمّ عفیق نے ہمیں تحفے کے طور پر دی ہے' وہ کچھ بھونی ہوئی گوہ لے آئیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ کیا' تو تین مرتبہ تھوک پھینکا' لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھایا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم اسے کھالیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا۔ جس میں دودھ موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمایا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف موجود تھا' اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''لڑکے پینے کا حق تو تمہارا بنتا ہے اگر تم چاہو تو خالد کے لیے ایثار کردو''۔

میں نے عرض کی: میں' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بچائے ہوئے کے بارے میں' کسی کے لیے ایثار نہیں کروں گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کسی کو کھانے کے لیے کچھ عطا کرے' تو وہ یہ پڑھے:

''اے اللہ تو ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس کے بدلے میں اس سے زیادہ بہتر عطا کر''۔

اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ پینے کے لیے دودھ عطا کرے' تو وہ یہ پڑھے:

''اے اللہ تو ہمارے لیے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں یہ مزید عطا کر''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

''میرے علم کے مطابق اس (دودھ) کے علاوہ ایسی کوئی چیز نہیں ہے' جو کھانے اور پینے (یعنی بھوک اور پیاس) دونوں کے لیے کافی ہو''۔

۴۸۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنبَرِ يَقُولُ: اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلاً ۔(اخرجه البخاري فی الرقاق)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیدل برہنہ پاؤں برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر حاضر ہوگے''۔

۴۹۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ عَلَى الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ - يَعْنِي عَاشُورَاءَ - وَهٰذَا الشَّهْرَ - يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ ۔(اخرجه البخاري فی الصوم)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی مخصوص دن کی فضیلت کو اہتمام سے حاصل کرنے کے لیے اس دن روزہ نہیں رکھا صرف یہ ایسا دن ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد عاشورہ کا دن تھا۔ یا یہ مہینہ ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد رمضان کا مہینہ تھا۔

۴۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَئِنْ بَقِيتُ لَاٰمُرَنَّ بِصِيَامِ يَوْمٍ قَبْلَهٗ اَوْ يَوْمٍ بَعْدَهٗ ۔ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ۔

(اخرجه البيهقي في الصوم)

❁❁ داؤد بن علی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر میں زندہ رہ گیا' تو میں اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھنے کا حکم ضرور دوں گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عاشورہ کا دن تھا۔

۴۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ وَعْلَةَ الْمِصْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ ۔(اخرجه مسلم في الحيض)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس چمڑے کی دباغت کر لی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے''۔

۴۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ الشَّعْبِيِّ الْمَسْجِدَ فَقَالَ: هَلْ تَرٰى اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِنَا نَجْلِسُ اِلَيْهِ؟ هَلْ تَرٰى اَبَا حَصِيْنٍ؟ قُلْتُ: لَا ۔ ثُمَّ نَظَرَ فَرَاٰى يَزِيْدَ بْنَ الْاَصَمِّ فَقَالَ: هَلْ لَكَ اَنْ نَجْلِسَ اِلَيْهِ؟ فَاِنَّ خَالَتَهُ الْمَيْمُوْنَةُ ۔ فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ، فَقَالَ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ: ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الضَّبِّ: لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ ۔ فَغَضِبَ فَقَالَ: مَا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مُحِلًّا وَّمُحَرِّمًا وَقَدْ اُكِلَ عِنْدَهٗ ۔(اخرجه مسلم في الصيد)

❁❁ شیبانی بیان کرتے ہیں: میں شعبی کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا تو وہ بولے: کیا تمہارے علم میں کوئی ایسا صاحب علم ہے جس کے پاس جا کر ہم بیٹھیں۔

کیا تم ابوحصین کے پاس جانا چاہو گے میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ پھر انہوں نے جائزہ لیا تو ان کی نظر یزید بن اصم پر پڑی تو وہ بولے: کیا تم ان کے پاس جا کر بیٹھنا چاہو گے' کیونکہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ان کی خالہ ہیں' تو ہم ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے' تو یزید بن اصم نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے گوہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذکر کیا گیا۔

''کہ میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما غضبناک ہوئے اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف حلال چیزیں بیان کرنے کے لیے اور

حرام چیزیں بیان کرنے کے لیے معبوث کیا گیا تھا' اور یہ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں کھائی گئی ہے۔
(اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حلال ہے)

٤٩٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَابِرُ اَنَّهُمَا سَمِعَا سَالِمَ بْنَ اَبِى الْجَعْدِ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا، ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاَنّٰى لَهُ الْهُدَى؟ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يُؤْتَى بِالْمَقْتُوْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخُبُ اَوْدَاجُهُ دَمًا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى الْعَرْشِ فَيَقُوْلُ: رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِى؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا مُنْذُ اَنْزَلَهَا ۔ (اخرجه الترمذی فی التفسیر)

❀❀ سالم بن ابوجعد بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دیتا ہے' پھر وہ توبہ کر کے ایمان لے آتا ہے' وہ نیک عمل کرتا ہے' پھر وہ ہدایت حاصل کر لیتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسے ہدایت کہاں سے مل سکتی ہے؟ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قیامت کے دن مقتول کو ایسی حالت میں لایا جائے گا کہ وہ قاتل کے ساتھ ہوگا اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا وہ اسے ساتھ لے کر عرش کے پاس آئے گا اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ بات اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر نازل کی تھی پھر جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے کسی چیز نے اسے منسوخ نہیں کیا۔

أحاديث ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول مزید روایات

٤٩٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِى بَكْرٍ فَقَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ، اَلَا اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا، فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِى الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ ۔ (اخرجه البیهقی فی الصلوة)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پردہ ہٹایا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا

کر کھڑے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب نبوت کے مبشرات میں سے صرف سچے خواب رہ گئے ہیں، جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔ خبردار! مجھے اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں رکوع یا سجدے کے دوران قرأت کروں۔

جہاں تک رکوع کا تعلق ہے، تو اس میں تم اپنے پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے، تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو وہ اس لائق ہوگی کہ اسے قبول کر لیا جائے۔

۴۹۶- قَالَ سُفْيَانُ اَخْبَرَنِيهِ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَبْلَ اَنْ اَسْمَعَهُ فَقُلْتُ لَهُ: اُقْرِءُ سُلَيْمَانَ مِنْكَ السَّلَامَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ . فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَقْرَاْتُهُ مِنْهُ السَّلَامَ وَسَاَلْتُهُ عَنْهُ .(ایضاً)

❀❀ سفیان کہتے ہیں: یہ روایت زیاد بن سعد نے بھی مجھے سنائی تھی یہ اس سے پہلے کی بات ہے کہ جب میں نے یہ روایت سلیمان سے سنی۔

میں نے ان سے دریافت کیا: میں سلیمان بن سحیم کو آپ کی طرف سے سلام کہہ دوں وہ بولے: جی ہاں۔

جب میں مدینہ منورہ آیا، تو میں نے سلیمان کو زیاد کی طرف سے سلام پیش کیا اور ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: (تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی)

۴۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا . فَقَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ: يَااَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّمَا حَدَّثَنَاهُ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ . فَقَالَ عَمْرٌو: وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَطَاءٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَبْلَ اَنْ يَقْدَمَ عَلَيْنَا جَابِرٌ مَكَّةَ . قَالَ سُفْيَانُ: وَاِنَّمَا لَقِىَ عَمْرٌو وَعَطَاءٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَابِرًا فِىْ سَنَةٍ جَاوَرَ فِيْهَا .(اخرجه البخاري في الاطعمة)

❀❀ عطاء بن ابی رباح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کچھ کھائے، تو اپنا ہاتھ (کپڑے یا کسی اور چیز کے ساتھ) اس وقت تک نہ پونچھے جب تک وہ اسے چاٹ نہ لے یا کسی دوسرے سے چٹوا نہ لے''۔

سفیان کہتے ہیں: عمرو نے ان سے کہا: اے ابومحمد! یہ روایت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے، تو عمرو بولے: اللہ کی قسم! میں نے تو یہ روایت عطا کی زبانی سنی ہے، جسے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا تھا، اور یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہمارے ہاں مکہ آنے سے پہلے کی بات ہے۔

سفیان کہتے ہیں: عمرو بن قیس اور عطاء کی ملاقات حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس سال ہوئی تھی جس سال حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی (یا وہاں اعتکاف کیا تھا)

۴۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ قَدْ أُعْطِيَتْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ مَيِّتَةٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَلَى أَهْلِ هٰذِهِ لَوْ أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ فَانْتَفَعُوا بِهِ؟ فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ: إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا. وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا ذَكَرَ فِيهِ مَيْمُونَةَ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ، فَنَحْنُ نَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا. (اخرجه البخاری فی الزکوۃ)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کی مردہ بکری کے پاس سے ہوا جو اس کنیز کو صدقے کے طور پر دی گئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس کے مالک کو کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر وہ اس کی کھال حاصل کر کے اس کی دباغت کر کے اس سے نفع حاصل کریں۔''

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات اس میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا ہے اور بعض اوقات ان کا تذکرہ نہیں کیا، تو ہم اس طرح اور اس طرح (دونوں طرح) اسے ذکر کر رہے ہیں۔

۴۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَمْرٌو: أَعْتَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ، فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةَ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَدْ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَنَادَى فَقَالَ الصَّلَاةُ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَدْ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ. قَالَ عَمْرٌو فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ لَلْوَقْتُ، لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا صَلَّيْتُ إِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمْسَحُ الْمَاءَ عَنْ شِقِّهِ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ لَلْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي. وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَأَدْرَجَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ جُرَيْجٍ مَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْخَبَرَ، فَإِذَا قَالَ فِيهِ حَدَّثَنَا أَوْ سَمِعْتُ أَوْ أَخْبَرَنَا أَخْبَرَ بِهٰذَا عَلَى هٰذَا وَهٰذَا عَلَى هٰذَا. (اخرجه البخاری فی مواقیت الصلوٰۃ)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کردی حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! نماز (کا وقت گزر رہا ہے)

خواتین اور بچے سو چکے ہیں: یہاں عمرو نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا۔

''یہی تو وقت ہے اگر مجھے اہل ایمان کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں اس نماز کو اسی وقت میں ادا کرتا''۔

ابن جریج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت عشاء کی نماز مؤخر کردی۔ نبی

اکرم ﷺ جب تشریف لائے' تو آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اور آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:
''یہی تو اس کا وقت ہے اگر مجھے اہل ایمان کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں اس نماز کو صرف اسی وقت میں ادا کرتا''۔

ابن جریج نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ تشریف لائے' تو آپ ﷺ اپنے ایک پہلو کی طرف سے پانی کو پونچھ رہے تھے اور یہ ارشاد فرما رہے تھے۔
''یہی تو وقت ہے اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا''۔

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے اس میں یہ ادراج کیا ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

۵۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ اَنْ يَّسْجُدَ مِنْهُ عَلٰى سَبْعٍ، وَنُهِيَ اَنْ يَّكُفَّ شَعَرَهُ اَوْ ثِيَابَهُ ۔

(اخرجه البخاری فی الصلوة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور آپ ﷺ کو اس بات سے منع کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ (نماز کے دوران) اپنے بالوں' یا کپڑوں کو سمیٹیں۔

۵۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ مِنْهُ عَلٰى سَبْعٍ: عَلٰى يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ وَجَبْهَتِهٖ، وَنُهِيَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ الشَّعَرَ وَالثِّيَابَ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَاَرَانَا ابْنُ طَاوُسٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى جَبِيْنِهٖ ثُمَّ مَرَّ بِهَا حَتّٰى بَلَغَ بِهَا طَرَفَ اَنْفِهٖ، وَكَانَ اَبِيْ يَعُدُّ هٰذَا وَاحِدًا ۔(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ سات اعضاء پر سجدہ کریں دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، انگلیوں کے کنارے اور پیشانی اور نبی اکرم ﷺ کو اس بات سے منع کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ (نماز کے دوران، بال یا کپڑے سمیٹیں)

سفیان کہتے ہیں: طاؤس کے صاحبزادے نے ہمیں یہ کر کے دکھایا انہوں نے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا پھر اسے ناک کے کنارے تک لائے اور بولے: میرے والد اسے ایک عضو شمار کرتے تھے۔

۵۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ: عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرَ اَنْ يَّسْجُدَ مِنْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَاُمِرَ اَنْ لَّا يَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا (ایضا)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ سات

ہڈیوں پر سجدہ کریں اور آپ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ آپ ﷺ (نماز کے دوران) بال یا کپڑے نہ سمیٹیں۔

۵۰۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ خَالُ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ـ اَوْ قَالَ: لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ـ شَكَّ سُفْيَانُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيْهِ عَبْدُ الْكَرِيْمِ: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ـ وَلَمْ يَقُلْهَا سُلَيْمَانُ ـ(اخرجه مسلم فی الذکر والدعا)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت نماز تہجد ادا کرنے کے لیے اٹھتے تھے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

”اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین میں موجود سب چیزوں کو روشن کرنے والا ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو آسمانوں، زمین اور ان میں موجود سب چیزوں کو قائم رکھنے والا ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو آسمانوں، زمین اور ان میں موجود سب چیزوں کا بادشاہ ہے حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے قیامت حق ہے حضرت محمد ﷺ حق ہیں۔ تمام انبیاء حق ہیں۔ اے اللہ! میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا تجھ پر ایمان لایا میں نے تجھ پر توکل کیا تیری طرف رجوع کیا میں تیری مدد سے مقابلہ کرتا ہوں میں تجھے ہی ثالث تسلیم کرتا ہوں تو میرے گزشتہ اور آئندہ خفیہ اور اعلانیہ (ذنب) کی مغفرت کر دے تو آگے کرنے والا ہے تو پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے (یہاں کچھ الفاظ میں راوی کو شک ہے)“

سفیان کہتے ہیں: عبدالکریم نامی راوی نے اس میں یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں:

”تیری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا“۔

یہ الفاظ سلیمان نامی راوی نے نقل نہیں کیے ہیں۔

۵۰۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا كُرَيْبٌ اَبُوْ رِشْدِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ جُوَيْرِيَةَ حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ – وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ، كَرِهَ اَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ – فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهَا بَعْدَ مَا تَعَالَى النَّهَارُ وَهِيَ جَالِسَةٌ فِيْ مُصَلَّاهَا قَالَ لَهَا: لَمْ تَزَالِيْ فِيْ مَجْلِسِكِ هٰذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ

كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَّ بِجَمِيعِ مَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ ۔(اخرجه مسلم فی الذكر والدعاء)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سے باہر تشریف لائے۔ان کا نام ''برہ'' تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جویریہ رکھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں تھی کہ یہ کہا جائے آپ برہ (بھلائی یا نیکی) کے پاس سے تشریف لے گئے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد اس خاتون کے ہاں سے نکلے تھے'جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس واپس تشریف لائے' تو دن اچھی طرح چڑھ چکا تھا۔

وہ خاتون اپنی جائے نماز پہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: کیا تم اس وقت سے یہیں بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہارے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ پڑھے۔تم نے جو کچھ پڑھا ہے اگر ان کلمات کو ان کے وزن میں رکھا جائے' تو یہ کلمات وزنی ہوں گے (وہ کلمات یہ ہیں)

''اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اس کے لیے حمد مخصوص ہے' جو اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر ہو اس کی ذات کی رضا مندی کے برابر ہو اس کے عرش کے وزن کے برابر ہو اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر ہو''۔

فِى الْحَجِّ

حج کے بارے میں روایات

۵۰۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّمَا سَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِىَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ ۔

(اخرجه البخاری فی المغازی)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کی سعی کی تھی تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے سامنے اپنی قوت ظاہر کرسکیں۔

۵۰۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَىْءٍ وَاِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ (اخرجه مسلم فی الحج)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: محصب میں پڑاؤ کرنا کوئی چیز نہیں ہے' وہ صرف ایک پڑاؤ کی جگہ ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا۔

۵۰۷-حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حِيْنَ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَحَدَّثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فِى الْمُحَصَّبِ وَحَدَّثَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ حَدَّثَنَا بِهَا هٰؤُلَاءِ وَلَا يُوجَدُ فِيْهَا مِثْلُهَا ۔(ایضا)

❁❁ امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سفیان نے جب یہ روایت بیان کی تو انہوں نے محصب کے بارے میں ہشام بن عروہ کے حوالے سے منقول روایت بھی بیان کی اور صالح بن کیسان کے حوالے سے منقول روایت بھی بیان کی، تو یہ تمام روایات انہوں نے بیان کی ہیں تاہم ان میں اس کی مانند چیز نہیں ملتی۔

۵۰۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَمْرٌو مَرَّتَيْنِ مَرَّةً قَالَ فِيْهِ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

(اخرجه البخاری فی جزاء الصید)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پچھنے لگوائے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے۔

۵۰۹-وَمَرَّةً سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَلَا اَدْرِىْ اَسَمِعَهُ عَمْرٌو مِنْهُمَا اَوْ كَانَتْ اِحْدَى الْمَرَّتَيْنِ وَهْمًا .(ایضا)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت احرام کی حالت میں تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) مجھے نہیں معلوم کہ عمرو نے ان دونوں صاحبان سے یہ روایت سنی ہے یا دونوں میں سے کسی ایک جگہ پہ انہیں وہم لاحق ہوا ہے۔

۵۱۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .(اخرجه البیهقی فی الصیام)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

۵۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِىْ كُلِّ وَجْهٍ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ .قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ اَسْمَعْ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا الَّذِىْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ .(متفق علیه)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے لوگ کسی بھی جگہ سے واپس چلے جایا کرتے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کوئی بھی شخص اس وقت تک ہرگز واپس نہ جائے جب تک وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف نہیں کرتا"۔

سفیان کہتے ہیں: اس بارے میں اس روایت سے زیادہ اچھی حدیث میں نے نہیں سنی جو سلیمان نے ہمیں سنائی ہے۔

۵۱۲- قَالَ سُفْيَانُ وَاَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ

بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ -(ایضا)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) لوگوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کریں تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض والی خواتین کو اس میں تخفیف دی تھی۔

۵۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: نَكَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ: مَنْ تُرَاهَا يَا عَمْرُو؟ فَقُلْتُ: يَزْعُمُونَ أَنَّهَا مَيْمُونَةُ. فَقَالَ أَبُو الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ -(اخرجه البيهقى فى الحج)

❁❁ عمرو نامی راوی کہتے ہیں: شیخ ابوشعثاء نے ہمیں یہ بات بتائی کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نکاح کیا تھا۔

پھر ابوشعثاء نے دریافت کیا: اے عمرو! تمہارے خیال میں وہ کون سی زوجہ محترمہ تھیں؟

میں نے جواب دیا: لوگ یہ کہتے ہیں: وہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

تو ابوشعثاء بولے: مجھے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکاح کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت احرام میں تھے۔

۵۱۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ أَخُو مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَرَدُّوا عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فَمَنِ الْقَوْمُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ. فَفَزِعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ صَبِيًّا لَهَا مِنْ مِحَفَّةٍ، فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَنَاهُ أَوَّلًا مُرْسَلًا، فَقِيلَ لِي إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ فَأَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ وَقَالَ: حَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ فَحَجَّ بِأَهْلِهِ كُلِّهِمْ -(اخرجه ابن ابى شيبه)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''روحاء'' کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کچھ سواروں سے ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کون لوگ ہو؟

انہوں نے بتایا: ہم مسلمان ہیں انہوں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں' تو ایک عورت تیزی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس نے اپنے بچے کو اپنے ہودج میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند کیا اور عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس کا حج ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں اور تمہیں بھی اجر ملے گا۔

سفیان کہتے ہیں: ابن منکدر نامی راوی نے یہ روایت پہلے ہمیں مرسل حدیث کے طور پر سنائی تھی' تو مجھے یہ بات بتائی گئی کہ انہوں نے یہ روایت ابراہیم سے سنی ہے' تو میں ابراہیم کے پاس آیا میں نے ان سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے یہ بات سنائی۔

انہوں نے بتایا: میں نے یہ روایت ابن منکدر کو سنائی تھی' تو انہوں نے اپنے تمام گھر والوں سمیت حج کیا تھا۔

۵۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ قَالَ قِيلَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَتَحُجُّ وَعَلَيْكَ دَيْنٌ ؟ فَقَالَ: الْحَجُّ اَقْضَى لِلدَّيْنِ ۔(ایضا)

❁❁ محمد بن سوقہ بیان کرتے ہیں: ابن منکدر سے کہا گیا: اگر آپ کے ذمے قرض ہو' تو کیا آپ حج کر لیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: حج زیادہ بہتر طور پر قرض ادا کروا دے گا۔

۵۱۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَاَخْبَرَنِي الْمُنْكَدِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قِيلَ لَهُ: اَتَحُجُّ بِالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، اَعْرِضُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ۔

❁❁ منکدر بن محمد اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ بچوں کو حج کروائیں گے: انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کروں گا۔

۵۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمٍ سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ وَالْفَضْلُ رِدْفُهُ فَقَالَتْ: اِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِي وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَّسْتَمْسِكَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَهَلْ تَرٰى اَنْ نَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَاهُ اَوَّلًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ فِيهِ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اَوَيَنْفَعُهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا لَوْ كَانَ عَلٰى اَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَاهُ ۔ فَلَمَّا جَائَنَا الزُّهْرِيُّ تَفَقَّدْتُهُ فَلَمْ يَقُلْهُ ۔(اخرجه البيهقى فى الحج)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قربانی کے دن صبح سوال کیا اس وقت حضرت فضل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اس خاتون نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو حج فرض قرار دیا ہے' وہ میرے والد پر بھی لازم ہو گیا ہے' لیکن وہ عمر رسیدہ شخص ہیں۔

وہ سواری پر جم کر بیٹھ نہیں سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ روایت پہلے زہری کے حوالے سے سلیمان بن یسار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ہمیں سنائی تھی اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے تھے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس چیز کا انہیں فائدہ ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ جس طرح اگر کسی

شخص کے ذمے قرض ہو اور وہ اسے ادا کر دے۔

جب زہری ہمارے پاس آئے' تو میں نے ان الفاظ کو مفقود پایا انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔

۵۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِي طَاوُسٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: اَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُبَاعَ حَتّٰى يُسْتَوْفَى . وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: حَتّٰى يُكَالَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ: وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهُ .(اخرجه البخاری فی الحج)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے' جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے' وہ ایسا اناج ہے' جسے پورا (ماپنے) سے پہلے فروخت کر دیا جائے۔

یہاں سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہاں تک کہ اسے ماپ لیا جائے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی رائے یہ بیان کی ہے: میں یہ سمجھتا ہوں۔ ہر چیز کا حکم اس کی مانند ہے۔

۵۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا . فَقَالَ: اَيْ عَمْرُو اَخْبَرَنِي اَعْلَمُهُمْ بِذٰلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا وَلٰكِنْ قَالَ: لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرْجًا مَعْلُومًا . وَاِنَّ مُعَاذًا حِينَ قَدِمَ الْيَمَنَ اَقَرَّهُمْ عَلَيْهَا، وَاِنِّي اَيْ عَمْرُو اُعِينُهُمْ وَاُعْطِيهِمْ فَاِنْ رَبِحُوا فَلِي وَلَهُمْ وَاِنْ نَقَصُوا فَعَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ، وَاِنَّ الْحَقْلَةَ فِي الْاَنْصَارِ فَسَلْ عَنْهَا . فَسَاَلْتُ عَلِيَّ بْنَ رِفَاعَةَ فَقَالَ: هِيَ الْمُخَابَرَةُ .(اخرجه البیہقی فی المزارعة)

❀❀ عمرو نامی راوی کہتے ہیں: میں نے طاؤس سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اگر آپ (زمین کو) ٹھیکے پر دینا ترک کر دیں (تو یہ مناسب ہوگا)' کیونکہ لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے' تو طاؤس بولے: اے عمرو! جو صاحب ان سب لوگوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں، طاؤس کی مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے، انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

''کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو اپنی زمین (بلا معاوضہ) دیدے۔ یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اس سے اس کا متعین معاوضہ وصول کرے''۔

(پھر طاؤس نے بتایا) جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن تشریف لائے تھے' تو انہوں نے وہاں کے لوگوں کو اس طرز عمل پر باقی رہنے دیا تھا۔

(عمرو کہتے ہیں:) میں ان لوگوں کی مدد کرتا ہوں اور انہیں عطیہ دیتا ہوں' اگر انہیں فائدہ ہو' تو وہ مجھے بھی ملتا ہے اور انہیں بھی ملتا ہے اگر پیداوار میں کمی ہو جائے' تو اس کا نقصان میں بھی برداشت کرتا ہوں۔ اور وہ لوگ بھی کرتے ہیں۔ حقلہ کا رواج انصار میں

تھا۔ تم اس کے بارے میں دریافت کرو۔ (راوی کہتے ہیں:) میں نے علی بن رفاعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ مخابرہ ہے۔

۵۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ الدَّارِيِّ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلاثَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَلَّفَ فَلْيُسْلِفْ فِیْ ثَمَنٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَكَيْلٍ مَعْلُومٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُومٍ ۔(اخرجه البخاری فی المسلم)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو وہاں کے لوگ کھجوروں میں دو یا تین سال کے لیے بیع سلف کر لیتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے بیع سلف کرنی ہو وہ کھجوروں کی متعین تعداد اور متعین وزن یا متعین ماپ میں متعین مدت تک کے لیے بیع سلف کرے''۔

۵۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حُسَيْنٍ وَفِطْرٌ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا الطُّفَيْلِ يَقُوْلُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاَنَّهُمَا سُنَّةٌ ۔ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا ۔ زَادَ فِطْرٌ صَدَقُوا قَدْ رَمَلَ، وَكَذَبُوا لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ ۔

(اخرجه مسلم فی الحج)

❀❀ ابوطفیل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کی قوم کے افراد یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا رمل کیا تھا' اور صفا اور مروہ کا بھی رمل کیا تھا یہ سنت ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان لوگوں نے کچھ بات ٹھیک کہی ہے اور کچھ غلط کہی ہے۔

فطر نامی راوی نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں کہ انہوں نے یہ بات سچ کہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا تھا۔ انہوں نے یہ بات غلط کہی ہے' یہ سنت نہیں ہے۔

۵۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِعَرَفَةَ فَوَجَدْتُهُ يَاكُلُ رُمَّانًا، فَقَالَ: ادْنُ فَكُلْ لَعَلَّكَ صَائِمٌ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمْ هٰذَا الْيَوْمَ ۔(اخرجه البيهقی فی الصيام)

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں عرفہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے انہیں انار کھاتے ہوئے دیکھا۔ وہ بولے: آگے آؤ اور تم بھی کھاؤ! شاید تم نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ نہیں رکھا تھا۔

۵۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حُنَيْنٍ مَوْلٰى اٰلِ

الْعَبَّاسِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَتَعَجَّبُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ بِالصِّيَامِ وَيَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَافْطِرُوْا، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ ۔(ایضا)

❁❁ محمد بن حنین بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا۔ وہ اس شخص پر حیرانگی کا اظہار کر رہے تھے' جو رمضان کا مہینہ شروع کرنے سے ایک دن پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم اسے (پہلی کے چاند کو) دیکھ لو تو روزے رکھنا شروع کرو۔ اور جب تم اسے دیکھو تو روزے رکھنا ختم کر دو۔ اور اگر تم پر بادل چھائے ہوئے ہوں' تو تم تیس کی تعداد مکمل کر لو''۔

۵۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ الْكَدِيْدَ اَفْطَرَ ۔ قَالَ: وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَدْرِيْ قَالَهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَوْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔(اخرجه البخاری فی الصوم)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''کدید'' کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑ دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری طرز عمل کو اختیار کیا جاتا تھا۔

سفیان کہتے ہیں: مجھے یہ نہیں معلوم کہ زہری نے یہ الفاظ عبید اللہ کے حوالے سے نقل کیے ہیں' یا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔

۵۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالْيَهُوْدُ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهُ؟ قَالُوْا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَاَغْرَقَ اٰلَ فِرْعَوْنَ فِيْهِ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكْرًا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ ۔ فَصَامَهُ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ ۔

(ایضا)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ عظیم دن ہے' جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات عطا کی تھی۔ اور فرعون کے لشکریوں کو اسی دن ڈبو دیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکر کے طور پر اس دن روزہ رکھا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں کے مقابلے میں ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں۔

تو نبی اکرم ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۵۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا، فَاِنْ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطٰنُ شَيْئًا .

(اخرجه البخاری فی الوضوء)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو رزق (یعنی اولاد) تو ہمیں عطا کرے گا۔ اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں)

''اگر ان کی تقدیر میں (اس صحبت کے نتیجے میں) اولاد ہوئی تو شیطان اسے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔''

۵۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ فِىْ نَفْسِهَا، فَصَمْتُهَا اِقْرَارُهَا . (اخرجه مسلم فی النكاح)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ثیبہ عورت اپنے ولی کے مقابلے میں اپنی ذات کی زیادہ حقدار ہے اور کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں مرضی معلوم کی جائے گی اس کی خاموشی اس کا اقرار ہوگی۔''

۵۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلاً حِيْنَ لَاعَنَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ . وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فِيْهِ: فَاِنَّهَا مُوْجِبَةٌ . (اخرجه البيهقى فى اللعان)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے دو لعان کرنے والوں کے درمیان لعان کروایا' تو جب وہ شخص پانچویں مرتبہ جملہ کہنے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ ہدایت کی کہ وہ اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دے۔

سفیان نامی راوی نے اس روایت میں بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''بے شک یہ (پانچواں جملہ) واجب کردے گا (یعنی جھوٹا ہونے کی صورت میں عذاب کو لازم کردے گا)''

۵۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ: اَهِىَ الَّتِىْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ

كُنْتُ رَاجِمًا اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا ـ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : لَا ، تِلْكَ امْرَاَةٌ اَعْلَنَتْ ـ(اخرجه مسلم فی اللعان)

❁❁ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والے میاں بیوی کا تذکرہ کیا' تو عبداللہ بن شداد نے ان سے کہا۔

کیا یہی وہ عورت تھی؟ جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔

''اگر میں نے کسی ثبوت کے بغیر کسی کو سنگسار کرنا ہوتا' تو اس عورت کو سنگسار کروا دیتا۔''

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بولے: ''نہیں وہ عورت تو اعلانیہ (گناہ کیا کرتی تھی)''

۵۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ ، لِيَلْبَسْهَا اَحْيَاؤُكُمْ ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ ، وَخَيْرُ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ ـ(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر سفید کپڑے ہیں۔تمہارے زندہ لوگوں کو وہی پہننے چاہئیں۔اور اسی میں تم اپنے مردوں کو کفن دو۔اور تمہارے سرموں میں سب سے بہتر اثمد ہے کیونکہ وہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔''

۵۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَوْ غَضَّ النَّاسُ فِي الْوَصِيَّةِ اِلَى الرُّبُعِ لَكَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الثُّلُثُ ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ ـ(اخرجه البخاری فی الوصیا)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اگر لوگ وصیت کے بارے میں ایک چوتھائی حصے پر اکتفاء کریں' تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا۔کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''ایک تہائی (کے بارے میں وصیت کرنے کی اجازت ہے) ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔''

۵۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْضِهِ عَنْهَا ـ(ایضا)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نذر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا: جو ان کی والدہ کے ذمے لازم تھی۔اور ان کی والدہ کا اس نذر کو پورا کرنے سے پہلے انتقال ہوگیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔

''تم ان کی طرف سے اسے ادا کردو۔''

۵۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَوْسَجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : اَنَّ رَجُلًا

مَاتَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهُ، فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهُ .(اخرجه الحاكم)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے ورثاء میں صرف ایک غلام چھوڑا جسے اس نے آزاد کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی وراثت اس غلام کو دے دی۔

۵۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعٍ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ .(اخرجه مسلم فى الرضاع)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی 9 ازواج تھیں جن میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم 8 ازواج کے لیے وقت تقسیم کیا کرتے تھے۔

۵۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّنْفَخَ فِي الْاِنَاءِ اَوْ يُتَنَفَّسَ فِيْهِ .(اخرجه الموصلى فى المسند)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے' برتن میں پھونک ماری جائے یا اس میں سانس لیا جائے۔

۵۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلُ - وَكَانَ ثِقَةً - قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى فَقِيْلَ لَهُ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ؟ قَالَ: اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فَقَالَ: ائْتُوْنِيْ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اَبَدًا . فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالَ: مَا شَانُهُ؟ اَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوْهُ، فَرَدُّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ: دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ .

قَالَ: وَاَوْصَاهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ: اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ . قَالَ سُفْيَانُ قَالَ سُلَيْمَانُ: لَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ سَعِيْدٌ الثَّالِثَةَ فَنَسِيْتُهَا اَوْ سَكَتَ عَنْهَا .

(اخرجه البخارى فى الجهاد)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ جمعرات کا دن بھی کیا تھا۔ پھر وہ رونے لگے یہاں تک کہ ان کے آنسو زمین پر گرنے لگے ان سے کہا گیا: اے ابوعباس! جمعرات کے دن کیا ہوا تھا' تو انہوں نے بتایا: جمعرات کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے پاس کوئی چیز لے کر آؤ تاکہ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہوگے''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) تو حاضرین میں اس بارے میں اختلاف ہو گیا۔ حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس

طرح کا اختلاف مناسب نہیں ہے۔ کسی صاحب نے کہا۔ نبی اکرم ﷺ کا کیا معاملہ ہے۔ کیا آپ ﷺ کی بات غیر واضح ہے تم لوگ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرو۔ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے دوبارہ یہی سوال کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم مجھے ایسے ہی رہنے دو۔ میں جس حالت میں ہوں یہ اس سے زیادہ بہتر ہے' جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو تین باتوں کی تلقین کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جزیرۂ عرب سے مشرکین کو نکال دو۔ اور وفود کی اسی طرح مہمان نوازی کرنا۔ جس طرح میں ان کی مہمان نوازی کیا کرتا تھا۔''

سفیان کہتے ہیں۔ سلیمان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ مجھے یہ نہیں معلوم کہ سعید نامی راوی نے تیسری بات ذکر کی تھی۔ اور میں اسے بھول گیا ہوں' یا انہوں نے تیسری بات ذکر ہی نہیں کی۔

۵۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ وَكَانَ مِنَ الثِّقَاتِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ يُحَرِّكُ بِهٖ لِسَانَهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّحْفَظَهٗ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ)(اخرجه البخاری فی التفسیر)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ پر جب قرآن نازل ہوتا تھا' تو آپ ﷺ اسے یاد رکھنے کے لیے اپنی زبان کو اس کے ساتھ حرکت دیتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم اس کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ تا کہ تم اسے جلدی حاصل کرلو۔ اس کو جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہمارے ذمے ہے۔''

۵۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ - وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ ابْنَ عَبَّاسٍ - قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ يَعْجَلُ بِهٖ يُرِيْدُ اَنْ يَّحْفَظَهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ) الْاٰيَةَ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْلَمُ خَتْمَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يُنَزَّلَ عَلَيْهِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)(ایضا)

❁❁ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: (اس روایت میں راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا) نبی اکرم ﷺ پر جب قرآن نازل ہوتا تھا' تو آپ ﷺ اسے یاد رکھنے کے لیے اسے جلدی جلدی پڑھتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تم اس کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو کہ تم جلدی اسے یاد کرلو۔ بے شک اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہمارے ذمے ہے۔''

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو سورت کے ختم ہونے کا علم نہیں ہوتا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوگئی۔ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم''

۵۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَسَمِعْتُهُ يَذْكُرُ مَشْهَدًا شَهِدَهُ ثُمَّ يَتَنَفَّسُ وَيَبْكِي فِيهِ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّمِقْسَمٌ فَقَالَ لَهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: اَكُلُّكُمْ سَمِعَ مَا يُقَالُ فِي الطَّعَامِ؟ فَقَالَ مِقْسَمٌ: حَدِّثِ الْقَوْمَ يَااَبَا عَبْدِ اللّٰهِ . فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ نَوَاحِيهِ، وَلَا تَاْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ .

(موارد الظمآن)

❁❁ سفیان کہتے ہیں: عطاء بن سائب ایک مرتبہ ہمارے ساتھ گفتگو کر رہے تھے میں نے انہیں ایک جنگ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا۔ جس میں وہ شریک ہوئے تھے' پھرانہوں نے گہرا سانس لیا۔ اور رونے لگے۔ کہ اس میں فلاں صاحب بھی تھے۔ فلاں صاحب بھی تھے۔ فلاں صاحب بھی تھے اور مقسم بھی تھے۔

تو سعید بن جبیر بولے: کیا تم میں سے ہر ایک نے وہ بات سنی ہے جو کھانے کے بارے میں کہی گئی ہے' تو مقسم نے کہا: اے ابوعبداللہ! حاضرین کو وہ بات بتا دیجئے' تو سعید بن جبیر بولے: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بے شک برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے' تو تم اس کے اطراف میں سے کھایا کرو اور اس کے درمیان میں سے نہ کھاؤ۔''

۵۴۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ، الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ .(اخرجه البخاری فی الهبة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہمارے لیے بری مثال مناسب نہیں ہے اپنے ہبہ کو دوبارہ لینے والا اس کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے کو دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔''

۵۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ، وَمَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَيْسَ بِعَاقِدٍ، وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ صُبَّ فِي اُذُنَيْهِ الْاٰنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالَ سُفْيَانُ الْاٰنُكُ: الرَّصَاصُ .(اخرجه البخاری فی التعبير)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص تصویر بناتا ہے۔ اسے عذاب دیا جائے گا اور اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے حالانکہ وہ ایسا نہیں کر سکے گا۔ اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے گا۔ اسے عذاب دیا جائے گا اور اس بات کا پابند کیا جائے گا

کہ وہ جَو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ گرہ نہیں لگا سکے گا اور جو شخص چھپ کر کچھ لوگوں کی بات چیت سن لے جسے وہ لوگ پسند نہ کریں' تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا۔''

سفیان کہتے ہیں۔ روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''آنک'' سے مراد سیسہ ہے۔

۵۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْفَتْحَ يُسْهَمُ لَهُمَا، وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ، وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ؟ وَعَنْ ذِى الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: اكْتُبْ يَايَزِيدُ فَلَوْلَا اَنْ يَّقَعَ فِيْ اُحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ، اكْتُبْ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْاَلُنِيْ عَنْ ذِى الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ وَاِنَّا كُنَّا نَزْعُمُ اَنَّا هُمْ، وَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا، وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْفَتْحَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمَا بِشَيْءٍ، وَاِنَّهُ لَا يُسْهَمُ لَهُمَا وَلٰكِنْ يُّحْذَيَانِ، وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْيَتِيمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ، وَاِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدًا، وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنْ قَتْلِ الصِّبْيَانِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ، وَاَنْتَ لَا تَقْتُلْهُمْ اِلَّا اَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسٰى مِنَ الْغُلَامِ الَّذِى قَتَلَهُ .

(اخرجه مسلم فى الجهاد)

❁❁ یزید بن ہرمز بیان کرتے ہیں۔ نجدہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھ کر ان سے ایسی عورت اور غلام کا مسئلہ دریافت کیا: جو فتح میں شریک ہوتے ہیں کیا ان دونوں کو حصہ ملے گا اور (جنگ کے دوران) بچوں کو قتل کرنے کے بارے میں دریافت کیا: اور یتیم کے بارے میں دریافت کیا: اس سے یتیم کا نام کب ختم ہوگا اور ذوی القربیٰ کے بارے میں دریافت کیا: اس سے مراد کون لوگ ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

اے یزید تم لکھو۔ اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ وہ مزید حماقت کا شکار ہو جائے گا' تو میں اسے خط نہ لکھتا۔ تم یہ لکھو۔

''تم نے مجھے خط لکھ کر مجھ سے یہ دریافت کیا ہے: ذوالقربیٰ سے مراد کون ہے۔ ہم لوگ یہ سمجھتے ہیں' اس سے مراد ہم ہیں۔ لیکن ہماری قوم ہماری اس بات کو تسلیم نہیں کرتی۔ تم نے مجھ سے ایسی عورت اور غلام کے بارے میں دریافت کیا ہے: جو فتح میں شریک ہوتے ہیں کیا انہیں کوئی چیز ملے گی' تو ان دونوں کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ البتہ انہیں ویسے عطیے کے طور پر کوئی چیز دے دی جائے گی۔ تم نے مجھ سے یتیم کے بارے میں دریافت کیا ہے: اس پر یتیم کا نام کب ختم ہوگا' تو اس پر سے یتیم کا نام اس وقت تک ختم نہیں ہوگا۔ جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا اور اس سے سمجھداری کے آثار ظاہر نہیں ہوتے۔ تم نے مجھ سے (جنگ کے دوران) بچوں کو قتل کرنے کے بارے میں دریافت کیا ہے: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بچوں کو قتل نہیں کیا اور تم بھی انہیں قتل نہیں کر سکتے ماسوائے اس صورت کے کہ تمہیں ان بچوں کے بارے میں ویسا ہی علم ہو جیسا علم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی حضرت خضر علیہ السلام کو اس لڑکے کے بارے میں تھا' جسے انہوں نے قتل کر دیا تھا۔''

۵۴۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَمَّا بَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَ الْمُرْتَدِّيْنَ - يَعْنِي الزَّنَادِقَةَ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ. وَلَمْ اُحْرِقْهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يُّعَذِّبَ بِعَذَابِ اللّٰهِ. قَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ مَجْلِسِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَاَيُّوْبُ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ: اَنَّ عَلِيًّا لَمْ يُحَرِّقْهُمْ اِنَّمَا حَفَرَ لَهُمْ اَسْرَابًا، وَكَانَ يُدَخِّنُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا حَتّٰى قَتَلَهُمْ. فَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: اَمَا سَمِعْتَ قَائِلَهُمْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

لِتَرْمِ بِيَ الْمَنَايَا حَيْثُ شَائَتْ ... اِذَا لَمْ تَرْمِ بِيْ فِي الْحُفْرَتَيْنِ
اِذَا مَا قَرَّبُوْا حَطَبًا وَنَارًا ... هُنَاكَ الْمَوْتُ نَقْدًا غَيْرَ دَيْنِ

(اخرجه البخاری فی الجهاد)

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں۔ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کی اطلاع ملی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ مرتد لوگوں کو یعنی کچھ زندیقوں کو جلا دیا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بولے: اگر میں انہیں قتل کرتا ہوں' تو اس کی بنیاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے۔

''جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو تم اسے قتل کر دو۔''

لیکن میں ان لوگوں کو جلواتا نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کسی شخص کے لیے یہ مناسب نہیں ہے' کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب دینے کے طریقے کے مطابق عذاب دے۔''

سفیان کہتے ہیں۔ عمار دہنی اس وقت اس محفل میں یعنی عمرو بن دینار کی محفل میں موجود تھے اور ایوب یہ حدیث بیان کر رہے تھے' تو عمار بولے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جلوایا نہیں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے گڑھے کھدوائے تھے۔ اور اس میں انہیں دھواں دلوایا تھا' یہاں تک کہ انہیں اس طرح قتل کروایا تھا' تو عمرو بن دینار بولے: کیا تم نے ان کے قائل کا یہ شعر نہیں سنا۔

''آرزوئیں مجھے جہاں چاہیں پھینک دیں' جب وہ مجھے ان دو گڑھوں میں نہیں پھینکیں گی۔ جن کے قریب لکڑیاں اور آگ کو کر دیا گیا تھا۔ وہاں موت نقد مل رہی تھی۔ کوئی ادھار نہیں تھا۔''

۵۴۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيَّ يَقُوْلُ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَى الْكَعْبَةِ عَنِ الْبَاذَقِ وَاَنَا وَاللّٰهِ اَوَّلُ الْعَرَبِ سَاَلَهٗ، فَقَالَ: سَبَقَ مُحَمَّدٌ الْبَاذَقَ، وَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ. (اخرجه البخاری فی الاشربه)

❀❀ ابوجویریہ جرمی بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا وہ اس وقت خانۂ کعبہ کے ساتھ پشت لگا کر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے باذق (شراب کی ایک مخصوص قسم) کے بارے میں دریافت کیا: اللہ کی قسم میں وہ پہلا شخص تھا۔ جس نے ان سے یہ سوال کیا تھا' تو وہ بولے: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہی باذق کے بارے میں فیصلہ دے

چکے ہیں‘ جو چیز نشہ کرے وہ حرام ہے۔

۵۴۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ - وَكَانَ مِنْ أَسْنَانِي أَوْ أَصْغَرَ مِنِّي - عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ جِبْرِيلَ: أَيَّ الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى؟ فَقَالَ: أَتَمَّهُمَا وَأَكْمَلَهُمَا ۔(اخرجه الطبری فی التفسیر)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا:

’’حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو مدتوں میں سے کون سی مدت مکمل کی تھی‘ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام بولے: جو تمام اور مکمل تھی۔‘‘

۵۴۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ زَمَانِ سُفْيَانَ أَثْبَتَ فِيهِ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُنْصَرَفَهُ مِنْ أُحُدٍ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ ظُلَّةً تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنْهُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا إِلَى السَّمَاءِ أَخَذْتَ بِهِ فَأَعْلَاكَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا، ثُمَّ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَعَلَا، ثُمَّ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَقُطِعَ بِهِ، ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا ۔ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَارَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَعْبُرْهَا ۔ قَالَ: اعْبُرْهَا ۔ قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ، وَأَمَّا يَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا وَالنَّاسُ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهُ فَهُوَ الْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ، فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنْهُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ فَهُوَ مَا أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ أَخَذْتَ بِهِ فَأَعْلَاكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَيَعْلُو، ثُمَّ آخَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَيُقْطَعُ بِهِ، ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو، يَارَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ؟ قَالَ: أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا ۔ قَالَ: أَقْسَمْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ ۔ قَالَ: لَا تُقْسِمْ يَاأَبَا بَكْرٍ

(اخرجه البخاری فی التعبیر)

❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ احد سے واپس تشریف لا رہے تھے تو ایک صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے ایک بادل دیکھا ہے۔ جس میں سے گھی اور شہد کی بارش ہو رہی تھی میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اسے ہتھیلیوں میں حاصل کر رہے تھے۔ ان میں سے کچھ لوگ زیادہ حاصل کر رہے تھے کوئی کم حاصل کر رہا تھا۔ پھر میں نے آسمان کی طرف جاتی ہوئی ایک رسی دیکھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اوپر لے گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک صاحب نے اسے پکڑا تو وہ بھی اوپر چلے گئے۔ پھر ان کے بعد ایک اور صاحب نے پکڑا تو وہ بھی اوپر چلے گئے پھر اس کے بعد ایک اور صاحب نے پکڑا لیکن وہ رسی ٹوٹ گئی پھر اسے ملا دیا گیا تو وہ بھی اوپر چلے گئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی تعبیر بیان کرو! انہوں نے عرض کی بادل سے مراد اسلام ہے۔ اور اس سے جو گھی اور شہد برس رہا ہے اور لوگ اسے ہتھیلیوں میں حاصل کر رہے ہیں۔ اس سے مراد قرآن۔ اس کی تلاوت اور اس کی نرمی ہے‘ تو کوئی اسے زیادہ حاصل کر رہا ہے اور

کوئی کم حاصل کر رہا ہے۔ جہاں تک آسمان پر جانے والی رسی کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ حق ہے جس پر آپ ﷺ گامزن ہیں۔ آپ ﷺ نے اسے اختیار کیا' تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بلندی عطا کی پھر آپ ﷺ کے بعد ایک اور شخص اسے پکڑ لے گا' تو وہ اس کے ذریعے بلندی حاصل کر لے گا پھر اس کے بعد ایک اور شخص اسے پکڑے گا' تو وہ بھی بلندی حاصل کر لے گا پھر اس کے بعد ایک اور شخص اسے پکڑے گا' تو یہ منقطع ہو جائے گی' لیکن پھر اس رسی کو اس کے لیے ملا دیا جائے گا' تو وہ بھی بلندی اختیار کرے گا۔

یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا میں نے ٹھیک تعبیر بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم نے کچھ ٹھیک بیان کی ہے اور کچھ اس میں غلطی کی ہے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں آپ ﷺ کو قسم دیتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ''تم قسم نہ دو''۔

۷۰ - مسند عبد اللّٰہ بن جعفر

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۴۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ جَائَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ ۔(اخرجه البيهقى فى الجنائز)

❁❁ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے انتقال کی اطلاع آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم لوگ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو۔ کیونکہ انہیں ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے' جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔"

۵۴۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَحَمَلَنَا عَلٰى دَابَّةٍ فَكُنَّا ثَلَاثَةً ۔(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❁❁ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اور بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا وہاں موجود تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر ہمیں سوار کر لیا تو ہم تین افراد ہو گئے۔

۵۴۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ فَهْمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَنَحَرَ لَنَا جَزُوْرًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُلَقَّى اللَّحْمَ، قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ ۔

(اخرجه النسائى فى الكبرٰى)

❁❁ مسعر بن کدام بیان کرتے ہیں: فہم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک آدمی نے یہ بات بیان کی ہے ہم لوگ مزدلفہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے ہمارے لیے ایک اونٹ ذبح کروایا' تو حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا جاتا تھا۔ اور یہ بات بھی بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہے: ''گوشت میں سب سے زیادہ پاکیزہ پشت کا گوشت ہے۔''

۵۵۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ .

(اخرجه البخاری فی الاطعمة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کے ساتھ کھجور کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۱ - مسند أسامة بن زيد (☼)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول روایات

۵۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ -(اخرجه البخاري في الفرائض)

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں بنے گا اور کافر' مسلمان کا وارث نہیں بنے گا۔''

۵۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ: اَشْرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ اٰطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى؟ اِنِّي لَاَرٰى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ -(اخرجه البخاري في فضائل المدينه)

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ ایک گھر سے جھانک کر دیکھا اور ارشاد فرمایا:

''کیا تم لوگ وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں۔ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں۔ جو تمہارے گھروں میں یوں گر رہے ہیں جس طرح بارش کے قطرے گرتے ہیں۔''

۵۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ كَمْ مَرَّةٍ لَّا اُحْصِيهِ لَا اَعُدُّهُ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ: سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ - وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهِ وَكَانَ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

(☼)(آپ کا شجرہ نسب یہ ہے) اسامہ بن زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزی بن زید بن امرء القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدود بن عوف بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ کلبی۔ ان کی والدہ سیدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ''دائی ماں'' تھیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی کنیت بعض حضرات نے ''ابومحمد'' نقل کی ہے اور بعض نے ''ابوزید'' نقل کی ہے جبکہ بعض نے ''ابوخارجہ'' بھی نقل کی ہے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں اور حب رسول اللہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت) کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسامہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) میرے محبوب لوگوں میں سے ایک ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اٹھارہ برس کی عمر میں عامل مقرر کیا تھا۔ مشہور روایت کے مطابق حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت کے آخری دور میں سن ۵۸ یا ۵۹ میں انتقال فرمایا۔ بعض لوگوں کے بیان کے مطابق ان کا انتقال ۵۴ ہجری میں ہوا۔

عَرَفَةَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ - كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حِيْنَ دَفَعَ ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ، فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ . قَالَ سُفْيَانُ قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ .(اخرجه مالک فی الحج)

❁❁ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا میں اس وقت ان کے پہلو میں موجود تھا۔وہ عرفہ سے مزدلفہ آنے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر بیٹھے رہے تھے۔(سوال یہ تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس رفتار سے چلے تھے' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم درمیانی رفتار سے چلتے رہے تھے۔جب کوئی بلندی آتی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفتار ذرا تیز کردیتے تھے۔

سفیان نے ہشام کا یہ قول نقل کیا ہے نص کا لفظ عنق کے مقابلے میں ذرا زیادہ تیز رفتار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

٥٥٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى سَعْدٍ يَسْاَلُهُ عَنِ الطَّاعُوْنِ وَعِنْدَهُ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ اُسَامَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هُوَ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى اُنَاسٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَوْ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ، فَهُوَ يَجِىءُ اَحْيَانًا وَيَذْهَبُ اَحْيَانًا، فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ، وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِىْ اَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا . فَقَالَ عَمْرٌو: فَلَعَلَّهُ لِقَوْمٍ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ وَلِقَوْمٍ شَهَادَةٌ . قَالَ سُفْيَانُ: فَاَعْجَبَنِىْ قَوْلُ عَمْرٍو هٰذَا .(اخرجه البخاری فی الطب)

❁❁ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں۔ایک شخص حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں طاعون کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا تو اس وقت ان کے پاس حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ عذاب ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ سزا ہے۔جو تم سے پہلے کچھ لوگوں کی طرف بھیجی گئی تھی۔(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجی گئی تھی' تو کبھی یہ آجاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے' تو جب یہ کسی ایسی زمین میں واقع ہو جہاں تم موجود ہو' تو تم اس جگہ سے فرار اختیار کرتے ہوئے وہاں سے باہر نہ نکلو۔اور جب تم کسی جگہ کے بارے میں اس کے بارے میں سنو تو تم اس جگہ میں داخل نہ ہو۔

عمرو نامی راوی کہتے ہیں: ہوسکتا ہے یہ کسی قوم کے لیے عذاب اور گناہ ہو اور کسی دوسری قوم کے لیے شہادت ہو۔

سفیان کہتے ہیں۔مجھے عمرو کی یہ بات بہت اچھی لگی۔

٥٥٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرِّبَا فِى النَّسِيْئَةِ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ فَقِيْلَ لَهُ فِىْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَتَّقِيْهِ اَحْيَانًا لِكَرَاهَةِ الصَّرْفِ، فَاَمَّا مَرْفُوْعٌ فَهُوَ مَرْفُوْعٌ .

(اخرجه البخاری فی البيوع)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''سود ادھار میں ہوتا ہے۔''

ابوبکر حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان بعض اوقات اس حدیث کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کرتے۔ ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو وہ بولے: بعض اوقات میں بیع صرف کو ناپسند کرنے کی وجہ سے اس روایت کو بیان کرنے سے بچتا ہوں باقی جہاں تک ''مرفوع'' روایت کا تعلق ہے' تو یہ ''مرفوع'' ہی ہے۔

۵۵٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا تَرَكْتُ بَعْدِي عَلٰى اُمَّتِي فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ -(اخرجه البخاری فی النکاح)

❁❁ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے اپنے بعد اپنی امت کے لیے ایسی کوئی آزمائش نہیں چھوڑی جو مردوں کے لیے خواتین سے بڑھ کے ہو۔''

۵۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ قِيْلَ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: اَلَا تُكَلِّمُ عُثْمَانَ؟ فَقَالَ: تَرَوْنَ اَنِّي لَا اُكَلِّمُهُ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ، اِنِّي لَاُكَلِّمُهُ دُوْنَ اَنْ اَفْتَحَ بَابًا اَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنِّي لَا اَقُوْلُ لِرَجُلٍ اَنْ كَانَ عَلَيَّ اَمِيْرًا: اِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يُؤْتٰى بِرَجُلٍ كَانَ وَالِيًا فَيُلْقٰى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فَيَدُوْرُ فِي النَّارِ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى، فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ: اَلَسْتَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ -(اخرجه البخاری فی بداء الخلق)

❁❁ ابووائل بیان کرتے ہیں۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات نہیں کریں گے' تو وہ بولے: تم یہ سمجھتے ہو کہ میں جب ان کے ساتھ بات کروں گا' تو تمہیں سنا کر کروں گا۔ حالانکہ میں ان کے ساتھ بات کروں گا۔ لیکن یوں کہ میں کسی دروازے کو کھولنے والا پہلا فرد نہیں ہوں گا۔

پھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک بات سنی ہے' تو اس کے بعد میں کسی ایسے شخص کے بارے میں' جو میرا امیر ہو' یہ نہیں کہوں گا کہ یہ سب سے بہتر ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(قیامت کے دن) ایک شخص کو لایا جائے گا' جو دنیا میں حکمران تھا' تو اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا' تو اس کی آنتیں اپنی جگہ سے نکل آئیں گی اور وہ جہنم میں یوں چکر کھائے گا۔ جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے' تو اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہو کر کہیں گے تم تو نیکی کا حکم نہیں دیا کرتے تھے۔ اور تم ہمیں برائی سے روکتے نہیں تھے؟ تو وہ کہے گا۔ میں تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا' لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ اور میں تمہیں برائی سے منع کرتا تھا۔ لیکن خود اس کا

ارتکاب کیا کرتا تھا۔''

۵۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ حَرْمَلَةَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ اَحَدُهُمَا اَخْبَرَنِىْ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَخْبَرَنِىْ كُرَيْبٌ عَنْ اُسَامَةَ - وَكَانَ رَدِفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ - قَالَ: دَفَعْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ، فَلَمَّا اَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ، وَلَمْ يَقُلْ هَرَاقَ الْمَاءَ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِالْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءً ا خَفِيْفًا، فَقُلْتُ: الصَّلَاةَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ـ قَالَ: الصَّلَاةُ اَمَامَكُمْ ـ فَلَمَّا اَتٰى جَمْعًا صَلَّى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، ثُمَّ حَطُّوا رِحَالَهُمْ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ ـ قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ يَخْتَلِفْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدٌ فِىْ شَىْءٍ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا اَنَّ ذَا قَالَ: كُرَيْبٌ عَنْ اُسَامَةَ، وَقَالَ هٰذَا: كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ ـ(اخرجه البخاري في الوضوء)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفہ سے مزدلفہ جانے تک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ سے روانہ ہوا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کے پاس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے۔ وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا۔ یہاں راوی نے پانی بہانے کا ذکر نہیں کیا۔ پھر میں برتن لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر وضو کیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز آگے ہوگی۔''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لے آئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر لوگوں نے اپنے پالان اتارے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی۔

سفیان کہتے ہیں۔ ابراہیم بن عقبہ اور محمد نامی راوی نے اس روایت کی کسی بھی چیز میں اختلاف نہیں کیا۔ صرف اتنا اختلاف ہے' ایک راوی یہ کہتا ہے' یہ کریب کے حوالے سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جبکہ دوسرا راوی یہ کہتا ہے' کریب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۷۲ - مسند أبی رافع مولٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (☼)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں) ان سے منقول روایات

۵۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ: لَمْ يَاْمُرْنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَنْزِلَ ثَمَّ، يَعْنِى الْاَبْطَحَ، وَلٰكِنِّىْ اَنَا ضَرَبْتُ قُبَّتَهُ، ثُمَّ جَاءَ هُ فَنَزَلَ -(اخرجه البيهقى فى الحج)

❁❁ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم نہیں دیا تھا کہ میں پڑاؤ کروں۔ یعنی وادی ابطح میں پڑاؤ کروں تاہم میں نے وہاں خیمہ لگالیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا۔

۵۶۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، فَلَمَّا قَدِمَ صَالِحٌ عَلَيْنَا قَالَ لَنَا عَمْرٌو: اذْهَبُوْا اِلَيْهِ فَسَلُوْهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ -(ايضا)

❁❁ سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ روایت صالح بن کیسان کے حوالے سے نقل کی ہے۔ جب صالح ہمارے ہاں تشریف لائے، تو انہوں نے ہم سے کہا۔ تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کرو۔

۵۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ .

قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِىْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا نَدْرِىْ، مَا وَجَدْنَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: وَاَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَحْفَظُ لِاَنِّىْ سَمِعْتُهُ اَوَّلاً وَقَدْ

(☼) آپ کی کنیت ابورافع ہے اور آپ اسی کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے ان کا نام "اسلم" بیان کیا ہے جبکہ بعض مؤرخین نے ان کا نام "ہرمز" بیان کیا ہے جبکہ بعض لوگوں نے ان کا نام "ابراہیم" بیان کیا ہے۔ یہ ایک قبطی غلام تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیئے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی یہ سعید بن العاص کے غلام تھے۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو غزوۂ اُحد، غزوۂ خندق اور ان کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ البتہ انہیں غزوۂ بدر میں شرکت کا شرف حاصل نہیں ہے کیونکہ یہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے۔ ان کے انتقال کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات کے بیان کے مطابق ان کا انتقال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے ہوا تھا اور بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے، ان کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا۔

حَفِظْتُ هٰذَا اَيْضًا ۔(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

❁❁ عبیداللہ بن ابورافع اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''میں تم میں سے کسی ایک شخص کو ہرگز ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ وہ اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہو۔اس کے پاس ہمارے احکام میں سے کوئی حکم آئے جو حکم ہم نے دیا تھا یا جس چیز سے ہم نے منع کیا تھا' تو وہ یہ کہے: مجھے نہیں معلوم' ہمیں اللہ کی کتاب میں یہ نہیں ملا۔ ورنہ ہم اس کی پیروی کر لیتے''۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ سفیان نے یہ بات بیان کی ہے ابن منکدر کی روایات کو میں نے زیادہ اچھے طریقے سے یاد رکھا ہوا ہے' میں نے سب سے پہلے یہ روایت ان سے سنی تھی اور میں نے یہ روایت یاد بھی رکھی ہے۔

۵۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الشَّرِيْدِ يَقُوْلُ: اَخَذَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ بِيَدِي فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ ۔ فَخَرَجْتُ مَعَهُ وَاِنَّ يَدَهُ لَعَلٰى اَحَدِ مَنْكِبَيَّ، فَجَاءَ اِلَيْهِ اَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لِلْمِسْوَرِ: اَلَا تَاْمُرُ هٰذَا الْفَتٰى لِسَعْدٍ يَشْتَرِيْ مِنِّيْ بَيْتِي الَّذِيْ فِيْ دَارِهٖ ۔ فَقَالَ سَعْدٌ: لَا، وَاللّٰهِ، لَا اَزِيْدُ عَلٰى اَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ ۔ اِمَّا قَالَ مُقَطَّعَةً وَاِمَّا قَالَ مُنَجَّمَةً ۔ قَالَ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ رَافِعٍ: وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَمْنَعُهَا مِنْ خَمْسِمِائَةِ دِيْنَارٍ نَقْدًا، وَلَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ ۔ مَا بِعْتُكَ ۔(ایضا)

❁❁ عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: تم میرے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس چلو۔ میں ان کے ساتھ گیا۔ ان کا ایک ہاتھ میرے کندھے پر تھا۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کیا آپ انہیں یعنی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ نہیں کہتے کہ وہ اپنے محلے میں موجود میرا گھر خرید لیں' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: نہیں! اللہ کی قسم! میں چار سو دینار سے زیادہ ادائیگی نہیں کروں گا۔ اور وہ ادائیگی بھی قسطوں میں ہوگی (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا۔ اللہ کی قسم! میں تو پانچ سو دینار نقد میں منع کر چکا ہوں۔ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہوتا۔

''پڑوسی اپنی قریبی جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔''

تو میں یہ آپ کو فروخت نہ کرتا۔

۷۳ - مسند حکیم بن حزام (☼)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٥٦٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمَا سَمِعَا حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ اَخَذَهُ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ، وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى . قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ اَسْمَعْ اِلَّا هٰذَا -(اخرجه البخاری فی الزکوة)

❁❁ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے عطا کر دیا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ عطا کر دیا میں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جو شخص دل کی خوشی کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت رکھی جاتی ہے اور جو شخص لالچ کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی ہے اور اس کی مثال اس طرح ہوتی ہے۔ جو شخص کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔''

سفیان کہتے ہیں: میں نے صرف یہی الفاظ (اپنے استاد سے) سنے ہیں۔

٥٦٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ يَقُوْلُ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَعْتَقْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَرْبَعِيْنَ مُحَرَّرًا . فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَبَقَ مِنْ خَيْرٍ -(اخرجه البخاری فی العتق)

❁❁ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمانۂ جاہلیت میں چالیس غلام آزاد کیے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''تم نے پہلے جو نیکیاں کی تھیں اسی وجہ سے تم نے اسلام قبول کیا ہے۔''

(☼) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصیٰ۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ ''بنواسد'' سے ہے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے' آپ خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے تھے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں ۵۴ ہجری میں ہوا۔

۷۴ - مسند جبیر بن مطعم (✪)

حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۶۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً: اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ، وَاَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ .

(اخرجه البخاری فی المناقب)

❁❁ محمد بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''میرے کچھ نام ہیں۔ میں محمد ہوں میں احمد ہوں۔ میں ماحی (مٹانے والا) ہوں۔ میرے ذریعے کفر کو مٹایا گیا۔ میں حاشر ہوں لوگوں کو میرے قدموں میں جمع کیا جائے گا۔ میں عاقب ہوں۔ وہ عاقب (بعد میں آنے والا) جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

۵۶۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: قَالُوْا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّ جُبَيْرًا قَالَ: سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُشْرِكٌ فَكَادَ قَلْبِيْ اَنْ يَّطِيرَ ۔ وَلَمْ يَقُلْهُ لَنَا الزُّهْرِيُّ ۔(اخرجه البخاری فی الأذان)

❁❁ محمد بن جبیر بن معطم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

سفیان نے یہ بات بیان کی ہے۔ محدثین نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں' حضرت جبیر رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: میں

(✪) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف بن قصی۔ آپ کا تعلق قریش سے ہے۔ آپ کی کنیت ''ابو محمد'' ہے جبکہ بعض مؤرخین نے آپ کی کنیت ''ابوعدی'' نقل کی ہے۔ یہ قریش بلکہ تمام عربوں کے نسب کے ماہر تھے۔ مشہور قول کے مطابق حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا جبکہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۷ ہجری میں ہوا۔ بعض حضرات نے ۵۹ ہجری کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

نے نبی اکرم ﷺ کو اس وقت سنا تھا۔ جب میں مشرک تھا۔ اور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرا دل اڑ جائے گا (یعنی میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے) تاہم زہری نے یہ الفاظ ہمارے سامنے بیان نہیں کیے۔

۵۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: تَفْسِيْرُهُ قَاطِعُ رَحِمٍ ۔(اخرجه البخاری فی الادب)

❁❁ محمد بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''قطعہ رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''
سفیان کہتے ہیں۔ اس سے مراد قطعہ رحمی کرنے والا ہے۔

۵۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰى اَوْ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰى لَاَطْلَقْتُهُمْ لَهُ ۔ يَعْنِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ، وَكَانَ سُفْيَانُ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَذَكَرَ فِيْهِ الْخَبَرَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا يَدَعُهُ، وَاِنْ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْخَبَرَ فَرُبَّمَا قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ ۔

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

❁❁ محمد بن جبیر اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔
''اگر معطم بن عدی اب زندہ ہوتا اور پھر وہ ان قیدیوں کے بارے میں مجھ سے بات چیت کرتا' تو میں انہیں چھوڑ دیتا۔''
نبی اکرم ﷺ کی مراد بدر کے قیدی تھے۔

(امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) جب سفیان اس نوعیت کی حدیث بیان کرتے تھے اور اس میں حدیث کے الفاظ بھی ذکر کرتے تھے' تو وہ انشاء اللہ ضرور کہا کرتے تھے۔ وہ اسے ترک نہیں کرتے تھے۔ لیکن اگر وہ اس میں روایت کے الفاظ بیان نہیں کرتے تھے' تو بعض اوقات انشاء اللہ کہہ دیتے تھے اور بعض اوقات انشاء اللہ نہیں کہتے تھے۔

۵۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِيْ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَخَرَجْتُ اَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ، فَقُلْتُ: هٰذَا مِنَ الْحُمْسِ مَا شَاْنُهُ هَا هُنَا؟ قَالَ سُفْيَانُ: وَالْاَحْمَسُ الشَّدِيْدُ عَلٰى دِيْنِهِ، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُسَمَّى الْحُمْسَ، وَكَانَ الشَّيْطٰنُ قَدِ اسْتَهْوَاهُمْ فَقَالَ لَهُمْ: اِنَّكُمْ اِنْ عَظَّمْتُمْ غَيْرَ حَرَمِكُمْ اسْتَخَفَّ النَّاسُ بِحَرَمِكُمْ، فَكَانُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْحَرَمِ ۔(ایضا)

❁❁ محمد بن جبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عرفہ کے دن میرا اونٹ گم ہو گیا۔ میں اس کی تلاش میں عرفہ آیا' تو

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ عرفہ میں وقوف کیے ہوئے ہیں۔ میں نے سوچا ان کا تو تعلق خمس (یعنی قریش) کے ساتھ ہے۔ یہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟

سفیان کہتے ہیں: احمس اس شخص کو کہا جاتا ہے' جو دینی اعتبار سے سخت ہو قریش کا نام ''حمس'' رکھا گیا تھا۔ کیونکہ شیطان نے انہیں ایک غلط فہمی کا شکار کر دیا تھا۔ اس نے انہیں یہ کہا۔ کہ اگر تم لوگ اپنے حرم سے باہر کی جگہ کی تعظیم کرو گے' تو لوگ تمہارے حرم کی حدود کو کم تر محسوس کرنا شروع کر دیں گے۔ اس لیے وہ لوگ حرم کی حدود سے باہر نہیں جاتے تھے۔

۵۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ الْاَعْرَجُ - اَخُو عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ مَوْلٰى بَنِىْ فَزَارَةَ - عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقِفُ سِنِيهِ كُلَّهَا بِعَرَفَةَ .

❁❁ مجاہد بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیشہ عرفہ میں ہی وقوف کیا ہے۔

۵۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَابَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَابَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ يَابَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنْ وَلِيتُمْ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ شَيْئًا فَلَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَىَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ .

(اخرجه البيهقى فى الصلوة)

❁❁ حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے بنو عبدالمطلب (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) اے بنو عبد مناف! اگر تم اس معاملے کے نگران ہو' تو کسی شخص کو اس گھر کا طواف کرنے یا نماز ادا کرنے سے منع نہ کرنا۔ خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

۷۵ - مسند خالد بن الولید (☼)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو نَجِيحٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: تَنَاوَلَ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ بِشَيْءٍ، فَكَلَّمَهُ فِيهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقِيلَ لَهُ: اَغْضَبْتَ الْاَمِيرَ. فَقَالَ خَالِدٌ: اِنِّي لَمْ اُرِدْ اَنْ اُغْضِبَهُ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَشَدُّهُمْ عَذَابًا لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا.

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

❁ خالد بن حکیم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کسی علاقے کے کسی شخص پر ناراض ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں ان سے بات چیت کی' تو ان سے کہا گیا: آپ امیر کے سامنے غصے کا اظہار کر رہے ہیں' تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ بولے: میں ان پر غصہ نہیں کر رہا۔ میں نے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے شدید عذاب اس شخص کو ہوگا' جو دنیا میں لوگوں کو شدید ترین عذاب دیتا تھا۔''

(☼) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ آپ کا تعلق قریش کی شاخ ''بنومخزوم'' سے ہے۔ آپ کی کنیت ''ابوسلیمان'' ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سگی خالہ ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں قریش کے معززین میں سے ایک تھے۔ قریش کے لشکر کا سامان جمع کرنا اور لڑائی کے وقت سب سے آگے ہونا انہی کے ذمے تھا۔ فتح مکہ سے کچھ پہلے حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دور سے ان حضرات کو آتے ہوئے دیکھ کر اپنے اصحاب سے یہ ارشاد فرمایا تھا: ''مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف بھیج دیئے ہیں''۔ آپ کا خاص لقب ''سیف اللہ (اللہ تعالیٰ کی تلوار)'' ہے۔ ان کے پاس ایک ٹوپی تھی جسے پہن کر یہ جنگ میں شریک ہوا کرتے تھے' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک تھا اور ان کا یہ ایک عقیدہ تھا کہ اس موئے مبارک کی برکت کی وجہ سے فتح نصیب ہوتی ہے۔ شام میں ''حمص'' کے مقام میں ان کا انتقال ہوا اور وہیں سپرد خاک ہوئے۔ بعض روایات کے مطابق ان کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مدینہ منورہ میں ۲۱ ہجری میں ہوا۔

۷٦ - مسند عبد الرحمن بن أبی بکر

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ الثَّقَفِيُّ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ اَخْبَرَهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ . قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا بَابَهُ شُعْبَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ يَقُوْلُ مُتَّصِلٌ .(اخرجه البخاری فی العمرة)

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی تھی کہ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کوسواری پر اپنے پیچھے بٹھائیں اور ''تنعیم'' سے انہیں عمرہ کروادیں۔

سفیان کہتے ہیں: یہ روایت شعبہ کی شرط کے مطابق ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں' انہوں نے یہ خبر دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا' وہ یہ کہتے ہیں۔اس طرح روایت متصل ہوجاتی ہے۔

٧٧ - مسند صفوان بن أمية

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٥٧٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ اَبُو اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: عَرَّسَ بِیْ اَبِیْ فِیْ اِمَارَةِ عُثْمَانَ فَدَعَا النَّاسَ فِیْ وَلِيمَةٍ لَنَا، وَكَانَ فِيمَنْ اَتَانَا صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ فَقَالَ: انْتَهِسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: هُوَ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ اَوْ اَهْنَاُ وَاَبْرَاُ -(اخرجه الترمذى فى الاطعمة)

❀❀ عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں میرے والد نے میری شادی کی انہوں نے ہمارے ولیمے پر لوگوں کی دعوت کی تو جو لوگ ہمارے ہاں آئے ان میں حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا: تم لوگ دانت کے ذریعے نوچ کر گوشت کو کھاؤ۔ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ بھوک کو زیادہ بہتر طور پر ختم کرتا ہے اور معدے پر بوجھ بھی نہیں بنتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ بھوک کو زیادہ بہتر طور پر ختم کرتا ہے اور سلامتی سے زیادہ قریب ہے۔''

۷۸ - مسند عثمان بن طلحة الحجبی

حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي خَالِيْ مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ اُمِّي: صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِي امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَلَّدَتْ عَامَّةَ اَهْلِ دَارِهِمْ: اَنَّهَا سَاَلَتْ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ عَنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بَعْدَ دُخُولِهِ الْكَعْبَةَ قَالَتْ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنِّي كُنْتُ رَاَيْتُ قَرْنَي الْكَبْشِ فِي الْبَيْتِ فَنَسِيْتُ اَنْ اٰمُرَكَ اَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَخَمِّرْهُمَا، فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي اَنْ يَكُوْنَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ الْمُصَلِّيَ -(اخرجه ابوداؤد في المناسك)

❁❁ صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں۔ بنو سلیم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ کہ انہوں نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ کعبہ کے اندر تشریف لے جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگی ہوئی دعا کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''میں نے بیت اللہ میں دنبے کے سینگ دیکھے تھے' تو یہ خیال نہیں رہا کہ میں تمہیں ہدایت دیتا کہ تم انہیں ڈھانپ دو' تو اب تم انہیں ڈھانپ دو۔ کیونکہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازی کی' توجہ کو منتشر کرنے کا باعث ہو۔''

۷۹ - مسند عمرو بن حریث

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَاوِرٌ الْوَرَّاقُ قَالَ اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً سَوْدَاءَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ .

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❀❀ جعفر بن عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

۵۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَرِيعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ (وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ) (ایضا)

❀❀ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ (یعنی سورۂ تکویر) کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

۸۰ - مسند مطيع بن الأسود

حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ عَنْ اَبِيْهِ مُطِيعِ بْنِ الْاَسْوَدِ وَكَانَ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ مِمَّنْ يُسَمَّى الْعَاصِ فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا، وَلَمْ يُدْرِكِ الْإِسْلَامَ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُهُ يَقُولُ مِمَّنْ يُسَمَّى الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ: لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اَبَدًا .قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي عَلَى الْكُفْرِ .(اخرجه مسلم فى الجهاد)

❀❀ حضرت مطیع بن اسود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں، جن کا نام عاص تھا اوران کا تعلق قریش کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام مطیع رکھ دیا۔ قریش کے ''عاص'' نامی افراد میں صرف انہیں اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی وہ بیان کرتے ہیں۔ فتح مکہ کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''آج کے دن کے بعد کبھی بھی کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہیں کیا جائے گا۔''

سفیان کہتے ہیں: یعنی اس کے کفر کی وجہ سے قتل نہیں کیا جائے گا۔

۷۱ - مسند عبد الله بن زمعة

حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت

۵۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَمْعَةَ بْنِ الْاَسْوَدِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّذِى عَقَرَ النَّاقَةَ فَقَالَ: انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُو عِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِىْ قَوْمِهٖ كَاَبِىْ زَمْعَةَ . ثُمَّ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ فَقَالَ: يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَيَضْرِبُهَا ضَرْبَ الْعَبْدِ، ثُمَّ يُعَانِقُهَا مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ . قَالَ وَعَاتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: وَلِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ؟ (اخرجه البخاری فی التفسیر)

❀❀ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کا تذکرہ کیا۔ جس نے حضرت (یونس علیہ السلام) کی اونٹنی کے پاؤں کاٹے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے ایک ایسا شخص آگے بڑھا جو اپنی قوم میں صاحب حیثیت تھا۔ جس طرح ابوزمعہ ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

''تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کی طرف جاتا ہے اور اسے یوں مارتا ہے جیسے غلام کو مارا جاتا ہے۔ پھر وہ دن کے آخری حصے میں اسے گلے لگالیتا ہے۔''

راوی بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے کسی کی ہوا خارج ہونے پر ہنسنے پر بھی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

''کوئی شخص ایسے عمل پر کیوں ہنستا ہے۔ جو وہ خود کرتا ہے۔''

۸۲ - مسند عمر بن أبی سلمة (✿)

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا نُعَيْمٍ: وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ إِذَا أَكَلْتَ فَسَمِّ اللَّهَ، وَكُلْ بِيَمِينِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ . فَقَالَ: فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدَهُ .(اخرجه البخاری فی الاطعمه)

✿✿ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر تربیت کم سن لڑکا تھا (ایک مرتبہ کھانا کھاتے ہوئے) میرا ہاتھ پیالے میں گردش کر رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔"

حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اس کے بعد میرا کھانے کا یہی طریقہ رہا ہے۔

۵۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ .

(اخرجه البخاری فی الصلوة)

✿✿ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑا اوڑھ کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(✿) حضرت عمر بن ابوسلمہ بن ابواسد رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش سے ہے۔ ان کی والدہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں۔ اس حوالے سے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوتیلے صاحبزادے ہیں۔ یہ سن ۲ ہجری میں حبشہ میں پیدا ہوئے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۹ برس تھی۔ جنگ جمل میں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں بحرین کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کا انتقال عبدالملک بن مروان کے دور خلافت میں ۸۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث منقول ہیں۔ ان سے احادیث نقل کرنے والوں میں سعید بن میسّب' ابوامامہ بن سہل حنیف اور عروہ بن زبیر جیسے حضرات رحمہم اللہ شامل ہیں۔

۸۳ - مسند الحارث بن مالك

حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِى زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ الْبَرْصَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ: لَا تُغْزَى مَكَّةُ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اَبَدًا . قَالَ سُفْيَانُ: تَفْسِيْرُهُ: عَلَى الْكُفْرِ .(اخرجه الترمذی فی السیر)

❀❀ حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آج کے دن کے بعد مکہ پر کبھی حملہ نہیں کیا جا سکے گا۔''

سفیان کہتے ہیں۔اس سے مراد یہ ہے' کفر کی بنیاد پر ایسا نہیں ہوگا۔

۵۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِى الْخُوَارِ مَوْلًى لِبَنِى عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ مَالِكِ ابْنِ الْبَرْصَاءِ فِى الْمَوْسِمِ يُنَادِى فِى النَّاسِ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ اَحَدٍ يَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا حَقَّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ .(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

❀❀ حضرت حارث بن مالک رضی اللہ عنہ حج کے دنوں میں لوگوں میں اعلان کرتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص کوئی جھوٹی قسم اٹھا کر اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔''

۸۴ - مسند کرزؓ بن علقمة الخزاعی

حضرت کرز بن علقمہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ كُرْزَ بْنَ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِلْاِسْلَامِ مِنْ مُنْتَهًى؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ اَيُّمَا اَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ اَوِ الْعَجَمِ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ خَيْرًا اَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامَ ۔ قَالَ: ثُمَّ مَهْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ تَقَعُ الْفِتَنُ كَاَنَّهَا الظُّلَلُ ۔ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: كَلَّا وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلٰى؟ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيَعُوْدُنَّ فِيْهَا اَسَاوِدَ صُبًّا يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْاَسْوَدُ الْحَيَّةُ اِذَا اَرَادَ اَنْ تَنْهَشَ تَنْتَصِبُ هٰكَذَا وَرَفَعَ الْحُمَيْدِيُّ يَدَهٗ ثُمَّ تَنْصَبُ ۔ قَالَ سُفْيَانُ حِيْنَ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ: لَا نُبَالِيْ اَلَّا يُسْمَعَ هٰذَا مِنِ ابْنِ شِهَابٍ ۔(اخرجه البیہقی فی الدلائل)

❁❁ حضرت کرز بن علقمہ خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اسلام کی کوئی انتہاء ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں''۔عرب یا عجم سے تعلق رکھنے والا جو بھی گھرانہ ہو'جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے' تو اللہ تعالیٰ ان پر اسلام کو داخل کردیتا ہے۔انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! پھر کیا ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد فتنے ہوں گے۔یوں جیسے وہ بادل ہوتے ہیں۔ان صاحب نے عرض کی: اللہ کی قسم! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔اگر اللہ نے چاہا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا ہوگا'اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے'اس وقت میں لوگوں کے بہت سے گروہ اس کی طرف مائل ہوجائیں گے اور وہ آپس میں قتل وغارت گری کرنے لگیں گے۔

زہری کہتے ہیں: اسود سے مراد سانپ ہے۔جب وہ کسی کو نگلنے کا ارادہ کرتا ہے' تو یوں کھڑا ہوتا ہے۔پھر حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر اسے کھڑا کر کے دکھایا۔سفیان جب یہ روایت بیان کرتے تھے' تو ساتھ یہ کہا کرتے تھے۔تمہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے کہ اگر تم نے یہ روایت ابن شہاب کی زبانی نہیں سنی (یعنی میں نے اسے من وعن تمہارے سامنے بیان کردیا ہے۔)

۸۵ - مسند أبی شریح الکعبی

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۸۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى جَارِهٖ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ .(اخرجه الطبرانی فی مکارم الاخلاق)

❀❀ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے۔''

۵۸۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ، وَزَادَ: الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا زَادَ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ .(متفق علیه)

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''مہمان نوازی تین دن تک ہوتی ہے' جو اس سے زیادہ ہوگی وہ صدقہ ہوگا۔ مہمان کا اہتمام کے ساتھ کھانا ایک دن اور ایک رات کیا جائے گا اور مہمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ میزبان کے ہاں اتنا عرصہ مقیم رہے' کہ اسے حرج میں مبتلا کر دے۔''

۸٦ - مسند ابن مربع الأنصاری

حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ اَخْوَالِهٖ مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ: اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ فِىْ مَكَانٍ يُّبَاعِدُهٗ عَمْرٌو مِنْ مَوْقِفِ الْإِمَامِ - قَالَ - فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ: كُوْنُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ هٰذِهٖ، فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِنْ اِرْثِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ: اثْبُتُوْا . وَرُبَّمَا قَالَ: اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ .(اخرجه ابوداؤد فی المناسک)

❁❁ حضرت یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت عرفہ میں ایسی جگہ وقوف کیے ہوئے تھے۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقوف کی جگہ سے دور تھی انہوں نے بتایا: میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پیغام رساں کے طور پر تمہارے پاس آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے اسی مقام تک رہنا کیونکہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وراثت کے وارث ہو۔''

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نامی راوی بعض اوقات یہ کہا کرتے تھے۔ کہ تم ان الفاظ کو یاد رکھو اور بعض اوقات یہ کہتے تھے: تم اپنے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہو۔

۸۷ - مسند المطلب بن أبی وداعة

حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ بَعْضِ اَهْلِهِ اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْمُطَّلِبَ بْنَ اَبِي وَدَاعَةَ يَقُولُ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِي سَهْمٍ وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ سُتْرَةٌ ۔ اخرجه الموصلي في مسند)

❀❀ حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنوسہم کے دروازے کے قریب نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان سترہ نہیں تھا۔

۵۸۹- قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَاهُ اَوَّلًا عَنْ كَثِيرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْمُطَّلِبِ فَلَمَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ هُوَ عَنْ اَبِيهِ اِنَّمَا اَخْبَرَنِي بَعْضُ اَهْلِي اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْمُطَّلِبِ ۔(اخرجه النسائي في الحج)

❀❀ سفیان کہتے ہیں: ابن جریج نے پہلے یہ روایت کثیر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کی تھی۔ پھر جب میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: یہ میرے والد کے حوالے سے منقول نہیں ہے میرے گھر کے ایک فرد نے یہ بات بیان کی ہے۔انہوں نے حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

۸۸ - مسند عقبة بن الحارث النوفلی(۞)

حضرت عقبہ بن حارث نوفلی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۹۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُولُ: تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ اَبِی اِهَابٍ فَجَائَتِ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: اِنِّی قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا . فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَسَاَلْتُهٗ، فَاَعْرَضَ عَنِّی، ثُمَّ اَتَيْتُهٗ مِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَاَعْرَضَ عَنِّی، ثُمَّ اسْتَقْبَلْتُهٗ فَسَاَلْتُهٗ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهَا سَوْدَاءُ وَاِنَّهَا وَاِنَّهَا . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟(اخرجه البخاری، فی الحج)

❁❁ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے ابواہاب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کر لی' تو ایک سیاہ فام عورت آئی اور بولی۔ میں نے تم دونوں (میاں، بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ (حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دائیں طرف سے حاضر ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اعراض کیا۔ پھر میں بائیں طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مجھ سے اعراض کیا۔ پھر میں سامنے کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ ایک سیاہ فام عورت ہے اور وہ یہ ہے اور وہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب بات بیان کر دی گئی ہے' تو پھر اب کیا ہو سکتا ہے۔''

(۞) ان کا نسب یہ ہے: عقبہ بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف۔ ان کا تعلق قریش سے ہے۔ ان کی کنیت ''ابوسروعہ'' ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ابوسرواعہ ان کے بھائی تھے اور یہ دونوں بھائی فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے تھے۔ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے۔

۸۹ - مسند عبد اللہ بن عمرو

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۵۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ . قَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ . وَقَالَ اٰخَرُ: حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ . فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: هٰذَا مِمَّا حَفِظْتَ مِنَ الزُّهْرِيِّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَاَنَّهُ يَسْمَعُهُ اِلَّا اَنَّهُ كَانَ طَوِيْلًا فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ بِلَيْلٍ: فَاِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْكَ اَنَّكَ قُلْتَ: لَمْ اَحْفَظْهُ فَقَالَ: صَدَقَ لَمْ اَحْفَظْهُ كُلَّهُ، وَاَمَّا هٰذَا فَقَدْ اَتْقَنْتُهُ .(اخرجه البيهقى فى الحج)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کرلی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب رمی کرلو۔کوئی حرج نہیں ہے۔ایک اور صاحب آئے انہوں نے عرض کی۔ میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اب قربانی کرلو۔کوئی حرج نہیں ہے۔

سفیان سے یہ کہا گیا: آپ نے زہری کی زبانی یہ روایت یاد کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! گویا کہ وہ اس وقت بھی اسے سن رہے تھے۔تاہم یہ روایت طویل ہے۔ میں نے اس میں سے صرف اس حصے کو یاد رکھا ہے۔

تو بلبل نے ان سے کہا: (ایک قول کے مطابق اس کا نام بلیل بن حرب ہے) عبدالرحمٰن بن مہدی تو آپ کے حوالے سے یہ کہتے ہیں' آپ نے یہ بات بیان کی ہے' مجھے یہ روایت یاد نہیں ہے۔

تو وہ بولے: اس نے ٹھیک کہا ہے مجھے یہ روایت مکمل طور پر یاد نہیں ہے' تاہم جہاں تک اس حصے کا تعلق ہے' تو یہ مجھے یقینی طور پر یاد ہے۔

۵۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْزِعُهُ مِنْ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُهُ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، فَاِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا

جُهَّالاً فَسَالُوْهُمْ فَاَفْتَوْهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا .

قَالَ عُرْوَةُ: ثُمَّ لَبِثْتُ سَنَةً ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي الطَّوَافِ فَسَاَلْتُهُ عَنْهُ فَاَخْبَرَنِي بِهِ .

(اخرجه البخاری فی العلم)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ اسے لوگوں کے دلوں میں سے نکال لے گا بلکہ وہ اسے علماء کو قبض کر کے قبض کرے گا۔ پھر وہ کسی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا' تو لوگ جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے وہ ان سے مسئلے دریافت کریں گے' تو وہ لوگ علم نہ ہونے کے باوجود انہیں جواب دیں گے۔ وہ لوگ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

عروہ کہتے ہیں۔ پھر کئی سال گزر گئے۔ پھر میری ملاقات طواف کے دوران حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے مجھے اس کے بارے میں بتایا۔

۵۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: لَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاَوْعِيَةِ قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً . فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ .(متفق علیه)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم ﷺ نے مخصوص برتنوں سے منع کر دیا' تو عرض کی گئی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہر شخص کے پاس مشکیزہ نہیں ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ایسا مٹکا استعمال کرنے کی اجازت دی جو مزفت نہ ہو۔

۵۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَصْلَتَانِ هُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ وَّلَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا مُسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ . قَالُوْا: وَمَا هُمَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تُسَبِّحُ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، وَتُكَبِّرُ عَشْرًا، وَتَحْمَدُ عَشْرًا، وَتُسَبِّحُ عِنْدَ مَنَامِكَ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدُ ثَلَاثَةً وَّثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ . ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ: اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ . فَذٰلِكَ مِائَتَيْنِ وَخَمْسِيْنَ بِاللِّسَانِ، وَاَلْفَانِ وَخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَالَ: فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي يَوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ اَلْفَيْ سَيِّئَةٍ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهَا؟ قَالَ: يَاْتِي الشَّيْطٰنُ اَحَدَكُمْ فَيَقُوْلُ لَهٗ: اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَقُوْمَ وَلَمْ يَقُلْهَا . قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا اَوَّلُ شَيْءٍ سَاَلْنَا عَطَاءً عَنْهُ . وَكَانَ اَيُّوْبُ اَمَرَ النَّاسَ حِيْنَ قَدِمَ عَطَاءٌ الْبَصْرَةَ اَنْ يَّاْتُوْهُ فَيَسْاَلُوْهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

(اخرجه البخاری فی الادب المفرد)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دو عادات ایسی ہیں جو آسان ہیں، لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ تھوڑے ہیں، جو بھی مسلمان ان کو باقاعدگی سے سرانجام دے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! وہ دونوں کون سی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''ہر نماز کے بعد **10** مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا، **10** مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا، **10** مرتبہ الحمد للہ پڑھنا۔ اور سوتے وقت **33** مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا۔ **33** مرتبہ الحمد للہ پڑھنا اور **34** مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔''

پھر سفیان نے یہ بات بیان کی ان میں سے کوئی ایک کلمہ **34** مرتبہ ہے، تو یوں یہ روزانہ زبان کے اعتبار سے **250** کلمات ہو جائیں گے اور نامۂ اعمال میں **2500** کلمات ہوں گے۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے گنتی کر کے یہ بتایا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون شخص ایسا ہے، جو روزانہ **2500** گناہ کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! انہیں باقاعدگی سے پڑھا کیوں نہیں جا سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے اور اسے کہتا ہے فلاں چیز یاد کرو۔ فلاں چیز یاد کرو، یہاں تک کہ آدمی اٹھ جاتا ہے (یعنی نماز کے بعد اٹھ جاتا ہے اور ان کلمات کو نہیں پڑھتا ہے''۔

یہ وہ پہلی روایت ہے، جس کے بارے میں ہم نے عطاء سے سوال کیا تھا۔ جب عطاء بصرہ آئے، تو ایوب نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ ان کی خدمت میں جائیں اور ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کریں۔

۵۹۵- اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فِيْ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَاَرْبَعِمِائَةٍ فَاَقَرَّ بِهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنُ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فَاَقَرَّ بِهِ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ . قَالَ: فَارْجِعْ اِلَيْهِمَا وَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا .

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کی خدمت میں اس لیے حاضر ہوا ہوں، تاکہ ہجرت پر آپ ﷺ کی بیعت کروں۔ اور میں اپنے ماں، باپ کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم ان کے پاس واپس جاؤ اور جس طرح تم نے انہیں رلایا ہے اسی طرح انہیں ہنساؤ۔''

۵۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ: السَّائِبِ بْنِ فَرُّوْخَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ .

(اخرجه البخاری فی الجهاد)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''تم ان دونوں کی اچھی طرح خدمت کرو۔''

۵۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثنا ابْنُ اَبِی نَجِيحٍ قَالَ اَخْبَرَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا ۔(اخرجه ابوداؤد فی الادب)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے حق کو پہچانتا نہیں ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''

۵۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِی صُهَيْبٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرَةً فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ قَتْلِهَا ۔ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا؟: قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَاْكُلُهَا، وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهَا فَيَرْمِیْ بِهَا ۔ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ فِيْهِ اَخْبَرَنِی عَمْرٌو عَنْ صُهَيْبٍ الْحَذَّاءِ ۔ فَقَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ عَمْرًا قَطُّ قَالَ صُهَيْبٌ الْحَذَّاءُ مَا قَالَ اِلَّا صُهَيْبٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ ۔

(اخرجه البیہقی فی الضحایا)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چڑیا یا اس سے چھوٹے کسی جانور کو ناحق طور پر مار دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس مارنے کے بارے میں اس سے حساب لے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کا حق کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ کہ اسے ذبح کر کے اسے کھالے اور یہ کہ اس کا سر مکمل طور پر الگ کر کے اسے پھینک نہ دے۔''

سفیان سے کہا گیا: حماد بن زید اس روایت میں یہ کہتے ہیں: عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ روایت صہیب الحذاء کے حوالے سے نقل کی ہے تو سفیان بولے: میں نے عمرو کو کبھی بھی صہیب الحذاء کا تذکرہ کرتے ہوئے نہیں سنا۔ وہ تو صرف یہ کہتے تھے صہیب' جو عبداللہ بن عامر کے غلام ہیں۔

۵۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ الثَّقَفِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْمُقْسِطُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ، الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِیْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا ۔(اخرجه مسلم فی الامارة)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انصاف کرنے والے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے منبروں پر رحمان کے دائیں طرف ہوں گے حالانکہ اس کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو والی (یعنی حاکم یا قاضی) نہیں بنائے گئے۔ لیکن وہ اپنے فیصلے اور اپنے گھر والوں کے بارے میں انصاف سے کام لیتے ہیں۔''

۶۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ الثَّقَفِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَاَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ ۔(اخرجه البخاری فی التهجد)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے وہ نصف رات سوئے رہتے تھے۔ پھر ایک تہائی رات نوافل ادا کرتے رہتے تھے۔ پھر رات کا چھٹا حصہ سوئے رہتے تھے۔''

۶۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ الْاَعْمٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَقَالَ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ؟ قُلْتُ: اِنِّي لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ ۔ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ، وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، فَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ وَاَفْطِرْ ۔(ایضا)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے یہ پتہ چلا ہے' تم رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو روزانہ دن کے وقت نفلی روزہ رکھ لیتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم ایسا نہ کرو۔ تمہاری دونوں آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے' تو تمہاری نظر کمزور ہو جائے گی۔ تم خود کمزور ہو جاؤ گے۔ تم نوافل بھی پڑھا کرو۔ اور سو بھی جایا کرو۔ نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرو۔ اور چھوڑ بھی دیا کرو۔''

۶۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ قَابُوْسٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ

الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوْا اَهْلَ الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ اَهْلُ السَّمَاءِ ۔(اخرجه الترمذی فی البر والصلة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔تم لوگ اہل زمین پر رحم کرو۔آسمان والے تم پر رحم کریں گے۔''

٦٠٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ قَابُوْسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ ۔(اخرجه البغوی فی شرح السنة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحم رحمٰن سے ماخوذ ہے جو شخص اسے ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے۔ جو شخص اسے کاٹ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے کر دیتا ہے۔''

٦٠٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيْرُ بْنُ سَلْمَانَ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ مُحْرِزِ بْنِ قَيْسِ بْنِ السَّائِبِ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَمَرَ بِشَاةٍ فَذُبِحَتْ فَقَالَ لِقَيِّمِهٖ: هَلْ اَهْدَيْتَ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ شَيْئًا ؟ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا زَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ ۔(اخرجه ابوداؤد فی الادب)

❁❁ قیس بن سائب بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت ایک بکری ذبح کی گئی انہوں نے اپنے ملازم سے یہ کہا: تم ہمارے یہودی پڑوسی کو بھی تحفہ بھجوا دو۔ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کے بارے میں مجھے مسلسل تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے۔''

٦٠٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيْرُ بْنُ سَلْمَانَ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ وَفِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْحَنَّاطُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا ۔(اخرجه البخاری فی الادب)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہوتا۔ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہوتا ہے جب اس کے رشتے کے حق کو پامال کیا جائے تو وہ اس وقت رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھے۔''

٦٠٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا عِنْدَهٗ جَالِسٌ فَجَعَلَ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُحَدِّثْنِيْ عَنِ الْعَدْلَيْنِ ۔ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ - اَوْ قَالَ: مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ -(اخرجه البخاری فی الایمان)

❁❁ امام شعبی بیان کرتے ہیں۔ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس وقت ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آ کر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گیا۔وہ بولا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے۔جو آپ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو۔آپ دو عادل راویوں کے حوالے سے مجھے حدیث نہ سنایئے گا'تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے' جو برائی سے لاتعلقی اختیار کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اس سے لاتعلقی اختیار کرے۔''

۶۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْعَدْلَيْنِ -(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم دو عادل راویوں کا تذکرہ نہیں ہے۔

۶۰۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرٍ وَيَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ كَنْزٍ وَجَدَهٗ رَجُلٌ: اِنْ كُنْتَ وَجَدْتَهُ الْفِىْ قَرْيَةٍ مَسْكُوْنَةٍ اَوْ فِىْ سَبِيْلٍ مِيْتَاءٍ فَعَرِّفْهُ، وَاِنْ كُنْتَ وَجَدْتَهُ الْفِىْ خَرِبَةٍ جَاهِلِيَّةٍ اَوْ فِىْ قَرْيَةٍ غَيْرِ مَسْكُوْنَةٍ اَوْ غَيْرِ سَبِيْلٍ مِيْتَاءٍ فَفِيْهِ وَفِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ -(اخرجه ابودائود فی اللقطة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ایک شخص کو خزانہ ملا' تو اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تمہیں یہ کسی رہائشی آبادی سے ملا ہے یا کسی عام گزرگاہ سے ملا ہے' تو تم اس کا اعلان کرتے رہو لیکن اگر تمہیں یہ زمانۂ جاہلیت کے کسی کھنڈر سے ملا ہے یا غیر رہائشی آبادی سے ملا ہے یا عام گزرگاہ سے ہٹ کر کسی راستے سے ملا ہے' تو پھر اس میں اور ''رکاز'' میں ''خمس'' کی ادائیگی لازم ہوگی۔''

۶۰۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَابُوْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ - وَاَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ عَجْلَانَ اَحْفَظُ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِىْ صُوَرِ النَّاسِ، يَعْلُوْهُمْ كُلُّ شَىْءٍ مِنَ الصَّغَارِ، يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِى النَّارِ يُقَالُ لَهٗ بُوْلَسُ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ -(اخرجه الترمذی فی صفة القيامة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو انسانوں کی شکل میں' چھوٹی چیونٹیوں کی شکل میں' کر کے زندہ کیا جائے گا ہر چھوٹی چیز بھی ان سے بڑی ہوگی (یا ان کے اوپر سے گزر جائے گی) پھر انہیں ہانک کر جہنم میں موجود قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا۔ جس کا نام ''بولس'' ہے ان پر لکڑیوں کی آگ غالب آجائے گی۔ اور انہیں ''طینت الخبال'' یعنی اہل جہنم (کے خون اور پیپ وغیرہ) کا نچوڑ پلایا جائے گا۔''

٦١٠- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ وَهْبِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ ۔(اخرجه مسلم فی الزکوة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے' جن لوگوں کو خوراک فراہم کرنا اس کی ذمہ داری ہے' وہ انہیں ضائع کردے (یعنی ان کی ضروریات کا بندوبست نہ کرے)''

۹۰ - مسند معاوية بن أبى سفيان (☼)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٦١١- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ، وَهُوَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَخْرَجَ مِنْ كُمِّهٖ قُصَّةً مِّنْ شَعَرٍ فَقَالَ: اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ، وَقَالَ: اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ.

(اخرجه البخاری فی الانبیاء)

❁❁ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے عاشورہ کے دن حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر سنا۔ انہوں نے اپنی آستین میں سے بالوں کی ''وگ'' نکالی۔ اور بولے: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہوگئے جب ان کی خواتین نے اسے استعمال کرنا شروع کیا۔''

(☼) حضرت معاویہ بن صخر بن حرب کا تعلق قریش کی شاخ ''بنوامیہ'' سے ہے۔ ان کے والد ابوسفیان قریش کے بڑے سرداروں میں سے ایک تھے، جبکہ ان کی والدہ ہند کے والد عتبہ کا شمار قریش کے بڑے سرداروں میں ہوتا تھا۔ ان کا سارا خاندان فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوا۔ ایک روایت کے مطابق صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تھا، لیکن انہوں نے اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا۔ غزوۂ حنین میں یہ شریک ہوئے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبین وحی میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور حکومت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو شام کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ایک روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دعا کی تھی۔ ''اے اللہ! تو اسے ہادی اور مہدی بنا دے تاکہ لوگ اس سے ہدایت حاصل کریں''۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فقیہہ صحابی ہیں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی دست برداری کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے متفقہ خلیفہ منتخب ہوئے اور بیس سال تک خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد ساٹھ سن ہجری میں رجب کے مہینے میں آپ کا انتقال ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۹۸ برس تھی۔ بعض روایت کے مطابق ۸۶ برس تھی۔ مرتے وقت آپ نے یہ وصیت کی تھی کہ آپ کو اس قمیص میں کفن دیا جائے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کی تھی۔ اس کے علاوہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ تراشے ہوئے ناخن تھے۔ انہوں نے یہ وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد انہیں میرے منہ اور آنکھوں پر رکھ دیا جائے اور میرا معاملہ سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات کے سپرد کر دیا جائے۔ مرتے وقت ان کے یہ الفاظ تھے کہ اے کاش! میں مکہ میں رہنے والا قریش کا ایک عام فرد ہوتا اور حکومت کے معاملے میں ملوث نہ ہوتا۔

٦١٢- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ فِیْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَهُوَ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنِّیْ صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَهٗ فَلْيَصُمْهُ .

(اخرجه البخاری فی الصیام)

❁❁ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔میں نے عاشورہ کے دن حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو سنا وہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر موجود تھے۔انہوں نے ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو تم میں سے جو شخص اس دن روزہ رکھنا چاہے۔وہ روزہ رکھ لے۔''

٦١٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَی بْنِ حَبَّانَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُبَادِرُوْنِیْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّیْ قَدْ بَدَّنْتُ، فَمَهْمَا اَسْبِقْكُمْ بِهٖ اِذَا رَكَعْتُ فَاِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنِیْ بِهٖ اِذَا رَفَعْتُ، وَمَهْمَا اَسْبِقْكُمْ بِهٖ اِذَا سَجَدْتُّ فَاِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنِیْ بِهٖ اِذَا رَفَعْتُ .

(اخرجه ابن حزم فی المحلی)

❁❁ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مجھ سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ میرا جسم بھاری ہوگیا ہے۔رکوع میں جاتے وقت میں جو تم سے پہلے جاؤں گا' تو تم مجھے اس وقت پالو گے کہ جب میں اٹھ رہا ہوں گا اور سجدے میں جاتے وقت میں جتنا بھی تم سے آگے نکلا ہوں گا' تو تم مجھے اس وقت پالو گے' جب میں اٹھ رہا ہوں گا۔''

٦١٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَی بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: فَاِنِّیْ قَدْ بَدُنْتُ .(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''اب میرا جسم وزنی ہوگیا ہے۔''

٦١٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ فِیْ دَارِهٖ بِصَنْعَاءَ - قَالَ وَاَطْعَمَنِیْ مِنْ جَوْزَةٍ فِیْ دَارِهٖ - يُحَدِّثُ عَنْ اَخِيْهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُلْحِفُوْا فِی الْمَسْاَلَةِ، فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِیْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهٗ مِنِّی الْمَسْاَلَةُ، فَاُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ وَاَنَا لَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهٗ فِی الَّذِیْ اَعْطَيْتُهٗ .(اخرجه مسلم فی الزکوٰۃ)

❁❁ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''کسی سے کچھ مانگتے ہوئے گڑگڑایا نہ کرو۔اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص مجھ سے مانگے گا اور اس کا مانگنا میری طرف

سے اس چیز کو اس کے لیے نکالے گا اور میں وہ چیز اسے دے دوں گا۔ حالانکہ یہ بات مجھے پسند نہیں ہوگی' تو میں نے جو چیز اسے دی ہوگی اس میں اسے برکت نصیب ہوگی۔''

٦١٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: هٰذِهِ حُجَّةٌ عَلٰى مُعَاوِيَةَ قَوْلُهُ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصِ اَعْرَابِيٍّ عِنْدَ الْمَرْوَةِ، يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ حِيْنَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ ۔(اخرجه مسلم فى الحج)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ یہ چیز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف حجت ہے یعنی انہوں نے یہ جو کہا کہ میں نے ایک دیہاتی کی قینچی کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مروہ پہاڑ کے قریب چھوٹے کیے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ یہ اس وقت ہوا تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کرنے سے منع کیا تھا۔

٦١٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهِ عِيْسٰى بْنِ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ فَاِذَا قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَقُوْلُ: وَاَنَا اَشْهَدُ ۔ وَاِذَا قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ قَالَ: وَاَنَا اَشْهَدُ ۔ ثُمَّ يَسْكُتُ ۔(اخرجه البخارى فى الآذان)

❁❁ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ جب مؤذن نے اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ اکبر۔ اللہ اکبر کہا۔ جب مؤذن نے اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ کہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ جب مؤذن نے اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ پڑھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

٦١٨- قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ۔(ايضًا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

۹۱ - مسند عبد اللہ بن عمر (✿)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایات

۶۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ غَيْرَ مَرَّةٍ اَشْهَدُ لَكَ عَلَيْهِ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ ۔(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

✿✿ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے۔

۶۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ

(✿) آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی بہن سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ تھیں۔ آپ کا تعلق قریش کے خاندان بنوعدی سے ہے۔ آپ نے بچپن میں اسلام قبول کرلیا تھا۔ آپ نے اپنے والد کے ہمراہ اسلام قبول کیا تھا۔ اس بات پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ آپ کی کمسنی کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غزوۂ بدر میں شرکت کی اجازت نہیں دی تھی۔ البتہ غزوۂ اُحد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو غزوۂ اُحد میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: غزوۂ اُحد میں بھی آپ کو کم سنی کی وجہ سے شریک نہیں کیا گیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتویٰ دینے میں نہایت احتیاط سے کام لیتے تھے۔ ذاتی طور پر نہایت متقی اور پرہیزگار شخصیت کے مالک تھے۔ اہل شام آپ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے مسلمانوں کو کسی بھی قسم کے اختلاف سے بچانے کے لئے اس کو قبول نہیں کیا۔ آپ نے کبھی بھی کسی بھی فتنے سے متعلق معاملے میں شرکت نہیں کی۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کسی جنگ میں شرکت نہیں کی لیکن بعد میں آپ کو اپنے اس عمل پر افسوس ہوا۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن حبیب بیان کرتے ہیں: میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے دنیا میں کسی بھی بات کے معاملے میں کسی بھی چیز کی آرزو نہیں ہے۔ البتہ مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر باغیوں کے ساتھ لڑائی کیوں نہیں کی۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی طرف دنیا نہ جھکی ہو اور وہ دنیا کی طرف نہ جھکا ہو۔ صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسے ہیں (کہ نہ دنیا ان کی طرف جھکی اور نہ وہ دنیا کی طرف جھکے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بکثرت حج اور عمرہ کیا کرتے تھے۔ یہ بکثرت صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث روایت کرنے والوں میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت شامل ہے جن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے سالم، عبداللہ، حمزہ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع اور اسلم بھی شامل ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا انتقال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کے تین ماہ بعد سن ۷۲ ہجری میں ہوا۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنبَرِ يَقُوْلُ: مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ۔(ایضا)

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے جو شخص جمعہ کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہئے۔''

۶۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ۔(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۶۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ وَاَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔(متفق علیہ)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۶۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ۔

(اخرجہ البخاری فی الآذان)

❁❁ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''بلال رات کے وقت ہی اذان دے دیتا ہے' تو تم اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک تم ابن ام مکتوم کی اذان نہیں سنتے۔''

۶۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَأْذَنَتْ اَحَدَكُمُ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا ۔ قَالَ سُفْيَانُ: يَرَوْنَ اَنَّهُ بِاللَّيْلِ ۔

(ایضا)

❁❁ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب کسی شخص کی بیوی اس سے مسجد جانے کی اجازت مانگے' تو وہ اسے منع نہ کرے۔''

سفیان کہتے ہیں۔ علماء کا یہ خیال ہے یہ حکم رات کے بارے میں ہے۔

۶۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحْدِيْ وَلَيْسَ مَعِيْ وَلَا مَعَهُ اَحَدٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ ۔

(اخرج مسلم فی البیوع)

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جو شخص کسی غلام کو فروخت کرے اور اس غلام کے پاس مال موجود ہو' تو اس غلام کا مال اس شخص کی ملکیت ہوگا۔ جس نے اسے فروخت کیا ہے۔ البتہ اگر خریدار اس کی شرط عائد کر دیتا ہے' تو حکم مختلف ہوگا۔ اور جو شخص پیوند کاری ہو جانے کے بعد کھجور کا باغ فروخت کرے تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کی ملکیت ہوگا۔ البتہ اگر خریدار نے اس کی شرط عائد کی ہو (تو حکم مختلف ہوگا)''

٦٢٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نے نماز کا آغاز کیا' تو آپ ﷺ نے دونوں کندھوں تک دونوں ہاتھ بلند کیے۔ پھر جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد بھی آپ ﷺ نے رفع یدین کیا تاہم آپ ﷺ نے دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

٦٢٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَاقِدٍ يُّحَدِّثُ عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا اَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ حَتّٰى يَرْفَعَ يَدَيْهِ .

(اخرجه البخاری فی جزء رفع اليدين)

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر ﷺ جب کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ نماز کے دوران ہر مرتبہ جھکتے اور اٹھتے ہوئے رفع یدین نہیں کر رہا تو وہ اسے کنکریاں مارتے تھے' یہاں تک کہ وہ رفع یدین کرنے لگتا۔

٦٢٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ .

(اخرجه مسلم فی صلٰوة المسافرين)

❁❁ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا' تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

٦٢٩- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ .(اخرجه البخاری فی فضائل القرآن)

❁❁ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو اور وہ رات

دن اس کے ساتھ قائم رہتا ہو (یعنی اسے پڑھتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو) ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ رات، دن اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا رہتا ہو۔"

۶۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ ۔(اخرجه البخاری فی الاستیذان)

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

"تم لوگ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑا کرو۔"

۶۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَاهُ وَاللّٰهِ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ فِيْ قَتْلِهِنَّ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَاَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ ۔ فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: اِنَّ مَعْمَرًا يَرْوِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ۔ فَقَالَ: حَدَّثَنَا وَاللّٰهِ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ مَا ذَكَرَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ۔

(اخرجه البخاری فی جزاء الصید)

❁❁ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

"پانچ قسم کے جانور ایسے ہیں، حل یا حرم میں انہیں قتل کرنے والے کو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور باؤلہ کتا۔"

سفیان سے کہا گیا: معمر نے یہ روایت زہری کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے، تو وہ بولے: اللہ کی قسم۔ زہری نے یہ روایت سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسے نقل نہیں کیا۔

۶۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ، فَاِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ ۔ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَاَبْصَرَهُ اَبُوْ لُبَابَةَ اَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ: اِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الزُّهْرِيُّ اَبَدًا يَقُوْلُ فِيْهِ زَيْدٌ اَوْ اَبُوْ لُبَابَةَ ۔(اخرجه البخاری فی بداء الخلق)

❁❁ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

"دو دھاریوں والے اور دم کٹے ہوئے سانپوں کو مار دو۔ کیونکہ یہ بینائی زائل کر دیتے ہیں اور حمل ضائع کر دیتے ہیں۔"

راوی بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو جو بھی سانپ ملتا تھا وہ اسے مار دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ یا حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا۔ وہ ایک سانپ تلاش کر رہے تھے، تو وہ بولے: نبی اکرم ﷺ نے گھر میں رہنے

والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں۔ زہری ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یا شاید حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا۔

۶۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثٍ: فِي الْفَرَسِ، وَالْمَرْاَةِ، وَالدَّارِ . فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: فَاِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ فِيْهِ عَنْ حَمْزَةَ . قَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حَمْزَةَ قَطُّ .(ایضا)

❁❁ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھوڑے، عورت اور گھر میں''۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان سے یہ کہا گیا: دیگر محدثین نے اس روایت میں یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ روایت حمزہ سے منقول ہے، تو سفیان بولے: میں نے زہری کو اس روایت میں کبھی بھی حمزہ کا تذکرہ کرتے ہوئے نہیں سنا۔

۶۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَنَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ .قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا .(اخرجه البخاری فی الزكوة)

❁❁ سالم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کے پک کر تیار ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنے سے منع کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے عوض میں پھل کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کے بارے میں اجازت دی ہے۔

۶۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ .

❁❁ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں گے اہل شام جحفہ سے احرام باندھیں گے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں گے''۔

۶۳۶- قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذُكِرَ لِيْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ .(اخرجه البخاری فی العلم)

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں) مجھے یہ بات بتائی گئی ہے، ویسے میں نے خود یہ بات نہیں سنی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے''۔

۶۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ: اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ .فَقَالَ عُمَرُ: فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا .قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ - وَكَانَ بَصِيْرًا بِالْعَرَبِيَّةِ - يَقُوْلُ: وَلَا اٰثِرًا: اٰثُرُهٗ عَنْ غَيْرِیْ اُخْبِرُ عَنْهُ اَنَّهٗ حَلَفَ بِهَا .

(اخرجه مسلم فی الایمان)

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کی قسم اٹھاتے ہوئے سنا: تو ارشاد فرمایا: خبردار اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اس بات سے منع کیا ہے کہ تم لوگ اپنے آباؤ اجداد کی قسم اٹھاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے جان بوجھ کر یا بھول کر کبھی بھی (باپ دادا کے نام کی) قسم نہیں اٹھائی۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے محمد بن عبدالرحمٰن کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا: جو عربی زبان پر بڑا عبور رکھتے تھے وہ یہ کہتے ہیں: روایت کے الفاظ ''ولا آثرا'' کا مطلب یہ ہے کہ یعنی میں نے کسی دوسرے کو بھی ایسا نہیں کرنے دیا جس کے بارے میں یہ بتایا گیا' کہ اس نے یہ قسم اٹھائی ہے۔

۶۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ .(ایضا)

❁❁ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری کو سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک حیا ایمان کا حصہ ہے۔

۶۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَجُلًا قَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ؟ فَقَالَ: لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ وَّلَا خُفَّيْنِ، اِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ .(اخرجه البخاری فی العلم)

❁❁ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اس نے آپ ﷺ سے سوال کیا: احرام والا شخص کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ قمیص، عمامہ، شلوار، ٹوپی اور ایسا کپڑا نہیں پہنے گا' جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔ وہ موزے نہیں پہنے گا البتہ اگر اسے جوتے نہیں ملتے تو حکم مختلف ہے۔

جس شخص کو جوتے نہیں ملتے وہ موزوں کو اتنا کاٹ لے گا کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

۶۴۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَأَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَأَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ اِلَّا اَنَّهُمْ قَالُوْا: وَلَا ثَوْبٌ مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَّلَا وَرْسٌ . فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ .(ایضا)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ ایسا کپڑا نہیں پہنے گا' جس پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو''۔

۶۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ وَحَدَّثَنَا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ .(اخرجه البخاری فی الصلوة)

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''رات کی نماز دو' دو کر کے ادا کی جائے گی جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو ایک رکعت وتر ادا کرلو''۔

۶۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۶۴۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ لَبِيدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

۶۴۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: كَيْفَ يُصَلِّیْ اَحَدُنَا بِاللَّيْلِ؟

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثْنٰى مَثْنٰى، فَاِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ تُوتِرُ لَكَ مَا مَضٰى مِنْ صَلَاتِكَ . قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا اَجْوَدُهَا .(ایضا)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو سنا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود تھے (سوال یہ تھا) کوئی شخص رات کے وقت کس طرح نوافل ادا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو' دو کر کے۔ جب تمہیں صبح صادق قریب ہونے کا اندیشہ ہو' تو ایک رکعت وتر ادا کرو یہ تمہاری سابقہ تمام نماز کو طاق کردے گی۔

سفیان کہتے ہیں: یہ روایت زیادہ بہتر ہے۔

٦٤٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ مَاشِيَةٍ فَاِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ .

(اخرجه البخاری فی الذبائح والصيد)

❁❁ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کتا پالے' تاہم شکار کے لیے یا جانوروں کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کا حکم مختلف ہے، تو اس شخص کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔

٦٤٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِلٰى بَنِىْ مُعَاوِيَةَ فَنَبَحَتْ عَلَيْنَا كِلَابُهُمْ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ .(ايضا)

❁❁ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بنو معاویہ کی طرف گیا' تو ہم پر ان کے کتے بھونکنے لگے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جو شخص کوئی ایسا کتا پالے جو شکار کرنے یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہ ہو' تو اس شخص کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

٦٤٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّىْ رَاَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنِّىْ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فَالْتَمِسُوْهَا فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِى الْوِتْرِ مِنْهَا، اَوْ فِى السَّبْعِ الْبَوَاقِىْ . قَالَ سُفْيَانُ: الشَّكُّ مِنِّىْ لَا مِنَ الزُّهْرِيِّ .(اخرجه البخاری فی التهجد)

❁❁ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے شب قدر کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ فلاں فلاں رات ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگوں کے خواب ایک جیسے ہیں' تو تم آخری عشرے میں طاق راتوں میں اسے تلاش کرو۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

''باقی رہ جانے والی سات راتوں میں تلاش کرو''۔

سفیان کہتے ہیں: روایت میں یہ شک میری طرف سے ہے' زہری کی طرف سے نہیں ہے۔

٦٤٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهِ، وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ، فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ .

(اخرجه مسلم فی الاشربه)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کچھ کھائے، تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے، تو اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

٦٤٩- قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ بَعْدُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ فَقُلْتُ لَهُ: يَااَبَا عُرْوَةَ اِنَّمَا هُوَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ. فَقَالَ مَعْمَرٌ: اِنَّا عَرَضْنَاهُ. وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا مِمَّا عَرَضْنَاهُ (اخرجه البيهقي في الصداق)

❁❁ سفیان کہتے ہیں: میں نے معمر کو سنا انہوں نے یہ روایت زہری کے حوالے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی، تو میں نے ان سے کہا: اے ابوعروہ! یہ روایت تو ابوبکر بن عبیداللہ کے حوالے سے منقول ہے۔

تو معمر بولے: ہم نے یہ روایت ان کے سامنے پیش کی تھی بعض اوقات سفیان یہ کہتے ہیں: یہ ان روایات میں سے ایک ہے، جو ہم نے ان کے سامنے پیش کی تھیں۔

٦٥٠- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ: بَعَثَنِي اَبِي اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَعَلَّمَنِي فَقَالَ: اِذَا جِئْتَ فَاسْتَاْذِنْ، فَاِذَا اُذِنَ لَكَ فَسَلِّمْ اِذَا دَخَلْتَ. وَمَرَّ ابْنُ ابْنِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ جَدِيدٌ يَجُرُّهُ فَقَالَ لَهُ: اَيْ بُنَيَّ ارْفَعْ اِزَارَكَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ (اخرجه البخاري في فضائل الصحابه)

❁❁ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھیجا تو میں اجازت لیے بغیر ان کے ہاں اندر چلا گیا انہوں نے مجھے تعلیم دی اور فرمایا: جب تم آؤ تو پہلے اندر آنے کی اجازت لو، اگر تمہیں اجازت مل جائے، تو اندر داخل ہو کے تم سلام کرو۔

اسی دوران حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پوتا عبداللہ بن واقد وہاں سے گزرا اس نے نیا لباس پہنا ہوا تھا، اور وہ دامن لٹکا کر چل رہا تھا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم اپنے تہبند کو اوپر کرو، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکاتا ہے''۔

٦٥١- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ الَّتِي فِي الْحَرِّ اُمَيَّةُ بْنُ حُفَيْصِ بْنِ مَحْلِفَا مَوْلَى اٰلِ مَاجِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَنَّاقٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَلَى بَابِ دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اَسِيدٍ فَمَرَّ شَابٌّ قَدْ اَسْبَلَ اِزَارَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: ارْفَعْ اِزَارَكَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ (اخرجه مسلم في اللباس والزينة)

❁❁ مسلم بن يناق بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ عبداللہ بن خالد کے گھر کے دروازے کے پاس موجود تھا وہاں سے ایک نوجوان گزرا جس نے اپنے تہبند کو لٹکایا ہوا تھا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: تم اپنے تہبند کو اوپر کرلو، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکاتا ہے"۔

۶۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ لَبِيدٍ - وَكَانَ مِنْ عُبَّادِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ - قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، فَاِنَّمَا هِيَ الْعِشَاءُ وَاِنَّمَا يُسَمُّوْنَهَا الْعَتَمَةَ لِاَنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَنِ الْاِبِلِ . اَوْ قَالَ: بِالْاِبِلِ . قَالَ سُفْيَانُ: هٰكَذَا قَالَ ابْنُ اَبِیْ لَبِيدٍ بِالشَّكِّ .(اخرجه مسلم فی المساجد)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"دیہاتی لوگ تمہاری نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آجائیں یہ عشاء ہے' وہ لوگ اسے عتمہ کہتے ہیں' کیونکہ وہ اس وقت اونٹوں کے حوالے سے کام کاج کر کے فارغ ہوتے ہیں"۔

(یہاں ایک لفظ میں راوی کو شک ہے)

سفیان کہتے ہیں: ابن ابولبید نے اسی طرح شک کے ہمراہ روایت نقل کی ہے۔

۶۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعْنَاهُ مِنْهُ يُعِيْدُهُ وَيُبْدِيْهِ قَالَ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ . فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّ شُعْبَةَ اسْتَحْلَفَ عَبْدَ اللّٰهِ عَلَيْهِ . قَالَ: لٰكِنَّا لَمْ نَسْتَحْلِفْهُ سَمِعْنَا مِنْهُ مِرَارًا، ثُمَّ ضَحِكَ سُفْيَانُ .(اخرجه البخاری فی العتق)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو فروخت کرنے یا اسے ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

(راوی سے کہا گیا) شعبہ نے اس بارے میں عبداللہ سے حلف لیا تھا' تو وہ بولے: ہم ان سے حلف نہیں لیتے ہم نے ان سے کئی مرتبہ یہ روایت سنی ہے۔ پھر سفیان ہنس پڑے۔

۶۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ دِيْنَارٍ - يَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ دِيْنَارٍ - اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَكُنَّا اِذَا بَايَعْنَاهُ يُلَقِّنُنَا فَيَقُوْلُ: فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ .(اخرجه البخاری فی الاحکام)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کی تھی جب ہم نے بیعت کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ جہاں تک تمہاری استطاعت ہوئی (تم ان احکام پر عمل کرو گے)

۶۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَصَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ: لَا اٰكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ .(اخرجه البخاری فی الصید)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: میں اسے کھاتا بھی نہیں ہوں اور میں اسے حرام بھی قرار نہیں دیتا۔

٦٥٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

٦٥٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ غَزْوَةٍ فَاَوْفَى عَلَى فَدْفَدٍ مِنَ الْاَرْضِ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اٰيِبُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ .(اخرجه البخاری فی العمرة)

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب حج یا عمرے یا شاید کسی جنگ سے واپس تشریف لا رہے تھے' تو آپ ﷺ ایک سخت اور بلند جگہ پر پہنچے' تو آپ ﷺ نے یہ پڑھا۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے۔ حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اگر اللہ نے چاہا تو ہم رجوع کرنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے ہیں۔ اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو سچ ثابت کیا اور اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے تنہا (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کر دیا''۔

٦٥٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ .قِيْلَ لِسُفْيَانَ فِيْهِ: سَاجِدُوْنَ . فَقَالَ: مَا اَخْلَقَهُ وَلَا اَحْفَظُهُ .(اخرجه البیہقی فی الحج)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ ''انشاء اللہ''۔

سفیان سے کہا گیا: اس میں یہ الفاظ ہیں:

''سجدہ کرنے والے ہیں'' تو وہ بولے: نہ تو یہ الفاظ اس کے مناسب ہیں اور نہ ہی مجھے یہ الفاظ یاد ہیں۔

٦٥٩- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَصَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ الْمَدَنِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ .

(اخرجه البخاری فی الاستیذان)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی میں بات نہ کریں''۔

٦٦٠- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِاَحْسَنَ مِنْهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ ۔ قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّتَنَاجٰى وَهُمْ ثَلَاثَةٌ دَعَا رَابِعًا ۔(اخرجه مسلم في السلام)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر باہم سرگوشی میں بات نہ کریں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب کسی شخص سے سرگوشی میں بات کرنی ہوتی اور وہاں تین افراد موجود ہوتے تو وہ چوتھے کو بلا لیا کرتے تھے۔

۶۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِيَحْيَى بْنِ حَبَّانَ: اَمَا تَرَوْنَ الْقَتْلَ شَيْئًا، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الثَّالِثِ ۔(ايضا)

❁❁ قاسم بن محمد کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یحییٰ بن حبان سے کہا: تم لوگ تو قتل کرنے کو بھی کچھ نہیں سمجھتے جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر باہم سرگوشی میں بات نہ کریں۔

۶۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيُّ قَالَ: صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصٰى، فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قَالَ لَا تُقَلِّبِ الْحَصٰى، فَاِنَّ تَقْلِيْبَ الْحَصٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ، وَافْعَلْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ۔ قُلْتُ: وَكَيْفَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ؟ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَضَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ ثَلَاثَ اَصَابِعَ وَنَصَبَ السَّبَّابَةَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَبَسَطَهَا ۔

(اخرجه مسلم في المساجد)

❁❁ علی بن عبدالرحمٰن معاوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی۔

(نماز کے دوران) میں نے کنکریوں کو الٹا پلٹا۔ جب میں نے نماز مکمل کی تو انہوں نے فرمایا: تم (نماز کے دوران) کنکریاں نہ الٹایا کرو' کیونکہ کنکریاں الٹانا شیطان کا کام ہے۔

تم ویسا کیا کرو جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے دریافت کیا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ تو انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں زانو پر رکھا۔

پھر امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تین انگلیاں ملا کر اور اپنی شہادت کی انگلی کو کھڑا کیا اور انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانو پر رکھا اور اسے پھیلایا۔

۶۶۳- قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَاهُ عَنْ مُسْلِمٍ، فَلَمَّا لَقِيْتُ مُسْلِمًا حَدَّثَنِيْهِ وَزَادَ فِيْهِ: وَهِيَ مِذَبَّةُ الشَّيْطٰنِ لَا يَسْهُوْ اَحَدٌ وَّهُوَ يَقُوْلُ هٰكَذَا، وَنَصَبَ الْحُمَيْدِيُّ اِصْبَعَهُ ۔ قَالَ مُسْلِمٌ وَّحَدَّثَنِيْ رَجُلٌ:

اَنَّهٗ رَاَى الْاَنْبِيَاءَ مُمَثَّلِينَ فِىْ كَنِيسَةٍ بِالشَّامِ فِىْ صَلَاتِهِمْ قَائِلِينَ هٰكَذَا، وَنَصَبَ الْحُمَيْدِىُّ اِصْبَعَهٗ ۔

(اخرجه النسائی فی السهو)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''یہ شیطان کو پرے کرنے کے لیے ہے' تاکہ کوئی شخص سہو کا شکار نہ ہو''۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس طرح حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک انگلی کو کھڑا کیا۔

مسلم نامی راوی کہتے ہیں: ایک صاحب نے مجھے یہ بات بتائی کہ انہوں نے شام کی ایک عبادت گاہ میں کچھ انبیاء کی نماز ادا کرتے ہوئے کی تصویر دیکھی تو انہوں نے بھی اسی طرح کیا ہوا تھا۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے انگلی کھڑی کی ہوئی تھی۔

٦٦٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اِزَارِىْ يَسْقُطُ مِنْ اَحَدِ شِقَّىَّ ۔ فَقَالَ: اِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ ۔(اخرجه البخاری فی فضائل الصحابة)

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے تہبند کے بارے میں حکم بیان کیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میرا تہبند ایک پہلو سے نیچے ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان لوگوں میں شامل نہیں ہو۔

٦٦٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

٦٦٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ رَجُلٍ يُّقَالُ لَهٗ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ كَانَ يَصْحَبُ ابْنَ عُمَرَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ: رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهٗ، رَاَيْتُكَ لَا تُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِكَ رَاحِلَتُكَ، وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَوَضَّاُ فِيْهَا، وَرَاَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ، وَرَاَيْتُكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ ۔ فَاَجَابَهُ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ، وَرَاَيْتُهٗ يَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا، وَرَاَيْتُهٗ لَا يَسْتَلِمُ مِنْ هٰذَا الْبَيْتِ اِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ، وَرَاَيْتُهٗ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ ۔(اخرجه البيهقی فی الطهارة)

❁❁ عبید بن جریج جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا وہ بولے: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ کچھ ایسے کام کرتے ہیں' جو میں نے آپ کے اصحاب میں سے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ اس وقت تلبیہ پڑھنا شروع کرتے ہیں جب آپ کی سواری کھڑی ہوتی ہے۔
میں نے آپ کو دیکھا ہے آپ یہ سبتی جوتے پہنتے ہیں اورانہی میں وضو کر لیتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ بیت اللہ کے صرف دوارکان کا استلام کرتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ اپنی داڑھی پر زرد خضاب استعمال کرتے ہیں۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس وقت تلبیہ پڑھنا شروع کیا جب آپ ﷺ کی سواری کھڑی ہوئی تھی۔
اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو سبتی جوتے پہنے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ انہیں پہن کر ہی وضو کر لیتے تھے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ بیت اللہ کے دوارکان کا استلام کرتے تھے۔
میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنی داڑھی پر زرد خضاب استعمال کرتے تھے۔

۶۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مُنْذُ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ سَنَةً عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ مَالًا لَمْ اُصِبْ قَطُّ مِثْلَهٗ، تَخَلَّصْتُ الْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِیْ بِخَیْبَرَ، وَاِنِّیْ قَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اَتَقَرَّبَ بِهَا اِلَی اللّٰهِ ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یَاعُمَرُ احْبِسِ الْاَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ ۔(اخرجه البخاری فی الشروط)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس کی طرح کی زمین مجھے کبھی نہیں ملی۔ مجھے خیبر میں ایک سو حصے ملے ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کروں (یعنی انہیں صدقہ خیرات کروں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! یہ زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس کے پھل کو اللہ کی راہ میں دے دو۔

۶۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَصْحَابِ الْحِجْرِ: لَا تَدْخُلُوْا عَلٰی هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ عُذِّبُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ بَاكُوْنَ، فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا بَاكِیْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَیْهِمْ، فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ۔(اخرجه ابونعیم فی حلیة الاولیاء)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وادی حجر کے رہنے والوں کے بارے میں فرمایا تھا: تم ان لوگوں کے ہاں، جنہیں عذاب دیا گیا ہے، یہاں روتے ہوئے داخل ہوا گر رو نہیں سکتے تو تم وہاں نہ جاؤ' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تمہیں بھی وہی عذاب لاحق ہوگا' جو انہیں لاحق ہوا تھا۔

۶۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: اَتَیْتُ نَافِعًا وَطَرَحَ لِیْ حَقِیْبَةً فَجَلَسْتُ عَلَیْهَا فَاَمْلٰی عَلَیَّ فِی الْوَاحِیْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا تَبَایَعَ الْمُتَبَایِعَانِ الْبَیْعَ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَفْتَرِقَا، اَوْ یَكُوْنُ بَیْعُهُمَا عَلٰی خِیَارٍ ۔قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا ابْتَاعَ الْبَیْعَ فَاَرَادَ اَنْ یَّجِبَ لَهٗ مَشٰی قَلِیْلًا ثُمَّ رَجَعَ ۔(اخرجه البیهقی فی تفسیر بیع الخیار)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب دو خرید و فروخت کرنے والے کوئی سودا کرلیں، تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار رہوگا، جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو جاتے یا ان دونوں نے اختیار کی شرط پر سودا کیا ہو“۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی چیز خریدتے تھے اور وہ یہ چاہتے کہ یہ سودا طے ہو جائے، تو وہ تھوڑی دور چل کر چلے جاتے تھے، پھر واپس آتے تھے۔

٦٧٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْبَائِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ، فَاِذَا كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ .(اخرجه البخاری فی البيوع)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: خرید و فروخت کرنے والوں کو سودا ختم کرنے کا اختیار رہتا ہے، جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں، یا ان دونوں نے سودا ہی اختیار کی شرط پر کیا ہو۔ اگر وہ اختیار کی شرط پر سودا اختیار کیا گیا ہوگا، تو طے ہو جائے گا۔

٦٧١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكَ الْيَهُوْدِيُّ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ عَلَيْكَ .

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ فَكَانَ رَجُلٌ يَهُوْدِيٌّ ثُمَّ اَسْلَمَ، وَكَانَ يُسَلِّمُ عَلٰى ابْنِ عُمَرَ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ لَا يَزِيْدُ اِذَا رَدَّ عَلَيْهِ اَنْ يَّقُوْلَ عَلَيْكَ . فَيَقُوْلُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ . فَلَا يَزِيْدُهُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ عَلَيْكَ .(اخرجه البخاری فی الاستيذان)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی یہودی تمہیں سلام کرتے ہوئے ”السام علیک“ (تمہیں موت آئے) کہے، تو تم کہو ”علیک“ (یعنی تمہیں بھی آئے)“۔

عبداللہ بن دینار کہتے ہیں: ایک شخص پہلے یہودی تھا پھر اس نے اسلام قبول کرلیا وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کرتا تھا، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسے جب بھی سلام کا جواب دیتے تھے، تو ہمیشہ ”علیک“ ہی کہا کرتے تھے۔

اس نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! میں مسلمان ہو چکا ہوں، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پھر بھی علیک ہی کہا کرتے تھے۔

٦٧٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَاَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ وَيَطْعَمُ اِنْ شَاءَ .

(اخرجه البخاری فی الغسل)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی

حالت میں سوسکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ جب وہ وضو کرلے تو وہ سوسکتا ہے اور اگر وہ چاہے تو کچھ کھا بھی سکتا ہے۔

٦٧٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا كُلَّ سَبْتٍ . وَرَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَاْتِيْ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا كُلَّ سَبْتٍ .(اخرجه مسلم فی الحج)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ پیدل چل کر یا سوار ہو کر ہر ہفتے قبا تشریف لے جایا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے کہ وہ ہر ہفتے سوار ہو کر یا پیدل چل کر قبا تشریف لے جایا کرتے تھے۔

٦٧٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: هٰذِهِ الْبَيْدَاءُ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَيْفَةِ .(ایضا)

❀❀ سالم بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ "بیداء" وہ جگہ ہے، جس کے بارے میں تم لوگ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے غلط بات بیان کرتے ہو۔ اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے ذوالحلیفہ میں موجود مسجد کے پاس سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

٦٧٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ . قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَزِيْدُ فَيَقُوْلُ: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، اَوْ فِيْ يَدَيْكَ، كَذَا كَانَ يَقُوْلُ سُفْيَانُ: لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ .(ایضا)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے:

"میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں، بے شک حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے۔

"میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، سعادت تیری طرف سے ہی نصیب ہوسکتی ہے۔ میں حاضر ہوں۔

بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ میں حاضر ہوں"۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔

سفیان بھی اسی طرح کہا کرتے تھے۔

''میں حاضر ہوں رغبت تیری طرف کی جاسکتی ہے اور عمل تیری توفیق سے کیا جاسکتا ہے یا تیری ہی طرف لوٹتا ہے''۔

۶۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِىْ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَرٰى رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ اَبَدًا ۔(اخرجه البخاری فی الجهاد)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اکیلے رہنے کے بارے میں جو کچھ مجھے پتہ ہے اگر لوگوں کو پتہ چل جائے' تو کوئی بھی شخص اکیلا رات کے وقت (سفر نہ کرے)''

۶۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ مُنْقِذًا سُفِعَ فِىْ رَاْسِهِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ مَاْمُومَةً فَخَبَلَتْ لِسَانَهُ فَكَانَ اِذَا بَايَعَ يُخْدَعُ فِى الْبَيْعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَايِعْ وَقُلْ لَا خِلَابَةَ، ثُمَّ اَنْتَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا ۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يُبَايِعُ وَيَقُوْلُ: لَا خِذَابَةَ ۔(اخرجه البخاری فی البيوع)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت منقذ رضی اللہ عنہ (یہ ایک انصاری صحابی ہیں) کو زمانہ جاہلیت میں سر میں چوٹ لگی تھی جس کے نتیجے میں ان کی زبان میں لکنت آ گئی تھی جب وہ کوئی سودا کرتے تھے' تو سودا کرنے کے دوران ان کے ساتھ دھوکہ ہو جاتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سودا کرتے ہوئے یہ کہو کہ دھوکہ نہیں ہوگا۔ پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہوگا (اگر تم چاہو تو سودے کو کالعدم قرار دو)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے انہیں سودا کرتے ہوئے سنا: وہ یہ کہہ رہے تھے ''لا خذابة'' (یعنی لکنت کی وجہ سے وہ لام کو ذال پڑھ رہے تھے)

۶۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَجِدُوْنَ النَّاسَ كَاِبِلٍ مِائَةٍ لَيْسَ فِيهَا رَاحِلَةٌ ۔(متفق عليه)

❁❁ سالم اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگوں کو ایسے سو اونٹوں کی مانند پاؤ گے جن میں سے کوئی ایک بھی سواری کے قابل نہیں ہوگا''۔

۶۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يُقِيمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا ۔(ايضًا)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے بلکہ تم کشادگی اور وسعت اختیار کرو''۔

۶۸۰ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمُرُّ بِشَجَرَةٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ – كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَظِلُّ فِيْهَا – فَيَحْمِلُ لَهَا الْمَاءَ مِنَ الْمَكَانِ الْبَعِيْدِ حَتّٰى يَصُبَّهُ تَحْتَهَا ۔(اخرجه البخاری فی الجمعه)

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک درخت کے پاس سے جب بھی گزرتے تو اس کے لیے دور سے پانی لاکر اس کو پانی دیا کرتے تھے کہ یہ وہ درخت تھا' جس کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سائے میں آرام فرماتے تھے۔

۶۸۱ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَمْ مَرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَسْتُ اَنْهٰى اَحَدًا صَلّٰى اَىَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ، وَلٰكِنِّىْ اِنَّمَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِىْ يَفْعَلُوْنَ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا ۔ قِيْلَ لِسُفْيَانَ: هٰذَا يُرْوٰى عَنْ هِشَامٍ ۔ قَالَ: مَا سَمِعْتُ هِشَامًا ذَكَرَهُ قَطُّ ۔

(اخرجه البخاری فی مواقيت الصلوة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں کسی بھی شخص کو رات یا دن کے کسی بھی وقت میں نماز ادا کرنے سے منع نہیں کرتا' میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا میں نے اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا ہے' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ بطور خاص سورج طلوع ہونے کے قریب یا غروب ہونے کے قریب نماز ادا کرنے کی کوشش نہ کرو''۔

سفیان سے کہا گیا: یہ روایت تو ہشام کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' تو وہ بولے: میں نے ہشام کو اس کا تذکرہ کرتے ہوئے کبھی نہیں سنا۔

۶۸۲ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْمُ عَلَى الصَّفَا فِىْ مَكَانٍ اَظُنُّ ذٰلِكَ وَاللّٰهِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِيْهِ ۔

(اسناده ضعيف ما وجته عند غبر الحميدى)

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا پہاڑ پر ایک مخصوص جگہ پر کھڑے ہوئے دیکھا' میرا خیال ہے' اللہ کی قسم! انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ کھڑے ہوئے دیکھا ہوگا۔

۶۸۳ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ اعْتَمَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَقَعُ بِامْرَاَتِهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ اللّٰهُ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)(اخرجه البخاری فی الصلوة)

❁❁ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو عمرہ کرتے ہوئے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے لیکن صفا و مروہ کا چکر نہیں لگاتا تو کیا وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کا طواف کیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقے میں بہترین نمونہ ہے''۔

٦٨٤-قَالَ عَمْرٌو: سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ: لَا يَقْرَبُهَا حَتّٰى يَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .(ایضًا)

❁❁ عمرو بن دینار کہتے ہیں: ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہ سوال کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم اپنی بیوی کے قریب اس وقت تک نہیں جا سکتے جب تک تم صفا و مروہ کا چکر نہیں لگا لیتے۔

٦٨٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ: اِنَّ اَبَا نَهِيْكٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ . قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَنَا: اَمَّا اَنَا فَاُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ .

(اخرجه البخاری فی الاطعمة)

❁❁ عمرو بن دینار کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: مکہ کا ایک شخص ابونہیک بہت زیادہ کھاتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔

راوی کہتے ہیں: تو وہ صاحب بولے: جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہوں۔

٦٨٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهٗ، فَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا فَاِنَّهٗ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ بِاَعْلَى الْقِيْمَةِ . اَوْ قَالَ: قِيْمَةٍ لَّا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ، ثُمَّ يَغْرَمُ لِصَاحِبِهٖ حِصَّتَهٗ، ثُمَّ يُعْتِقُ . قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ عَمْرٌو يَشُكُّ فِيْهِ هٰكَذَا .(اخرجه البیہقی فی العتق)

❁❁ سالم بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو غلام دو آدمیوں کی ملکیت ہو ان دونوں میں سے کوئی ایک شخص اپنے حصے کو آزاد کر دے۔ اگر وہ شخص خوشحال ہو' تو اس غلام کی منصفانہ طور پر کسی کمی بیشی کے بغیر مناسب قیمت لگائی جائے گی اور پھر وہ شخص اپنے ساتھی کو اس کے حصے کی تاوان کی رقم ادا کرے گا اور اس غلام کو (مکمل طور پر) آزاد کر دے گا''۔

سفیان کہتے ہیں: عمرو کو اس روایت کے اس طرح ہونے میں شک ہے۔

٦٨٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ

سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ، اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا ۔ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ مَالِيْ ۔ قَالَ: لَا مَالَ لَكَ، اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذٰلِكَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهُ ۔ اَوْ قَالَ: مِنْهَا ۔

(اخرجه البيهقي في اللعان)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لعان کرنے والے (میاں بیوی سے) یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

"تم دونوں کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے، تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے، لیکن اب (تمہیں یعنی مرد کو) اس عورت پر کوئی حق حاصل نہیں ہے"۔

ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرا مال، میرا مال۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں مال نہیں ملے گا اگر تم نے اس عورت کے بارے میں سچ کہا ہے، تو یہ مال اس چیز کا عوض بن جائے گا، جو تم نے اس کی شرمگاہ کو حلال کیا تھا، اور اگر تم نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے، تو پھر تو وہ تم سے اور بھی زیادہ دور ہو جائے گا۔

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

۶۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَااَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَاَتَهُ ۔ فَقَالَ لِيَ ابْنُ عُمَرَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى: فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِيْ عَجْلَانَ وَقَالَ: اللّٰهُ تَعَالٰى يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ؟ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ اَيُّوْبُ حَدَّثَنَاهُ اَوَّلاً فِيْ مَجْلِسِ عَمْرٍو، ثُمَّ حَدَّثَ عَمْرٌو بِحَدِيْثِهٖ هٰذَا، فَقَالَ لَهٗ اَيُّوْبُ: اَنْتَ يَااَبَا مُحَمَّدٍ اَحْسَنُ لَهٗ حَدِيْثًا مِّنِّيْ ۔(اخرجه البخاري في الطلاق)

❁❁ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ لعان کر سکتا ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا اس طرح۔

انہوں نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعجلان سے تعلق رکھنے والے دو میاں بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹ بول رہا ہے، تو کیا تم دونوں، توبہ کرو گے؟

سفیان کہتے ہیں: پہلے ایوب نے ہمیں یہ روایت عمرو کی محفل میں سنائی تھی پھر عمرو نے ان کی حدیث کے حوالے سے یہ روایت اس طرح بیان کی، تو ایوب نے ان سے کہا: اے ابومحمد! آپ اس روایت کو مجھ سے زیادہ بہتر طور پر بیان کر سکتے ہیں۔

۶۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ: بِعْتُ مَا فِيْ رُءُوْسِ نَخْلِيْ بِمِائَةِ وَسْقِ تَمْرٍ ثُمَّ اِنْ زَادَ فَلَهُمْ، وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ، فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ

ذٰلِكَ فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا .

(اخرجه ابن ابی شیبه فی المصنف)

❁❁ اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے کھجور کے درختوں پر لگے ہوئے پھل کو ایک سو وسق کھجوروں کے عوض میں فروخت کر دیا' (اس شرط پر کہ اگر درخت پر لگا ہوا پھل) زیادہ ہوا تو ان لوگوں کو مل جائے گا اگر کم ہوا تو اس کا نقصان بھی ان کو ہوگا۔

میں نے اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے' تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں اس کی اجازت دی ہے۔

۶۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَبْلَ اَنْ نَلْقَى الزُّهْرِيَّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَاَيْتُهُ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذُكِرَ لِيْ وَلَمْ اَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ حِيْنَ يُضِيْءُ لَهُ الْفَجْرُ رَكْعَتَيْنِ .(اخرجه البخاری فی الجمعه)

❁❁ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے بعد دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کرتے' اور ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور مغرب کے بعد دو رکعات ادا کرتے ہوئے اور عشاء کے بعد دو رکعات (سنت ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' ویسے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود دیکھا نہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد بھی دو رکعات ادا کرتے تھے۔

۶۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِيْ فَيَتَقَدَّمُ اَمَامَ الْقَوْمِ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِعْنِيْهِ . قَالَ: هُوَ لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: بِعْنِيْهِ . فَبَاعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هُوَ لَكَ يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَاصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ .(اخرجه مسلم فی صلوة المسافرین)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک ایسے اونٹ پر سوار تھا جو سخت تھا وہ مجھ پر غالب آجاتا تھا' اور لوگوں سے آگے نکل جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے جھڑکتے تھے اور اسے واپس کرتے تھے وہ پھر آگے ہو جاتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر اسے جھڑکتے تھے اور اسے واپس کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ مجھے فروخت کر دو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھے فروخت کر دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ان سے خرید لیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر! یہ تمہارا ہوا تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔

٦٩٢- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ ثُمَّ اَلْقَاهُ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ، وَجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ بَاطِنِ كَفِّهِ، وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَنَهٰى اَنْ يَّنْقُشَ اَحَدٌ عَلَيْهِ، فَهُوَ الَّذِىْ سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِىْ بِئْرِ اَرِيْسَ -(اخرجه البخاری فی اللباس)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتار دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس کا نگینہ بھی چاندی کا بنا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نگینے کو ہتھیلی کی سمت میں رکھتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ''محمد رسول اللہ'' نقش کروایا تھا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا تھا کہ کوئی شخص اس کے مطابق نقش بنوائے۔

یہ وہی انگوٹھی ہے' جو حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے ''اریس'' کے کنویں میں گر گئی تھی۔

٦٩٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الثَّنِيَّةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِىَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ: اِنِّىْ لَاَعْلَمُ شَجَرَةً مَثَلُهَا كَمَثَلِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ - فَوَقَعَ فِىْ نَفْسِىْ اَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاَرَدْتُّ اَنْ اَتَكَلَّمَ، ثُمَّ نَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِىَ النَّخْلَةُ -(اخرجه البخاری فی العلم)

❁❁ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں ثنیہ تک حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ گیا' تو میں نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے نہیں سنا انہوں نے صرف ایک حدیث بیان کی وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمار (کھجور کے درخت کا گوند) لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک ایسے درخت کے بارے میں پتہ ہے' جس کی مثال مسلمان بندے کی مانند ہے۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:) میرے ذہن میں آئی کہ وہ کھجور کا درخت ہوگا پہلے میں بات کرنے لگا' لیکن میں نے جائزہ لیا تو میں حاضرین میں سب سے کم سن تھا۔ اس لیے میں خاموش رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

٦٩٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَقَالَ لِىْ عُمَرُ: لَاَنْ تَكُوْنَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، اَوْ قَالَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ -(ایضا)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم یہ بات کہہ دیتے تو میرے نزدیک اس اس چیز سے زیادہ محبوب تھا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب تھا۔

٦٩٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِىُّ سَمِعُوْا نَافِعًا يَقُوْلُ: اَهَلَّ ابْنُ عُمَرَ بِالْعُمْرَةِ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ: اِنْ صُدِدْتُّ فَعَلْتُ مِثْلَ

الَّذِی فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَيْدَاءَ قَالَ: مَا شَأْنُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ، اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِىْ ۔ قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ۔ زَادَ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى فِى الْحَدِيْثِ: فَلَمَّا بَلَغَ قُدَيْدًا اشْتَرٰى بِهٖ هَدْيًا فَسَاقَهُ ۔(اخرجه البخاری فی الحج)

❁ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرے کا احرام باندھا اس وقت جب وہ مدینہ سے روانہ ہوئے تھے' پھر وہ بولے: اگر مجھے روک لیا گیا' تو میں ویسا ہی کروں گا' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا' جب وہ بیداء کے مقام پر آئے' تو بولے: حج اور عمرے کی حیثیت ایک ہی ہے۔ میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج بھی لازم کرلیا ہے۔

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ آئے انہوں نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات نماز ادا کی پھر صفا و مروہ کا چکر لگایا پھر انہوں نے یہ بات بتائی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسا کرتے دیکھا ہے۔

ایوب بن موسیٰ نامی راوی نے اپنی روایت میں مزید یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ''قدید'' کے مقام پر پہنچے تو وہاں سے انہوں نے قربانی کا جانور لیا اور اسے ساتھ لے کر آئے۔

۶۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ عَلٰى عُطَارِدٍ وَكَرِهَهَا لَهٗ وَنَهَاهُ عَنْهَا، ثُمَّ اِنَّهٗ كَسَا عُمَرَ مِثْلَهَا، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ فِىْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ وَتَكْسُوْنِىْ هٰذِهٖ ۔ قَالَ: اِنِّىْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا، اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهَا لِتَكْسُوَهَا النِّسَاءَ ۔(اخرجه البخاری فی الجمعه)

❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطارد نامی صاحب کے پاس ایک سیرانی (یعنی ریشمی) حلہ فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور اسے استعمال کرنے سے منع کر دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مانند ایک حلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھجوایا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطارد کے حلے کے بارے میں' تو فلاں بات ارشاد فرمائی تھی اور اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مجھے پہننے کے لیے دے رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میں نے تمہیں اس لیے نہیں دیا' کہ تم اسے پہن لو' میں نے تمہیں یہ اس لیے دیا ہے' تاکہ تم اسے خواتین کو پہننے کے لیے دو!

۶۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ نَجِيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ ذُؤَيْبٍ الْاَسَدِىَّ يَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِلَى الْحِمَى، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْنَا اَنْ نَقُوْلَ لَهُ انْزِلْ فَصَلِّ، فَلَمَّا غَابَ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ بِنَا ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ اَبِىْ نَجِيْحٍ كَثِيْرًا اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ: فَلَمَّا غَابَ الشَّفَقُ، يَقُوْلُ فَلَمَّا ذَهَبَ بَيَاضُ الْاُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَاءِ نَزَلَ

فَصَلَّى . فَقُلْتُ لَهُ: فَقَالَ: إِنَّمَا قَالَ إِسْمَاعِيلُ: غَابَ الشَّفَقُ . وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهُ فَإِذَا أَقُولُ هٰكَذَا لِأَنَّ مُجَاهِدًا حَدَّثَنَا أَنَّ الشَّفَقَ النَّهَارُ . قَالَ سُفْيَانُ: فَأَنَا أُحَدِّثُ بِهِ هٰكَذَا مَرَّةً وَهٰكَذَا مَرَّةً .(اخرجه البخاری فی تقصیر الصلوٰۃ)

❁❁ اسماعیل بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ چراگاہ کی طرف گئے جب سورج غروب ہوگیا' تو ہمیں یہ اندیشہ ہوا (کہ کہیں نماز کا وقت نہ گزر جائے) ہم نے ان سے کہا: آپ سواری سے نیچے اتریئے اور نماز ادا کیجئے جب شفق غروب ہوگئی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے نیچے اترے انہوں نے ہمیں مغرب کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں پھر انہوں نے سلام پھیرا پھر انہوں نے عشاء کی نماز کی دو رکعات ادا کیں پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بتایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: ابن ابونجیح نامی راوی اکثر اوقات جب یہ حدیث بیان کرتے تھے' تو اس میں یہ الفاظ نقل نہیں کرتے تھے۔

''جب شفق غروب ہوگئی''۔

بلکہ وہ یہ الفاظ استعمال کرتے تھے''جب افق کی سفیدی اور رات کی سیاہی چلی گئی تو وہ اپنی سواری سے اترے انہوں نے نماز ادا کی''۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے ابن ابونجیح سے اس بارے میں بات کی' تو انہوں نے بتایا: اسماعیل نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں''جب شفق غروب ہوگئی''۔

میں ان الفاظ کو نقل کرنے کو اس لیے پسند نہیں کرتا' کیونکہ مجاہد نے ہمیں یہ بات بتائی ہے: شفق سے مراد دن ہوتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: تو میں بعض اوقات یہ روایت ان الفاظ میں نقل کرتا ہوں اور بعض اوقات ان الفاظ میں نقل کر دیتا ہوں۔

٦٩٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَحَجَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَأَنَا لَا أَصُومُهُ، وَلَا آمُرُ بِهِ وَلَا أَنْهَى عَنْهُ .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ ابن ابونجیح اپنے والد کے حوالے سے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ نہیں رکھا تھا۔

میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا' تو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا۔

میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا' تو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا۔

میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا' تو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا تو میں اس دن روزہ نہیں رکھوں گا اور اس کا حکم بھی نہیں دوں گا اور اس سے منع بھی نہیں کروں گا۔

۶۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ اَبِي الثَّوْرَيْنِ الْجُمَحِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَنَهَانِيْ -(ایضا)

❁❁ ابوثورین جمحی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے اس سے منع کر دیا۔

۷۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِءٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِ، اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّؤْتٰى اِلٰى بَابِ مَشْرُبَتِهٖ فَيُكْسَرُ بَابُهَا فَيُنْتَثَلُ طَعَامُهُ، اَلَا اِنَّمَا اَطْعِمَتُهُمْ فِيْ ضُرُوْعِ مَوَاشِيهِمْ -(اخرجه البخاری فی اللقطة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص کسی دوسرے کے جانور کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہ لے۔ کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرے گا؟ اس کے گودام کے دروازے پر کوئی شخص آئے اس کا دروازہ توڑے اس کے اناج کو نکال لے۔ خبردار! یہ ان لوگوں کی خوراک ہے' جو ان کے جانوروں کے تھنوں میں ہے۔

۷۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَبَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَاَرْسَلَ مَا اُضْمِرَ مِنْهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ، وَاَرْسَلَ مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنْهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ - قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَكُنْتُ فِيْمَنْ سَابَقَ فَاقْتَحَمَ بِيْ فَرَسِيْ فِيْ جُرُفٍ فَصَرَعَنِيْ -(اخرجه البخاری فی الصلوة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کروایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ حفیاء سے مسجد بنوزریق تک کروائی تھی اور غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے لے کر مسجد بنوزریق تک کروائی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بھی دوڑ میں حصہ لینے والوں میں شامل تھا' تو میرا گھوڑا مجھے لے کر جرف میں داخل ہو گیا اور اس نے مجھے گرا دیا۔

۷۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَّعَ فِيْ اَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ - قَالَ سُفْيَانُ: لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ -

(اخرجه البخاری فی الحرث والمزارعة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کی زمینوں (پر موجود کھجور کے درخت) کٹوا دیے تھے اور انہیں جلوا دیا تھا۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے یہ روایت ان سے سنی نہیں ہے۔

۷۰۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

اَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ فِىْ سَفَرٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاَبِىْ وَاَبِىْ، فَقَالَ: اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ .(اخرجه البخاری فی الشهادات)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا وہ یہ کہہ رہے تھے: میرے والد کی قسم! میرے والد کی قسم! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات سے منع کر دیا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کے نام کی قسم اٹھاؤ۔ جس شخص نے قسم اٹھانی ہو تو وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے۔

۷۰۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَلَقُوا الْعَدُوَّ، فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً، فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَتَخَبَّاْنَا بِهَا، وَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ، وَاَنَا فِئَتُكُمْ .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگی مہم روانہ کی ان لوگوں کا دشمن سے سامنا ہوا تو وہ لوگ وہاں سے فرار ہو گئے جب ہم لوگ مدینہ منورہ آئے' تو ہمیں اس حوالے سے الجھن ہوئی ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم لوگ فرار ہو کر آئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں!) بلکہ تم پلٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔ اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔

۷۰۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سَمِعَ شَيْئًا لَمْ يَزِدْ فِيْهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ، وَلَمْ يُجَاوِزْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ وَلَمْ يَقْصُرْ عَنْهُ . فَحَدَّثَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَنْطَحُهَا هٰذِهٖ مَرَّةً وَهٰذِهٖ مَرَّةً . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بَيْنَ الرَّبِيْضَتَيْنِ . فَقِيْلَ لَهُ: يَااَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَوَاءٌ بَيْنَ الرَّبِيْضَتَيْنِ وَبَيْنَ الْغَنَمَيْنِ . فَاَبٰى ابْنُ عُمَرَ اِلَّا الرَّبِيْضَتَيْنِ .(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ محمد بن علی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی بات سنتے تھے' تو اس میں کسی لفظ کا اضافہ یا کمی نہیں کرتے تھے' نہ تو وہ ہٹ کر کسی دوسری طرف جاتے تھے اور نہ ہی اس میں کوئی کمی کرتے تھے۔

عبید بن عمیر نے ایک حدیث بیان کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ (حدیث یہ تھی)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے' جو دو ریوڑوں کے درمیان ہوتی ہے کبھی وہ اس میں سینگ مارتی ہے اور کبھی اس میں سینگ مارتی ہے''۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: حدیث کے الفاظ ''ربیضین'' ہے (یعنی ایسا ریوڑ جس کے ساتھ اس کا چرواہا بھی ہوتا

ہے)

حدیث: ان سے کہا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! مطلب تو ایک ہی ہے ''ربیضین'' کے درمیان ہو یا ''غنمین'' کے درمیان ہو، تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اصرار کیا' لفظ ''ربیضین'' ہے، جس طرح انہوں نے سنا ہے۔

۷۰۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ .(اخرجه البخاری فی البیوع)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''حبل الحبلہ'' کا سودا کرنے (یعنی اتنی مدت کا سودا کرنے کے جب اونٹنی اپنے بچے کو جنم دے اور پھر اس کے ہاں جنم دینے والی اونٹنی اپنے بچے کو جنم دے تو اس بچے کا سودا کرنے یا اس وقت یعنی غیر متعین وقت میں کسی دوسرے سودے کی ادائیگی طے کرنے) سے منع کیا ہے۔

۷۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقَدِ اسْتَثْنٰى (اخرجه فی الصحیح ابن حبان)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قسم اٹھاتے ہوئے ان شاء اللہ کہہ دے تو وہ شخص استثناء کر لیتا ہے۔

۷۰۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: كَانَ عَلٰى عُمَرَ نَذْرُ اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّعْتَكِفَ وَيَفِيَ بِنَذْرِهٖ .(اخرجه البخاری فی الاعتکاف)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذمے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کرنے کی نذر تھی انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اعتکاف کر کے اپنی نذر کو پورا کریں۔

۷۰۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ اِلٰى اُمِّهٖ، فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِيَهُ اِيَّاهُ، فَقَالَ: لَتُعْطِيَنِّيْ اَوْ لَيَخْرُجَنَّ السَّيْفُ مِنْ صُلْبِيْ . فَاَعْطَتْهُ الْمِفْتَاحَ، فَفَتَحَ الْبَابَ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَاَجَافُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ مَلِيًّا، وَكُنْتُ شَابًّا قَوِيًّا فَبَادَرْتُ الْبَابَ حِيْنَ فُتِحَ فَاسْتَقْبَلَنِيْ بِلَالٌ فَقُلْتُ: يَابِلَالُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ . وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى؟

(اخرجه البخاری فی الصلوٰة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی اونٹنی پر

سوار ہو کر مکہ میں داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی عمارت کے قریب اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے چابی منگوائی وہ اپنی والدہ کے پاس گئے' تو ان کی والدہ نے انہیں چابی دینے سے انکار کر دیا تو وہ بولے: یا تو آپ مجھے چابی دیں گی یا پھر میری پشت سے تلوار باہر آ جائے گی' تو اس خاتون نے انہیں چابی دے دی۔

انہوں نے دروازہ کھولا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے۔

ان حضرات نے تھوڑی دیر کے لیے دروازہ بند کر دیا میں اس وقت نوجوان طاقتور شخص تھا' جب دروازہ کھلا تو میں تیزی سے دروازے کے پاس پہنچا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ میرے سامنے آئے' تو میں نے دریافت کیا: اے بلال (رضی اللہ عنہ)! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی تھی؟

تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سامنے والے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) مجھے ان سے یہ سوال کرنا یاد نہیں رہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعات ادا کی تھیں۔

۷۱۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ سَمِعْتُ سِمَاكًا الْحَنَفِيَّ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: صَلِّ فِيْهِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى فِيْهِ، وَسَيَأْتِيْ آخَرُ فَيَنْهَاكَ فَلَا تُطِعْهُ . فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: ائْتَمَّ بِهِ كُلِّهِ وَلَا تَجْعَلْ مِنْهُ شَيْئًا خَلْفَكَ .(ایضا)

❀❀ سماک حنفی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: تم اس میں نماز ادا کر لو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا کی ہے۔

عنقریب کوئی ایسا شخص آئے گا' جو تمہیں اس سے منع کرے گا' تو تم اس کی بات نہ ماننا۔

(راوی کہتے ہیں:) میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے یہ مسئلہ دریافت کیا: وہ بولے: تم اس کے مکمل حصے کی پیروی کرنا اور تم اس کے کسی بھی حصے کو اپنے پیچھے نہ رکھنا۔ (یعنی ہر طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا)

۷۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنَفَّلَنَا بَعِيْرًا بَعِيْرًا .(اخرجه البخاری فی فرض الخمس)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نجد کی طرف ایک جنگی مہم پر بھیجا تو ہمارے حصے میں بارہ اونٹ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک اونٹ ہمیں مزید عطیے کے طور پر عطا کیا۔

۷۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَصَابَ ابْنَ عُمَرَ بَرْدٌ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ لِنَافِعٍ: اطْرَحْ عَلَيَّ شَيْئًا . فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَغَضِبَ وَقَالَ: أَطْرَحْتَهُ الْعَلَيَّ وَقَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ؟(اخرجه الموصلي في مسنده)

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو احرام کے دوران سردی لگ گئی تو انہوں نے نافع سے کہا: تم میرے اوپر کوئی چیز ڈال دو! تو میں نے ان پر ٹوپی ڈالی تو وہ غصے میں آ گئے اور بولے: کیا تم نے یہ میرے اوپر ڈالی ہے جبکہ میں نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

۷۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يُجَانِءُ عَنْهَا بِيَدِهِ ۔

(اخرجه البخاري في الجنائز)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو سنگسار کروادیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اس عورت کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

۷۱۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ مَالٌ يُوْصِى فِيْهِ، ثُمَّ يَاْتِىْ عَلَيْهِ لَيْلَتَانِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ ۔(اخرجه البخاري في الوصايا)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کسی بھی مسلمان کو اس بات کا حق نہیں ہے کہ اس کے پاس مال موجود ہو جس کے بارے میں وصیت کی جاسکتی ہو اور پھر اس پر دو راتیں گزر جائیں (اور اس نے وصیت نہ کی ہو) اس کی وصیت اس کے پاس تحریری شکل میں ہونی چاہئے''۔

۷۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا ۔(اخرجه البخاري في الادب)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو کافر قرار دے تو وہ (کفر) ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے''۔

۷۱۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسَافَرُ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ، لَا يَنَالُهُ الْعَدُوُّ ۔(اخرجه البخاري في الجهاد)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو ساتھ لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف سفر نہ کیا جائے' کہیں دشمن اس تک نہ پہنچ جائے (اور اس کی بے حرمتی

نہ کرے)''

۷۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَقَامَ الصَّلَاةَ بِضَجْنَانَ فِیْ لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ ثُمَّ قَالَ: صَلُّوْا فِیْ رِحَالِكُمْ، كَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ مُنَادِيَهُ فِی اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ اَوِ اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ ذَاتِ الرِّيحِ فَيُنَادِی: اَلَا صَلُّوْا فِیْ رِحَالِكُمْ -(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ''ضجنان'' کے مقام پر ایک بارانی رات میں نماز کے لیے اقامت کہی پھر انہوں نے یہ کہا تم لوگ اپنی رہائش کی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش والی رات میں یا انتہائی سردی والی رات میں جس میں تیز ہوا چل رہی ہوا پنے مؤذن کو یہ حکم دیتے تھے وہ یہ اعلان کرتا تھا: خبردار! اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔

۷۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ - قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَلَمَّا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَدَلَ النَّاسُ نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيْرٍ - قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيْرِ مِنْ اَهْلِهٖ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ -(اخرجه مسلم فی الزكوة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''صدقہ فطر جو کا ایک صاع ہوگا یا کھجور کا ایک صاع ہوگا''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد حکومت میں گندم کے نصف صاع کو جو کے ایک صاع کے برابر قرار دیا۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے ہر چھوٹے' بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرتے تھے۔

۷۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيْعَةَ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰی دَرَجِ الْكَعْبَةِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ، اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ الْعَمْدِ وَالْخَطَاِ بِالسَّوْطِ اَوِ الْعَصَا فِيْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةً، فِيْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا، اَلَا اِنَّ كُلَّ مَاْثُرَةٍ فِی الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ دَمًا اَوْ مَالٍ فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَیَّ هَاتَيْنِ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِدَانَةِ الْبَيْتِ اَوْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ، فَاِنِّیْ قَدْ اَمْضَيْتُهَا لِاَهْلِهَا كَمَا كَانَتْ .

(اخرجه البيهقی فی المعرفة)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کی دہلیز پر یہ ارشاد فرمایا:
''اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' جس نے اپنے وعدے کو پورا کیا اس نے اپنے بندے کی مدد کی اس نے تنہا

دشمن کے لشکروں کو پسپا کردیا ہے“۔

یادرکھنا قتل عمدخطا کے طور پر قتل ہونے والا شخص وہ ہے‘ جس کو لاٹھی یا عصا کے ذریعے قتل کیا جائے اس میں ایک سو اونٹوں کی مغلظہ دیت ہوگی۔

جس میں چالیس خلفہ ہوں گے‘ جن کے پیٹ میں اولاد موجود ہوگی۔

یادرکھنا! زمانہ جاہلیت کا ہر رواج اور ہر خون (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ہر مال میرے ان دوقدموں کے نیچے ہے ماسوائے خانہ کعبہ کی خدمت کے اور حاجیوں کو پانی پلانے کی رسم کے‘ کیونکہ میں ان دونوں کو ان کے متعلقہ افراد کے لیے اسی طرح باقی رکھوں گا جیسے یہ پہلے تھیں۔

۷۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سُعَيْرُ بْنُ الْخِمْسِ التَّمِيْمِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بُنِىَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ -(متفق عليه)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا“۔

۷۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ مَرَّةً وَاحِدَةً عَنْ سُعَيْرٍ وَمِسْعَرٍ ثُمَّ لَمْ اَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مِسْعَرًا بَعْدَ ذٰلِكَ .

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۷۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: اشْتَرٰى ابْنُ عُمَرَ مِنْ شَرِيْكٍ لِنَوَّاسٍ اِبِلاً هِيْمًا، فَلَمَّا جَاءَ نَوَّاسٌ قَالَ لِشَرِيْكِهِ مِمَّنْ بِعْتَهَا؟ فَوَصَفَ لَهُ صِفَةَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: وَيْحَكَ، ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ . فَاَتٰى نَوَّاسٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنَّ شَرِيْكِىْ بَاعَكَ اِبِلاً هِيْمًا وَاِنَّهُ لَمْ يَعْرِفْكَ . قَالَ: خُذْهَا اِذًا . فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِاٰخُذَهَا قَالَ: دَعْهَا رَضِيْنَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا عَدْوٰى .قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو: وَكَانَ نَوَّاسٌ يُجَالِسُ ابْنَ عُمَرَ، وَكَانَ يُضْحِكُهُ فَقَالَ يَوْمًا: وَدِدْتُ اَنَّ لِىْ اَبَا قُبَيْسٍ ذَهَبًا . فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: مَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: اَمُوْتُ عَلَيْهِ . فَضَحِكَ ابْنُ عُمَرَ -(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❁❁ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نواس کے شراکت دار سے ایک ایسا اونٹ خریدا جسے شدید پیاس لگنے کی بیماری تھی۔ جب نواس آئے‘ تو انہوں نے اپنے شراکت دار سے کہا: تم نے اسے کس کو فروخت کیا ہے‘ تو اس نے ان کے سامنے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا حلیہ بیان کیا‘ تو نواس بولے: تمہارا ستیاناس ہو وہ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے۔

نواس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور بولے: میرے شراکت دار نے آپ کو ایک ایسا اونٹ فروخت کیا ہے' جسے شدید پیاس لگنے کی بیماری ہے' وہ آپ کو پہچانتا نہیں تھا۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بولے: تم اسے لے جاؤ۔

جب میں اسے لے کر جانے لگا' تو انہوں نے فرمایا: تم اسے رہنے دو! ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے راضی ہیں کہ عدویٰ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے نواس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بیٹھا کرتے تھے اور انہیں ہنسایا کرتے تھے۔

ایک دن انہوں نے کہا میری یہ خواہش ہے کہ میرے پاس ابوقبیس پہاڑ جتنا سونا ہوتا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس کے ساتھ کیا کرتے ؟ تو نواس بولے: میں اس پر مرجاتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہنسنے لگے۔

۷۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ الْاَعْمٰى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الطَّائِفِ قَالَ: اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا . قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَقْفُلُ قَبْلَ اَنْ تَفْتَحَهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى . قَالَ: فَغَدَوْا عَلَى الْقِتَالِ فَاَصَابَتْهُمْ جِرَاحَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ . فَكَاَنَّهُمُ اشْتَهَوْا ذٰلِكَ وَسَكَنُوْا اِلَيْهِ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔(اخرجه البخاری فی المغازی)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو ہم لوگ کل روانہ ہو جائیں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے فتح کرنے سے پہلے ہی واپس روانہ ہو جائیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو تم لوگ کل جنگ کرنا۔

راوی کہتے ہیں: اگلے دن لوگوں نے جنگ کی' تو انہیں شدید زخموں کا سامنا کرنا پڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ نے چاہا تو کل ہم واپسی کے لیے روانہ ہو جائیں گے تو لوگوں کی بھی گویا یہی خواہش تھی وہ اس پر ساکن رہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

۷۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ ۔(اخرجه مسلم فی الاشربه)

❀❀ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص آیا اور بولا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکے اور دباء میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۷۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَعَجِلْتُ اِلَيْهِ لِاَسْمَعَ مَا يَقُوْلُ، فَلَمْ اَنْتَهِ اِلَيْهِ حَتّٰى نَزَلَ فَسَاَلْتُ النَّاسَ: اَيَّ شَيْءٍ قَالَ؟ فَقَالُوْا: نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ -(ایضا)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر دیکھا تو میں آپ ﷺ کے قریب ہوا تا کہ آپ ﷺ کے ارشاد کو سن سکوں‘ لیکن میرے آپ ﷺ تک پہنچنے سے پہلے ہی آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے دباء اور مزفت (استعمال کرنے) سے منع کردیا ہے۔

۹۲ - مسند کعب بن عجرة (☼)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَاَنَا اُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ اَوْ بُرْمَةٍ، وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ مِنْ رَاْسِی فَقَالَ: اَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ يَا كَعْبُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ـ قَالَ: فَاحْلِقْ رَاْسَكَ، وَانْسُكْ نَسِيكَةً، اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، اَوْ اَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ ـ(اخرجہ مسلم فی الحج)

❁❁ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں میرے پاس سے گزرے میں اس وقت ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا' اور میری جوئیں میرے سر سے نیچے گر رہی تھیں ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب! کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: ہاں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا سر منڈوا دو اور ایک قربانی کرو یا تین دن روزے رکھو' یا چھ مسکینوں کو ایک ''فرق'' کھانا کھلاؤ۔(یہ بارہ مد کے برابر ہوتا ہے)

۷۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ، وَقَالَ: وَاذْبَحْ شَاةً ـ(ایضا)

❁❁ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت اسی کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

(☼) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا نسب یہ ہے: کعب بن عجرہ بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث بن عمرو بن عوف بن غنم ۔ مشہور قول کے مطابق یہ بذات خود انصار کا حصہ نہیں ہیں بلکہ انصار کے حلیف تھے اور اسی نسبت سے انصاری کہلاتے ہیں ۔ انہوں نے بعد میں اسلام قبول کیا تھا' لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد یہ تمام غزوات میں شریک رہے ہیں ۔ صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے احادیث روایت کی ہیں جبکہ تابعین میں سے طارق بن شہاب' ابووائل' زید بن وہب اور ابن ابی لیلیٰ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ۔ ان کے علاوہ ان کے صاحبزادوں میں اسحاق' عبدالملک' محمد اور ربیع نے ان سے احادیث روایت کی ہیں ۔ روایات کے مطابق قرآن کی یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی تھی ۔ ''تو اس کا فدیہ روزے رکھنا یا صدقہ کرنا یا قربانی کرنا ہوگا'' ۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا انتقال ایک قول کے مطابق ۵۱ ہجری میں ۷۷ برس کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوا۔

میں ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور اس میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک بکری ذبح کرو۔

۷۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَقَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ .

(اخرجه البخاری فی الانبیاء)

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اپنی ذات پر درود بھیجنے کا طریقہ تعلیم دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو۔

''اے اللہ تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر! جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔ اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر! جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی۔ بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

۷۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ اَبُوْ اُمَيَّةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ -(ایضا)

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۹۳ - مسند عبد اللّٰه بن أبی أوفی

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْفُوْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ: اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفَى فَسَاَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الْجَرَادِ، فَقَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ اَوْ سَبْعًا فَكُنَّا نَاْكُلُ الْجَرَادَ ۔(اخرجه البخاری فی الصید)

❁❁ ابویعفور عبدی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے ٹڈی دل کھانے کے بارے میں دریافت کیا: انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) سات غزوات میں حصہ لیا ہے۔ ہم ٹڈی دل کھالیا کرتے تھے۔

۷۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفَى يَقُوْلُ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ لِرَجُلٍ: اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ ۔ قَالَ: الشَّمْسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ قَالَ: اَنْزِلْ فَاجْدَحْ لِيْ ۔ قَالَ: الشَّمْسُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ قَالَ: اَنْزِلْ فَاجْدَحْ ۔ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ، قَالَ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ ۔(اخرجه البخاری فی الصوم)

❁❁ ابواسحاق شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: تم اترو اور ہمارے لیے پانی میں ستو گھول دو اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ابھی دھوپ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی میں ستو گھول دیئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پی لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق کی سمت اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جب تم رات کو اس طرف سے آتے ہوئے دیکھو تو روزہ دار شخص افطاری کرلے۔

۷۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفَى يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْجَرِّ الْاَخْضَرِ وَالْاَبْيَضِ ۔ قَالَ

سُفْيَانُ: وَثَالِثًا قَدْ نَسِيتُهُ ۔(ایضا)

❁❁ ابواسحاق شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز اور سفید مٹکے میں پینے سے منع کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: تیسری چیز کو میں بھول گیا ہوں۔

۷۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفَى يَقُوْلُ: اَصَبْنَا حُمُرًا يَوْمَ خَيْبَرَ خَارِجًا مِّنَ الْقَرْيَةِ فَنَحَرْنَاهَا، فَاِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِيْ بِهَا، اِذْ نَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ اَكْفِءُوْا الْقُدُوْرَ بِمَا فِيْهَا، فَاَكْفَاْنَاهَا وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ ۔ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: فَلَقِيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اِنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ حَمِيْرًا تَاْكُلُ الْعَذِرَةَ، فَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا ۔(اخرجه البخاری فی المغازی)

❁❁ ابواسحاق شیبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: غزوہ خیبر کے موقع پر ہمیں بستی سے باہر کچھ گدھے ملے تو ہم نے انہیں ذبح کرلیا ہنڈیاؤں میں ان کا گوشت پک رہا تھا۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا: تم لوگ اپنی ہنڈیاؤں کو ان میں موجود چیز سمیت الٹا دو! تو ہم نے انہیں الٹا دیا حالانکہ وہ ابل رہی تھیں۔ (یعنی کھانا پک کے تیار ہو چکا تھا)

ابواسحاق نامی راوی کہتے ہیں: میری ملاقات سعید بن جبیر سے ہوئی میں نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو وہ بولے: یہ وہ گدھے تھے' جو گندگی کھایا کرتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کردیا۔

۷۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفَى: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَيْئًا اَقُوْلُهُ يُجْزِئُنِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ حضرت عبداللہ بن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جسے میں پڑھ لیا کروں' تو میرے لیے قرآن کی تلاوت کی جگہ کافی ہو جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو۔ ''سبحان الله والحمد لله ولا الـه الا الله والله اكبر''۔

سفیان کہتے ہیں: مجھے علم نہیں ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ بھی کہے ہوں گے ''ولا حول ولاقوة الا بالله''۔

۷۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيُّ: اَنَّهُ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفَى فِيْ جَنَازَةِ ابْنَةٍ لَهُ عَلٰى بَغْلَةٍ تُقَادُ بِهِ فَيَقُوْلُ لِلْقَائِدِ: اَيْنَ اَنَا مِنْهَا؟ فَاِذَا قِيْلَ لَهُ: اَمَامَهَا ۔ قَالَ: احْبِسْ ۔

قَالَ: وَرَأَيْتُهُ حِينَ صَلَّى عَلَيْهَا كَبَّرَ أَرْبَعًا، ثُمَّ قَامَ سَاعَةً فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: أَكُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنِّي أَزِيدُ عَلَى أَرْبَعٍ؟ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَرْبَعًا، وَسَمِعَ نِسَاءً يَرْثِينَ فَنَهَاهُنَّ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْمَرَاثِي -(اخرجه ابن ماجه فی الجنائز)

❁❁ ابراہیم بن مسلم ہدی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کو اپنی صاحبزادی کے جنازے میں شریک دیکھا وہ ایک خچر پر سوار تھے' جسے ہانک کرلے جایا جارہا تھا' تو انہوں نے خچر کو لے جانے والے سے کہا: میں جنازے سے کہاں ہوں جب انہیں کہا گیا: آپ ان سے آگے ہیں۔

تو انہوں نے فرمایا: تم اس کو روک دو۔

راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں دیکھا کہ انہوں نے اس خاتون کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں پھر وہ تھوڑی دیر کے لیے کھڑے رہے' تو حاضرین نے ''سبحان اللہ'' کہنا شروع کردیا۔

(یعنی انہیں متوجہ کرنا چاہا) تو انہوں نے سلام پھیر دیا وہ بولے: کیا تم لوگ یہ سوچ رہے تھے کہ میں چاروں تکبیریں سے زیادہ تکبیریں کہہ دوں گا' جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار تکبیریں کہتے ہوئے دیکھا ہے۔

پھر انہوں نے کچھ خواتین کو مرثیہ پڑھتے ہوئے سنا: تو انہیں اس سے منع کیا اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرثیہ پڑھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

۷۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعَ الْحِسَابِ، مُجْرِيَ السَّحَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ -(اخرجه البخاری فی التوحید)

❁❁ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احزاب کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے۔

''اے اللہ! اے کتاب کو نازل کرنے والے! اے جلدی حساب لینے والے! اے بادلوں کو چلانے والے! تو (دشمن کے) لشکروں کو پسپا کردے۔ اے اللہ! انہیں پسپا کردے اور انہیں لڑکھڑا دے''۔

۷۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: أَبَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا سَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ؟ قَالَ: نَعَمْ -(اخرجه البخاری فی العمرة)

❁❁ ابن ابوخالد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے کہ دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں کھوکھلے موتی سے بنے ہوئے گھر کی بشارت دی تھی؟ جس میں کوئی شور اور کوئی مشقت نہ ہو' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۷۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: اعْتَمَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نَسْتُرُهُ حِينَ طَافَ مِنْ صِبْيَانِ أَهْلِ مَكَّةَ لَا يُؤْذُونَهُ قَالَ سُفْيَانُ: أُرَاهُ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، قَالَ إِسْمَاعِيلُ: وَأَرَانَا ابْنُ أَبِي أَوْفَى ضَرْبَةً أَصَابَتْهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ -(اخرجه البخاری فی الحج)

❁❁ اسماعیل بن ابوخالد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کیا' تو ہم طواف کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل مکہ کے بچوں سے بچانے کی کوشش کررہے تھے کہ کہیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ پہنچادیں۔

سفیان کہتے ہیں: میرا خیال ہے یہ عمرہ قضا کا موقع تھا۔

اسماعیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ ضرب دکھائی جو انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں شرکت کے دوران لگی تھی۔

۷۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى: هَلْ أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ: لَمْ يَتْرُكْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يُوصِي فِيهِ . قُلْتُ: وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْوَصِيَّةِ وَلَمْ يُوصِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ . قَالَ طَلْحَةُ قَالَ الْهُزَيْلُ بْنُ شُرَحْبِيلَ: أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ عَلَى وَصِيِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ وَدَّ أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ وَجَدَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ عَهْدًا فَخَزَمَ لَهُ أَنْفَهُ -(اخرجه البخاری فی الوصايا)

❁❁ طلحہ بن مصرف بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت کی تھی انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کوئی چیز چھوڑی ہی نہیں تھی جس کے بارے میں آپ وصیت کرتے۔

میں نے دریافت کیا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے بارے میں وصیت کرنے کے بارے میں کیوں حکم دیا؟ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود وصیت نہیں کی' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق وصیت کی تھی۔

طلحہ نامی راوی کہتے ہیں: ہزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کسی ایسے شخص سے آگے نکل سکتے تھے' جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی ہو؟ حالانکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کے خواہشمند ہوتے تھے کہ انہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کا پتہ چلے اور وہ اسے مکمل طور پر تسلیم کرلیں۔

٩٤ - مسند البراء بن عازب(✪)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٧٤٠- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ اَوْ اَمَرَ اَنْ يُّقَالَ عِنْدَ الْمَضْجَعِ اَوْ اَمَرَنِىْ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ مَضْجَعِى شَكَّ سُفْيَانُ لَا يَدْرِىْ اَيَّتُهُنَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِى، وَاِلَيْكَ اَسْلَمْتُ نَفْسِى، وَاِلَيْكَ فَوَّضْتُ اَمْرِى، وَاِلَيْكَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِى، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰى مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ . فَقَالُوْا لَهُ: وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ، فَاَبٰى اِلَّا وَنَبِيِّكَ .

(اخرجه البخارى فى الوضوء)

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ پڑھا کرتے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی ہے کہ سوتے وقت یہ پڑھا جائے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں سوتے وقت یہ کلمات پڑھوں۔

یہ شک سفیان نامی راوی کو ہے کہ ان میں سے کون سے الفاظ ہیں؟ وہ یہ الفاظ ہیں:

''اے اللہ! میں اپنا رخ تیری طرف کرتا ہوں میں نے اپنا آپ تجھے سونپ دیا ہے میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے میں اپنی پشت کو تیرا سہارا دیتا ہوں۔ تیری طرف رغبت کرتے ہوئے بھی اور تجھ سے ڈرتے ہوئے بھی۔ تیرے مقابلے میں صرف تو ہی پناہ گاہ اور جائے نجات ہے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا ہے۔ اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے معبوث کیا ہے''۔

(✪) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: براء بن عازب بن حارث بن عدی بن جُشم بن مجدع بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ۔ آپ کی کنیت ابوعمرو ہے۔ بعض حضرات نے ابوعمارہ نقل کی ہے اور یہی روایت درست ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے موقع پر ان کی کم سنی کی وجہ سے انہیں واپس کر دیا تھا اس لیے یہ سب سے پہلے غزوۂ اُحد میں شریک ہوئے۔ بعض مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۴ غزوات میں شرکت کی ہے۔ انہوں نے ''رے'' فتح کیا تھا' جبکہ بعض مؤرخین نے یہ بات نقل کی ہے: ''رے'' کو فتح کرنے والے صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی عبید بن عازب نے جنگ جمل' جنگ صفین اور جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں رہائش اختیار کی اور وہیں اقامت پذیر رہے۔ مصعب بن زبیر کی حکومت کے زمانے میں ان کا انتقال ہوا۔

تو لوگوں نے ان سے (یعنی سفیان سے) کہا: کہ روایت میں' تو یہ الفاظ ہیں:

''اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا''۔

تو انہوں نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا اور یہ کہا کہ یہی الفاظ ہیں۔

''میں تیرے نبی پر ایمان لایا''۔

۷۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ بِمَكَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ .

قَالَ سُفْيَانُ: وَقَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ بِهٖ فَزَادَ فِيْهِ: ثُمَّ لَا يَعُوْدُ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ لَقَّنُوْهُ، وَكَانَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحْفَظَ مِنْهُ يَوْمَ رَاَيْتُهُ بِالْكُوفَةِ، وَقَالُوْا لِىْ: اِنَّهٗ قَدْ تَغَيَّرَ حِفْظُهٗ، اَوْ سَاءَ حِفْظُهٗ .(اخرجه الموصلي في مسنده)

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا آغاز کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا۔

سفیان کہتے ہیں: میرے استاد کوفہ آئے' تو میں نے انہیں یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا۔

اس میں انہوں نے مزید یہ الفاظ نقل کیے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ایسا نہیں کیا۔

(یعنی دوبارہ رفع یدین نہیں کیا) تو اس سے میں نے یہ اندازہ لگایا' لوگوں نے انہیں ان الفاظ کی تلقین کی ہوگی۔

حالانکہ جب میں نے انہیں کوفہ میں دیکھا تھا' تو اس دن کے مقابلے میں جب وہ مکہ میں تھے اس وقت وہ روایات کو زیادہ اچھے طریقے سے یاد رکھے ہوئے تھے۔

لوگوں نے مجھ سے کہا: کہ ان کے حافظے میں تبدیلی آ گئی ہے یا ان کا حافظہ خراب ہو گیا ہے۔

۷۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ - وَكَانَ فَصِيحًا - عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ مِنَّا اَحَدٌ يَحْنُو حَتّٰى يَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَّ سَاجِدًا .(اخرجه البخاري في الآذان)

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم میں سے کوئی بھی شخص (نماز کے دوران) اس وقت تک نہیں جھکتا تھا' جب تک وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے میں جاتے ہوئے نہیں دیکھ لیتا تھا۔

۷۴۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ فِى الْمَغْرِبِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ . قَالَ سُفْيَانُ زَادَ مِسْعَرٌ: فَمَا سَمِعْنَا اِنْسِيًّا اَحْسَنَ قِرَائَةً مِّنْهُ .(ايضا)

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ والتین کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

سفیان کہتے ہیں: مسعر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو آپ ﷺ سے زیادہ اچھی قرأت کرتے ہوئے نہیں سنا۔

۷۴۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ: بَاعَ شَرِيكٌ لِي بِالْكُوفَةِ دَرَاهِمَ بِدَرَاهِمَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ، فَقُلْتُ: مَا أَرَى هٰذَا يَصْلُحُ ۔ فَقَالَ: لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَ ذٰلِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ ۔ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَتِجَارَتُنَا هٰكَذَا، فَقَالَ: مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا خَيْرَ فِيهِ ۔ وَائْتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَ تِجَارَةً مِنِّي ۔ فَأَتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: صَدَقَ الْبَرَاءُ ۔

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هٰذَا مَنْسُوخٌ وَلَا يُؤْخَذُ بِهٰذَا ۔(اخرجه مسلم فی المساقات)

❀❀ ابومنہال بیان کرتے ہیں: میرے شراکت دار نے کوفہ میں کچھ درہموں کے عوض میں درہم فروخت کیے جن میں اضافی ادائیگی کی گئی تھی' تو میں نے کہا: میرے خیال میں یہ درست نہیں ہے' تو وہ بولا: میں نے یہ بازار میں فروخت کیے ہیں اور کسی نے مجھ پر کوئی اعتراض نہیں کیا' تو میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو ہمارا تجارت کا طریقہ یہی تھا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز نقد لین دین ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو ادھار ہو' تو اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ' کیونکہ ان کا تجارت کا کام مجھ سے زیادہ تھا۔

میں ان کے پاس آیا میں نے ان کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو وہ بولے: حضرت براء رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ حکم منسوخ ہے اور اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیا جاتا۔

۹۵ - مسند أبی سعید الخدری(☼)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۴۵- اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فِيْ سَنَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَاَرْبَعِمِائَةٍ فَاَقَرَّ بِهٖ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الصَّوَّافِ قِرَائَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، وَنَهٰى اَنْ يَّبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَقَالَ: لِيَبْزُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى .(اخرجه البخاری فی الصلوٰة)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری لے کر اسے کھرچ دیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا کہ آدمی (نماز کے دوران) اپنے سامنے کی طرف یا اپنے دائیں طرف تھوکے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(نمازی کو) اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے۔''

۷۴۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ هٰذِهِ الْعَرَاجِيْنُ يُمْسِكُهَا فِيْ يَدِهٖ وَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهِيَ فِيْ يَدِهٖ، فَرَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ: اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّبْزَقَ فِيْ وَجْهِهٖ . ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا يُوَاجِهُ رَبَّهٗ، فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلْيَبْزُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ

(☼) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بن حنان بن عبید بن ثعلبہ بن ابجد (یہ ابجد نامی صاحب کا نام خدرہ ہے) بن اوس بن حارث بن خزرج۔ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے۔ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی کنیت کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ آپ کی کنیت ''ابوسعید خدری'' ہے۔ یہ مشہور اور فاضل صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔ آپ سے بہت سی احادیث منقول ہیں۔ انہوں نے سب سے پہلے غزوہ خندق میں شرکت کی تھی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۲ غزوات میں شرکت کی تھی۔ صحابہ کرام میں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث نقل کی ہیں۔ تابعین میں سے ابوسلمہ' عبیداللہ بن عبداللہ' عطاء بن یسار' ابوامامہ بن سہل اور دیگر حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۴ ہجری میں ہوا اور انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

بَادِرَةٌ وَّهُوَ يُصَلِّي فَلْيَتْفُلْ فِي ثَوْبِهٖ، وَلْيَقُلْ هٰكَذَا ـ وَدَلَكَ سُفْيَانُ بِكُمِّهٖ ـ(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ عراجین (زرد رنگ کی مخصوص قسم کی لکڑی) پسند تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے اپنے ہاتھ میں رکھتے تھے۔ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ کی سمت میں (دیوار پر) بلغم لگا ہوا دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کے عالم میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

''کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے'اس کے چہرے کے سامنے کی طرف تھوک دیا جائے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار کی طرف رخ کرتا ہے' تو اسے اپنے سامنے کی طرف یا اپنے دائیں طرف نہیں تھوکنا چاہیے۔ بلکہ اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لینا چاہیے۔اور اگر نماز کے دوران آدمی کو زیادہ شدت کے ساتھ تھوکنے کی ضرورت پیش آجائے' تو اسے اپنے کپڑے پر تھوک کر پھر اسے اس طرح مل دینا چاہیے۔''

سفیان نامی راوی نے اپنی آستین کے ذریعے اسے مل کے دکھایا۔

۷۴۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ، وَعَنْ لِبْسَتَيْنِ، فَاَمَّا الْبَيْعَتَانِ: فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ، وَاَمَّا اللِّبْسَتَانِ: فَاشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَاحْتِبَاءُ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ ۔

(اخرجه البخاری فی الصلوٰة)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے سودے اور دو طرح کے لباس سے منع کیا ہے جہاں تک دو طرح کے سودے کا تعلق ہے' تو وہ ملامسہ اور منابذہ ہیں جہاں دو طرح کے لباس کا تعلق ہے' تو وہ اشتمال صماء اور آدمی کا ایک کپڑے کو احتباء کے طور پر یوں لپیٹنا ہے' کہ آدمی کی شرمگاہ پر کپڑا نہ ہو۔

۷۴۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ـ(اخرجه البخاری فی المواقیت)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی بھی نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

۷۴۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ قَالَ

سَمِعْتُ اَبِیْ – وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ اَبِي سَعِيْدٍ – قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ: اَيْ بُنَيَّ اِذَا كُنْتَ فِيْ هٰذِهِ الْبَوَادِيْ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالْاَذَانِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَسْمَعُهُ اِنْسٌ وَّلَا جِنٌّ وَّلَا حَجَرٌ وَّلَا شَجَرٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم آبادی سے باہر ہو تو تم بلند آواز میں اذان دو۔ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی انسان، جن، پتھر، درخت یا جو بھی چیز اس کو سنتی ہے۔ وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گی''۔

۷۵۰– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ اَنْ يَّكُوْنَ خَيْرَ مَالِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ ـ

(اخرجه البخاری فی الایمان)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ جب کسی مسلمان شخص کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے نزول کی جگہ (یعنی ویران جنگلات میں) چلا جائے گا۔ وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لیے بھاگے گا۔''

۷۵۱– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: اِنِّيْ لَفِيْ حَلْقَةٍ فِيْهَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ جَالِسًا اِذْ جَاءَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ مَذْعُوْرًا اَوْ قَالَ فَزِعًا فَقُلْنَا: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بَعَثَ اِلَيَّ فِيْ بَعْضِ الْحَاجَةِ فَاَتَيْتُهٗ فَاسْتَاْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ فَرَآنِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا لَكَ لَمْ تَاْتِنِيْ فَقُلْتُ قَدْ جِئْتُ فَاسْتَاْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ وَقُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ ـ فَقَالَ عُمَرُ: لَتَاْتِيَنِّيْ عَلٰى مَا قُلْتَ بِبَيِّنَةٍ اَوْ لَاَفْعَلَنَّ بِكَ وَلَاَفْعَلَنَّ ـ فَقَالَ لِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا اَصْغَرُ الْقَوْمِ ـ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَكُنْتُ اَنَا اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَحَدَّثْتُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ ـ(اخرجه البخاری فی البیوع)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا۔ جس میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے۔ اسی دوران حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گھبرائے ہوئے ہمارے پاس آئے۔ ہم نے دریافت کیا: آپ کو کیا ہوا ہے' تو وہ بولے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی کام کے لیے بلوایا۔ جب میں ان کے ہاں آیا' تو میں نے تین مرتبہ اندر

آنے کی اجازت مانگی۔ جب مجھے اجازت نہیں ملی تو میں واپس آ گیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے' تو وہ واپس چلا جائے۔''

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا۔

تم نے جو بات بیان کی ہے یا تو اس کا کوئی ثبوت لے کر آؤ' ورنہ پھر میں تمہیں سخت سزا دوں گا۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: آپ کے ساتھ اٹھ کر وہ شخص جائے گا' جو حاضرین میں سب سے کم سن ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں چونکہ وہاں سب سے کم سن تھا' تو میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اور انہیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص (کسی کے ہاں اندر آنے کی) تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے' تو اسے واپس چلے جانا چاہیے۔''

۷۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِیْ حَسَنٍ الْمَازِنِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ .قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يَرْوِيَانِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى .

(اخرجه البخاری فی الزکوٰة)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی۔ پانچ اوقیہ سے کم (چاندی میں) زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی''۔

سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار اور یحییٰ بن سعید نے یہ روایت عمرو بن یحییٰ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

۷۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ .

(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص پر لازم ہے۔''

۷۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِی الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ: اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ فَسَاَلْتُهُ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی

الْإِزَارِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ هَلُمَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلٰى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ، لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا ۔(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔ میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے سوال کیا۔ کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تہبند کے بارے میں کوئی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندۂ مومن کا تہبند اس کی نصف پنڈلی تک ہوتا ہے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' جو اس نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان ہو۔ لیکن جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکائے گا۔''

۷۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْأَعْشَى عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُمْ، وَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

(اخرجه البیهقی فی شعب الایمان)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تین بہنیں ہوں، یا دو بیٹیاں ہوں' یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور (ان کی ذمہ داری اٹھانے کے حوالے سے) صبر سے کام لے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔''

۷۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَأَبُوْ عُمَيْرٍ: الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا مِنْ أَبِيْ طُوَالَةَ يُحَدِّثُ عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقُوْلَ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ فِي الدُّنْيَا أَنْ تُنْكِرَهُ، فَإِذَا لَقَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدَهُ حُجَّتَهُ الْقَالَ يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ وَخِفْتُ النَّاسَ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندے سے سوال کرے گا اور فرمائے گا تمہیں کس بات نے روک لیا تھا کہ جب تم نے دنیا میں منکر چیز کو دیکھا تو تم نے اس کا انکار کیوں نہیں کیا؟ پھر اللہ تعالیٰ بندے کو اس کی دلیل کی تلقین کرے گا' تو وہ بندہ عرض کرے گا۔ اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے امید رکھی اور میں لوگوں سے خوفزدہ ہو گیا۔''

۷۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ سَرْحِ الْعَامِرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ مَا یُخْرِجُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ نَبَاتِ الْاَرْضِ وَزَهْرَةِ الدُّنْیَا ۔ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ یَاْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔ قَالَ: فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنَّهُ یُنْزَلُ عَلَیْهِ – وَکَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْهِ غَشِیَهُ بُهْرٌ اَوْ عَرَقٌ – فَلَمَّا سُرِّیَ عَنْهُ قَالَ: اَیْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: هَا اَنَا ذَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اُرِدْ اِلَّا خَیْرًا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْخَیْرَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِالْخَیْرِ، اِنَّ الْخَیْرَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِالْخَیْرِ، اِنَّ الْخَیْرَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِالْخَیْرِ، وَلٰکِنَّ الدُّنْیَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَّکُلُّ مَا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا اٰکِلَةَ الْخَضِرِ تَاْکُلُ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَثَلَطَتْ اَوْ بَالَتْ، ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ ثُمَّ اَفَاضَتْ فَاجْتَرَّتْ، مَنْ اَخَذَ مَالاً بِحَقِّهٖ بُوْرِکَ لَهٗ فِیْهِ، وَمَنْ اَخَذَ مَالاً بِغَیْرِ حَقِّهٖ لَمْ یُبَارَکْ لَهٗ فِیْهِ، وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ، وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ۔ قَالَ سُفْیَانُ: کَثِیْرًا مَا کَانَ الْاَعْمَشُ یَسْتَعِیْدُنِیْ هٰذَا الْحَدِیْثَ کُلَّمَا جِئْتُهٗ ۔(اخرجه البخاری فی الجمعة)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ اس بات کا ہے' اللہ تعالیٰ تمہارے لیے زمین کے نباتات اود دنیاوی آرائش وزیبائش کو ظاہر کردے گا۔''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا بھلائی برائی کو لے کر آئے گی؟ انہوں نے تین مرتبہ یہ بات عرض کی' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، یہاں تک کہ ہمیں یہ محسوس ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہورہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سانس پھول جاتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آجاتا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں یہاں ہوں۔ میں نے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بھلائی صرف بھلائی کو لے کر آتی ہے۔ بے شک بھلائی صرف بھلائی ہی کو لے کر آتی ہے۔ بے شک بھلائی صرف بھلائی ہی کو لے کر آتی ہے۔ تاہم دنیا سرسبز اور میٹھی ہے موسم بہار جو کچھ اگاتا ہے اس کے نتیجے میں کچھ جانور زیادہ کھانے کی وجہ سے مرجاتے ہیں اور کچھ موت کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ تاہم سبزہ کھانے والے کا حکم مختلف ہے کیونکہ وہ اسے کھاتا ہے' تو اسکے پہلو پھول جاتے ہیں۔ وہ دھوپ میں آتا ہے وہاں لید کرتا ہے پیشاب کرتا ہے' پھر واپس جاتا ہے' پھر کھاتا ہے' پھر روانہ ہوتا ہے اور جگالی کرتا ہے' تو جو شخص مال کو اس کے حق کے ہمراہ حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس مال میں برکت رکھی جاتی ہے۔ اور جو شخص مال کو ناحق طور پر حاصل کرتا ہے اس کے لیے اس مال میں برکت نہیں رکھی جاتی۔ اور اس کی مثال اس شخص کی مانند ہوتی ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ

نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔‘‘

سفیان کہتے ہیں۔ میں جب کبھی اعمش کے پاس گیا انہوں نے مجھ سے بار بار یہی روایت سنانے کی فرمائش کی۔

۷۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ جَاءَ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَجَاءَ اِلَيْهِ الْاَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَاَبٰى اَنْ يَّجْلِسَ حَتّٰى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ اَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهٗ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ كَادَ هٰؤُلَاءِ اَنْ يَّفْعَلُوْا بِكَ . فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: مَا كُنْتُ لَاَدَعَهُمَا لِشَيْءٍ بَعْدَ شَيْءٍ رَاَيْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ رَجُلٌ وَّهُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ . ثُمَّ حَثَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَاَلْقَى النَّاسُ ثِيَابًا فَاَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ، فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰى جَاءَ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ . قَالَ: لَا . قَالَ: فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ . ثُمَّ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَاَلْقَوْا ثِيَابًا فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰى جَاءَ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ . ثُمَّ حَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَلْقَوْا ثِيَابًا فَطَرَحَ الرَّجُلُ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَصَاحَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: خُذْهُ . فَاَخَذَهٗ ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا جَاءَ تِلْكَ الْجُمُعَةَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ، فَاَلْقَوْا ثِيَابًا فَاَعْطَيْتُهٗ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ، فَلَمَّا جَاءَتْ هٰذِهِ الْجُمُعَةُ اَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَاَلْقٰى اَحَدَ ثَوْبَيْهِ . قَالَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ: لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَلَا غِنٰى بِهٰذَا عَنْ ثَوْبَيْهِ .(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❀❀ عیاض بن عبداللہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ تشریف لائے۔ مروان اس وقت جمعہ کے دن کا خطبہ دے رہا تھا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ دو رکعات ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے سپاہی ان کے پاس آئے تا کہ انہیں زبردستی بٹھا دیں' تو انہوں نے بیٹھنے سے انکار کر دیا اور دو رکعات ادا کیں جب انہوں نے نماز مکمل کی' تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے کہا: اے حضرت ابوسعید قریب تھا کہ یہ لوگ آپ سے کوئی ناروا سلوک کرتے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بولے: میں نے ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جو کچھ دیکھا ہے اس کے بعد میں کسی اور وجہ سے ان دونوں رکعات کو ترک نہیں کروں گا۔ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یاد ہے۔

ایک شخص آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ وہ شخص اس وقت عام سی حالت میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم دو رکعات ادا کر لو۔''

پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی تو لوگوں نے اپنے کپڑے صدقہ کیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو ان کپڑوں میں سے دو کپڑے عطا کیے۔ جب اگلا جمعہ آیا' تو ایک شخص آیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے دو رکعات ادا کر لی ہیں؟ اس نے عرض کی ''جی نہیں'' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دو رکعات ادا کرلو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی' تو لوگوں نے اپنے کپڑے دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو ان میں سے دو کپڑے دے دیئے جب اس سے اگلا جمعہ آیا' تو ایک شخص آیا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے دو رکعات ادا کر لی ہیں؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم دو رکعات ادا کرلو'' پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے اپنے کپڑے پیش کیے تو اس شخص نے بھی اپنے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا وہاں رکھ دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں اسے پکارا اور فرمایا: تم اسے حاصل کرلو۔ اس نے اسے لے لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس شخص کو دیکھو۔ یہ اس دن برے حال میں جمعے کے دن آیا تھا۔ میں نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے اپنے کپڑے پیش کیے تو میں نے اس میں سے دو کپڑے اسے دے دیئے۔ اب جب یہ اس جمعے آیا ہے' تو میں نے لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے' تو اس نے دو میں سے ایک کپڑا دے دیا ہے۔''

سفیان یہ کہا کرتے تھے۔ صدقہ وہ ہوتا ہے' جسے کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے۔ اور وہ شخص اگر کپڑا دے دیتا تو پھر اس کے پاس خوشحالی نہیں رہنی تھی۔

۷۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ اَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: مَا كُنَّا نُخْرِجُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زَكَاةِ الْفِطْرِ اِلَّا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ، اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ -(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ہم صدقۂ فطر میں کھجور کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع دیا کرتے تھے۔

۷۶۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِيْهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِيْهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟ فَيُقَالُ لَهُمْ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِيْهِ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟ فَيُقَالُ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ -(ايضا)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا' جس میں بہت سے لوگ جنگ میں حصہ لیں گے' تو یہ کہا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسے صاحب موجود ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہوں؟ تو جواب دیا جائے گا۔ جی ہاں' تو ان لوگوں کو فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ جب بہت سے لوگ جنگ میں حصہ لینے کے لیے جائیں گے' تو ان سے دریافت کیا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص موجود ہے' جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں رہا ہو' تو انہیں جواب دیا جائے گا۔ جی ہاں' تو انہیں بھی فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا' جس میں بہت سے لوگ جنگ کرنے کے لیے جائیں گے' تو دریافت کیا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے' جس نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھیوں کو پایا ہو؟ تو جواب دیا جائے گا: جی ہاں' تو انہیں بھی فتح نصیب ہو جائے گی۔''

۷۶۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَالِحٍ السَّمَّانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ وَالدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ مِثْلاً بِمِثْلٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ .فَقُلْتُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرٰى بِهٖ بَاْسًا .فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: قَدْ لَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِيْ عَنْ هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُهٗ اَشَیْءٌ وَّجَدْتَهٗ الفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ اَوْ شَیْءٌ سَمِعْتَهٗ المِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ: مَا وَجَدْتُهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ، وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ -(اخرجه البخاری فی البیوع)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''درہم کے عوض میں درہم اور دینار کے عوض میں دینار کا برابر' برابر لین دین کیا جائے گا۔ اور اس میں کوئی اضافی ادائیگی نہیں ہوگی''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے گزارش کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے ہیں۔ پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بولے: میری حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی تھی۔ میں نے ان سے کہا: آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیے جو آپ کہتے ہیں: کیا آپ نے اس بارے میں اللہ کی کتاب میں کوئی حکم پایا ہے؟ یا پھر نبی اکرم ﷺ کی زبانی اس بارے میں کوئی بات سنی ہے؟ انہوں نے بتایا: میں نے اللہ کی کتاب میں اس بارے میں کوئی حکم نہیں پایا ہے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی بھی کوئی بات نہیں سنی۔ آپ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں تاہم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''سود، ادھار میں ہوتا ہے۔''

۷۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بِحَدِيْثِ الصَّرْفِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ عَنْهُ

وَاَنَا حَاضِرٌ . قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَحْفَظُ شَيْئًا فِيهِ اِلَّا اَنَّهٗ نَحْوٌ مِمَّا يُحَدِّثُ النَّاسُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ مِثْلًا بِمِثْلٍ .(ايضا)

❁ ضمرہ بن سعید مزنی بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیع صرف کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نقل کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور انہوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: میں اس وقت وہاں موجود تھا۔

سفیان کہتے ہیں: اس بارے میں مجھے صرف یہی بات یاد ہے' یہ اسی کی مانند حدیث تھی۔ جو لوگوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

''سونے کے عوض میں سونے کا لین دین برابر ہوگا اور چاندی کے عوض میں چاندی کا لین دین برابر ہوگا''۔

۷۶۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اَوْقَفْتُ جَارِيَةً لِي اَبِيعُهَا فِي سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعٍ فَجَائَنِي رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ: يَا اَبَا سَعِيدٍ مَا هٰذِهِ الْجَارِيَةُ؟ قُلْتُ: جَارِيَةٌ لِي اَبِيعُهَا قَالَ فَلَعَلَّكَ اَنْ تَبِيعَهَا وَفِي بَطْنِهَا مِنْكَ سَخْلَةٌ . قُلْتُ: اِنِّي كُنْتُ اَعْزِلُ عَنْهَا . قَالَ: فَاِنَّ تِلْكَ الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرٰى . فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ . فَقَالَ: كَذَبَتْ يَهُودُ، وَلَا عَلَيْكُمْ اَلَّا تَفْعَلُوا .

(اخرجه ابن ابى شيبه)

❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی ایک کنیز کو لا کر بنوقینقاع کے بازار میں کھڑا ہوا۔ تا کہ میں اس کنیز کو فروخت کر دوں۔ ایک یہودی میرے پاس آیا اور بولا: اے ابوسعید خدری! یہ لڑکی یہاں کس لیے ہے؟ میں نے جواب دیا: یہ میری کنیز ہے میں اسے فروخت کرنا چاہتا ہوں' تو وہ بولا: شاید تم اسے ایسی حالت میں فروخت کر رہے ہو کہ جب اس کے پیٹ میں تمہاری اولاد موجود ہے' تو میں نے کہا: میں' تو اس سے عزل کیا کرتا تھا' تو وہ بولا: یہ زندہ درگور کرنے کی چھوٹی قسم ہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہودیوں نے غلط کہا ہے' تاہم اگر تم ایسا نہ کرو' تو تم پر کوئی حرج بھی نہیں ہوگا''۔

۷۶۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: اَنَّ الْعَزْلَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَلِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ . وَلَمْ يَقُلْ: فَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ: فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا .(اخرجه مسلم فى النكاح)

❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عزل کا تذکرہ کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کوئی ایسا کیوں کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا۔ کہ کوئی شخص ایسا نہ کرے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا)

''جس بھی جان نے پیدا ہونا ہوا س کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے (یا اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کر دینا ہے)۔''

۷۶۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ اَبِى الْوَدَّاكِ: جَبْرِ بْنِ نَوْفٍ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ۔(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

۷۶۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِى نَضْرَةَ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، اَوْلَاهُمَا بِالْحَقِّ الَّتِى تَغْلِبُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ مَرَقَتْ مِنْهُمْ مَارِقَةٌ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ۔(اخرجه مسلم فى الزكوٰة)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمانوں کے دو بڑے گروہ آپس میں جنگ نہیں کریں گے اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور ان میں حق کے زیادہ قریب وہ ہوگا' جو غالب آجائے گا۔ ابھی وہ لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ ان میں سے ایک گروہ نکل جائے گا اور وہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے' جس طرح تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے''۔

۷۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِى قَزَعَةُ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِى هٰذَا وَمَسْجِدِ اِيلِيَا ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ۔ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَنَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ ۔

(اخرجه البخاری فی جزاء الصید)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سفر صرف تین مساجد کی طرف کیا جاسکتا ہے۔ مسجد الحرام، میری یہ مسجد اور مسجد ایلیاء (یعنی بیت المقدس)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

عورت اگر تین دن سے زیادہ کا سفر کرتی ہے' تو اس کے ساتھ کوئی محرم عزیز ہونا چاہیے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن کے روزے رکھنے سے بھی منع کیا ہے۔ عیدالاضحیٰ کا دن اور عیدالفطر کا دن۔

۷۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِى عَتَّابُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ حَبَسَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنِ النَّاسِ سَبْعَ

سِنِيْنَ ثُمَّ اَرْسَلَهُ لَاَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بِهٖ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا مُطِرْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ .

(اخرجه الموصلی فی مسنده)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ لوگوں پر سات سال تک بارش نازل نہ کرے اور پھر بارش نازل کر دے تو ان لوگوں میں سے ایک گروہ پھر بھی اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہوئے یہ کہے گا کہ فلاں، فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے۔ اور مجدح ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے''۔

۷۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى مُغَيْرِبَانِ الشَّمْسِ فَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ، فَقَالَ: اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلِوَاؤُهٗ عِنْدَ اسْتِهٖ، اَلَا وَاِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ . وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ ذِيْ سُلْطَانٍ جَائِرٍ . قَالَ: ثُمَّ بَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ وَقَالَ: فَكَمْ رَاَيْنَا مِنْ مُنْكَرٍ فَلَمْ نُنْكِرْهُ: اَلَا وَاِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ: فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ فَهٰذِهٖ بِتِلْكَ، وَمِنْهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ فَهٰذِهٖ بِتِلْكَ، اَلَا وَاِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ مِّنَ النَّارِ، فَمَنْ وَجَدَهٗ مِنْكُمْ وَكَانَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ، وَاِنْ كَانَ جَالِسًا فَلْيَضْطَجِعْ . (ایضا)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے کے قریب تک ہمیں خطبہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم ہونے تک کی ہر بڑی چیز کے بارے میں ہمیں بتا دیا' تو جس شخص کو اس کا علم ہے اسے علم ہے۔ اور جو شخص ناواقف رہا۔ وہ ناواقف ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں تمہیں اپنا نائب مقرر کیا ہے' تا کہ وہ اس بات کو ظاہر کرے کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ خبردار! دنیا سے بچنا اور خواتین کے بارے میں احتیاط کرنا۔ یاد رکھنا! قیامت کے دن ہر غداری کرنے والے کے لیے ایک مخصوص جھنڈا ہو گا' جو اس کی غداری کے حساب سے ہو گا اور یہ جھنڈا اس کی سرین کے پاس ہو گا۔ یاد رکھنا! سب سے افضل جہاد حق بات کہنا ہے (یہاں سفیان نامی راوی بعض اوقات یہ لفظ نقل کرتے ہیں) انصاف کی بات کہنا ہے' ظالم حکمران کے سامنے۔

راوی بیان کرتے ہیں۔ پھر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رونے لگے اور بولے: ہم نے کتنے ہی منکرات دیکھے۔ لیکن ہم نے ان کا انکار نہیں کیا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا)

''خبردار اولادِ آدم کو مختلف طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے ان میں سے کچھ لوگوں کو مومن پیدا کیا جاتا ہے۔ وہ مومن ہونے کے طور پر ہی زندہ رہتے ہیں اور مومن ہونے کے طور پر ہی مرتے ہیں۔ اور کچھ لوگوں کو کافر پیدا کیا جاتا ہے وہ کافر ہونے کے طور پر زندہ رہتے ہیں اور کافر ہونے کے طور پر مرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو مومن ہونے کے طور پر پیدا کیا جاتا ہے وہ مومن ہونے کے طور پر زندہ رہتے ہیں اور کافر ہونے کے طور پر مرتے ہیں۔ کچھ لوگوں کو کافر پیدا کیا جاتا ہے وہ کافر کے طور پر زندہ رہتے ہیں' لیکن مرتے وقت مومن ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں۔ جن کو غصہ جلدی آتا ہے اور ان کا غصہ ختم بھی جلدی ہو جاتا ہے' تو یہ برابر ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں' جنہیں غصہ دیر سے آتا ہے اور ان کا غصہ ختم بھی دیر سے ہوتا ہے۔ یہ بھی برابر ہیں۔ یاد رکھنا غصے ہونا آگ کا ایک انگارہ ہے' تو تم میں سے جو شخص اس کیفیت کو محسوس کرے اگر وہ کھڑا ہوا ہو' تو بیٹھ جائے اگر بیٹھا ہوا ہو' تو لیٹ جائے''۔

۷۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَ هٗ لِلصَّلَاةِ -(اخرجه مسلم فی الحیض)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے' پھر اگر وہ دوبارہ ایسا کرنا چاہے' تو اسے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لینا چاہیے''۔

۷۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنَا جَبْهَتَهٗ الوَاَصْغٰى سَمْعَهٗ، يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ - قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا ؟ قَالَ: قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا -(اخرجه ابوداؤد فی البحث)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نعمتوں سے کیسے لطف اندوز ہو سکتا ہوں؟ جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے صور کو اپنے منہ کے ساتھ لگایا ہوا ہے۔ اس کی پیشانی جھکی ہوئی ہے۔ اور اس نے اپنی سماعت کو متوجہ رکھا ہوا ہے۔ اور وہ اس بات کا انتظار کر رہا ہے' اسے کب حکم ہوگا؟ (کہ وہ صور میں پھونک مار دے)

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔

حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل علی اللّٰہ توکلنا ۔

''ہمارے لیے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے ہم اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرتے ہیں''۔

۷۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى لَيَرَوْنَ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْاُفُقِ، وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَمِنْهُمْ وَاَنْعَمَا ۔(متفق علیه)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(جنت میں) بلند درجات والے لوگ ''علیین'' کے لوگوں کو یوں دیکھیں گے' جس طرح تم افق میں چمکتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو اور ابوبکر و عمر ان میں شامل ہیں۔ اور یہ دونوں بہت اچھے ہیں''۔

۷۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ۔

❀❀ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۷۷۴- قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطٰى مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيْحَةُ عِشْرِيْنَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَاَبْصَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُعْتَكِفًا فَلْيَرْجِعْ اِلٰى مُعْتَكَفِهِ، فَاِنِّیْ اُرِيْتُهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، وَرَاَيْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ صَبِيْحَتِهَا فِیْ مَاءٍ وَطِيْنٍ ۔ فَهَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَاَمْطَرَتْ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا فَوَكَفَ فِیْ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَاِنَّ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ ۔(متفق علیه)

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینے کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے بھی اعتکاف کیا۔ جب بیسویں رات کی صبح ہوئی ہم نے اپنا ساز و سامان منتقل کرنا شروع کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ملاحظہ فرمایا' تو ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جو شخص اعتکاف کرنا چاہتا ہو وہ اپنے اعتکاف کی جگہ پر واپس چلا جائے۔ کیونکہ مجھے یہ رات (یعنی شب قدر) آخری عشرے میں دکھائی گئی ہے۔ میں نے خود کو دیکھا ہے' میں اس رات کی صبح پانی اور مٹی (یعنی کیچڑ) میں سجدہ کر رہا ہوں''۔

(راوی کہتے ہیں) اسی دن بارش ہوگئی۔ مسجد کی چھت (کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی جگہ پر پانی اکٹھا ہوگیا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کا نشان تھا۔

٩٦ - مسند المغيرة بن شعبة (☼)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٧٧٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِي: تَخَلَّفْ يَامُغِيرَةُ وَامْضُوا أَيُّهَا النَّاسُ . قَالَ: فَمَضَى النَّاسُ وَتَخَلَّفْتُ، فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ، فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَهُ فَضَاقَتْ عَلَيْهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهَا مِنْ تَحْتِهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ .

قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي إِسْمَاعِيلُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ فَحَدَّثَ يَوْمًا بِأَحَادِيثِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِمَّا عِنْدَهُ مِنَ الْحَدِيثِ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: وَحَدَّثَنِي عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ ثُمَّ مَضَى فِي حَدِيثِي حَتَّى فَرَغَ مِنْهُ .(اخرجه صحيح ابن حبان)

❁❁ حمزہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے مغیرہ! تم پیچھے رہو۔ اے لوگو! تم لوگ چلتے رہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگ چلتے رہے میں پیچھے رہ گیا۔ نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے' تو میں نے برتن میں سے آپ ﷺ کے لیے پانی انڈیلا۔ آپ ﷺ نے رومی جبہ پہنا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا بازو اس سے نکالنے کی کوشش کی لیکن وہ تنگ تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے نیچے کی طرف سے بازو باہر نکالا۔ اسے دھویا۔ آپ ﷺ نے اپنا چہرۂ مبارک اور دونوں بازوؤں کو دھویا۔ اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر آپ ﷺ نے دونوں موزوں پر بھی مسح کر لیا۔

سفیان کہتے ہیں: اسماعیل بن محمد نامی راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے میں نے یہ روایت زہری کو سنائی تو ایک دن وہ موزوں

(☼) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: مغیرہ بن شعبہ بن ابو عامر بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قیس۔ ان کا تعلق بنو''ثقیف'' سے ہے۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔ بعض روایات کے مطابق ان کی کنیت ''ابوامامہ'' ہے۔ آپ نے غزوۂ خندق کے موقع پر اسلام قبول کیا اور صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ خود ہی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کی کنیت ''ابوعیسیٰ'' تجویز کی تھی۔ تاہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ''ابوعبداللہ'' کی کنیت سے مخاطب کیا تھا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنی ذہانت و فطانت کے اعتبار سے مشہور و معروف ہیں۔ آپ کو جنگ یمامہ اور شام کے تمام معرکوں میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ جنگ قادسیہ اور نہاوند کے علاوہ عراق کے دوسرے بڑے معرکوں میں بھی شریک ہوئے۔

پرمسح کے بارے میں روایات بیان کررہے تھے۔ جب وہ ان روایات کو بیان کرکے فارغ ہوگئے جوان کے پاس تھیں' تو میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: انہوں نے حمزہ بن مغیرہ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے۔ پھرانہوں نے میری نقل کردہ روایت بیان کی اوراسے مکمل بیان کیا۔

۷۷۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ وَيُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ أَيَمْسَحُ أَحَدُنَا عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا أَدْخَلَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ ۔(اخرجه البخاری فی الوضوء)

❀❀ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کوئی شخص موزوں پرمسح کرسکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ جب اس نے (اپنے دونوں پاؤں موزوں میں) اس وقت داخل کیے ہوں جب وہ دونوں پاک (یعنی باوضوحالت میں) ہوں۔

۷۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ ۔ فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ أَلَيْسَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ۔

(اخرجه البخاری فی التهجد)

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ قیام کیا (یعنی بکثرت نوافل ادا کیا) کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں ورم آلود رہنے لگے' تو عرض کی گئی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت نہیں کردی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:

''کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں۔''

۷۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا طُعْمَةُ بْنُ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ بَيَانٍ التَّغْلِبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيرَ ۔(اخرجه ابوداؤد)

❀❀ عروہ بن مغیرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

جو شخص شراب فروخت کرتا ہے وہ گویا خنزیروں کا گوشت (یعنی اسے کھانے کو جائز سمجھتا ہے)

۷۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدِ ابْنُ أَبْجَرَ جَمِيعًا سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مُوسٰى سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: أَيْ رَبِّ أَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَدْنٰى مَنْزِلَةً؟ فَقَالَ: رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ كَيْفَ أَدْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوا مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ، قَالَ فَيُقَالُ

لَهُ: اَتَرْضَى اَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا ؟ قَالَ فَيَقُولُ: نَعَمْ اَىْ رَبِّ قَدْ رَضِيتُ . قَالَ فَيُقَالُ لَهُ: فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ . قَالَ فَيَقُولُ: رَضِيتُ اَىْ رَبِّ . فَيُقَالُ لَهُ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشْرَةَ اَمْثَالِهِ مَعَهُ . فَيَقُولُ: رَضِيتُ اَىْ رَبِّ . قَالَ فَيُقَالُ لَهُ: فَاِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ . قَالَ فَقَالَ مُوسَى: اَىْ رَبِّ فَاَىُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَرْفَعُ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: اِيَّاهَا اَرَدْتَ وَسَاُحَدِّثُكَ عَنْهُمْ، اِنِّىْ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِى وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا فَلَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ . قَالَ: مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِىَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ) الْاٰيَةَ .

(اخرجه مسلم فی الایمان)

❁❁ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے منبر تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات بیان کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا۔ انہوں نے عرض کی۔

''اے میرے پروردگار! جنت میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے کم مرتبے کا شخص کون ہوگا؟

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وہ ایک ایسا شخص ہوگا' جو اس کے بعد آئے گا' جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو چکے ہوں گے' تو اسے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ حالانکہ اہل جنت اپنی' اپنی جگہ پر پہنچ چکے ہوں گے۔ اور انہوں نے اپنی مخصوص جائے قیام پر پڑاؤ کر لیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہیں (جنت میں) اتنی جگہ مل جائے' جو دنیا میں کسی بادشاہ کے پاس ہوتی تھی؟''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

''وہ شخص عرض کرے گا۔ اے میرے پروردگار! جی ہاں! میں اس سے راضی ہوں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اس سے کہا جائے گا: تمہیں یہ اور اس کی مانند (مزید) اور اس کی مانند (مزید) اور اس کی مانند (مزید) اور اس کی مانند (مزید) جگہ ملتی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ شخص عرض کرے گا۔

اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' تو اس شخص سے کہا جائے گا۔ ''تمہیں یہ بھی ملتی ہے اور اس کے ساتھ اس کی دس گنا (مزید جگہ بھی) ملتی ہے' تو وہ عرض کرے گا۔ ''اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

''اس سے کہا جائے گا۔ اس کے ساتھ تمہیں وہ سب کچھ ملے گا' جس کی تمہارے نفس کو خواہش ہے اور جس سے تمہاری آنکھوں کو لذت حاصل ہوتی ہے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔

''اے پروردگار! جنت میں سب سے بلند ترین مرتبہ کس کا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں تمہیں ان لوگوں کے بارے میں بتاتا ہوں۔

''میں نے اپنے دست قدرت کے ذریعے ان کی کرامت کا پودا لگایا ہے اور میں نے اس پر مہر لگادی ہے' تو کسی آنکھ نے اسے دیکھا نہیں' کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں اُس کا خیال تک نہیں آیا ہو گا۔''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس کی تائید موجود ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے؟''

۷۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ اَبِي لُبَابَةَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اِلَى الْمُغِيرَةِ: اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِذَا قَضَى صَلَاتَهُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .

(اخرجه البخاری فی الایمان)

❁❁ وراد جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سیکرٹری ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث لکھ کر بھجوائیں جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو' تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں جوابی خط میں لکھا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا۔ جب آپ ﷺ نماز مکمل کر لیتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ تیری مرضی کے مقابلے میں کسی کوشش کرنے والے کی کوشش (یا کسی صاحب حیثیت شخص کا مال و مرتبہ) اس کے کسی کام نہیں آسکتا۔''

۷۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْعَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمْ يَتَوَكَّلْ مَنِ اسْتَرْقٰى وَاكْتَوٰى

(اخرجه البیهقی فی شعب الایمان)

❁❁ عقار بن مغیرہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جو شخص دم، جھاڑ کرتا ہے یا داغ لگواتا ہے۔ وہ توکل نہیں کرتا۔''

۷۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ: مَا سَاَلَ اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَاَلْتُهُ قَالَ: وَمَا مَسْاَلَتُكَ عَنْهُ، اِنَّكَ لَنْ تُدْرِكَهُ ۔(اخرجه البخاری فی الفتن)

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں کسی نے اتنے سوالات نہیں کیے جتنے میں نے کیے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہیں اس کے بارے میں دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ تم اس تک نہیں پہنچ سکو گے (یا تم اس کا زمانہ نہیں پاؤ گے)۔''

۹۷ - مسند أبي موسى الأشعري

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَاُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحَّى رَجُلٌ لَمْ يَاْكُلْ، فَدَعَاهُ اَبُوْ مُوْسَى فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُهُ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ ۔ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهُ ۔

(اخرجه البخاری فی فرض الخمس)

❀❀ زہدم جرمی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ وہاں مرغی کا گوشت لایا گیا تو ایک شخص پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے کھانے میں حصہ نہیں لیا' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اسے دعوت دی تو وہ بولا: میں نے اسے گندگی کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس لیے میں اسے گندا سمجھتا ہوں۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَاُتِيَ بِذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ احْمِلْنَا ۔ فَحَلَفَ اَنْ لَّايَحْمِلَنَا ثُمَّ اُتِيَ بِذَوْدٍ اُخْرٰى فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ احْمِلْنَا ۔ فَحَمَلَنَا فَلَمَّا اَدْبَرْنَا قُلْنَا: مَاذَا صَنَعْنَا تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهُ ۔ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا [illegible] اَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِي ۔ (ایضا)

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] سے سواری کا جانور مانگیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفید کوہان والے کچھ اونٹ پیش کیے گئے تھے۔ ہم نے عرض [illegible] اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمیں سواری کے لیے دیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قسم اٹھائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سواری کے لیے جانور نہیں دیں [illegible] پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ اور اونٹ پیش کیے گئے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری سواری کے لیے دیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سواری کے لیے دے دیئے' جب ہم وہاں سے واپس آئے' تو ہم نے سوچا۔ یہ ہم نے کیا' کیا

ہے؟ ہم نے نبی اکرم ﷺ کی توجہ آپ ﷺ کی قسم کی طرف مبذول نہیں کروائی پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے اس بات کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں جب بھی قسم اٹھاؤں گا اور پھر اس کے برعکس کام کو اس سے بہتر سمجھوں گا' تو وہ کام کروں گا' جو زیادہ بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردوں گا''۔

۷۸۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ شُعْبَةُ - وَكَانَ ثِقَةً - قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِىْ مُوْسٰى فِىْ دَارِهٖ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِهٖ فَدَعَا بَنِيهِ فَقَالَ: يَابَنِيَّ تَعَالَوْا حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِىْ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ .

(اخرجه البيهقي في الفتن)

❁❁ شعبہ کہتے ہیں: میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر کی پشت کی طرف کے کمرے میں موجود تھا۔ انہوں نے اپنے بچوں کو بلوایا اور بولے: اے میرے بچو! آگے آؤ تاکہ میں تمہیں وہ حدیث سناؤں جو میں نے اپنے والد کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک گردن (یعنی غلام یا کنیز) کو آزاد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس (غلام یا کنیز) کے ہر ایک عضو کے عوض میں اس (آزاد کرنے والے کے) ہر ایک عضو کو جہنم سے آزاد کردے گا''۔

۷۸۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الشَّعْبِيِّ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ: يَااَبَا عَمْرٍو اِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا بِخُرَاسَانَ يَقُوْلُوْنَ اِذَا اَعْتَقَ الرَّجُلُ اَمَتَهٗ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهٗ . قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِىْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ كَانَ مُؤْمِنًا قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اٰمَنَ بِالنَّبِيِّ فَلَهٗ اَجْرَانِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهٗ جَارِيَةٌ فَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، وَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ اَدَبَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ، وَعَبْدٌ اَطَاعَ اللّٰهَ وَاَدّٰى حَقَّ سَيِّدِهٖ فَلَهٗ اَجْرَانِ . خُذْهَا بِغَيْرِ شَىْءٍ فَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِىْ اَدْنٰى مِنْهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ .(اخرجه البخاري في العلم)

❁❁ صالح بن حي کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ایک شخص امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ میں اس وقت ان کے پاس موجود تھا۔ وہ بولا: اے ابوعمرو! خراسان میں ہمارے ہاں کچھ ایسے لوگ ہیں' جو اس بات کے قائل ہیں' اگر کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کرنے کے بعد پھر اس سے شادی کرلے' تو وہ اپنے قربانی کے جانور پر سوار ہونے والے شخص کی مانند ہے' تو امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا:

حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''تین لوگوں کو دگنا اجر ملے گا۔ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے بھی مومن تھا اور پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لے آیا' تو اسے دگنا اجر ملے گا۔ ایک وہ شخص جس کی کوئی کنیز وہ اس کی تعلیم و تربیت کرے اور اچھی تعلیم و تربیت کرے' پھر وہ اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے۔ اور ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے احکام کی بھی فرمانبرداری کرے اور اپنے آقا کے حق کو بھی ادا کرے تو اسے دگنا اجر ملے گا۔''

(امام شعبی نے فرمایا): تم کسی معاوضے کے بغیر اسے حاصل کر لو۔ حالانکہ پہلے کوئی شخص اس سے کم مضمون والی روایت کے لیے مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتا تھا۔

۷۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِىْ يُعْطِى مَا اُمِرَ بِهٖ مُؤْتَجِرًا اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ -(اخرجه البخاري فى الزكوٰة)

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ امانت دار خزانچی جو اجر کی امید رکھتے ہوئے وہ چیز (اللہ کی راہ میں کسی کو) دیتا ہے۔ جس کا اسے حکم دیا گیا ہے' تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک شمار ہوگا۔''

۷۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ الْعَطَّارِ اِنْ لَمْ يُحْذِكَ مِنْ عِطْرِهٖ عَلِقَ بِكَ مِنْ رِيْحِهٖ، وَمَثَلُ الْجَلِيْسِ السُّوْءِ كَمَثَلِ الْقَيْنِ اِنْ لَمْ يَحْرِقْكَ بِشَرَرِهٖ عَلِقَ بِكَ مِنْ رِيْحِهٖ .

(اخرجه البخاري فى البيوع)

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اچھے ہم نشین کی مثال عطار کی مانند ہے اگر وہ تمہیں اپنا عطر نہیں بھی دے گا' تو اس کی خوشبو تم تک پہنچے گی۔ اور برے ہمنشین کی مثال لوہار کی مانند ہے اگر وہ اپنے شراروں کے ذریعے تمہیں نہیں جلائے گا' تو بھی اس کی بدبو تم تک پہنچے گی''۔

۷۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اشْفَعُوْا اِلَىَّ فَلْتُؤْجَرُوْا، وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَاءَ -(اخرجه البخاري فى الزكوٰة)

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے سفارش کیا کرو۔ تمہیں اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو چاہے فیصلہ دے دیتا ہے''۔

۷۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ۔

(اخرجه البخاری فی الصلوٰة)

❁❁ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی حیثیت رکھتا ہے' جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے''۔

۷۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ فَلْيَرْجِعْ ۔(اخرجه البخاری فی البیوع)

❁❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''جب کوئی شخص (کسی گھر میں داخل ہونے کے لیے) تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے' تو وہ واپس چلا جائے۔''

۷۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: لَيْسَ اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَسْمَعُهٗ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَدْعُوْنَ لَهٗ نِدًّا ثُمَّ هُوَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَافِيْهِمْ ۔ قَالَ الْاَعْمَشُ فَقِيْلَ لَهٗ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَكْذِبْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔(اخرجه البخاری فی الادب)

❁❁ سعید بن جبیر فرماتے تے ہیں: تکلیف دہ بات کو سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ لوگ اس کے شریک کو پکارتے ہیں' لیکن وہ پھر بھی ان لوگوں کو رزق دیتا ہے۔ انہیں عافیت فراہم کرتا ہے۔

اعمش کہتے ہیں: سعید بن جبیر سے کہا گیا: اے ابوعبداللہ! آپ نے یہ روایت کس سے سنی ہے؟ تو وہ بولے: میں غلط بیانی نہیں کروں گا' ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۹۸ - مسند جندب بن عبداللّٰہ البجلی

حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ - وَهُوَ يَتَفَلّٰى فِي الشَّمْسِ فِي الشِّتَاءِ - يَقُوْلُ سَمِعْتُ جُنْدُبَ الْبَجَلِيَّ يَقُوْلُ: شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمَ اَنَّ نَاسًا ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ ذَبِيْحَتَهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ ۔(اخرجه البخاری فی العیدین)

❀❀ سفیان بیان کرتے ہیں۔ اسود بن قیس سردیوں کے موسم میں دھوپ میں بیٹھے ہوئے اپنی جوئیں نکال رہے تھے۔ انہوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت جندب بجلی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں عید کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے نماز سے پہلے جانور ذبح کرلیا تھا وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے پہلے ذبح نہیں کیا تھا۔ اب وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرلے۔''

۷۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيَّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ فَنُكِبَتْ اُصْبُعُهُ فَقَالَ: هَلْ اَنْتِ اِلَّا اُصْبُعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ ۔(اخرجه البخاری فی الجهاد)

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں غار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی مبارک زخمی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شعر پڑھا۔

''تم صرف ایک انگلی ہو' جو خون آلود ہوئی ہو اور تمہیں اللہ کی راہ میں اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔''

۷۹۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ قَالَ: اَبْطَاَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَحْيِ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ ۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى)(اخرجه البخاری فی التهجد)

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جبرائیل علیہ السلام کچھ عرصے تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وحی لے کر حاضر نہیں ہوئے' تو مشرکین یہ کہنے لگے: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! کو چھوڑ دیا گیا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

نازل کی:

''چاشت کے وقت کی قسم ہے اور رات کی قسم ہے جب وہ چھا جائے۔ تمہارے پروردگار نے نہ تو تمہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ تم سے ناراض ہوا ہے۔''

۷۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَرْبٍ الصَّدُوقُ الْاَمِينُ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ اَحَدٍ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ سَمِعْتُ جُنْدُبًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ، وَمَنْ يُّرَاءِ يُرَاءِ اللّٰهُ بِهِ -(اخرجه البخاری فی الرقاق)

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مشہور ہونا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مشہور کروا دیتا ہے اور جو شخص دکھاوا ظاہر کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا دکھاوا ظاہر کر دیتا ہے۔''

۷۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْبَجَلِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَذُكِرَ فِيهِ شَيْءٌ اٰخَرُ -(ایضًا)

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا''۔

سفیان کہتے ہیں۔ اس روایت میں ایک اور چیز کا بھی ذکر ہے۔

۷۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الصُّنَابِحِيَّ الْاَحْمُسِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلَا اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ، فَلَا تَقْتَتِلُنَّ بَعْدِي ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: الصُّنَابِحِيُّ هُوَ اَبُو الْاَعْسَرِ وَلَمْ يَقُلْهُ لَنَا سُفْيَانُ فَعَلِمْنَاهُ مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ -(اخرجه موصلی فی مسند)

❀❀ حضرت صنابحی احمسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خبردار! میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں دوسری امتوں کے سامنے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا، تو تم میرے بعد آپس میں لڑائی جھگڑا (یا مذہبی اختلافات) شروع نہ کر دینا''۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: صنابحی نامی یہ راوی ان کی کنیت ابواعسر ہے یہ بات ہمیں سفیان نے نہیں بتائی ہے ہمیں یہ دوسرے حوالے سے پتہ چلی ہے۔

۹۹ - مسند الصعب بن جثامة (؏)

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۷۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَسُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ مِنْهُمْ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرٌو حَدَّثَنَاهُ اَوَّلاً عَنِ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ فِيهِ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ. فَلَمَّا جَائَنَا الزُّهْرِيُّ تَفَقَّدْتُهُ فَلَمْ يَقُلْ اِلَّا هُمْ مِنْهُمْ -(اخرجه مسلم فی الجهاد)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی علاقے کے رہنے والے مشرکین کے بارے میں دریافت کیا گیا: جن پر رات کے وقت حملہ کیا جاتا ہے' اور اس میں ان کی خواتین اور بچے مارے جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ لوگ ان کا حصہ ہیں۔''

سفیان کہتے ہیں۔ عمرو نامی راوی نے پہلے یہ روایت زہری کے حوالے سے سنائی تھی۔ اور اس میں یہ الفاظ نقل کیے تھے۔

''وہ اپنے آباؤ اجداد میں سے ہیں۔''

لیکن جب ہمارے پاس زہری تشریف لائے' تو یہ الفاظ میں نے ان سے نہیں سنے۔ انہوں نے صرف یہی الفاظ بیان کیے۔

''وہ ان کا حصہ ہیں۔''

۸۰۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا

(؏) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب یہ ہے: صعب بن جثامہ بن کیف بن ربیعہ بن عبداللہ بن یعمر شداخ بن عوف۔ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام زینب بنت حرب تھا جو ابوسفیان کی بہن تھیں حضرت صعب رضی اللہ عنہ کے والد نے قریش کے ساتھ دوستی کی تھی۔ حضرت صعب رضی اللہ عنہ نے ودان کے مقام پر رہائش اختیار کی تھی۔ ان کا انتقال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خلافت میں ہوا تھا۔ تاہم بعض حضرات کے بیان کے مطابق ان کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ہوا تھا۔

حِمَی اِلَّا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۔(اخرجه البخاری فی الجهاد)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ حضرت صعب بن جثامہ ؓ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''چراگاہ صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہے۔''

۸۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِی الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ: اَهْدَیْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حِمَارِ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَیَّ، فَلَمَّا رَاَی الْکَرَاهِیَةَ فِیْ وَجْهِیْ قَالَ: اِنَّهٗ لَیْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَیْکَ وَلٰکِنَّا حُرُمٌ ۔ قَالَ الْحُمَیْدِیُّ: وَکَانَ سُفْیَانُ رُبَّمَا جَمَعَهُمَا مَرَّةً فِیْ حَدِیْثٍ وَاحِدٍ وَرُبَّمَا فَرَّقَهُمَا وَکَانَ سُفْیَانُ یَقُوْلُ: حِمَارَ وَحْشٍ ثُمَّ صَارَ اِلٰی لَحْمِ حِمَارٍ وَحْشٍ ۔(اخرجه البخاری فی جزاء الصید)

❁❁ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ حضرت صعب بن جثامہ ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت پیش کیا۔ آپ ﷺ اس وقت ''ابواء'' یا شاید ''ودان'' کے مقام پر تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے وہ مجھے واپس کردیا۔ نبی اکرم ﷺ نے جب میرے چہرے پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو ارشاد فرمایا:

''ہم نے یہ تمہیں واپس نہیں کرنا تھا۔ لیکن ہم اس وقت احرام کی حالت میں ہیں۔''

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: سفیان بعض اوقات ان دونوں روایات کو ایک ہی حدیث میں ایک ساتھ جمع کرکے بیان کردیتے تھے اور بعض اوقات انہیں الگ الگ کرکے بیان کرتے تھے اور سفیان پہلے صرف ''نیل گائے'' کے الفاظ نقل کرتے تھے' پھر بعد میں انہوں نے ''نیل گائے کے گوشت'' کے الفاظ نقل کرنا شروع کردیے۔

۹۰۰ - مسند زيد بن أرقم (☼)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَجَعَلَ يَسْتَذْكِرُهُ حَدِيثًا فَقَالَ: كَيْفَ حَدَّثْتَنِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَحْمِ الصَّيْدِ فَذَكَرَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ ۔(اخرجه مسلم فی الحج)

❁❁ طاؤس بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔ ان کی ملاقات حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ایک حدیث یاد کروانا شروع کی۔ اور بولے: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث مجھے کیسے سنائی تھی؟ جو شکار کے گوشت کے بارے میں ہے' تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی۔ جیسی روایت حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۸۰۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُجَيَّةَ الْكِنْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: اُتِيَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ بِالْيَمَنِ فِي ثَلَاثَةِ نَفَرٍ وَقَعُوْا عَلٰى جَارِيَةٍ لَهُمْ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَجَائَتْ بِوَلَدٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِاثْنَيْنِ مِنْهُمْ: اَتَطِيبَانِ بِهِ نَفْسًا لِصَاحِبِكُمَا؟ قَالَا: لَا ۔ ثُمَّ قَالَ لِلْاٰخَرَيْنِ: اَتَطِيبَانِ بِهِ نَفْسًا لِصَاحِبِكُمَا ؟ قَالَا: لَا ۔ ثُمَّ قَالَ لآخَرَيْنِ: اَتَطِيبَانِ بِهِ نَفْسًا لِصَاحِبِكُمَا؟ قَالَا: لَا ۔ فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ اِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ، فَاَيُّكُمْ اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ اَلْزَمْتُهُ الْوَلَدَ وَاَغْرَمْتُهُ ثُلُثَيْ قِيمَةِ الْجَارِيَةِ لِصَاحِبَيْهِ ۔ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: مَا اَعْلَمُ فِيهَا اِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ ۔(اخرجه ابوداؤد فی الطلاق)

❁❁ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ یمن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تین آدمی پیش کیے گئے۔ جنہوں

(☼) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: زید بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک ماعز بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج کے خاندان بنو حارث بن خزرج سے ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوعمر" ہے۔ بعض روایات کے مطابق "ابوعامر" "ابوسعاد' ابوسعید اور ابوانیسہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت ابواسحاق سبیعی' ابن ابی لیلیٰ اور یزید بن حبان نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سترہ غزوات میں شرکت کی ہے۔ غزوۂ اُحد میں کم سن ہونے کی وجہ سے انہیں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ یہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے ان کا انتقال ۶۸ ہجری میں ہوا۔

نے اپنی کنیز کے ساتھ ایک ہی طہر کے دوران صحبت کی تھی اور اس کنیز کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے دو افراد سے کہا۔ کیا تم دونوں اپنے تیسرے ساتھی کے حق میں دستبردار ہونا چاہو گے؟ ان دونوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر دوسرے دو سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اپنے ساتھی کے حق میں دستبردار ہونا چاہو گے؟ ان دونوں نے بھی جواب دیا: جی نہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باقی دو سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اپنے ساتھی کے حق میں دستبردار ہونا چاہو گے؟ ان دونوں نے بھی جواب دیا: جی نہیں' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''تم آپس میں اختلاف رکھنے والے شراکت دار ہو میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کرواتا ہوں۔ جس کے نام قرعہ نکل آیا میں بچے کو اس کے ساتھ لاحق کر دوں گا اور اس شخص کو اپنے باقی دو ساتھیوں کو کنیز کی دو تہائی قیمت تاوان کے طور پر دینا ہو گی۔''

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس بارے میں میری بھی وہی رائے ہے' جو علی نے بیان کی ہے۔''

۸۰٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ذُرَيْحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ -(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۱ - مسند يعلى بن أمية (☼)

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۰۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنبَرِ (وَنَادَوْا يَامَالِكُ)

(اخرجه البخاری فی بداء الخلق)

❁❁ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے:

''اور وہ ندادیں گے: اے مالک!''

۸۰۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكٍ، فَحَمَلْتُ فِيهَا عَلَى بَكْرٍ - وَكَانَ أَوْثَقَ عَمَلِي فِي نَفْسِي - فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ عَلَى يَدِهِ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيهِ، فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيَدَعُهَا فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا قَضْمَ الْفَحْلِ . وَهَدَرَهَا .(اخرجه البخاری فی جزاء الصيد)

❁❁ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں شریک ہوا میں نے اس جنگ میں اللہ کی راہ میں ایک جوان اونٹ دیا تھا جو میرے نزدیک میرا سب سے بہترین عمل تھا۔ میں نے اس شخص کو ملازم رکھا اس کی ایک اور شخص کے ساتھ لڑائی ہوگئی۔ اس نے اس کے ہاتھ پر کاٹا تو دوسرے شخص نے اس کے منہ سے اپنے ہاتھ کو کھینچا تو پہلے شخص کے سامنے کے دانت گر گئے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا وہ اپنے ہاتھ کو تمہارے منہ میں رہنے دیتا؟ تاکہ تم اسے یوں چبا لیتے۔ جس طرح اونٹ چباتا ہے''۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نقصان کو کالعدم قرار دیا۔

(☼) حضرت یعلیٰ بن امیہ بن ابوعبیدہ بن حمام بن حارث کی کنیت ''ابوصفوان'' یا شاید ''ابوخالد'' ہے۔ تاہم آپ یعلی بن منیہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں اور یہ منیہ ان کی والدہ ہیں جو غزوان کی صاحبزادی ہیں اور عقبہ بن غزوان کی بہن ہیں۔ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ نے فتح کے موقع پر اسلام قبول کیا تھا۔ یہ غزوۂ حنین اور غزوۂ تبوک میں شریک رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں یمن کے ایک حصے کا گورنر مقرر کیا تھا۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے صنعاء کا والی مقرر کیا تھا۔ جنگ جمل کے موقع پر یہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے' لیکن بعد میں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حامیوں میں شامل ہو گئے۔ جنگ صفین کے موقع پر بھی یہ موجود تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادے صفوان کے علاوہ عکرمہ اور مجاہد نے احادیث روایت کی ہیں۔

۸۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ اَجِيرًا لِيَعْلٰى وَلَمْ يُسْنِدْهُ وَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا ضَمَّهُمَا فَاَدْرَجَ فِيْهِ الْاِسْنَادَ فَاِذَا فَصَلَهُمَا جَعَلَ حَدِيْثَ ابْنِ جُرَيْجٍ مُسْنَدًا وَحَدِيْثَ عَمْرٍو مُرْسَلاً ۔(اخرجه ابن ابی شيبه)

❁❁ ایک سند کے ساتھ یہ روایت عطاء نے بیان کی ہے اور انہوں نے اس کی سند بیان نہیں کی۔ سفیان نامی راوی بعض اوقات ان دونوں روایات کو ایک ساتھ ذکر کر دیتے ہیں اور اس کی سند میں ادراج کرتے ہیں' لیکن جب وہ ان دونوں روایات کو الگ سے نقل کرتے ہیں: تو وہ ابن جریج سے منقول روایت کو ''مسند'' روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں: اور عمرو سے منقول روایت کو ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں۔

۸۰۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ مُقَطَّعَةٌ - يَعْنِيْ جُبَّةً - وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَهٰذِهٖ عَلَيَّ ۔ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ؟ قَالَ: كُنْتُ اَغْسِلُ هٰذَا الْخَلُوْقَ وَاَنْزِعُ هٰذِهِ الْمُقَطَّعَةَ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ ۔(اخرجه البخاری فی الحج)

❁❁ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ''جعرانہ'' کے مقام پر موجود تھے۔ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے جبہ پہنا ہوا تھا۔ اور وہ خوشبو میں لتھڑا ہوا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں نے عمرے کا احرام باندھ لیا ہے اور یہ پہنا ہوا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم نے حج کرنا ہوتا' تو تم کیا کرتے ؟''

اس نے عرض کی۔ پھر میں اس خوشبو کو دھو لیتا اور اس قبے کو اتار دیتا (اور اَن سلا لباس پہنتا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو تم نے اپنے حج میں کرنا ہوتا ہے۔ وہی اپنے عمرے میں کرو۔''

۸۰۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: اِنِّيْ اَشْتَهِيْ اَنْ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ - قَالَ - فَبَيْنَا اَنَا بِالْجِعْرَانَةِ اِذْ دَعَانِيْ عُمَرُ فَاَتَيْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى ثَوْبًا، فَكَشَفَ لِيْ عُمَرُ وَجْهَهٗ فَاِذَا هُوَ مُحْمَرٌّ وَّجْهُهٗ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ؟ وَقَدْ كَانَ جَاءَهٗ رَجُلٌ قَبْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا هُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَةٌ فَقَالَ: اِنِّيْ اَحْرَمْتُ وَعَلَيَّ هٰذِهٖ ۔ فَقَالَ السَّائِلُ: هَا اَنَا ذَا ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ ۔ قَالَ: كُنْتُ اَغْسِلُ هٰذَا الْخَلُوْقَ وَاَنْزِعُ هٰذِهِ الْمُقَطَّعَةَ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ ۔(ايضًا)

❁❁ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: میری یہ خواہش ہے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھوں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہوتی ہے۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ہم ''جعرانہ'' کے مقام پر موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا۔ میں ان کے پاس آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس وقت چادر ڈال دی گئی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر مجھے دکھایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ ہو رہا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس سے پہلے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ وہ خوشبو میں لتھڑا ہوا تھا۔ اور اس نے جبہ پہنا ہوا تھا اور اس نے یہ عرض کی تھی: میں نے یہ جبہ پہن کر احرام باندھا ہے (حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اس سائل نے عرض کی۔ میں یہاں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے حج میں کیا کرتے؟ وہ بولا: میں اس خوشبو کو دھو لیتا اور جبے (یعنی سلے ہوئے کپڑے) کو اتار دیتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو تم اپنے حج میں کرتے ہو وہی اپنے عمرے میں کرو۔''

۱۰۲ - مسند أبی بکرة(٭)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۱۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ: اَمْلٰى عَلَيَّ اَبِي كِتَابًا اِلٰى اَخٍ لِي كَانَ عَامِلًا لَا تَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ . فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ اَنْ يَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ .

(اخرجه البخاری فی الاحکام)

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں۔ میرے والد نے مجھے ایک خط املاء کروایا۔ جو انہوں نے میرے بھائی کو لکھا تھا۔ جو کسی علاقے کا گورنر تھا (اس میں یہ تحریر تھا) کہ تم غصے کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ دینا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ثالث کے لیے یہ بات مناسب نہیں ہے' وہ دو آدمیوں کے درمیان اس وقت فیصلہ دے جب وہ غصے کی حالت میں ہو۔''

۸۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ اَبُوْ مُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مَعَهُ اِلٰى جَنْبِهِ وَهُوَ يَلْتَفِتُ اِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَاِلَيْهِ مَرَّةً وَهُوَ يَقُوْلُ: اِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوتے اور یہ ارشاد فرما رہے تھے:

''میرا یہ بیٹا سردار ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔''

(٭) حضرت نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ اپنی کنیت ''ابوبکرہ'' کے حوالے سے زیادہ مشہور ہیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ حارث کے غلام تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ غزوۂ طائف کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔ ان سے ابوعثمان نہدی' احنف بن قیس اور حسن بصری نے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۰۳ - مسند جریر بن عبداللہ البجلی(☼)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيَّ يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ . قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ (مِسْعَرٌ) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ قَالَ: وَإِنِّي لَكُمْ لَنَاصِحٌ .(اخرجه البخاری فی الایمان)

❁❁ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اس بات کی بیعت کی تھی کہ ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی اختیار کروں گا۔

سفیان نامی راوی نے ایک اور سند کے ساتھ اس میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں۔

''میں تم لوگوں کا خیر خواہ ہوں۔''

۸۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .

❁❁ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کی بیعت کی تھی۔

۸۱۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ

(☼) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: جریر بن عبداللہ بن جابر بن مالک بن نصر بن ثعلبہ بن جشم بن عوف بن خزیمہ۔ آپ کی کنیت ''ابوعمرو'' ہے اور بعض حضرات کے بیان کے مطابق ''ابوعبداللہ'' ہے۔ آپ کو قبیلہ بجیلہ کی نسبت کی وجہ سے ''بَجلی'' کہا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا تعلق یمن سے ہے۔ بعض نے کہا ہے۔ یہ قبیلہ نزار کی ایک شاخ ہے۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ یہ بہت وجیہہ وشکیل آدمی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں یہ فرمایا کرتے تھے: یہ اس امت کے حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ یہ اپنی قوم کے سردار تھے' جب یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عزت افزائی فرمائی اور ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار آئے تو اس کی عزت افزائی کیا کرو۔ انہوں نے عراق کی مختلف لڑائیوں میں' جیسے قادسیہ وغیرہ میں' بہت سی نمایاں کارنامے انجام دیئے۔ بعد میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں سکونت اختیار کی' تو جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لے آئے تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ وہاں سے قرقیسیا چلے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے سنِ وفات کے بارے میں دو آراء پائی جاتی ہیں۔ ایک بیان کے مطابق آپ کا انتقال ۵۱ ہجری میں ہوا اور دوسری روایت کے مطابق آپ کا انتقال ۵۴ ہجری میں ہوا۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ اِلَّا عَنْ رِضًا ۔(ایضًا)

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تمہارے پاس آئے' تو وہ مطمئن ہو کر تم سے الگ ہو''۔

۸۱۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَاَيْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَوَضَّأُ مِنْ مِطْهَرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِي يَتَوَضَّأُ مِنْهَا الْعَامَّةُ، ثُمَّ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقِيْلَ لَهُ: اَتَفْعَلُ هٰذَا ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِيْ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْهِ ۔ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ: فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ يُعْجِبُ اَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ، لِاَنَّ اِسْلَامَ جَرِيْرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ ۔(اخرجه البخاری فی الصلوٰة)

❁❁ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کے وضوخانے سے وضو کرتے ہوئے دیکھا؟ جہاں سے عام لوگ بھی وضو کرتے ہیں۔ پھر انہوں نے اپنے موزوں پر مسح کر لیا تو ان سے دریافت کیا گیا: آپ ایسا کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں ایسا کیوں نہ کروں' جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں کو یہ روایت بہت پسند تھی۔ کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

۸۱۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

(متفق علیه)

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر (حاکم کی) اطاعت وفرمانبرداری کرنے، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کی بیعت کی تھی۔

۸۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ؟ فَاِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ لَّا يُغْلَبَ عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا قَبْلَ غُرُوْبِهَا فَلْيَفْعَلْ ۔(ایضًا)

❁❁ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ مہینے کی چودھویں رات میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو؟ بے شک تم اپنے پروردگار کا اسی طرح دیدار کرو گے' جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ تمہیں اسے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آ رہی' تو تم میں سے جس شخص کے لیے یہ ممکن ہو وہ سورج نکلنے سے

پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز کے حوالے سے مغلوب نہ ہو جائے (یعنی انہیں قضا نہ کرے)''

۸۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيَّ يَقُولُ: مَا رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي (ایضاً)

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجھے دیکھتے تھے، تو مجھے دیکھ کر مسکرا دیتے تھے۔

۸۱۹-قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ رَجُلٌ مِّنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ عَلٰى وَجْهِهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ . فَطَلَعَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ .(ایضاً)

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس دروازے میں سے تمہارے سامنے ایک ایسا شخص آئے گا' جو برکت والوں میں سب سے بہتر ہے اور اس کے چہرے پر فرشتے نے ہاتھ پھیرا ہے۔''

تو حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ وہاں سے سامنے آئے۔

۸۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُولُ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلَا تَكْفِينِي هٰذِهِ الْخَلَصَةَ الْيَمَانِيَّةَ . فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي رَجُلٌ لَّا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ . قَالَ: فَضَرَبَ فِي صَدْرِي وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا . قَالَ: فَخَرَجْتُ - قَالَ سُفْيَانُ - فِي اَرْبَعِينَ اَوْ قَالَ خَمْسِينَ رَاكِبًا مِّنْ قَوْمِي فَحَرَّقْتُهَا، ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْاَجْرَبِ اَوْ قَالَ الْاَجْرَدِ، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحْمَسَ خَيْلِهَا وَرِجَالِهَا ثَلَاثًا .(ایضاً)

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم یمن کے (بت کدے) ''خلصہ'' کو تباہ نہیں کرو گے؟'' میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ایک ایسا شخص ہوں۔ جو گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا کی۔

''اے اللہ! اسے جما کے رکھ اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز بنا دے۔''

راوی کہتے ہیں: میں روانہ ہوا۔ سفیان نامی راوی کہتے ہیں: شاید چالیس یا پچاس افراد کے ہمراہ روانہ ہوا جو میری قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ میں نے اس بت خانے کو جلا دیا۔ پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا ہوں۔ جب میں نے اسے خارش زدہ اونٹ کی مانند (بے کار) چھوڑا تھا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احمس قبیلے کے گھڑ سواروں اور پیادہ افراد کے لیے تین مرتبہ دعائے

رحمت کی۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَّا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ ۔(ایضا)

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔''

۸۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اسْتَعْمَلَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى سَرِيَّةٍ فَاَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيدٌ، فَاَقْفَلَهُمْ جَرِيرٌ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: لِمَ اَقْفَلْتَهُمْ ؟ قَالَ جَرِيرٌ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَّا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ ۔ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ۔ (ایضا)

❀❀ نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم کا سپہ سالار مقرر کیا۔ راستے میں انہیں شدید سردی لاحق ہوئی تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ انہیں لے کر واپس آ گئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ انہیں لے کر واپس کیوں آئے ہیں؟ تو حضرت جریر رضی اللہ عنہ بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔''

تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۸۲۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: يُرِيدُ مُعَاوِيَةُ اَنْ يُّرِيَ النَّاسَ اِنَّمَا تَرَكَهُ لِاَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنْ لَّا يَجْتَرِءَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ فَيَقْفُلَ بِغَيْرِ اِذْنِهِ ۔(اخرجه الحميدى)

❀❀ سفیان نامی راوی کہتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے یہ واضح کرنا چاہ رہے تھے۔ کہ انہوں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اس لیے چھوڑ دیا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کر دی ہے ورنہ اور کسی کی اتنی جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اجازت لیے بغیر کسی جنگی مہم سے واپس آ جائے۔

۸۲۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ مُّتَجَبِّبُو النِّمَارِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَؤُا حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ بِقِطْعَةِ ذَهَبٍ - اَوْ قَالَ تِبْرٍ - فَاَلْقَاهَا فَتَتَابَعُوا النَّاسُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ

مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا ۔(اخرجه مسلم فى الزكوٰة)

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ پھٹے پرانے کپڑوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد کی درخواست کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی' تو لوگوں نے عطیات نہیں دیئے اس کا ردعمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک سے ظاہر ہوا پھر انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص لوہے کا ایک ٹکڑا لے کر آیا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو لوگ یکے بعد دیگرے (اس کی دیکھا دیکھی) چیزیں لانے لگے' یہاں تک کہ اس چیز کا ردعمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر محسوس ہوا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی اچھے کام کا آغاز کرتا ہے۔ اور اس پر عمل کیا جاتا ہے' تو اس شخص کو ان تمام لوگوں جتنا اجر ملے گا' جو اس اچھے کام پر عمل کرتے ہیں اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جو شخص کسی برے کام کا آغاز کرتا ہے۔ جس پر عمل کیا جاتا ہے' تو اس شخص کو ان تمام لوگوں جتنا گناہ ہوگا۔ جو اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔''

۸۲۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔(اخرجه ابوداؤد فى الحدود)

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی غلام مفرور ہو کر دشمن کی سرزمین کی طرف چلا جائے' تو اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ ختم ہو جاتا ہے''۔

۸۲۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ حَبِيبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۸۲۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِىْ صَفِيَّةَ اَبِىْ حَمْزَةَ عَنْ زَاذَانَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللَّحْدُ لَنَا، وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا ۔(ايضا)

❁❁ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔

''(قبر بناتے ہوئے) لحد کا طریقہ ہمارے لیے ہے اور شق کا طریقہ دوسروں کے لیے ہے۔''

۱۰٤ - مسند الشريد بن سويد

حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۲۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ: هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: هِيهِ . فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا، ثُمَّ قَالَ: هِيهِ . فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ: هِيهِ . وَاُنْشِدُ بِهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ .(اخرجه مسلم فى الشعر)

❁❁ عمرو بن شرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابوصلت کا کوئی شعر یاد ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سناؤ'' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شعر سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''اور سناؤ'' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اور شعر سنایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہی فرماتے رہے ''اور سناؤ'' یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سو اشعار سنائے۔

۸۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ - اَوْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمٍ كَذٰلِكَ كَانَ يَشُكُّ سُفْيَانُ فِيْهِ - عَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ: اَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدْ اَسْبَلَ اِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْفَعْ اِزَارَكَ . فَقَالَ الرَّجُلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْنَفُ تَصْطَكُّ رُكْبَتَايَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ارْفَعْ اِزَارَكَ، فَكُلُّ خَلْقِ اللّٰهِ حَسَنٌ . فَمَا رُئِيَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ بَعْدُ اِلَّا وَاِزَارُهُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ .(اخرجه الطبرانى فى الكبير)

❁❁ حضرت شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا۔ جس نے اپنے تہبند کو اپنے (ٹخنوں سے نیچے) لٹکایا ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''اپنے تہبند کو اوپر کرو۔''
اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں کچھ لنگڑا ہوں' جس کی وجہ سے میرے گھٹنے اضطراب کا شکار ہو جاتے ہیں' تو اپنے اس عیب پر پردہ رکھنے کے لیے میں اپنے تہبند کو لٹکا کر رکھتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''تم اپنے تہبند کو اوپر رکھو اور اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق خوبصورت ہے۔''
(راوی کہتے ہیں) اس کے بعد اس شخص کو ہمیشہ اس حالت میں دیکھا گیا کہ اس کا تہبند نصف پنڈلی تک ہوتا تھا۔

۱۰۵ - مسند زید بن خالد الجهنی (✿)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَشِبْلٍ قَالُوْا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ. فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ: اَجَلْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَائْذَنْ لِيْ فَلَاَقُلْ. قَالَ: قُلْ. قَالَ: اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا، وَاِنَّهُ زَنٰى بِامْرَاَتِهٖ، فَاُخْبِرْتُ اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَاَلْتُ رِجَالاً مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ، وَاَنَّ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ، وَعَلٰى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ، وَاغْدُ يَااُنَيْسُ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا. قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا. قَالَ سُفْيَانُ: وَاُنَيْسٌ رَجُلٌ مِّنْ اَسْلَمَ. (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

✿✿ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیجئے گا اس کا مخالف فریق کھڑا ہوا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔ اس نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ دیجئے گا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم بولو'' اس نے عرض کی۔ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا۔ اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا۔ مجھے یہ بتایا گیا۔ کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا' تو میں نے اس کے فدیے کے طور پر ایک سو بکریاں اور ایک خادم دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد سے اس بارے میں دریافت

(✿) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمان'' ہے اور بعض حضرات نے ''ابوطلحہ'' نقل کی ہے۔ آپ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ انہیں غزوۂ حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر ان کے قبیلے کا علم ان کے پاس تھا۔ صحابہ کرام میں سے حضرت سائب بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ تابعین میں سے سعید بن مسیب' ابوسلمہ' عروہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۸ ہجری میں ہوا۔ اس وقت ان کی عمر ۸۵ برس تھی۔ تاہم ان کے سن وفات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

کیا' تو انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ میرے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا اور اس کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ ایک سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس کر دیئے جائیں گے تمہارے بیٹے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا۔ اے انیس! تم اس عورت کے پاس جاؤ' اگر وہ اعتراف کر لیتی ہے' تو تم اسے سنگسار کر دینا۔''

حضرت انیس رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس گئے۔ اس عورت نے اعتراف کیا' تو انہوں نے اسے سنگسار کروادیا۔

سفیان کہتے ہیں۔ حضرت انیس رضی اللہ عنہ کا تعلق اسلم قبیلے سے تھا۔

۸۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ وَشِبْلٍ قَالُوْا: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ تَزْنِیْ قَبْلَ اَنْ تُحْصَنَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَاجْلِدُوْهَا، فَاِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوْهَا، فَاِنْ عَادَتْ فَاجْلِدُوْهَا . قَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ: فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ . يَعْنِی الْحَبْلَ مِنَ الشَّعْرِ -(ايضا)

❁❁ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ ﷺ سے ایسی کنیز کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو محصنہ ہونے سے پہلے زناء کا ارتکاب کر لیتی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اگر کسی کی کنیز زناء کا ارتکاب کرے تو تم اسے کوڑے مارو۔ اگر وہ دوبارہ ایسا کرے تو پھر اسے کوڑے مارو۔ اگر وہ پھر ایسا کرے تو پھر کوڑے مارو۔ (راوی کہتے ہیں:) تیسری مرتبہ یا شاید چوتھی مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

پھر تم اسے فروخت کر دو۔ خواہ ایک رسی کے عوض میں فروخت کرو۔''

(امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''ضفیر'' سے مراد بالوں سے بنی ہوئی رسی ہے۔

۸۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: مُطِرَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلاً، فَلَمَّا اَصْبَحُوا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ ؟ قَالَ: مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِیْ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا، فَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَحَمِدَنِیْ عَلٰى سُقْيَایَ فَذٰلِكَ الَّذِیْ اٰمَنَ بِیْ وَكَفَرَ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ الَّذِیْ اٰمَنَ بِالْكَوْكَبِ وَكَفَرَ بِیْ اَوْ كَفَرَ نِعْمَتِیْ . قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا اَوَّلاً عَنْ صَالِحٍ ثُمَّ سَمِعْنَاهُ مِنْ صَالِحٍ -(متفق عليه)

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ایک مرتبہ رات کے وقت بارش ہوگئی۔ اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم جانتے ہو؟ تمہارے پروردگار نے گزشتہ رات کیا ارشاد فرمایا ہے؟ اس نے فرمایا ہے:

''میں جب بھی اپنے بندوں کو کوئی نعمت عطا کرتا ہوں' تو ان میں سے کچھ لوگ کافر ہوتے ہیں' تو وہ کہتے ہیں: ہم پر فلاں، فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے۔ لیکن جو شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے' تو وہ میرے سیراب کرنے کی وجہ سے میری حمد بیان کرتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے' لیکن جو شخص یہ کہتا ہے فلاں، فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش ہوئی ہے' تو وہ ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔ اور میرا انکار کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میری نعمت کا انکار کرتا ہے۔''

سفیان کہتے ہیں: معمر نے یہ روایت پہلے صالح کے حوالے سے ہمیں سنائی تھی۔ پھر ہم نے یہ روایت صالح کی زبانی سن لی۔

٨٣٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ - قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَدْرِیْ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اَمْ لَا - قَالَ: سَبَّ رَجُلٌ دِيكًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ، فَاِنَّهٗ يَدْعُو اِلَى الصَّلَاةِ ۔(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: (یہاں سفیان نامی راوی کہتے ہیں: مجھے یہ نہیں پتہ کہ انہوں نے یہ روایت حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے یا کسی اور کے حوالے سے بیان کی ہے)

وہ بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مرغ کو برا کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرغ کو برا نہ کہو۔ کیونکہ وہ نماز کے لیے بلاتا ہے۔

٨٣٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فَمَاتَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْجَعَ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ ۔ فَنَظَرُوْا فِیْ مَتَاعِهٖ فَوَجَدُوا فِيْهِ خَرَزَاتٍ مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ لَا يَسْوٰى دِرْهَمَيْنِ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ خیبر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے۔ اشجع قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص فوت ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کرو۔''

جب لوگوں نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو انہیں اس کے سامان میں یہودیوں کا ایک ہار ملا جس کی قیمت دو درہم کے برابر بھی نہیں ہوگی۔

٨٣٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ

يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِعَائَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَاِنِ اعْتُرِفَتْ وَاِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ . قَالَ: وَسَاَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ: لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ اَوْ لِلذِّئْبِ . وَسَاَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا السِّقَاءُ وَالْحِذَاءُ تَرِدُ الْمَاءَ، وَتَاْكُلُ الْكَلَا حَتّٰى يَاْتِيَهَا رَبُّهَا .قَالَ سُفْيَانُ فَبَلَغَنِىْ اَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُسْنِدُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: اَلْحَدِيْثُ الَّذِى تُحَدِّثُهُ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِى اللُّقَطَةِ وَضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ . وَكُنْتُ اَكْرَهُهُ لِلرَّاْىِ، فَلِذٰلِكَ لَمْ اَسْاَلْهُ عَنْهُ وَلَوْلَا اَنَّهُ اَسْنَدَهُ مَا سَاَلْتُهُ عَنْ اِسْنَادِهِ .(متفق علیه)

❀❀ یزید مولیٰ منبعث بیان کرتے ہیں۔ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا: جو کہیں گری ہوئی ملتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تم اس کی تھیلی کو اور اس کی تھیلی کے منہ پر باندھنے والی رسی کو پہچان لو۔ پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو۔ اگر اس کا اعتراف کرلیا جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ تم اسے اپنے مال میں شامل کرلو۔''

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ بکری کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ یا تمہیں ملے گی' یا تمہارے کسی بھائی کو ملے گی' یا بھیڑیے کو ملے گی''۔

راوی کہتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ غضبناک ہو گئے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

تمہارا اس کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ اس کا پیٹ اور اس کے پاؤں اس کے ساتھ ہیں۔ وہ خود ہی پانی تک پہنچ جائے گا اور گھاس کھالے گا' یہاں تک کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے گا۔

سفیان کہتے ہیں۔ مجھے یہ بات پتہ چلی ہے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نامی راوی اس روایت کو حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مسند روایت کے طور پر نقل کرتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ان سے کہا: وہ حدیث جسے آپ یزید مولیٰ منبعث کے حوالے سے بیان کرتے ہیں' جو گمشدہ چیز کے، گمشدہ اونٹ یا بکری کے بارے میں ہے' تو کیا وہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

سفیان کہتے ہیں: میں ان کی رائے کی وجہ سے انہیں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس لیے میں نے ان سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا۔ اگر انہوں نے اس کی سند بیان نہ کی ہوتی' تو میں ان سے اس سند کے بارے میں بھی دریافت نہ کرتا۔

۸۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: اَرْسَلَنِىْ اَبُو الْجَهْمِ اَسْاَلُ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِىَّ مَا سَمِعْتَ فِى الَّذِى يَمُرُّ بَيْنَ يَدَىِ الْمُصَلِّى؟ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاَنْ يَمْكُثَ اَحَدُكُمْ اَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَىْ مُصَلِّى . لَا يَدْرِىْ

اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَاعَةً ۔(ایضاً)

❁❁ بسر بن سعید بیان کرتے ہیں: ابوجہم نے مجھے بھیجا تا کہ میں حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کروں۔ کہ آپ نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں کیا حدیث سنی ہے' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کسی ایک شخص کا چالیس تک ٹھہرے رہنا اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے۔''

تاہم یہ پتہ نہیں ہے' اس سے مراد چالیس سال ہیں، چالیس مہینے ہیں' چالیس دن ہیں' یا چالیس گھڑیاں ہیں۔

۸۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهُ فِىْ اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا ۔(ایضاً)

❁ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی غازی کو سامان فراہم کرے یا اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں کا خیال رکھے' تو اس نے بھی گویا جنگ میں حصہ لیا''۔

١٠٦ - مسند قبیصة بن مخارق الهلالی

حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٨٣٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ رِئَابٍ - وَكَانَ يُخْفِي الزُّهْدَ - قَالَ سَمِعْتُ كِنَانَةَ بْنَ نُعَيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ قَالَ: تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ قَالَ: تُؤَدِّيهَا اَوْ نُخْرِجُهَا عَنْكَ اِذَا قَدِمَتْ نَعَمُ الصَّدَقَةِ . ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمَسْاَلَةَ حُرِّمَتْ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ: رَجُلٌ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ وَّحَاجَةٌ حَتّٰى شَهِدَ اَوْ تَكَلَّمَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهٖ اَنَّ بِهٖ فَاقَةً وَحَاجَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ سُحْتٌ .(اخرجه مسلم فی الزکوٰة)

❁ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک ادائیگی اپنے ذمے لے لی (جو کسی دوسرے شخص کے ذمے لازم تھی) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگوں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب صدقہ کے اونٹ آئیں گے' تو ہم تمہیں ادا کر دیں گے'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مانگنا حرام قرار دیا گیا ہے۔ سوائے تین لوگوں کے' ایک وہ شخص جو کسی دوسرے (کی ادائیگی) اپنے ذمے لے۔ اس کے لیے مانگنا حلال ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر دے' تو پھر مانگنے سے رک جائے۔ ایک وہ شخص جسے فاقہ اور حاجت لاحق ہو یہاں تک کہ اس کی قوم سے تعلق رکھنے والے تین سمجھدار لوگ اس بات کی گواہی دیں۔ یا یہ بات کریں کہ اس شخص کو فاقہ اور ضرورت لاحق ہے' تو ایسے شخص کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کی تکمیل کا سامان حاصل کر لے' تو پھر وہ مانگنے سے رک جائے۔ اور ایک وہ شخص جسے کوئی آفت لاحق ہو جائے' جو اس کے مال کو برباد کر دے تو اس کے لیے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنی بنیادی ضروریات کے لیے امداد حاصل کر لے' تو پھر اس سے رک جائے' ان کے علاوہ جو بھی مانگنا ہے وہ حرام ہو گا''۔

۱۰۷ - مسند عصام المزنی

حضرت عصام مزنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ عِصَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُنَّ اَحَدًا . قَالَ: فَبَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَاَمَرَنَا بِذٰلِكَ فَخَرَجْنَا قِبَلَ تِهَامَةَ، فَاَدْرَكْنَا رَجُلًا يَسُوقُ بِظَعَائِنَ فَقُلْنَا لَهُ اَسْلِمْ . فَقَالَ: وَمَا الْاِسْلَامُ؟ فَاَخْبَرْنَاهُ بِهِ فَاِذَا هُوَ لَا يَعْرِفُهُ . فَقَالَ: اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَنَا لَمْ اَفْعَلْ فَمَا اَنْتُمْ صَانِعُونَ ؟ قَالَ قُلْنَا نَقْتُلُكَ . قَالَ: فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْظِرِيَّ حَتّٰى اُدْرِكَ الظَّعَائِنَ؟ قُلْنَا نَعَمْ، وَنَحْنُ مُدْرِكُوكَ . قَالَ: فَاَدْرَكَ الظَّعَائِنَ، فَقَالَ: اَسْلِمِي حُبَيْشُ قَبْلَ نَفَادِ الْعَيْشِ فَقَالَتِ الْاُخْرٰى: اَسْلِمْ عَشْرًا وَسَبْعَ وِتْرًا اَوْ ثَمَانِيًا تَتْرٰى ثُمَّ قَالَ:

اَتَذْكُرِ اِذْ طَالَبْتُكُمْ فَوَجَدْتُكُمْ	بِحَلْبَةَ وَاَدْرَكْتُكُمْ بِالْخَوَانِقِ
اَلَمْ يَكُ حَقًّا اَنْ يُنَوَّلَ عَاشِقٌ	تَكَلَّفَ اِدْلَاجَ السُّرٰى وَالْوَدَائِقِ
فَلَا ذَنْبَ لِي قَدْ قُلْتُ اِذْ اَهْلُنَا مَعًا	اَثِيبِي بِوَصْلٍ قَبْلَ اِحْدَى الصَّفَائِقِ
اَثِيبِي بِوَصْلٍ قَبْلَ اَنْ يَّشْحَطَ النَّوٰى	وَيَنْاَى الْاَمِيرُ بِالْحَبِيبِ الْمُفَارِقِ

قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْنَا فَقَالَ: شَاْنَكُمْ . فَقَدَّمْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَانْحَدَرَتِ الْاُخْرٰى مِنْ هَوْدَجِهَا امْرَاَةٌ اَدْمَاءُ تَحُصُّ فَجَثَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَتْ . (اخرجه ابوداؤد فی الجهاد)

❁❁ عبدالملک بن نوفل بیان کرتے ہیں: انہوں نے مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام ابن عصام تھا انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مہم کو روانہ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:

''جب تم (کسی علاقے میں) کوئی مسجد دیکھو یا تم مؤذن کو سنو تو وہاں کسی کو قتل نہ کرنا۔''

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی ہدایت کی ہم تہامہ کی سمت روانہ ہوئے وہاں ہمیں ایک شخص ملا جو کچھ خواتین کو لے کر جا رہا تھا ہم نے اس سے کہا: تم اسلام قبول کر لو اس نے دریافت کیا: اسلام سے

مراد کیا ہے؟ ہم نے اسے اس بارے میں بتایا تو وہ اس سے واقف نہیں تھا۔

وہ بولا: اگر میں ایسا نہیں کرتا تو پھر تمہارا کیا خیال ہے' پھر تم لوگ کیا کرو گے؟

راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔

وہ بولا: کیا تم میرا انتظار کرو گے؟ میں ان خواتین تک جاؤں۔

ہم نے کہا: ٹھیک ہے ہم تم تک پہنچ جائیں گے۔

راوی کہتے ہیں: وہ ان خواتین کے پاس گیا اور بولا: ''حبیش'' تم اسلام قبول کرلو۔ اس سے پہلے کہ زندگی ختم ہو جائے' تو ایک دوسری عورت بولی: تم دس لوگ اسلام قبول کرو' سات لوگ کرو جو طاق ہوتے ہیں' یا آٹھ کرو جو یکے بعد دیگرے ہوتے ہیں۔

پھر اس شخص نے یہ پڑھا۔

''کیا تمہیں وہ دن یاد ہے' جب میں تمہاری تلاش میں نکلا تھا' تو میں نے تمہیں ''حلیہ'' کے مقام پر پایا تھا یا میں نے تمہیں ''خوانق'' کے مقام پر پایا تھا کیا یہ بات لازمی نہیں تھی کہ عشق کرنے والے کو رات کے وقت کے سفر اور تپتی ہوئی دوپہر کے سفر کا معاوضہ دیا جائے میں نے جو کہا ہے اس پر مجھے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اگر میری بیوی میرے ساتھ ہوا اور وہ مجھے غسل کی اجازت دیدے۔ اس سے پہلے کہ حادثات میں سے کوئی ایک حادثہ لاحق ہو جائے۔

وہ مجھے وصل کی اجازت دیدے اس سے پہلے کہ گھر دور ہو جائے اور حاکم محبوب کے بارے میں علیحدگی کا حکم دیدے۔''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ شخص ہمارے پاس آیا اور بولا: اب تم اپنا کام کرلو ہم آگے بڑھے اور ہم نے اس کی گردن اڑا دی' تو ایک عورت اپنے ہودج سے تیزی سے نیچے آئی وہ انتہائی گندمی رنگت کی مالک تھی وہ آ کر اس پر گری اور وہ بھی فوت ہو گئی۔

۱۰۸ - مسند عبد اللّٰہ بن السائب

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۴۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَمَّا بَلَغَ ذِكْرَ عِيْسٰى وَاُمِّهٖ اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ اَوْ شَرْقَةٌ فَرَكَعَ -(اخرجه مسلم فى الصلوٰة)

❀❀ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ مومنون کی تلاوت کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے تذکرے پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آگئی۔(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں بلغم آگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔

۱۰۹ - مسند یعلی بن مرة

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلٰى بْنِ مُرَّةَ قَالَ: اَبْصَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لِيْ: يَا يَعْلٰى اَلَكَ امْرَاَةٌ؟ فَقُلْتُ: لَا . قَالَ: فَاغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ، ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ . قَالَ يَعْلٰى: فَغَسَلْتُهُ وَلَا اَعُوْدُ، ثُمَّ غَسَلْتُهُ وَلَا اَعُوْدُ، ثُمَّ غَسَلْتُهُ وَلَا اَعُوْدُ . (اخرجه الترمذی فی الادب)

❁ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ فرمایا' میں نے مخصوص قسم کی خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے یعلیٰ! کیا تمہاری بیوی ہے؟ (یعنی کیا تم شادی شدہ ہو)

میں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اسے دھودو اور دوبارہ نہ لگانا۔ پھر تم اسے دھودو اور دوبارہ نہ لگانا پھر تم اسے دھولو اور دوبارہ نہ لگانا۔

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے اسے دھولیا اور دوبارہ نہیں لگایا پھر میں نے اسے دھویا اور اسے دوبارہ نہیں لگایا۔ پھر میں نے اسے دھودیا اور اسے دوبارہ نہیں لگایا۔

۱۱۰ - مسند سلمان بن عامر (✪)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَعَ الصَّبِيِّ عَقِيْقَتُهُ فَاَهْرِيْقُوا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيطُوا عَنْهُ الْاَذٰى -(اخرجه ابوداؤد فی الاضاحی)

❁❁ حضرت سلمان بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بچے کا عقیقہ کیا جائے گا تم اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے گندگی دور کردو۔

۸۴۳- قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فَمَاءٌ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ -(ایضاً)

❁❁ (حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جب کوئی شخص افطاری کرے تو کھجور کے ذریعے افطاری کرے کیونکہ اس میں برکت ہوتی ہے اگر کھجور نہ ہو' تو پانی کے ذریعے کرے کیونکہ یہ طہارت دیتا ہے (یا طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے)

۸۴۴- وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْمِسْكِيْنِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ -(ایضاً)

❁❁ (حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد کرتے ہوئے سنا ہے: غریب کو صدقہ دینا صرف صدقہ دینا ہے اور غریب رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو پائے جاتے ہیں' صدقہ کرنا اور صلہ رحمی کرنا۔

(✪) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: سلمان بن عامر بن اوس بن عمرو بن حارث۔ آپ نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی اور یہیں آپ کا انتقال ہوا۔

۱۱۱ - مسند أسامة بن شريك العامرى

حضرت اسامہ بن شریک عامری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۴۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ شَرِيكٍ الْعَامِرِيَّ قَالَ: شَهِدْتُ الْأَعَارِيبَ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ فِي كَذَا فِي كَذَا؟ فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ، وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ أَخِيهِ شَيْئًا، فَذٰلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ. قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ نَتَدَاوَى؟ قَالَ: تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا وَقَدْ أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً إِلَّا الْهَرَمَ. قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ فَمَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ.

(اخرجه ابن ابی شیبه)

❁❁ حضرت اسامہ بن شریک عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس وقت ان دیہاتیوں کے پاس موجود تھا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کر رہے تھے کیا ہم پر اس معاملے میں گناہ ہوگا۔ اس معاملے میں ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے حرج کو اٹھالیا ہے ماسوائے اس شخص کے جو شخص اپنے کسی بھائی کی عزت کے درپے ہوتا ہے' تو یہ وہ چیز ہے' جو حرج میں مبتلا کرتی ہے اور ہلاکت کا شکار کردیتی ہے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم دوا استعمال کیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم دوا استعمال کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے شفا بھی نازل کی ہے۔ البتہ بڑھاپے کا حکم مختلف ہے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بندہ مسلم کو جو چیزیں دی گئی ہیں ان میں سے سب سے بہتر کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق۔

۱۱۲ - مسند قطبة بن مالك

حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۴۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي: قُطْبَةَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ)

(اخرجه مسلم فی الصلوٰة)

❁❁ حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ ''اور کھجوروں کے درخت جن کے خوشے تہہ بہ تہہ ہوتے ہیں''۔

۱۱۳ - مسند أبی سريحة حذيفة بن أسيد

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۴۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ: عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ قَالَ :سَمِعْتُ اَبَا سَرِيْحَةَ: حُذَيْفَةَ بْنَ اَسِيدٍ الْغِفَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِاَرْبَعِيْنَ اَوْ قَالَ بِخَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَيَقُوْلُ: اَىْ رَبِّ اَشَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ؟ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثٰى ؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ، فَيُكْتَبَانِ ثُمَّ يُكْتَبُ عَمَلُهُ وَرِزْقُهُ وَاَجَلُهُ وَاَثَرُهُ وَمُصِيْبَتُهُ، ثُمَّ تُطْوَى الصَّحِيْفَةُ فَلَا يُزَادُ فِيْهَا وَلَا يُنْقَصُ ـ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهَا -(اخرجه مسلم فی القدر)

❁❁ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نطفہ جب چالیس دن تک رحم میں رہتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پینتالیس دن تک رہتا ہے' تو فرشتہ اس کے پاس آتا ہے۔ وہ دریافت کرتا ہے: اے میرے پروردگار! یہ بدبخت ہے یا نیک بخت ہے؟ یہ مذکر ہے یا مؤنث ہے؟ تو اللہ تعالیٰ جو جواب دیتا ہے ان دونوں باتوں کو نوٹ کرلیا جاتا ہے۔ پھر اس شخص کے عمل کو اس کے رزق کو اس کی عمر کی انتہا کو اس کی باقی رہ جانے والی چیزوں کو اور اسے لاحق ہونے والے امور کو نوٹ کیا جاتا ہے' پھر اس صحیفے کو لپیٹ دیا جاتا ہے اس میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

بعض اوقات سفیان نامی راوی یہ الفاظ نقل کرتے تھے: قیامت کے دن تک ایسا ہوتا ہے' تاہم بعض وہ یہ الفاظ نہیں بھی بیان کرتے تھے۔

۸۴۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا فُرَاتٌ الْقَزَّازُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَرِيْحَةَ الْغِفَارِيَّ يَقُوْلُ: اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُلِّيَّةٍ لَهُ وَنَحْنُ نَذْكُرُ السَّاعَةَ فَقَالَ: مَا كُنْتُمْ تَذْكُرُوْنَ؟ قُلْنَا: السَّاعَةَ ـ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَكُوْنُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْهَا عَشْرٌ: الدَّجَّالُ وَالدُّخَانُ وَالدَّابَّةُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُوْلُ عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ، وَثَلَاثُ خُسُوْفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ عَدَنٍ - اَوْ قَالَ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ - تَسُوْقُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ -(اخرجه مسلم فی الفتن)

❁❁ حضرت ابوسریحہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالا خانے سے ہماری طرف جھانک کر دیکھا ہم اس وقت قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کس بات کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: قیامت کا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک دس علامات ظاہر نہیں ہوں گی۔

دجال، دھواں، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے نکلنا، حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول، یاجوج ماجوج (کا خروج) اور تین قسم کے دھنسنے ہوں گے۔

ایک دھنسا مشرق میں ہوگا' ایک دھنسا مغرب میں ہوگا اور ایک دھنسا جزیرہ عرب میں ہوگا۔

ان سب کے آخر میں آگ نکلے گی جو''عدن'' سے نکلے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ''عدن'' کے گڑھے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر میدان محشر میں لے جائے گی۔

١١٤ - مسند مجمع الأنصاری

حضرت مجمع انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٨٥٠- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي: مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيَقْتُلَنَّهُ ابْنُ مَرْيَمَ بِبَابِ لُدٍّ - (صحیح ابن حبان)

❁❁ حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ نے دجال کا ذکر کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ مریم کے صاحبزادے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اسے ''باب لد'' کے پاس ضرور قتل کریں گے۔

۱۱۵ - مسند عمران بن حصین (ﷺ)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: كَانَتْ بَنُو عُقَيْلٍ حُلَفَاءَ لِثَقِيفَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ ثَقِيفُ قَدْ اَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ اِنَّ الْمُسْلِمِينَ اَسَرُوْا رَجُلًا مِّنْ عُقَيْلٍ مَعَهُ نَاقَةٌ لَهُ - وَكَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ سَبَقَتِ الْحَاجَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَذَا وَكَذَا مَرَّةً، وَكَانَتِ النَّاقَةُ اِذَا سَبَقَتِ الْحَاجَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ تُمْنَعْ مِنْ كَلَاٍ تَرْتَعُ فِيهِ، وَلَمْ تُمْنَعْ مِنْ حَوْضٍ تَشْرَعُ فِيهِ قَالَ - فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ بِمَ اَخَذْتَنِي وَاَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ؟ فَقَالَ: بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ. قَالَ وَحُبِسَ حَيْثُ يَمُرُّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ اِنِّي مُسْلِمٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ كُنْتَ قَدْ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ. قَالَ ثُمَّ مَرَّ بِهِ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ اِنِّي جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِي، وَظَمْآنُ فَاسْقِنِي قَالَ: تِلْكَ حَاجَتُكَ. ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَا لَهُ فَفَادٰى بِهِ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ اَسَرَتْ ثَقِيفُ، وَاَمْسَكَ النَّاقَةَ لِنَفْسِهِ، ثُمَّ اِنَّهُ اَغَارَ عَدُوٌّ عَلَى الْمَدِينَةِ فَاَخَذُوْا سَرْحًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابُوْا النَّاقَةَ فِيهَا - قَالَ - وَقَدْ كَانَتْ عِنْدَهُمْ امْرَاَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ اَسَرُوهَا، وَكَانُوْا يُرَوِّحُونَ النَّعَمَ عَشِيًّا، فَجَائَتِ الْمَرْاَةُ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِلَى النَّعَمِ فَجَعَلَتْ لَا تَجِيءُ اِلٰى بَعِيرٍ اِلَّا رَغَا حَتّٰى انْتَهَتْ اِلَيْهَا، فَلَمْ تَرْغُ فَاسْتَوَتْ عَلَيْهَا فَنَجَتْ فَقَدِمَتِ الْمَدِينَةَ، فَقَالَ النَّاسُ: الْعَضْبَاءُ الْعَضْبَاءُ. قَالَ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: اِنِّي نَذَرْتُ اِنْ اَنْجَانِي اللّٰهُ عَلَيْهَا اَنْ اَنْحَرَهَا. قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِئْسَمَا جَزَيْتِهَا، لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ -(اخرجه مسلم في النذور)

(ﷺ) حضرت عمران بن حصین بن عبید بن خلف رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار سے ہے۔ انہوں نے فتح خیبر کے برس میں اسلام قبول کیا اور اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں لوگوں کی تعلیم وتربیت کے لئے بصرہ بھیجا تھا۔ عبداللہ بن عامر نے انہیں بصرہ کا قاضی مقرر کیا۔ یہ چند روز وہاں رہے اور اس کے بعد انہوں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں۔ ہم نے بصرہ میں نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی کو نہیں دیکھا۔ جو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو زیادہ فضیلت والا سمجھتا ہو۔ آپ بڑے نیک بزرگ تھے۔ آپ کسی بھی فتنے میں شریک نہیں ہوئے۔ سن ۵۳ ہجری میں بصرہ میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ سے احادیث روایت کرنے والوں میں ابووائل اور ابواسحاق سبیعی کے نام نمایاں ہیں۔

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوعقیل زمانہ جاہلیت میں ثقیف قبیلے کے حلیف تھے۔

ثقیف قبیلے کے لوگوں نے دو مسلمانوں کو قیدی بنالیا پھر اس کے بعد مسلمانوں نے عقیل کے خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پکڑ لیا جس کے ساتھ اس کی اونٹنی بھی تھی اس شخص کی اونٹنی زمانہ جاہلیت میں حاجیوں سے آگے نکل جایا کرتی تھی اور وہ کئی مرتبہ یہ عمل کر چکی تھی۔

زمانہ جاہلیت کا یہ رواج تھا کہ جب کوئی اونٹنی حاجیوں سے آگے نکل جاتی تھی' تو پھر اسے کسی بھی جگہ پر چرنے سے نہیں روکا جاتا تھا۔ کسی بھی حوض پر آ کر پانی پینے سے نہیں روکا جاتا تھا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا وہ بولا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)!! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حاجیوں سے آگے نکل جانے والی (اونٹنی) کو کس وجہ سے پکڑا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے حلیف ثقیف قبیلے کی زیادتی کی وجہ سے۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کے پاس سے گزرے' تو وہ بندھا ہوا تھا۔

ایک مرتبہ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو وہ بولا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں مسلمان ہوتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم یہ کہہ رہے ہو' تو تم اپنی مرضی کے مالک ہو' اس طرح تم مکمل طور پر کامیابی حاصل کرلو گے۔

راوی کہتے ہیں: پھر اس کے بعد ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو وہ بولا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں بھوکا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ کھانے کے لیے دیجئے۔ میں پیاسا ہوں کچھ پینے کے لیے دیجئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لو! تمہاری ضرورت کا سامان (یعنی اسے کھانے پینے کی چیزیں فراہم کردیں)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات مناسب لگی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذریعے ان دو آدمیوں کا فدیہ دیا جنہیں ثقیف قبیلے کے لوگوں نے قیدی بنالیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹنی کو اپنے لیے روک لیا۔

پھر ایک مرتبہ دشمن نے مدینہ منورہ پر رات کے وقت حملہ کیا وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانوروں کے باڑے میں گئے اور انہوں نے وہاں سے اس اونٹنی کو چرالیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان جانوروں کے پاس ایک خاتون بھی تھی انہوں نے اسے بھی قیدی بنالیا۔

وہ لوگ شام کے وقت اپنے جانوروں کو چرنے کے لیے چھوڑتے تھے۔ ایک رات وہ خاتون اونٹوں کے پاس آئی وہ جس بھی اونٹ کے پاس آتی تھی وہ اونٹ آواز نکالنے لگتا تھا۔

لیکن جب وہ خاتون اس اونٹنی کے پاس آئی تو اس نے آواز نہیں نکالی وہ خاتون اس پر سوار ہوئی اور اسے وہاں سے نجات مل گئی۔

وہ عورت مدینہ منورہ آئی تو لوگ بولے: یہ تو عضباء' یہ عضباء ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز لگتی ہے)

راوی کہتے ہیں: وہ عورت بولی: میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس اونٹنی پر نجات عطا کی' تو میں اسے ذبح کر

دوں گی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے تو اسے بہت بُرا بدلہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے متعلق نذر کو پورا نہیں کیا جاتا۔ اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

۸۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَرْبَعَةٌ اَوْ خَمْسَةٌ مِّنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: اَنَّ رَجُلاً اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَاَقْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً فَقَالَ: لَوْ اَدْرَكْتُهُ مَا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ .

(اخرجه مسلم فی الایمان)

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مرنے کے قریب اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اس شخص کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کوئی مال نہیں تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ان غلاموں کے درمیان قرعہ اندازی کی اور دو کو آزاد قرار دیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس تک پہنچ گیا تو میں اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کروں گا۔

۸۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ :سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَدْرُوْنَ اَيَّ يَوْمٍ ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ ۔ قَالَ: ذٰلِكَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ لآدَمَ: يَاآدَمُ قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ اَهْلِ النَّارِ ۔ فَيَقُوْلُ: يَارَبِّ وَمَا بَعْثُ اَهْلِ النَّارِ؟ فَيَقُوْلُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَّتِسْعِيْنَ اِلَى النَّارِ، وَوَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ ۔ قَالَ: فَاَنْشَا الْقَوْمُ يَبْكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ اِسْلَامٌ قَطُّ اِلَّا كَانَتْ قَبْلَهُ جَاهِلِيَّةٌ، فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَاِنْ لَمْ يَفِ اُكْمِلَ الْعَدَدُ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ، وَمَا مَثَلُكُمْ فِي الْاُمَمِ اِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ اَوِ الشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ۔ ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ لَارْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ لَارْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ لَارْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ۔ قَالَ سُفْيَانُ: انْتَهٰى حِفْظِيْ اِلَى النِّصْفِ وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اِنِّيْ لَارْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَيْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔ اَوْ قَالَ غَيْرُهُ .

(اخرجه الترمذی فی التفسير)

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی:

"اے لوگو! تم اپنے پروردگار سے ڈرو! بے شک قیامت کا زلزلہ عظیم چیز ہے۔"

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم لوگ یہ جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے' جس میں اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا اے آدم! اٹھو اور اہل جہنم کو (ان کے مخصوص ٹھکانے کی طرف) بھیج دو تو وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! اہل جہنم کتنے لوگ ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا۔

راوی کہتے ہیں: تو حاضرین نے رونا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی اسلام آیا اس سے پہلے جاہلیت موجود تھی' تو اس تعداد کو زمانہ جاہلیت کے لوگوں سے پورا کیا جائے گا۔ اگر وہ اس سے بھی پورے نہ ہوئے' تو منافقین کے ذریعے اس تعداد کو مکمل کیا جائے گا۔ تمہاری مثال دیگر امتوں کے درمیان اسی طرح ہے' جس طرح کسی جانور کی کلائی (یعنی اگلی ٹانگ) پر نشان ہوتا ہے۔

یا اونٹ کے پہلو میں شامہ (معمولی سا کالا نشان) ہوتا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے' تم لوگ اہل جنت کا ایک چوتھائی حصہ ہو گے' تو لوگوں نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ امید ہے' تم لوگ اہل جنت کا ایک تہائی ہو گے' تو لوگوں نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اہل جنت کا نصف ہو گے' تو لوگوں نے تکبیر کہی۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: میری یادداشت کے مطابق صرف نصف تک کا تذکرہ ہے ویسے میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: مجھے یہ امید ہے' تم اہل جنت کا دو تہائی حصہ ہو گے (یا پھر یہ ہے' نبی اکرم ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے نے یہ کہا ہے)

۸۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمَّا اَنَا فَلَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا، وَاَمَا اِنَّهُ قَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ وَمَشَى فِي الْاَسْوَاقِ . يَعْنِي الدَّجَّالَ -(اخرجه ابن حبان في صحيحه)

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہاں تک میرا تعلق ہے' تو میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا جہاں تک اس کا تعلق ہے' تو وہ کھانا کھائے گا اور بازاروں میں چلے پھرے گا''۔

نبی اکرم ﷺ کی مراد ''دجال'' تھا۔

۸۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَدِّ بِشَيْءٍ . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهُ اَعْطَاهُ الثُّلُثَ . قَالَ: مَعَ مَنْ؟ قَالَ: لَا اَدْرِيْ . قَالَ: لَا دَرَيْتَ -(ايضا)

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دی کہ کس نے نبی

اکرم ﷺ کو سنا ہے' آپ ﷺ نے دادا کے بارے میں کوئی فیصلہ دیا ہو؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے اسے ایک تہائی حصہ دیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کس کے ساتھ؟ وہ بولے: مجھے نہیں معلوم' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: پھر تمہیں پتہ نہیں ہے۔

۸۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ اٰخَرُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: وَقَامَ اِلَيْهِ اٰخَرُ فَقَالَ: اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهُ اَعْطَاهُ السُّدُسَ ۔ قَالَ: مَعَ مَنْ؟ قَالَ: لَا اَدْرِیْ ۔ قَالَ: لَا دَرَيْتَ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور وہ بولے: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے دادا کو چھٹا حصہ دیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کس کے ساتھ؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تمہیں بھی پتہ نہیں ہے۔

۸۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: هَلْ قَرَاَ مِنْكُمْ اَحَدٌ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) ۔ فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، اَنَا ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ ظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا ۔(اخرجه مسلم فی الصلوٰة)

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کسی نے سورہ الاعلیٰ کی تلاوت کی ہے' تو ایک صاحب نے عرض کی: جی ہاں! میں نے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میرا مقابلہ کر رہا ہے۔

۸۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ ۔

(اخرجه الترمذی فی الطب)

❁❁ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دم صرف نظر لگنے کا ہوتا ہے یا بچھو کے کاٹنے کا ہوتا ہے''۔

۱۱۶ - مسند تمیم الداری

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِيُّ صَدِيقًا كَانَ لَابِي مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الدِّيْنُ النَّصِيحَةُ، الدِّيْنُ النَّصِيحَةُ، الدِّيْنُ النَّصِيحَةُ . قَالُوْا: لِمَنْ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِنَبِيِّهِ وَلِائِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلِعَامَّتِهِمْ ۔(اخرجه مسلم فی الایمان)

❁❁ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دین خیر خواہی کا نام ہے۔ دین خیر خواہی کا نام ہے۔ دین خیر خواہی کا نام ہے۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے' اس کی کتاب کے لیے، اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے، مسلمان حکمرانوں کے لیے، ان کے عام افراد کے لیے''۔

۸۶۰- قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَاهُ اَوَّلاً عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ - قَالَ - فَلَمَّا لَقِيتُ سُهَيْلاً قُلْتُ لَوْ سَاَلْتُهُ لَعَلَّهُ يُحَدِّثُنِيهِ عَنْ اَبِيهِ فَاَكُوْنَ اَنَا وَعَمْرٌو فِيْهِ سَوَاءً ، فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ سُهَيْلٌ: اَنَا سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي سَمِعَهُ مِنْهُ اَبِي اَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ ۔(ایضا)

❁❁ سفیان کہتے ہیں: عمرو بن دینار نے یہ روایت پہلے قعقاع بن حکیم کے حوالے سے ابوصالح سے نقل کی تھی جب میری ملاقات سہیل سے ہوئی تو میں نے سوچا اگر میں ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کروں' تو ہوسکتا ہے' وہ اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت مجھے سنا دیں' تو اس صورت میں' میں اور عمرو اس روایت کے بارے میں برابر کے مرتبے میں آجائیں گے۔

میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو سہیل بولے: میں نے یہ روایت ان صاحب سے سنی ہے جن سے میرے والد نے سنی ہے' انہوں نے عطاء بن یزید کے حوالے سے یہ روایت مجھے سنائی۔

۱۱۷ - مسند مرة الفهری

حضرت مرہ فہری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸٦۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ امْرَاَةٍ يُّقَالُ لَهَا اُنَيْسَةُ عَنْ اُمِّ سَعِيْدٍ ابْنَةِ مُرَّةَ الْفِهْرِيِّ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ. وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِاُصْبُعَيْهِ. (اخرجه البخاری فی الادب المفرد)

❁❁ ام سعید جو حضرت مرہ فہری رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں' وہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا' خواہ وہ اپنا (رشتہ دار) ہو یا کسی دوسرے کا ہو (ہم دونوں) جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے۔

سفیان نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے یہ روایت بیان کی۔

۸٦۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ اُثْبِتَ لِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اتَّقٰى كَهَاتَيْنِ. وَاَشَارَ الْحُمَيْدِيُّ بِاُصْبُعَيْهِ. (ایضاً)

❁❁ اسماعیل بن امیہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے
''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا، خواہ وہ یتیم اس (کے اپنے خاندان کا) ہو یا کسی دوسرے خاندان کا ہو اور وہ شخص اس کے بارے میں احتیاط کرے، ہم دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے''۔
حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا۔

۱۱۸ - مسند أبی حمید الساعدی

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۶۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَا أَنْبَانَا عُرْوَةُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي ۔قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ عَلَى الْعَمَلِ مِنْ أَعْمَالِنَا فَيَقُولُ: هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا مَا أُهْدِيَ لِي، فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ فِي بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرَ هَلْ تَأْتِيهِ هَدِيَّتُهُ أَمْ لَا؟ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ۔ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَدَيْهِ) حَتَّى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ۔ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ هِشَامٌ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فَبَصُرَتْ عَيْنِي وَسَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَإِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي ۔

(اخرجه البخاری فی الجمعة)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ازد'' قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو اپنا اہلکار مقرر کیا اس کا نام ابن لتبیہ تھا۔ اسے صدقہ لینے کے لیے مقرر کیا گیا۔ جب وہ شخص آیا' تو اس نے کہا: یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مال ہے اور یہ تحفے کے طور پر مجھے دیا گیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا وجہ ہے؟ ہم کسی کو اہلکار مقرر کر کے اپنے کسی کام کے لیے بھیجتے ہیں' پھر وہ یہ آ کر کہتا ہے' یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے۔

وہ اپنے باپ کے گھر میں' یا اپنی ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا پھر وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اسے تحفہ ملتا ہے یا نہیں ملتا؟

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تم میں سے جو شخص

اس طرح کوئی وصولی کرے گا' تو وہ شخص جب قیامت کے دن آئے گا' تو اس نے اس چیز کو اپنی گردن پر اٹھایا ہوا ہوگا۔

اگر وہ اونٹ ہوگا' تو وہ اپنی مخصوص آواز نکال رہا ہوگا۔

اگر گائے ہوگی' تو وہ اپنی مخصوص آواز نکال رہی ہوگی۔ اگر بکری ہوگی' تو وہ ممنارہی ہوگی۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ ہم نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفید دیکھ لی۔

پھر آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے۔ اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے''۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ہشام نامی راوی نے اس روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری آنکھوں نے اس منظر کو دیکھا اور میرے کانوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ان الفاظ کو سنا۔

تم لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی اس بارے میں دریافت کرو۔ وہ بھی اس وقت میرے ساتھ وہاں موجود تھے۔

۱۱۹ – مسند عروة بن أبي الجعد(✪)

حضرت عروہ بن ابوجعد بارقی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٨٦٤ – قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ :سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .(اخرجه البخاری فی الجهاد)

❁❁ حضرت عروہ بن ابوجعد بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے دن تک کے لیے بھلائی رکھ دی گئی ہے''۔

٨٦٥ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ فِيْهِ: اَلْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ .

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''اجر اور مالِ غنیمت (کی شکل میں بھلائی رکھی گئی ہے)''۔

٨٦٦ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ اَنَّهُ سَمِعَ الْحَيَّ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا لِيَشْتَرِيَ بِهٖ اُضْحِيَّةً قَالَ عُرْوَةُ: فَاشْتَرَيْتُ لَهٗ بِهٖ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ اِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ فَاَتَيْتُهٗ بِدِيْنَارٍ وَشَاةٍ قَالَ فَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ فِي الْبَيْعِ . قَالَ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ . قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ فَقَالَ فِيْهِ سَمِعْتُ شَبِيبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ فَلَمَّا سَاَلْتُ شَبِيبًا عَنْهُ قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ حَدَّثَنِيهِ الْحَيُّ عَنْ عُرْوَةَ .

(اخرجه البخاری فی المناقب)

(✪) بعض حضرات نے ان کا نام عروہ بن ابوجعد البارقی بیان کیا ہے بعض نے ان کا اسم منسوب ازدی بیان کیا ہے۔ یہ کوفہ میں رہائش پذیر ہوئے تھے۔ ان سے امام شعبی ابواسحاق ثعلبی شبیب بن غرقد اور دیگر حضرات نے احادیث روایت کی ہیں۔ ان کے اسم منسوب البارقی کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے۔ بارق نامی صاحب قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ ان کی اولاد ہیں اور ان کی نسبت کی وجہ سے بارقی کہلاتے ہیں۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ ایک پہاڑ کے نزدیک رہائش پذیر ہوئے تھے اور اس پہاڑ کا نام بارق تھا اور اسی کی وجہ سے ان کا اسم منسوب بارقی ہوا۔

❁❁ حضرت عروہ بن ابو جعد بارقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا' تا کہ وہ اس کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قربانی کا جانور خریدیں۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس کے ذریعے دو بکریاں خریدیں ان دو میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض میں فروخت کر دیا اور ایک دینار اور ایک بکری لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے سودے میں برکت کی دعا کی۔

راوی کہتے ہیں: ان کا یہ حال تھا کہ اگر وہ مٹی بھی خریدتے تھے' تو انہیں اس میں بھی فائدہ ہوتا تھا۔

سفیان کہتے ہیں: حسن بن عمارہ جب یہ روایت بیان کرتے تھے' تو اس میں یہ بھی کہتے تھے: میں نے شبیب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

جب میں نے شبیب سے اس بارے میں دریافت کیا' تو وہ بولے: میں نے یہ روایت حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے' بلکہ مجھے یہ روایت حی نامی راوی نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے۔

۱۲۰ - مسند العلاء بن الحضرمی (✪)

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَجُلَسَاءَهُ: مَا سَمِعْتَ فِي الْمَقَامِ بِمَكَّةَ؟ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِقَامَةُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ -(اخرجه البخاری فی مناقب الانصار)

❁❁ عبدالرحمٰن بن حمید بیان کرتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کو سائب بن یزید اور ان کے ساتھیوں سے یہ دریافت کرتے ہوئے سنا۔

آپ نے مکہ مکرمہ میں قیام کے بارے میں کیا سن رکھا ہے' تو سائب بن یزید نے جواب دیا: حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مہاجر شخص حج کے مناسک ادا کرنے کے بعد تین دن تک مکہ میں ٹھہر سکتا ہے۔''

۸۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِّنْ بَنِي غِفَارٍ يُّقَالُ لَهُ الْهَيْثَمُ بْنُ اَبِي الْاَسْعَدِ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ اَبَا ذَرٍّ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ فِي الْعُمْرَةِ فَيُقِيمُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَخْرُجُ -(اخرجه البخاری فی الکبیر)

❁❁ بنو غفار سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ صاحب جن کا نام ہیثم بن ابواسعد تھا وہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ عمرہ کے دوران ان کے ہاں ٹھہرے تو انہوں نے وہاں تین دن قیام کیا پھر تشریف لے گئے۔

(✪) آپ کا نام علاء بن حضرمی ہے۔ آپ کے والد حضرمی کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے ان کا نام عبداللہ بن عباد نقل کیا ہے۔ اس بارے میں تمام لوگوں کا اتفاق ہے کہ آپ کا تعلق قبیلے سے تھا اور آپ حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بحرین کا گورنر مقرر کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت بھی یہ وہاں کے گورنر تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں انہیں اس عہدے پر برقرار رکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے دوران ان کا انتقال ہوا۔ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ بڑے مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ایک دعا مانگ کر دریا میں چھلانگ لگادی (تو ڈوبے نہیں تھے)۔ بحرین کی جنگ میں انہوں نے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔

۱۲۱ - مسند سبرة بن معبد الجهنی

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ -(اخرجه مسلم فی النکاح)

❁❁ ربیع بن سبرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر نکاح متعہ سے منع کر دیا تھا۔

۸۷۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَخَّصَ لَنَا فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ خَرَجْتُ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَاَتَيْنَا فَتَاةً شَابَّةً وَمَعِي بُرْدَةٌ وَمَعَ ابْنِ عَمِّي بُرْدَةٌ خَيْرٌ مِّنْ بُرْدَتِي - وَاَنَا اَشَبُّ مِنِ ابْنِ عَمِّي - فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ وَقَالَتْ: بُرْدَةٌ كَبُرْدَةٍ ـ وَاخْتَارَتْنِي فَاَعْطَيْتُهَا بُرْدَتِي ثُمَّ مَكَثْتُ مَعَهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَائِمًا بَيْنَ الْبَابِ وَزَمْزَمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا كُنَّا قَدْ اَذِنَّا لَكُمْ فِي هٰذِهِ الْمُتْعَةِ، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذِهِ النِّسْوَانِ شَيْءٌ فَلْيُرْسِلْهُ، فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا -(ایضا)

❁❁ ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہمیں نکاح متعہ کی اجازت دی تھی۔

ہم مکہ آئے' تو میں اور میرا چچازاد بھائی نکلے ہم ایک جوان لڑکی کے پاس آئے' میرے پاس ایک چادر تھی اور میرے چچازاد کے پاس بھی چادر تھی' جو میری چادر سے بہتر تھی' لیکن میں اپنے چچازاد کے مقابلے میں زیادہ جوان تھا۔

وہ عورت دیکھنے لگی' وہ بولی: ایک چادر تو دوسری چادر کی مانند ہوتی ہے' پھر اس نے مجھے اختیار کر لیا' تو میں نے اپنی چادر اسے دے دی۔

پھر جتنا اللہ کو منظور تھا' میں اس کے پاس ٹھہرا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ کے دروازے اور زمزم کے کنویں کے درمیان کھڑے ہوئے پایا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم نے تمہیں اس طرح متعہ کرنے کی اجازت دی تھی' تو اب اگر کسی کے پاس ایسی کوئی عورت ہو' تو وہ اسے چھوڑ دے۔ اب اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک کے لیے اسے حرام قرار دیا ہے اور تم نے انہیں جو کچھ دیا تھا اس میں سے کچھ وصول نہ کرنا۔

۱۲۲ - مسند أبی واقد اللیثی

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۷۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ اَبِیْ سِنَانٍ عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ اَنْوَاطٍ يُعَلِّقُ الْمُشْرِكُوْنَ عَلَيْهَا اَسْلِحَتَهُمْ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ اَنْوَاطٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ، هٰذَا كَمَا قَالَتْ بَنُو اِسْرَائِيْلَ اجْعَلْ لَنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ، لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ .(اخرجه الطبری فی التفسير)

❁❁ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی طرف نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک درخت کے پاس سے ہوا جس کا نام ''ذات انواط'' تھا۔

مشرکین اپنا اسلحہ اس پر لٹکایا کرتے تھے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے بھی کوئی ذات انواط مقرر کر دیں جس طرح ان لوگوں کا ذات انواط تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر! یہ تو اسی طرح ہے' جس طرح بنی اسرائیل نے کہا تھا:

''تم ہمارے لیے بھی اسی طرح کا معبود بنادو جس طرح ان کا معبود ہے۔''

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

تم لوگ اپنے پہلے کے لوگوں کے طریقوں پر ضرور عمل کرو گے۔

۸۷۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يَقُوْلُ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ فَسَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: بِاَيِّ شَیْءٍ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ؟ فَقَالَ اَبُوْ وَاقِدٍ: بِ (ق) وَاقْتَرَبَتْ .(اخرجه مسلم فی العيدين)

❁❁ عبید اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: عید کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے انہوں نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی سورت کی تلاوت کی تھی؟ تو حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: سورہ ق اور سورہ اقتربت کی۔

۱۲۳ - مسند ثابت بن الضحاك (✪)

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَىْءٍ فِى الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(اخرجه البخاري فى الجنائز)

❁❁ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
جو شخص دنیا میں جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا۔

(✪) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: ثابت بن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبدالاشہل ۔ آپ صلح حدیبیہ میں شریک ہوئے ہیں ۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہیں غزوۂ بدر میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے۔

١٢٤ - مسند عقبة بن عامر الجهنی (ﷺ)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٨٧٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: تَهَبَّطْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَقَالَ لِي: قُلْ يَاعُقْبَةُ . فَقُلْتُ: مَا اَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَتَفَرَّقْنَا فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ رُدَّهَا عَلَيَّ مِنْ نَبِيِّكَ، ثُمَّ الْتَقَيْنَا فَقَالَ لِي: قُلْ يَاعُقْبَةُ . فَقُلْتُ: مَا اَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ ثُمَّ تَفَرَّقْنَا فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ رُدَّهَا عَلَيَّ مِنْ نَبِيِّكَ، ثُمَّ الْتَقَيْنَا فَقَالَ لِي: قُلْ يَاعُقْبَةُ . فَقُلْتُ: مَا اَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، مَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ وَّلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِنَّ قَطُّ -(اخرجه النسائی فی الاستعاذة)

❁❁ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھاٹی سے نیچے اتر رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! تم یہ پڑھو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیا پڑھوں۔

پھر ہم الگ ہوگئے: میں نے دعا کی: اے اللہ! تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ چیز مجھے لوٹا دے۔

پھر ہماری ملاقات ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! تم پڑھو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیا پڑھوں؟

پھر ہم جدا ہوگئے میں نے عرض کی: اے اللہ! تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے وہ چیز مجھ تک لوٹا دے۔

پھر ہماری ملاقات ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم پڑھو! اے عقبہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیا پڑھوں؟

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھو۔ کسی بھی پناہ مانگنے والے نے اور کسی بھی پناہ طلب کرنے والے نے ان کی مانند کلمات کے ذریعے کبھی پناہ نہیں مانگی ہوگی۔

(ﷺ) ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: عقبہ بن عامر بن عبس بن عمرو بن عدی بن عمرو بن رافع۔ ان کا تعلق جہینہ قبیلے سے ہے۔ ان کی کنیت ''ابوحماد'' تھی۔ بعض نے ''ابولیث''، بعض نے ''ابوعمر''، بعض نے ''ابوعبس''، بعض نے ''ابواسد'' بیان کی ہے۔ یہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔ جنگ صفین میں انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے شرکت کی تھی۔ شام کی مہمات میں شریک رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں مصر کا گورنر مقرر کیا تھا۔ بعد میں انہوں نے وہیں سکونت اختیار کی۔ ۵۸ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ صحابہ کرام میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

۱۲۵ - مسند معاذ التیمی

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت ابن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ مُعَاذٌ اَوِ ابْنُ مُعَاذٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْزَلَ النَّاسَ بِمِنًى مَنَازِلَهُمْ، فَاَنْزَلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَنْزَلَ الْاَنْصَارَ شِعْبَهُمْ - قَالَ - وَعَلَّمَ النَّاسَ مَنَاسِكَهُمْ - قَالَ - وَفَتَحَ اللّٰهُ اَسْمَاعَنَا فَاِنَّا لَنَسْمَعُ وَنَحْنُ فِيْ رِحَالِنَا، فَكَانَ فِيْمَا عَلَّمَنَا اَنْ قَالَ: اِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَارْمُوْهَا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ .

(اخرجه الشافعی فی الام)

❁❁ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یا حضرت ابن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں لوگوں کو ان کی پڑاؤ کی جگہ پر پڑاؤ کرنے کی ہدایت کی' تو مہاجرین اور انصار نے اپنی مخصوص گھاٹیوں میں پڑاؤ کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مناسک حج کی تعلیم دی۔

راوی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ہماری سماعت کو کھول دیا تو ہم نے اپنے پڑاؤ کی جگہ پر رہتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سن لی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو تعلیم دی اس میں یہ بات بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم جمرہ کی رمی کرو تو ایسی کنکری کے ذریعے کرنا جو چٹکی میں آجاتی ہو۔''

١٢٦ - مسند السائب بن خلاد الأنصاری

حضرت سائب بن خلاد انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٨٧٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَتَانِىْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مُرْ اَصْحَابَكَ اَنْ يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ، اَوْ قَالَ بِالتَّلْبِيَةِ . قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ كَتَمَنِىْ حَدِيْثًا، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ لَمْ اُخْبِرْهُ بِهٖ، فَلَمَّا خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَدَّثْتُهُ بِهٖ فَقَالَ لِىْ: يَاعَوْفُ تُخْفِىْ عَنَّا الْاَحَادِيْثَ، فَاِذَا ذَهَبَ اَهْلُهَا اَخْبَرْتَنَا بِهَا، لَا اَرْوِيْهِ عَنْكَ، اَتُرِيْدُ اَرْوِيْهِ عَنْكَ؟ فَكَتَبَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ فَكَانَ ابْنُ جُرَيْجٍ يُّحَدِّثُ بِهٖ كَتَبَ اِلَىَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ .(اخرجه ابن حبان فى صحيحه)

❀❀ حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو یہ ہدایت کیجئے کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں'' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

سفیان کہتے ہیں: ابن جریج مجھ سے ایک حدیث چھپا کر رکھتے تھے۔

جب عبداللہ بن ابوبکر ہمارے ہاں تشریف لائے' تو میں نے انہیں اس بارے میں نہیں بتایا جب وہ مدینہ منورہ چلے گئے' تو میں نے انہیں اس کے بارے میں بتایا تو وہ مجھ سے بولے: اے عوف! کیا تم ہم سے احادیث چھپا کر رکھتے ہو۔

اور جب اس کے اہل (یعنی اس کے طلباء) رخصت ہو جائیں پھر تم نے ہمیں اس کے بارے میں بتایا ہے۔

میں یہ روایت تمہارے حوالے سے روایت نہیں کروں گا' کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اسے تمہارے حوالے سے روایت کروں؟

پھر عبداللہ بن ابوبکر نے مجھے خط میں لکھا۔

پھر عبداللہ بن ابوبکر نے ابن جریج کو بھی اس بارے میں خط لکھا تو ابن جریج اس روایت کو یوں بیان کرتے تھے۔

عبداللہ بن ابوبکر نے مجھے خط میں یہ روایت بھجوائی تھی۔

۱۲۷ – مسند أبی البداح عن أبیه

ابو بداح کی اپنے والد سے نقل کردہ روایات

۸۷۷– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِی الْبَدَّاحِ عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوْا وَيَدَعُوْا يَوْمًا ۔(ایضا)

❀❀ ابو بداح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے (جانوروں کے) چرواہوں کو یہ اجازت دی تھی کہ وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔

۱۲۸ - مسند مستورد الفھری

حضرت مستورد فہری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِي حَازِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ اَخَا بَنِي فِهْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اُصْبُعَهُ فِي الْيَمِّ ثُمَّ يَنْظُرُ بِمَ تَرْجِعُ اِلَيْهِ ؟ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ اَبِي خَالِدٍ يَقُوْلُ فِيْهِ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ اَخِي بَنِي فِهْرٍ يَلْحَنُ فِيْهِ، فَقُلْتُ اَنَا: اَخَا بَنِي فِهْرٍ -(اخرجه مسلم فی الجنة)

❁❁ حضرت مستورد فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی کو سمندر میں ڈالے اور پھر اس بات کا جائزہ لے کہ اس انگلی پر کتنا پانی آیا ہے؟

سفیان کہتے ہیں: ابن ابوخالد یہ روایت نقل کرتے ہوئے یہ کہتے تھے کہ میں نے یہ روایت حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے سنی ہے جن کا تعلق بنوفہر سے ہے' تو وہ یہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے لفظی غلطی کر جاتے تھے۔

۱۲۹ - مسند سلمة بن قيس الأشجعى

حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْثُرْ، وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ -(اخرجه الطبرانى فى الكبير)

❁❁ حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم وضو کرو' تو ناک صاف کرو اور جب (استنجاء کرتے ہوئے) ڈھیلے استعمال کرو' تو طاق تعداد میں کرو''۔

۱۳۰ - مسند جرهد الأسلمی

حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زُرْعَةُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ عَنْ جَدِّهٖ جَرْهَدٍ قَالَ: مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِى الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ وَّقَدِ انْكَشَفَتْ فَخِذِیْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَطِّ فَخِذَكَ يَاجَرْهَدُ، فَاِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ .(صحيح ابن حبان)

❁❁ حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت مسجد میں موجود تھا میں نے اوپر چادر لی ہوئی تھی اور میرے زانوں سے چادر ہٹی ہوئی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جرہد! تم اپنے زانوں کوڈھانپ لو! کیونکہ زانوں ستر کا حصہ ہے۔

۸۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اٰلُ جَرْهَدٍ عَنْ جَرْهَدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .(ايضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۳۱ - مسند الحکم بن عمرو الغفاری

حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ: اِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ . فَقَالَ: قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبٰى ذٰلِكَ الْبَحْرُ يَعْنِىْ ابْنَ عَبَّاسٍ وَقَرَاَ (قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا) الْاٰيَةَ .(اخرجه البيهقى فى الضحايا)

❁ عمرو بن دینار کہتے ہیں: میں نے جابر بن زید سے کہا لوگ یہ کہتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کر دیا تھا' تو انہوں نے بتایا: حضرت حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات ہمارے سامنے بیان کی تھی لیکن (علم کے) سمندر یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم یہ فرما دو! جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے اس میں' میں اسے حرام نہیں پاتا۔''

۱۳۲ - مسند جابر الأحمسی

حضرت جابر احمسی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ الْاَحْمَسِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ عِنْدَهُ الدُّبَّاءَ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: نُكَثِّرُ بِهٖ طَعَامَ اَهْلِنَا .(اخرجه الطبرانى فى الكبير)

❁❁ حکیم بن جابر احمسی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کدو موجود دیکھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ کیوں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اس کے ذریعے اپنے گھر والوں کا کھانا (سالن) زیادہ کرلیں گے۔

۱۳۳ - مسند عمارة بن رويبة الثقفى

حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا قَبْلَ غُرُوْبِهَا .(اخرجه مسلم فى المساجد)

❁❁ حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز ادا کرتا ہو''۔

۸۸۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اِلٰى اَبِيْ فَقَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا قَبْلَ غُرُوْبِهَا . فَقَالَ اَبِيْ: نَعَمْ . فَقَالَ الْبَصْرِيُّ: وَهُوَ يَشْهَدُ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .(ايضا)

❁❁ ابوبکر بن عمارہ بیان کرتے ہیں: بصرہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص میرے والد کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟

''وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز ادا کرتا ہو''

تو میرے والد نے جواب دیا: جی ہاں' تو وہ بصری صاحب بولے۔ انہوں نے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

۱۳۴ - مسند محرش الكعبى

حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٨٨٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ اَبِىْ مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اَسِيدٍ عَنْ مِحْرَشٍ الْكَعْبِيِّ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلاً، فَنَظَرْتُ اِلٰى ظَهْرِهٖ كَاَنَّهٗ سَبِيكَةُ فِضَّةٍ وَاَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَكَانَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ فِيْهِ مِحْرَشٌ الْكَعْبِيُّ فَاِنِ اسْتَفْهَمَهٗ اَحَدٌ قَالَ مِجْرَشٌ اَوْ مِحْرَشٌ اَوْ مِخْرَشٌ وَرُبَّمَا قَالَ ذَا وَذَا وَكَانَ اَبَدًا يَضْطَرِبُ فِى الْاِسْمِ . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَهُوَ مِحْرَشٌ -(ایضا)

❁❁ حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''جعرانہ'' سے رات کے وقت عمرہ کیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی طرف دیکھا تو وہ چاندی کے ٹکڑے کی مانند تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت ''جعرانہ'' میں موجود تھے یوں جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات یہیں بسر کی ہے۔

امام حمیدی بیان کرتے ہیں: سفیان اس روایت میں بعض اوقات محرش کعبی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تھے۔

اگر کوئی شخص ان سے اس بارے میں دریافت کرتا تو وہ یہ جواب دیتے تھے ان کا نام یا مجرش ہے یا محرش ہے یا مخرش ہے۔

اور بعض اوقات وہ یہ بھی کہتے تھے: یا یہ ہے یا وہ ہے۔

یعنی وہ ان کے نام کے بارے میں ہمیشہ اضطراب کا شکار رہتے تھے۔

امام حمیدی کہتے ہیں: ان کا نام محرش ہے۔

۱۳۵ - مسند کعب بن عاصم الأشعری

حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ -(اخرجه الطبرانی فی الكبير)

❁❁ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں۔

''سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔''

۸۸۸- قَالَ سُفْيَانُ: وَذُكِرَ لِيْ اَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُوْلُ فِيْهِ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَنَا: لَيْسَ مِنَ امْبِرِّ امْصِيَامُ فِي امْسَفَرِ -(ایضا)

❁❁ سفیان کہتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی کہ زہری اس روایت میں یہ بات کہتے ہیں: حالانکہ میں نے زہری کی زبانی یہ بات نہیں سنی۔

''سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔'' (یعنی یہاں الفاظ کے تلفظ میں کچھ فرق ہے)

۱۳۶ - مسند سفیانؓ بن أبی زهیر

حضرت سفیان بن ابوزہیر مزنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۔(اخرجه البخاری فی فضائل المدينه)

❁ حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یمن فتح کیا جائے گا' تو کچھ لوگ اونٹوں کو ہانک کر لائیں گے اس پر اپنے گھر والوں کو اور اپنے ماتحتوں کو سوار کریں گے'' (اور مدینہ چھوڑ کر چلے جائیں گے)

حالانکہ اگر انہیں علم ہوتا تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

پھر عراق فتح کیا جائے گا' تو کچھ لوگ اپنے اونٹوں کو ہانک کر لائیں گے وہ اور ان پر اپنے گھر والوں اور اپنے ماتحتوں کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ اگر وہ علم رکھتے تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

پھر شام فتح ہوگا' تو کچھ لوگ اپنے اونٹوں کو ہانک کر لائیں گے وہ ان پر اپنے گھر والوں اور اپنے ماتحتوں کو سوار کر کے لے جائیں گے' اگر انہیں علم ہوتا' تو مدینہ منورہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

۱۳۷ - مسند أبی رمثة

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبْجَرَ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ اَبِي رِمْثَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِي عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَى اَبِي الَّذِي بِظَهْرِهِ فَقَالَ: دَعْنِيْ اُعَالِجِ الَّذِي بِظَهْرِكَ فَاِنِّيْ طَبِيبٌ . فَقَالَ: اِنَّكَ رَفِيقٌ وَّاللّٰهُ الطَّبِيبُ . قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي: مَنْ ذَا مَعَكَ؟ قَالَ: ابْنِي، اَشْهَدُ لَكَ بِهِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمَا اِنَّكَ لَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ . وَذَكَرَ اَنَّهُ رَاَى بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدْعَ الْحِنَّاءِ .

(صحیح ابن حبان)

❁❁ حضرت ابورمثہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر موجود (تکلیف یا کسی رگ) کا جائزہ لیا تو انہوں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ اجازت دیجئے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر موجود (تکلیف یا رگ) کا علاج کروں کیونکہ میں حکیم ہوں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رفیق ہو، اللہ تعالیٰ طبیب ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گواہی دے کر یہ کہتا ہوں کہ یہ میرا بیٹا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کے کیے کی سزا نہیں بھگتو گے اور یہ تمہارے کیے کی سزا نہیں بھگتے گا۔

انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (بالوں میں) کہیں کہیں مہندی کا نشان بھی دیکھا۔

۱۳۸ - مسند عبد اللہ بن سرجس

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: رَاَيْتُ الَّذِى بِظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ جُمْعٌ . قَالَ سُفْيَانُ: مِثْلُ الْمِحْجَمَةِ الضَّخْمَةِ .

(اخرجه مسلم فى الفضائل)

❁❁ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر (مہر نبوت) دیکھی جو بند مٹھی کی مانند تھی۔

سفیان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جو پچھنے لگانے کے آلے کی طرح تھی۔

۱۳۹ - مسند قیس

حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ قَيْسٍ جَدِّ سَعْدٍ قَالَ: اَبْصَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ: مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ يَاقَيْسُ؟ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَي الْفَجْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ سُفْيَانُ فَكَانَ عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ يَرْوِي هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ ۔(اخرجه ابن ابی شیبہ)

❀❀ حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا میں صبح کی نماز کے بعد دو رکعات ادا کر رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے قیس! یہ کون سی دو رکعات ہیں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں فجر کی دو رکعات (سنت ادا نہیں کر سکا تھا) تو یہ وہی دو رکعات ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

سفیان کہتے ہیں: عطاء بن ابی رباح اس حدیث کو سعد بن سعید کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔

۱۴۰ - مسند یوسف بن عبداللّٰہ بن سلام

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الْهَيْثَمِ الْكُوفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ: سَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسُفَ .(اخرجه الطبرانی فی الکبیر)

❁❁ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام ''یوسف'' رکھا تھا۔

۸۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ يُوسُفَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَامْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ: اعْتَمِرَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَاِنَّ عُمْرَةً فِيهِ لَكُمَا كَحَجَّةٍ .(اخرجه ابوداؤد فی المناسک)

❁❁ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب اور ایک خاتون سے فرمایا: تم دونوں رمضان میں عمرہ کرو کیونکہ اس (رمضان) میں عمرہ کرنا تمہارے لیے حج کی مانند ہو گا۔

١٤١ - مسند حبيب بن مسلمة الفهرى

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٨٩٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ الْأَزْدِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ الثُّلُثَ فِي بَدْأَتِهِ -(اخرجه ابوداؤد فی الجهاد)

❁❁ حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (ایک جنگ میں) شریک ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آغاز میں ایک تہائی حصہ مال انفال میں سے دیا۔

١٤٢ - مسند عبدالله بن أرقم الزهری

حضرت عبداللہ بن ارقم زہری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٨٩٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ: اَنَّهُ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَحِبَهُ قَوْمٌ فَكَانَ يَؤُمُّهُمْ، فَاَقَامَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَقَدَّمَ رَجُلًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِالْغَائِطِ -(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ حضرت عبداللہ بن ارقم زہری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک مرتبہ وہ مکہ تشریف لے جارہے تھے کچھ لوگ ان کے ساتھ تھے وہ ان کی امامت کیا کرتے تھے۔

ایک دن انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی اور ایک اور شخص کو آگے کردیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب نماز کے لیے اقامت کہہ لی جائے اور کسی شخص کو قضائے حاجت کی ضرورت محسوس ہو تو اسے پہلے قضائے حاجت کرلینی چاہیے۔''

۱۴۳ - مسند كعب بن مالك الأنصاري (✿)

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَتْ لَهُ أُمُّ مُبَشِّرٍ: اقْرَأْ عَلَى مُبَشِّرٍ السَّلَامَ ـ فَقَالَ لَهَا كَعْبٌ: يَاأُمَّ مُبَشِّرٍ أَهٰكَذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ: لَا أَدْرِي ضَعُفْتُ، فَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَقَالَ كَعْبٌ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ نَسَمَةَ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ خُضْرٌ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ ـ(صحيح ابن حبان)

✿✿ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا' تو سیدہ اُمّ مبشر رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: آپ مبشر کو میری طرف سے سلام کہیے گا تو حضرت کعب نے ان سے کہا: اے ام مبشر! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے؟ تو اس خاتون نے عرض کی: مجھے نہیں معلوم میں بوڑھی ہوگئی ہوں' میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں۔

تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مومن کی جان سبز پرندے کی شکل میں ہوتی ہے' جو جنت کے پھلوں کو کھاتی ہے۔''

(✿) حضرت کعب بن مالک بن عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے۔ مشہور روایات کے مطابق یہ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ البتہ ان کے اپنے بیان کے مطابق یہ غزوۂ بدر میں کسی وجہ سے شریک نہیں ہوئے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور طلحہ بن عبیداللہ کے درمیان مواخات قائم کی تھی۔ بعد میں یہ صرف غزوۂ تبوک میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اس کا واقعہ تفصیل کے ساتھ احادیث کی کتابوں میں ہے۔ یہ ان تین افراد میں سے ایک ہیں جن کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ ''اور (اللہ تعالیٰ نے) ان تین پر (اپنا کرم کیا) جن کا معاملہ مؤخر کر دیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود ان کے لئے تنگ ہوگئی''۔ غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ جانے کا واقعہ انہوں نے خود بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے جسے اکثر محدثین نے نقل کیا ہے۔

١٤٤ - مسند عم ابن كعب بن مالك

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے چچا سے منقول روایات

٨٩٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَ فُلَانًا - سَمَّاهُ الزُّهْرِيُّ - اِلٰى ابْنِ اَبِى الْحُقَيْقِ نَهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ ۔(اخرجه البخاری فی الکبیر)

❁❁ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں صاحب کو روانہ کیا(ان کا نام زہری نے ذکر کیا تھا' لیکن سفیان نامی راوی اسے بھول گئے)

انہیں ابن ابوحقیق کی طرف بھیجا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خواتین اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کر دیا۔

۱۴۵ - مسند أبی ثعلبة الخشنی

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۸۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ اَخْبَرَنِي اَبُو اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ اَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ حَتّٰى اَتَيْتُ الشَّامَ -(متفق علیه)

❁❁ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نوکیلے دانتوں والے درندے کا گوشت کھانے سے منع کیا ہے۔

زہری کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی یہاں تک کہ جب میں شام آیا (تو وہاں میں نے یہ حدیث سنی)

١٤٦ - مسند إياس بن عبد الله

حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٩٠٠- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ . قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ ذَئِرَ النِّسَاءُ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ مُنْذُ نَهَيْتَ عَنْ ضَرْبِهِنَّ، فَاَذِنَ لَهُمْ فَضَرَبُوْا فَاَطَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ نِسَاءٌ كَثِيْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَقَدْ اَطَافَ اللَّيْلَةَ بِآلِ مُحَمَّدٍ سَبْعُوْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَشْكِیْ زَوْجَهَا، وَلَا تَجِدُوْنَ اُولٰٓئِكَ خِيَارَكُمْ -(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❀❀ حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی کنیزوں کو نہ مارو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس وقت سے خواتین اپنے شوہروں کے بارے میں شیر ہوگئی ہیں' جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مارنے سے منع کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی اجازت دے دی۔

لوگوں نے ان کی پٹائی کرنا شروع کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے پاس بہت سی خواتین حاضر ہوئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس **70** خواتین آئیں تھیں۔

ان سب نے اپنے شوہروں کی شکایت کی' تو تم ان لوگوں کو اپنے سے بہتر نہیں پاؤ گے۔

(یعنی اپنی بیوی کی پٹائی کرنے والا شخص اچھا نہیں ہوتا)

۱۴۷ - مسند حجاج الأسلمی

حجاج اسلمی کی اپنے والد سے منقول روایات

۹۰۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْحَجَّاجِ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ؟ قَالَ: اَلْغُرَّةُ: اَلْعَبْدُ اَوِ الْاَمَةُ .

❁❁ حجاج اسلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! رضاعت کی وجہ سے لازم ہونے کے حق کو کون سی چیز ختم کر دیتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیشانی 'یعنی غلام یا کنیز (کو رضاعت کے معاوضے کے طور پر ادا کرنا چاہیے)(اخرجه موصلی فی المسند)

۱۴۸ - مسند سعد بن محيصة بن مسعود

حضرت سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۰۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي حَرَامُ بْنُ سَعْدٍ - قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا الَّذِي لَا شَكَّ فِيهِ - وَاُرَاهُ قَدْ ذَكَرَ عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ مُحَيِّصَةَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ حَجَّامٍ لَهُ فَنَهَاهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى قَالَ لَهُ: اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ اَوْ اَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ .

(صحیح ابن حبان)

❁❁ حضرت سعد بن محیصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے غلام کی آمدن کے بارے میں دریافت کیا: جو پچھنے لگانے کا کام کرتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع کر دیا وہ اس بارے میں مسلسل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے رہے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''تم اس (معاوضے کے ذریعے) اپنے اونٹ کو چارہ کھلاؤ یا اپنے غلام کو کھانا کھلاؤ (خود استعمال نہ کرنا)''۔

۱۴۹ - مسند عبد اللّٰہ بن الزبیر

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۰۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ هٰكَذَا ـ وَقَبَضَ الْحُمَيْدِيُّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَةَ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ ـ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ يَعْنِي بِشْرَ بْنَ مُوسَى: أَبُو بَكْرٍ الَّذِي وَصَفَ لَنَا ـ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ وَقَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَدْ حَدَّثَنِي بِأَرْبَعَةٍ سَمَاعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَيْتُهُ فَنَسِيتُهَا إِلَّا هٰذَا فَقَالَ لِي زِيَادٌ: إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةٌ ـ(اخرجه مسلم فى المساجد)

❁❁ عامر بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران اس طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

امام حمیدی نے اپنی چار انگلیاں بند کیں اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

ابوعلی بشر بن موسیٰ نامی راوی کہتے ہیں: امام ابوبکر حمیدی نے ہمارے سامنے یہ کر کے دکھایا تھا۔

امام حمیدی یہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے زیاد بن سعد نے چار روایات ایسی بیان کی ہیں جو انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہیں تاہم میں نے ان میں سے صرف یہی روایت ذکر کی ہے۔ باقی روایات میں بھول گیا ہوں۔ زیاد نے مجھ سے کہا تھا وہ چار روایات ہیں۔

۱۵۰ - مسند ناجية الخزاعي

حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

(یہ وہ صاحب ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے نگران تھے)

۹۰۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ صَاحِبِ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ؟ قَالَ: انْحَرْهُ، ثُمَّ اغْمِسْ خُفَّهُ فِيْ دَمِهِ، ثُمَّ اضْرِبْ بِهَا صَفْحَتَهُ، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ -(اخرجه ابن ابی شیبه)

❁❁ حضرت ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے نگران تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جو اونٹ تھک جائے اس کے ساتھ میں کیا طریقہ کار اختیار کروں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ذبح کر دو! پھر تم اس کے پاؤں کو اس کے خون میں ڈبو کر اسے اس اونٹ کے پہلو پر لگاؤ پھر اسے لوگوں کے لیے چھوڑ دو۔

۱۵۱ – مسند صفوان بن عسال المرادی

حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۰۵– حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ اَخْبَرَنَا زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِيْ: مَا جَاءَ بِكَ ؟ قُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ . قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ . قُلْتُ: حَكَّ فِيْ نَفْسِي مَسْحٌ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، وَكُنْتَ امْرَاً مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُكَ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ لَا نَنْزِعُ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ . قُلْتُ: اَسَمِعْتَهُ الَّذِي يَذْكُرُ الْهَوٰى بِشَيْءٍ قَالَ: نَعَمْ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَهُ فِيْ مَسِيْرٍ لَهُ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ: يَامُحَمَّدُ . فَاَجَابَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِّنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمْ فَقُلْنَا لَهُ: اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ، فَاِنَّكَ نُهِيْتَ عَنْ هٰذَا . فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ مِنْ صَوْتِيْ . فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ . قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ . قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُحَدِّثُنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَالَ: اِنَّ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ بَابًا مَسِيْرَةُ عَرْضِهٖ اَرْبَعُوْنَ اَوْ سَبْعُوْنَ عَامًا فَتَحَهُ اللّٰهُ لِلتَّوْبَةِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، وَلَا يُغْلِقُهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ .

(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھ سے دریافت کیا: تم کس لیے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: علم کے حصول کے لیے۔

انہوں نے فرمایا: طالب علم کی طلب سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لیے بچھا دیتے ہیں۔

میں نے عرض کی: پاخانے اور پیشاب کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

آپ ایک ایسے فرد ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں' تو میں آپ سے اس بارے میں دریافت کرنے کے لیے آیا ہوں کہ آپ نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں)

''جب ہم مسافر ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے۔

تاہم پاخانہ، پیشاب یا سونے کے نتیجے میں (وضوٹوٹنے پر موزے اتارنے کی ضرورت نہیں ہے)''

میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو خواہش نفس کے بارے میں کوئی چیز ذکر کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک دیہاتی نے آپ ﷺ کو بلند آواز میں مخاطب کیا: اے حضرت محمد ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے اسی جتنی آواز میں اسے جواب دیا: میں یہاں ہوں۔

ہم نے اس دیہاتی سے کہا: تم اپنی آواز نیچی رکھو کیونکہ تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے تو وہ بولا: نہیں اللہ کی قسم! میں اپنی آواز نیچی نہیں کروں گا پھر اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ایک شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن ان کے ساتھ جا کر نہیں ملتا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے وہ محبت رکھتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے ساتھ بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مغرب کی سمت میں ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) ستر برس کی مسافت جتنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اس دن اس کو کھول دیا تھا اور یہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہیں ہوگا۔''

۱۵۲ - مسند عبد الرحمن ابن حسنة

حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٩٠٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ: بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِحَجَفَةٍ فَقَالُوْا: يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيضِ، فَنَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَهُوَ يُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهٖ -(اخرجه الموصلى فى مسند)

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر پیشاب کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے ذریعے پردہ کیا ہوا تھا کچھ لوگوں نے کہا: یہ صاحب اس طرح پیشاب کر رہے ہیں' جس طرح کوئی عورت پیشاب کرتی ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کا یہ حال تھا کہ جب (ان کے کپڑے پر) پیشاب لگ جاتا تھا' تو وہ قینچی کے ذریعے اسے کاٹ دیتے تھے' ان کے ایک ساتھی نے انہیں منع کیا' تو اسے اس کی قبر میں عذاب دیا گیا۔

۱۵۳ - مسند مالك الجشمی

حضرت مالک بن جشمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزَّعْرَاءِ: عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمِّهِ اَبِي الْاَحْوَصِ: عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ فِيَّ الْبَصَرَ وَصَوَّبَهُ ثُمَّ قَالَ: اَرَبُّ اِبِلٍ اَنْتَ اَوْ رَبُّ غَنَمٍ ؟ وَكَانَ يُعْرَفُ رَبُّ الْاِبِلِ مِنْ رَبِّ الْغَنَمِ بِهَيْئَتِهِ فَقُلْتُ: مِنْ كُلٍّ قَدْ اٰتَانِي اللّٰهُ فَاَكْثَرَ وَاَيْطَبَ فَقَالَ: اَلَسْتَ تَنْتِجُهَا وَافِيَةً اَعْيُنُهَا وَآذَانُهَا فَتَجْدَعُ هٰذِهِ وَتَقُوْلَ صَرْمَاءُ، وَتَهِنُ هٰذِهِ فَتَقُوْلُ بَحِيرَةٌ، فَسَاعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ وَمُوْسَاهُ اَحَدُّ، لَوْ شَاءَ اَنْ يَّاْتِيَكَ بِهَا صَرْمَاءَ فَعَلَ . قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلٰى مَا تَدْعُو؟ قَالَ: لَا شَيْءَ اِلَّا اللّٰهَ وَالرَّحِمَ . قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بُعِثْتَ بِهٖ ؟ قَالَ: اَتَتْنِي رِسَالَةٌ مِّنْ رَبِّي فَضِقْتُ بِهَا ذَرْعًا وَخِفْتُ اَنْ يُّكَذِّبَنِي قَوْمِي، فَقِيْلَ لِي لَتَفْعَلَنَّ اَوْ لَنَفْعَلَنَّ كَذَا وَكَذَا . قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَاْتِيْنِي ابْنُ عَمِّي فَاَحْلِفُ اَنْ لَا اُعْطِيَهُ وَلَا اَصِلَهُ . قَالَ: كَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ . قَالَ ثُمَّ قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ عَبْدَانِ اَحَدُهُمَا لَا يَخُوْنُكَ، وَلَا يَكْتُمُكَ حَدِيْثًا وَلَا يَكْذِبُكَ، وَالْاٰخَرُ يَكْذِبُكَ وَيَكْتُمُكَ وَيَخُوْنُكَ، اَيُّهُمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ . قُلْتُ: الَّذِي لَا يَكْذِبُنِي، وَلَا يَخُوْنُنِي وَلَا يَكْتُمُنِي . قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَكَذٰلِكَ اَنْتُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ -(اخرجه البيهقى فى شعب الايمان)

❁ عوف بن مالک جشمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر سے نیچے تک میرا جائزہ لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اونٹوں کے مالک ہو؟ کیا تم بکریوں کے مالک ہو؟

(راوی کہتے ہیں) اونٹوں کا اور بکریوں کا مالک اپنی مخصوص ہیئت کی وجہ سے شناخت ہو جاتا تھا۔

میں نے عرض کی: مجھے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز عطا کی ہے اور بکثرت عطا کی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اونٹنی اپنے ہاں (پیدا ہونے والے بچے کو) سلامت آنکھوں اور کانوں کے ساتھ جنم نہیں دیتی ہے؟ پھر تم کسی کا کان کاٹ دیتے ہو اور کہتے ہو یہ ''صرماء'' ہے کوئی دوسری کمزور ہو جاتی ہے تو تم کہتے ہو یہ ''بحیرہ'' ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کا حکم زیادہ پختہ اور اس کی تلقین زبردست ہے۔ اگر وہ چاہتا تو اسے کان کٹا ہوا ہی پیدا کر سکتا تھا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ اللہ

تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور صلہ رحمی کرنی چاہیے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کو کون سے احکام کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے رسالت میری طرف آئی ہے تو مجھے اس کی وجہ سے مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔

مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں میری قوم مجھے جھٹلا نہ دے تو مجھ سے یہ کہا گیا: یا تو آپ ﷺ ایسا ایسا کریں گے ورنہ پھر ہم یہ یہ کر دیں گے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میرا چچازاد میرے پاس آتا ہے اور پھر میں قسم اٹھالیتا ہوں کہ میں اسے کچھ نہیں دوں گا اس کے ساتھ صلہ رحمی نہیں کروں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی قسم کا کفارہ دے دو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے' تمہارے دو غلام ہوں ان میں سے ایک تمہارے ساتھ خیانت نہ کرتا ہو اور تم سے کوئی بات نہ چھپاتا ہو اور تمہارے ساتھ جھوٹ نہ بولتا ہو جبکہ دوسرا تمہارے ساتھ جھوٹ بھی بولتا ہو تم سے باتیں چھپاتا بھی ہو اور تمہارے ساتھ خیانت بھی کرتا ہو' تو ان دونوں میں سے کون تمہارے نزدیک پسندیدہ ہوگا؟ میں نے عرض کی جو میرے ساتھ جھوٹ نہ بولے: میرے ساتھ خیانت نہ کرے اور مجھ سے کوئی بات نہ چھپائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے پروردگار کی بارگاہ میں تم لوگ بھی اسی طرح ہو''۔

١٥٤ - مسند وابصة بن معبد

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٩٠٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَزِيَادُ بْنُ اَبِى الْجَعْدِ بِالرَّقَّةِ فَاَخَذَ بِيَدِى زِيَادُ بْنُ اَبِى الْجَعْدِ فَاَقَامَنِىْ عَلٰى رَجُلٍ بِالرَّقَّةِ فَقَالَ: زَعَمَ هٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّىْ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَاَمَرَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعِيْدَ . وَاسْمُهٗ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ .(اخرجه ابن حبان فی صحیح)

❁❁ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: میں اور زیاد بن ابوجعد ''رقہ'' میں تھے۔ زیاد بن ابوجعد نے میرا ہاتھ پکڑا اور ''رقہ'' میں موجود ایک صاحب کے پاس لا کے مجھے کھڑا کر دیا۔ انہوں نے بتایا: یہ صاحب یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ نماز ادا کرنے کی ہدایت کی۔

ان صاحب کا نام حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ تھا۔

۱۵۵ - مسند وائل بن حجر الحضرمی

حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۰۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبِ الْجَرْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَرَاَيْتُهُ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ اَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَنَصَبَ الْيُمْنٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَبَسَطَهَا، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ، وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَدَعَا هٰكَذَا . وَنَصَبَ الْحُمَيْدِيُّ السَّبَّابَةَ قَالَ وَائِلٌ: ثُمَّ اَتَيْتُهُمْ فِي الشِّتَاءِ فَرَاَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ -(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❀❀ حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز کرتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اس وقت بھی رفع یدین کرتے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران بیٹھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بایاں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھتے تھے اور اسے کھول کے رکھتے تھے جبکہ دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھتے تھے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو انگلیوں کو بند کر کے ان کا حلقہ بناتے تھے اور اس طرح دعا مانگتے تھے۔

امام حمیدی نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بتایا۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں پھر سردی کے موسم میں وہاں آیا تو میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ اپنی چادروں کے اندر ہی رفع یدین کر رہے تھے۔

۹۱۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَمَضْمَضَ، ثُمَّ مَجَّهُ فِي الدَّلْوِ مِسْكًا - اَوْ قَالَ اَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ - وَاسْتَنْثَرَ خَارِجًا مِنَ الدَّلْوِ -(اخرجه ابن ماجه فی الطهارة)

❀❀ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زم زم کا ڈول پیش کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے پیا پھر آپ ﷺ نے وضو کیا پھر کلی کی پھر آپ ﷺ نے اس کلی کو اس ڈول میں انڈیل دیا تو وہ مشک کی مانند تھا یا اس سے بھی زیادہ پاکیزہ تھا۔

تاہم آپ ﷺ نے ناک کو ڈول سے باہر صاف کیا۔

۱۵۶ - مسند عبد اللہ بن مغفل

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۱۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: خَذَفَ قَرَابَةٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عِنْدَهُ فَنَهَاهُ عَنْهَا وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا وَقَالَ: اِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَأُ عَدُوًّا، وَاِنَّهَا تَفْقَأُ الْعَيْنَ وَتَكْسِرُ السِّنَّ . فَعَادَ فَخَذَفَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ مُغَفَّلٍ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْهَا وَتَعُوْدُ، لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا .(اخرجه مسلم فی الصید)

❁❁ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے کسی قریبی عزیز نے کسی جانور کو کنکری ماری ان کی موجودگی میں ایسا ہوا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ (کنکری) شکار نہیں کرتی ہے دشمن کو قتل نہیں کرتی ہے یہ صرف آنکھ پھوڑتی ہے اور دانت توڑتی ہے۔

اس شخص نے دوبارہ یہ حرکت کی اور کنکری ماری تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: میں نے تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع کیا ہے اور تم نے دوبارہ یہ حرکت کی ہے۔

میں تمہارے ساتھ کبھی کلام نہیں کروں گا۔

۱۵۷ - مسند عطية القرظى

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۱۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ يَقُوْلُ: كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ غُلَامًا، فَنَظَرُوْا اِلٰى مُؤْتَزَرِيْ فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ اَنْبَتُّ، فَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ .(اخرجه ابن حبان فى صحيحه)

❁❁ حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بنو قریظہ کے بارے میں ثالث مقرر کیا گیا تھا اس وقت میں لڑکا تھا۔ لوگوں نے میرے زیر ناف حصے کا جائزہ لیا وہاں زیر ناف بال نہیں اُگے ہوئے تھے اسی وجہ سے میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔

۹۱۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا فِيْ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُوْلُ: كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ غُلَامًا فَشَكُّوا فِيَّ، فَنَظَرُوْا اِلَيَّ فَلَمْ يَجِدُوا الْمُوْسٰى جَرَتْ عَلَيَّ فَاسْتُبْقِيتُ .(ايضا)

❁❁ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے کوفہ کی مسجد میں ایک صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا: جس دن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بنو قریظہ کے بارے میں ثالث مقرر کیا گیا تھا اس دن میں کم سن لڑکا تھا۔ ان لوگوں کو میرے (بالغ ہونے کے بارے میں) شک ہوا تو انہوں نے میرا جائزہ لیا انہیں میرے زیر ناف بال محسوس نہیں ہوئے اسی وجہ سے میں باقی رہ گیا۔

١٥٨ - مسند أبی جحيفة وهب السوائی

حضرت ابوجحیفہ وہب سوائی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٩١٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ اَبِي جُحَيْفَةَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ .

(اخرجه البخاری فی المناقب)

❁❁ ابن ابوخالد بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لیے جارہا تھا میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

٩١٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ وَمِسْعَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا ۔(اخرجه البخاری فی الاطعمه)

❁❁ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں۔

٩١٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ مِغْوَلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ اَبِي جُحَيْفَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: خَرَجَ بِلَالٌ بِفَضْلِ وَضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ، فَاَصَبْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَلَمْ اٰلُ - قَالَ - وَنَصَبَ بِلَالٌ عَنَزَةً فَصَلّٰى اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْكَلْبَ وَالْمَرْاَةَ وَالْحِمَارَ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔(اخرجه البخاری فی الوضوء)

❁❁ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے۔

راوی کہتے ہیں: لوگ تیزی سے ان کی طرف لپکے۔ اس میں سے کچھ پانی مجھے بھی ملا۔ میں نے اس میں کوئی کوتاہی نہیں کی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نیزہ گاڑا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جبکہ کتے، خواتین، گدھے اس نیزے کے دوسری طرف سے گزر رہے تھے۔

۱۵۹ - مسند دکین بن سعید المزنی

حضرت دکین بن سعید مزنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُولُ حَدَّثَنِي دُكَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُزَنِيُّ قَالَ: اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَرْبَعِمِائَةِ رَاكِبٍ نَسْاَلُهُ الطَّعَامَ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُمْ وَاَعْطِهِمْ. قَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا عِنْدِي اِلَّا اَصُعٌ مِّنْ تَمْرٍ مَا تُقَيِّظُ عِيَالِي. فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اسْمَعْ وَاَطِعْ. فَقَالَ عُمَرُ: سَمْعٌ وَّطَاعَةٌ. قَالَ: فَانْطَلَقَ عُمَرُ حَتّٰى اَتٰى عِلِّيَّةً لَهُ فَاَخْرَجَ مِفْتَاحًا مِّنْ حُجْزَتِهِ فَفَتَحَهَا، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: ادْخُلُوا. فَدَخَلُوا وَكُنْتُ اٰخِرَ الْقَوْمِ دُخُولًا فَاَخَذْتُ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَاِذَا مِثْلُ الْفَصِيلِ مِنَ التَّمْرِ. (اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ حضرت دکین بن سعید مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم 400 سواروں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانے کے لیے مانگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! جاؤ انہیں کھانا کھلاؤ اور انہیں عطیات دو۔

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس تو کھجوروں کے چند صاع ہیں۔ جو صرف میرے گھر والوں کے اس موسم کی خوراک کے لیے کفایت کریں گے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: تم اطاعت و فرمانبرداری کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گئے اور اپنے (اناج کے کمرے کے پاس آئے) انہوں نے اپنے تہبند باندھنے کی جگہ سے چابی نکالی اس کے دروازے کو کھولا اور حاضرین سے کہا: تم لوگ اندر آؤ۔ میں اندر داخل ہونے والا سب سے آخری فرد تھا۔ میں نے بھی وہاں سے خوراک حاصل کی' میں نے توجہ کی' تو وہاں اتنی کھجوریں تھیں' جتنا کہ اونٹنی کا وہ بچہ ہوتا ہے' جس سے دودھ چھڑایا گیا ہو۔

۱۶۰ - مسند عدی بن عمیرۃ الکندی

حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۱۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَآيُّهَا النَّاسُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا لَا فَلْيَدَعْ وَمَنْ كَتَمَ مِنْهُ خِيَاطًا أَوْ مِخْيَطًا فَمَا سِوَاهُ فَهُوَ غُلُولٌ يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْوَدُ قَصِيرٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اقْبَلْ مِنِّي عَمَلَكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: الَّذِي قُلْتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَأْتِ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ، فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ، وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى. (اخرجه مسلم فی الامارہ)

❁ حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو! تم میں سے جس شخص کو ہم کسی کام کے لیے اہلکار مقرر کریں' تو وہ تھوڑی یا زیادہ جو چیز بھی ہو' اسے لے کر آئے۔ جو شخص دھاگے یا سوئی یا اس کے علاوہ جس چیز کو بھی ہم سے چھپائے گا' تو یہ خیانت ہو گی' جسے ساتھ لے کر وہ قیامت کے دن آئے گا''۔

انصار سے تعلق رکھنے والا ایک سیاہ فام چھوٹے قد کا ایک شخص کھڑا ہوا' وہ منظر گویا آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس کام کے لیے اہلکار مقرر کیا تھا میں اس سے دست بردار ہوتا ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کیوں؟ اس نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے' اس کی وجہ سے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اب بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم تم میں سے جس کسی کو جس کام کے لیے اہلکار مقرر کریں' تو وہ تھوڑی یا زیادہ (ہر) چیز کو لے آئے۔ جو اسے دیا جائے اسے حاصل کرلے اور جس سے اسے منع کیا جائے اس سے باز رہے۔

۹۱۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَلَى الصَّدَقَةِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اتَّقِ يَا أَبَا الْوَلِيدِ أَنْ تَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ تَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِكَ لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرَةٍ لَهَا خُوَارٌ، أَوْ شَاةٍ لَهَا ثُوَاجٌ. فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ ذَا لَكَذَا. قَالَ:

نَعَمْ . قَالَ عُبَادَةُ: فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَعْمَلُ عَلَى اثْنَيْنِ اَبَدًا ۔(اخرجه البيهقى فى الزكوٰة)

❁❁ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے اہلکار مقرر کیا۔

پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابوولید! اس بات سے بچنے کی کوشش کرنا کہ قیامت کے دن تم ایک اونٹ لے کر آؤ جسے تم نے اپنی گردن پر رکھا ہوا ہو اور وہ آوازیں نکال رہا یا گردن پر گائے رکھی ہوئی ہو اور وہ آوازیں نکال رہی ہو۔

یا بکری رکھی ہوئی ہو جو منمنا رہی ہو۔

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا اس طرح بھی ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ معبوث کیا ہے، میں کبھی بھی دو آدمیوں کے لیے بھی (سرکاری کام) نہیں کروں گا۔

۱۶۱ - مسند جابر بن سمرة السوائی(۞)

حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۲۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا سَلَّمَ اَحَدُنَا رَمَى بِيَدِهٖ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ هٰكَذَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا بَالُكُمْ تَرْمُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، اَوَلَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ - اَوْ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ - اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهٖ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔(اخرجه مسلم فی الصلوٰة)

❁❁ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے ہم میں سے کوئی ایک شخص جب سلام پھیرتا تھا' تو اپنے ہاتھ کے ذریعے دائیں طرف اور بائیں طرف اس طرح کہتا تھا: السلام علیکم، السلام علیکم۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ یوں ہلاتے ہو' جس طرح یہ سرکش گھوڑوں کی دم ہوتے ہیں۔

کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ آدمی اپنا ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے اور پھر اپنے دائیں طرف موجود اپنے بھائی کو سلام کرے اور بائیں طرف موجود اپنے بھائی کو سلام کرتے ہوئے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہہ دے۔

(۞) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: جابر بن سمرہ بن جنادہ بن جندب بن حجیر بن رباب بن حبیب بن سواءۃ بن عامر بن صعصعہ۔ ان کی کنیت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے ''ابوخالد'' اور بعض نے ''ابوعبداللہ'' نقل کیا ہے۔ یہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھانجے ہیں۔ ان کی والدہ خالدہ بنت ابووقاص تھیں۔ انہوں نے کوفہ میں رہائش اختیار کی اور بشر بن مروان جب کوفہ کا حاکم تھا اس زمانے میں ان کا انتقال ہوا۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: ان کا انتقال ۶۶ ہجری میں ہوا تھا۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔ ان سے احادیث روایت کرنے والوں میں شعبی' عامر بن سعد' تمیم بن طرفہ' ابواسحاق سبیعی' ابوخالد' سماک بن حرب' حصین بن عبدالرحمٰن اور ابوبکر بن ابی موسیٰ جیسے اکابر تابعین شامل ہیں۔

۱۶۲ - مسند عبد الرحمٰن بن أزهر

حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۲۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ قَالَ: جُرِحَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا غُلَامٌ وَّهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ؟ فَخَرَجْتُ اَسْعَى بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ: مَنْ يَّدُلُّ عَلٰى رَحْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ؟ حَتّٰى اَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَحْلٍ وَقَدْ اَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ وَدَعَا لَهُ قَالَ وَاُرٰى فِيْهِ: وَنَفَثَ عَلَيْهِ .

(اخرجه البخاری فی الکبیر)

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن اظہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ حنین کے موقع پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت کمسن لڑکا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما رہے تھے: کون شخص خالد بن ولید کی رہائشی جگہ تک مجھے لے کے جائے گا؟ تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دوڑتا ہوا گیا۔

میں یہ کہتا جا رہا تھا: کون شخص خالد بن ولید کی رہائشی جگہ تک پہنچائے گا؟ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے وہ اس وقت پالان کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

انہیں زخم لاحق ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعائے رحمت کی۔

(راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دم کیا (یا ان پر لعاب دہن لگایا)''۔

۱۶۳ - مسند عمرو بن أمية الضمری(☼)

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۲۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ بِاَحَادِيثَ فِيمَا مَسَّتِ النَّارُ، مِنْهَا مَنْ قَالَ: يَتَوَضَّأُ، وَمِنْهَا مَنْ قَالَ لَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَكَانَ مِمَّنْ قَالَ: الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ . اَبُو سَلَمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاُمُّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيهِ . وَجَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ كَتِفَ شَاةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ . وَقَالَ الْآخَرُ: اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا وَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .لَا اَشُكُّ اَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَنَا عَنْهُمَا اِنَّمَا اَشُكُّ لِاَنِّي لَا اَعْرِفُ حَدِيثَ ذَا مِنْ حَدِيثِ ذَا . قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ .(متفق عليه)

❁ سفیان کہتے ہیں: زہری نے مجھے وہ روایات سنائیں جن میں آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے سے وضو ٹوٹنے کا حکم ثابت ہوتا ہے)

ان میں سے کچھ روایات میں یہ حکم تھا کہ ایسی صورت میں وضو کرنا پڑتا ہے اور کچھ میں یہ حکم تھا کہ ایسی صورت میں وضو نہیں کرنا پڑتا' تو یہ روایات میرے لیے خلط ملط ہو گئیں۔

جن روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم ہوتا ہے وہ روایات ابوسلمہ، عمر بن عبدالعزیز، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

(☼) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس ضمری کی کنیت ''ابوامیہ'' ہے۔ آپ نے غزوۂ اُحد کے بعد اسلام قبول کیا۔ سب سے پہلے غزوۂ خندق میں شریک ہوئے۔ یہ عرب کے شرفاء میں سے ایک مانے جاتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے مکتوب گرامی کے ہمراہ سن ۶ ہجری میں نجاشی کے پاس بھیجا تھا اور ان کی دعوت کے نتیجے میں نجاشی نے اسلام قبول کیا تھا۔ یہ سیّدہ اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے نکاح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وکیل بنے تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادوں میں سے جعفر، فضل اور عبداللہ نے احادیث روایت کی ہیں جبکہ ان کے بھتیجے نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے آخری دور میں سن ۶۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

سفیان کہتے ہیں: زہری نے علی بن عبداللہ بن عباس کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ایک روایت مجھے سنائی اور جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے بھی مجھے حدیث سنائی۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کاٹا اور اسے تناول کیا پھر آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے آپ ﷺ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

دوسرے راوی یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گوشت کھایا اور نماز ادا کی اور آپ ﷺ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ زہری نے ان دونوں حضرات کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہیں۔

مجھے شک یہ ہے کہ مجھے یہ نہیں پتہ کہ کون سی روایت کے الفاظ کس سے منقول ہیں؟

سفیان کہتے ہیں: زہری آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم ہونے کے قائل تھے۔

١٦٤ - مسند عبد الرحمن بن يعمر

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٩٢٣- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ - قَالَ سُفْيَانُ وَهٰذَا اَجْوَدُ شَيْءٍ وَجَدْنَاهُ عِنْدَهُ - قَالَ اَخْبَرَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ، مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ، اَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ -(اخرجه ابن حبان في صحيحه)

❁❁ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''حج' وقوف عرفات کا نام ہے' جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے عرفہ تک پہنچ جاتا ہے' وہ حج کو پالیتا ہے۔ منیٰ کے مخصوص دن تین ہیں۔ جو شخص دو دن گزرنے کے بعد جلدی چلا جائے' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو شخص ٹھہرا رہے' تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے''۔

۱٦۵ - مسند عروة بن مضرس

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٩٢٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيَّ قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلَىْ طَيِّءٍ وَاللّٰهِ مَا جِئْتُ حَتّٰى اَتْعَبْتُ نَفْسِى، وَاَنْضَيْتُ رَاحِلَتِىْ، وَمَا تَرَكْتُ حَبْلاً اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ، وَقَدْ كَانَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلاً اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، وَقَضٰى تَفَثَهُ -(ايضا)

❁❁ حضرت عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں طے کے دو پہاڑوں سے یہاں آیا ہوں۔ اللہ کی قسم! جب میں یہاں پہنچا ہوں تو میں اپنے آپ کو تھکا چکا تھا۔ اپنی سواری کو تھکا چکا تھا میں نے ہر ایک پہاڑ پر وقوف کیا ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ اس نماز میں شریک ہوا اور وہ اس سے پہلے عرفہ میں رات کے وقت یا دن کے وقت وقوف کر چکا ہو تو اس کا حج مکمل ہو گیا۔ اس نے اپنے ذمے لازم چیز کو پورا کر دیا۔

٩٢٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ - قَالَ وَكَانَ اَحْفَظَهُمَا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ - عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيَّ يَقُوْلُ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْتُكَ السَّاعَةَ مِنْ جَبَلَىْ طَيِّءٍ قَدْ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِىْ، وَاَتْعَبْتُ نَفْسِى، فَهَلْ لِىْ مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى يُفِيضَ، وَقَدْ كَانَ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلاً اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، وَقَضٰى تَفَثَهُ -(ايضا)

❁❁ حضرت عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں طے کے دو پہاڑوں سے اس وقت یہاں آیا ہوں۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا ہے خود کو تھکا دیا ہے۔ کیا میرا حج ہو گیا؟

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ اس نماز میں شریک ہوا اور اس نے ہمارے ساتھ وقوف کیا اور پھر روانہ ہوا تو اگر وہ روانگی سے پہلے عرفہ میں رات کے وقت یا دن کے وقت وقوف کر چکا ہو تو اس کا حج مکمل ہو گیا۔ اس نے اپنے ذمے لازم چیز کو پورا کر دیا۔

١٦٦ - مسند سراقة بن مالك

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٩٢٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سُرَاقَةَ أَوِ ابْنِ أَخِي سُرَاقَةَ عَنْ سُرَاقَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَسْأَلُهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَمْلأُ حَوْضِي، أَنْتَظِرُ ظَهْرِي يَرِدُ عَلَيَّ فَتَجِيءُ الْبَهِيمَةُ فَتَشْرَبُ، فَهَلْ لِي فِي ذٰلِكَ مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكَ فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ. قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الَّذِي حَفِظْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاخْتَلَطَ عَلَيَّ مِنْ أَوَّلِهِ شَيْءٌ فَأَخْبَرَنِي وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بَعْضَ هٰذَا الْكَلَامِ لَا أُخَلِّصُ مَا حَفِظْتُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَمَا أَخْبَرَنِيهِ وَائِلٌ قَالَ سُرَاقَةُ: أَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ فَجَعَلْتُ لَا أَمُرُّ عَلَى مِقْنَبٍ مِنْ مَقَانِبِ الْأَنْصَارِ إِلَّا قَرَعُوا رَأْسِي فَقَالُوا: إِلَيْكَ إِلَيْكَ. فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ يَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعْتُ الْكِتَابَ وَقُلْتُ أَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: وَقَدْ كَانَ كَتَبَ لِي أَمَانًا فِي رُقْعَةٍ - يَعْنِي لَمَّا هَاجَرَ قَالَ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْيَوْمُ يَوْمُ وَفَاءٍ وَبِرٍّ وَصِدْقٍ. (ایضاً)

❁❁ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ''جعرانہ'' کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سوال کروں میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اپنے حوض کو بھرتا ہوں اور پھر اپنے جانور کا انتظار کرتا ہوں کہ وہ اس حوض تک آئے' اسی دوران کوئی اور جانور جاتا ہے اور وہ اس میں سے پی لیتا ہے' تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں ہر پیاسے جاندار کو پانی پلانے کا اجر ملے گا۔

سفیان کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ میں نے زہری کی زبانی یاد رکھے تھے' لیکن اس کے ابتدائی حصے میں سے کچھ الفاظ میرے لیے خلط ملط ہو گئے' تو وائل بن داؤد نے زہری کے حوالے سے وہ بعض حصہ مجھے سنایا۔

اب میں وضاحت نہیں کر سکتا کہ زہری کی زبانی مجھے کون سے الفاظ یاد تھے اور وائل نے مجھے کس چیز کے بارے میں بتایا؟

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جعرانہ کے مقام پر موجود تھے۔ میں انصار کے جس بھی دستے کے پاس سے گزرا تو انہوں نے میرے سر پر مارتے ہوئے کہا چلے جاؤ۔ چلے جاؤ۔ جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے وہ مکتوب بلند کیا۔ میں نے عرض کی: میں ہوں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے ایک تحریر میں مجھے امان دے چکے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین دن وہ ہوتا ہے' جس دن وعدے کو پورا کیا جائے اور سچ بولا جائے۔

۱٦٧ - مسند ابن بحينة

حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٩٢٧- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً اَظُنُّ اَنَّهَا الْعَصْرُ، فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ وَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا كَانَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّسَلِّمَ .(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی میرا خیال ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے نہیں، تو نماز کے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے سے پہلے دو مرتبہ سجدہ سہو کر لیا۔

٩٢٨- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: فَقَامَ فِي الَّتِيْ يُسْتَرَاحُ فِيْهَا .وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُحَيْنَةَ، وَرُبَّمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ .(ایضا)

❁❁ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس رکعت کے بعد کھڑے ہو گئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنا تھا''۔

سفیان نامی راوی بعض اوقات راوی کا نام عبداللہ بن بحینہ بیان کرتے ہیں: اور بعض اوقات عبداللہ بن مالک بن بحینہ بیان کرتے ہیں۔

۱٦٨ - مسند عثمان بن أبی العاص

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۲۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ سَمِعَهُ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدَ سَمِعَهُ مِنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُمَّ قَوْمَكَ وَاقْدُرْهُمْ بِاَضْعَفِهِمْ، فَاِنَّ مِنْهُمُ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ .

(اخرجه مسلم فی الصلوٰة)

❁❁ حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم اپنی قوم کی امامت کرو اور ان میں سے سب سے کمزور فرد کا حساب رکھنا' کیونکہ لوگوں میں بڑی عمر کے لوگ، کمزور لوگ اور کام کاج والے لوگ ہوتے ہیں۔

۹۳۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهِ اَجْرًا .

(اخرجه الترمذی فی الصلوٰة)

❁❁ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: تم ایسے شخص کو مؤذن رکھنا جو اذان دینے کا معاوضہ وصول نہ کرے۔

١٦٩ - مسند بريدة الأسلمى

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٩٣١- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَعْنَبٌ التَّمِيمِيُّ - وَكَانَ ثِقَةً خِيَارًا - عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ فِي الْحُرْمَةِ كَاُمَّهَاتِهِمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهِ اِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ: يَافُلَانُ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ خَانَكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ . ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فَمَا ظَنُّكُمْ؟ (اخرجه مسلم فى الامارہ)

❁❁ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مجاہدین کی بیویاں پیچھے رہ جانے والوں کے لیے اپنی ماؤں کی طرح قابل احترام ہیں اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے جو شخص کسی مجاہد کی بیوی کے حوالے سے خیانت کا مرتکب ہوگا' تو قیامت کے دن اسے اس مجاہد کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور اس مجاہد سے کہا جائے گا: اے فلاں! اس فلاں بن فلاں نے تمہارے ساتھ خیانت کی تھی' تو تم اس کی نیکیوں میں سے جس قدر چاہو حاصل کر لو۔

پھر نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا گمان ہے؟

۱۷۰ - مسند أبی أمامة الباھلی(۞)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۳۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَالِبٍ صَاحِبُ الْمِحْجَنِ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ اَبْصَرَ رُءُوْسَ خَوَارِجَ عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ، كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ، كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ . ثُمَّ بَكٰى ثُمَّ قَالَ: شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ وَخَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْا . قَالَ اَبُوْ غَالِبٍ: اَاَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنِّىْ اِذًا لَجَرِىْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ .

(اخرجه البيهقي فی قتال اهل البغی)

❁❁ ابوغالب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے دمشق کی سیڑھی پر خارجیوں کے سر ملاحظہ کیے تو ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''یہ اہل جہنم کے کتے ہیں۔ یہ اہل جہنم کے کتے ہیں۔ یہ اہل جہنم کے کتے ہیں۔''

پھر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر انہوں نے ارشاد فرمایا:

''یہ آسمان کے نیچے قتل ہونے والے بدترین افراد ہیں۔''

اور سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو ان کے ساتھ جنگ کریں گے۔

(میں نے دریافت کیا) کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں (اگر نہ سنی ہو اور پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسے بیان کروں) تو پھر تو میں بڑی جرأت کا مظاہرہ کروں گا۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ نہیں، تین مرتبہ نہیں (اس سے بھی زیادہ مرتبہ) یہ بات سنی ہے۔

(۞) ان کا سلسلہ نسب یہ ہے: صدی بن عجلان بن حارث۔ بعض حضرات نے صدی بن عجلان بن وہب بیان کیا ہے۔ ان کی کنیت ''ابوامامہ بن باہلی'' ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ باہلہ کی شاخ سہم سے ہے۔ تاہم یہ ان کنیت ''ابوامامہ باہلی'' سے زیادہ مشہور ہیں۔ انہوں نے شام کے شہر حمص میں رہائش اختیار کی تھی۔ سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: شام میں صحابہ کرام میں سب سے آخر میں انہی کا انتقال ہوا۔ تاہم دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: شام میں انتقال کرنے والے آخری صحابی حضرت عبداللہ بن بشیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۹۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَّرِحٌ اَبُو الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَغْبَطُ اَوْلِيَائِى عِنْدِى مَنْزِلَةً رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ وَاِنْ كَانَ غَامِضًا فِى النَّاسِ فَعُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ وَقَلَّ تُرَاثُهُ .(اخرجه الترمذی فی الزهد)

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے ساتھیوں میں قدرومنزلت کے اعتبار سے میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے، جس کی پشت کا بوجھ کم ہو (یعنی جس کا مال اور عیال کم ہوں)۔

جو بکثرت نوافل ادا کرتا ہو اگرچہ وہ لوگوں میں مشہور نہ ہو۔ جب اسے موت آجائے، تو اس پر رونے والے کم ہوں اور اس کی وراثت کا مال بھی کم ہو۔''

۹۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُطَّرِحٌ اَبُو الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْمُغَنِّيَةِ وَلَا بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا، وَلَا الْاِسْتِمَاعُ اِلَيْهَا .(اخرجه الترمذی فی البیوع)

❁❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گانے والی عورت کا معاوضہ حلال نہیں ہے اسے فروخت کرنا اور خریدنا بھی حلال نہیں ہے نہ ہی اسے سننا جائز ہے''۔

۱۷۱ - مسند بلال بن حارث المزنی

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا تَبْلُغُ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا سَخَطَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضَاهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: هٰذَا مَا عِنْدِی يَبْلُغُ بِهِ كَمَا كَانَ يَقُوْلُهُ اَوَّلُ -(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے' جس کے بارے میں وہ یہ گمان نہیں کرتا کہ یہ بات کہاں تک جاسکتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کلمے کی وجہ سے قیامت کے دن تک کے لیے اس سے ناراضگی نوٹ کر لیتا ہے۔ اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے اور اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی' تو اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے قیامت کے دن تک کے لیے اس شخص کے لیے رضا مندی نوٹ کر لیتا ہے۔''

امام حمیدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت ان تک پہنچی ہے جیسا کہ انہوں نے پہلے یہ بات بیان کی ہے۔

۱۷۲ - مسند إياس بن عبد المزنی

حضرت ایاس بن عبد مزنی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ: سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ وَرَاَى نَاسًا يَبِيعُوْنَ الْمَاءَ فَقَالَ: لَا تَبِيعُوا الْمَاءَ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ ۔ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: وَلَا اَدْرِىْ اَىُّ مَاءٍ هُوَ؟ (ایضا)

❁❁ حضرت ایاس بن عبد مزنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے انہوں نے کچھ لوگوں کو پانی فروخت کرتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: پانی فروخت نہ کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی فروخت کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اس سے مراد کون سا پانی ہے؟

۹۳۷-قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ عِنْدَنَا اَنْ يُّبَاعَ فِىْ مَوْضِعِهِ الَّذِىْ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ فِيْهِ، وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ نَقْعِ الْبِئْرِ ۔(ایضا)

❁❁ سفیان کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ پانی ہے' جسے اسی جگہ فروخت کیا جائے' جہاں سے اللہ تعالیٰ نے اسے نکالا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اضافی پانی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

۱۷۳ - مسند عدی بن حاتم الطائی(✪)

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۳۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: لَا تَاْكُلْ اِلَّا مَا ذَكَّيْتَ .

(اخرجه الترمذی فی الصید)

❁❁ حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاٹھی کے ذریعے شکار کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ صرف وہ کھاؤ جسے تم نے ذبح کیا ہو۔

۹۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ: مَا اَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّهُ وَقِيْذٌ .(متفق علیه)

❁❁ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لاٹھی کے ذریعے شکار کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شکار اس کی دھار کے ذریعے مرا ہو اسے کھالو اور جو چوڑائی کی سمت لگنے سے مرا ہو اسے نہ کھاؤ کیونکہ وہ چوٹ کھا کر مرا ہوا جانور ہوگا۔

۹۴۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُجَالِدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ بِكَ اِذَا اَقْبَلَتِ الظَّعِيْنَةُ مِنْ اَقْصَى الْيَمَنِ اِلٰى قُصُوْرِ الْحِيرَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ . فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِطَيِّءٍ مَقَانِبِهَا وَرِجَالِهَا ؟ قَالَ: يَكْفِيْهَا اللّٰهُ طَيِّئًا وَمَنْ سِوَاهَا . قَالَ مُجَالِدٌ: فَلَقَدْ كَانَتِ الظَّعِيْنَةُ تَخْرُجُ مِنْ حَضْرَمَوْتَ حَتّٰى تَاْتِيَ الْحِيرَةَ .(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

(✪) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ طے سے ہے۔ ان کے والد "حاتم" کو سخاوت میں ضرب المثل کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ شعبان کے مہینے میں نو ہجری میں وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کیا۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے یہ عیسائی تھے۔ جنگ صفین میں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شریک ہوئے۔ ان سے امام شعبی' ابواسحاق ہمدانی اور دیگر حضرات نے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا انتقال ۶۷ ہجری میں ۱۲۰ برس کی عمر میں ہوا۔

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا' جب ایک عورت یمن کے دور دراز کے علاقے سے چل کر ''حیرہ'' کے محلات تک آئے گی اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا''۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس وقت طے قبیلے کے ڈاکوؤں اور (لٹیرے) افراد کا کیا بنے گا؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کے لیے اللہ تعالیٰ طے قبیلے اور باقی سب افراد کے حوالے سے کافی ہوگا۔

مجاہد نامی راوی کہتے ہیں: (ایک ایسا وقت بھی آیا) کہ جب کوئی عورت ''حضر موت'' سے روانہ ہوتی تھی اور ''حیرہ'' تک آجاتی تھی۔

۹۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ: حَتّٰى يَتَبَيَّنَ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ . فَقَالَ عَدِيٌّ: فَاَخَذْتُ عِقَالَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ، فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا . قَالَ سُفْيَانُ: شَيْئًا لَمْ اَحْفَظْهُ وَقَالَ: اِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ . فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُجَالِدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَكَانَ يُحْسِنُهُ وَلٰكِنِّي لَمْ اَحْفَظْهُ كُلَّهُ . (متفق عليه)

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یعنی یہ تلاوت کی)

''جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہیں ہوجاتا۔''

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دو دھاگے لیے ان میں سے ایک سفید تھا اور دوسرا سیاہ تھا۔

میں ان دونوں کا جائزہ لیتا رہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ ارشاد فرمایا)

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مجھے یاد نہیں ہیں بہر حال اس سے مراد رات اور دن تھا۔

سفیان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ نے مجاہد کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ انہوں نے اسے بڑے اچھے طریقے سے بیان کیا تھا' لیکن میں روایت کے مکمل الفاظ یاد نہیں رکھ سکا۔

۹۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ فَقَالَ: اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ، فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ . قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ اُخْرٰى؟ فَقَالَ: اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ .

(اخرجه البخاری فی الوضوء)

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تربیت یافتہ کتے کے شکار کے بارے میں

دریافت کیا‘ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے تربیت یافتہ کتے کو چھوڑتے ہوئے اس پر اللہ کا نام لے لو تو جو شکار وہ تمہارے لیے کرے اسے تم کھالو۔

اگر وہ خود (اس شکار میں سے کچھ) کھالے‘ تو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے کیا ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ کی کیا رائے ہے کہ اگر ہمارے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے بھی آ کر مل جاتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اپنے کتے پر اللہ کا نام ذکر کیا تھا۔

۱۷۴ - مسند النعمان بن بشير (۞)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۴۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلَى الْمِنبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حَلَالٌ بَيِّنٌ، وَحَرَامٌ بَيِّنٌ، وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ تَرَكَ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهُ اَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَاَ عَلٰى مَا شَكَّ فِيهِ اَوْشَكَ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامَ، وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى وَحِمَى اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ مَعَاصِيهِ ۔

(اخرجه البخاری فی الایمان)

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حلال واضح ہے' حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں' تو جو شخص ایسی چیز کو ترک کردے جس کے گناہ ہونے کا شبہ ہو' تو وہ اس چیز کو بدرجہ اولیٰ ترک کرے گا' جو واضح طور پر گناہ ہے۔ اور جو شخص مشکوک معاملے کے بارے میں جرأت کا مظاہرہ کرے' تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ وہ آگے چل کر حرام میں مبتلا ہو جائے۔

ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ چراگاہ وہ امور ہیں' جنہیں اس نے گناہ قرار دیا ہے۔''

۹۴۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ عَلَى الْمِنبَرِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَكُنْتُ اِذَا سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلَى الْمِنبَرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَنَنْتُ اَنِّي لَا اَسْمَعُ اَحَدًا بَعْدَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَبَاذُلِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ كَمَثَلِ الْاِنْسَانِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا مِّنْ اَعْضَائِهِ، تَدَاعٰى

(۞) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: نعمان بن ثعلبہ بن سعد بن خلاس بن زید بن مالک۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلے خزرج سے ہے۔ آپ کی والدہ عمرہ' حضرت عبداللہ بن رواحہ کی بہن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے ۸ سال ۷ ماہ پہلے ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد حکومت میں انہیں حمص کا اور پھر کوفے کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ذوالحج کے مہینے میں ۶۴ ہجری میں ''مرج راہط'' کے مقام پر آپ کو شہید کر دیا گیا۔ آپ انتہائی اچھے اخلاق کے مالک' نہایت سخی' شاعر اور بہادر آدمی تھے۔ آپ سے احادیث روایت کرنے والوں میں' آپ کے دو صاحبزادے محمد بن نعمان اور بشیر بن نعمان کے علاوہ شعبی' حمید بن عبدالرحمن' خیثمہ' سماک بن حرب' سالم بن ابوالجعد' ابواسحاق سبیعی اور عبدالملک بن عمیر کے علاوہ دیگر کئی حضرات شامل ہیں۔

لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ -(متفق عليه)

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اہل ایمان کے باہمی تعلق ان کی ایک دوسرے سے محبت اور ایک دوسرے پر رحم کرنے کی مثال اس انسان کی طرح ہے' جس کے اعضاء میں سے کوئی ایک عضو بیمار ہو جائے' تو پورا جسم بخار اور رتجگے کا شکار ہو جاتا ہے۔''

٩٤٥- قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِي الْاِنْسَانِ مُضْغَةٌ اِذَا هِيَ صَلَحَتْ وَسَلِمَتْ سَلِمَ لَهَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَصَحَّ، وَاِذَا هِيَ سَقِمَتْ سَقِمَ لَهَا سَائِرُ الْجَسَدِ وَفَسَدَ وَهِيَ الْقَلْبُ .

(اخرجه البخاري في الايمان)

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''انسان کے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح وسالم رہے' تو سارا جسم صحیح وسالم رہتا ہے۔ اگر وہ بیمار ہو جائے' تو سارا جسم بیمار اور خراب ہو جاتا ہے۔ وہ دل ہے۔''

٩٤٦- وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُقُوْقِ اللّٰهِ، وَالْوَاقِعِ فِيْهَا، وَالْقَائِمِ عَلَيْهَا كَمَثَلِ ثَلَاثَةٍ رَكِبُوْا سَفِيْنَةً وَاسْتَهَمُوْا مَنَازِلَهَا، فَكَانَ لِاَحَدِهِمْ اَسْفَلُهَا وَاَوْعَرُهَا وَشَرُّهَا، فَكَانَ مُخْتَلَفُهُ وَمُهَرَاقُ مَائِهِ عَلَيْهِمْ، فَبَيْنَا هُمْ فِيْهَا لَمْ يَفْجَاهُمْ بِهِ اِلَّا وَقَدْ اَخَذَ الْقَدُوْمَ فَقَالُوْا لَهٗ اَيَّ شَيْءٍ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ: اَخْرِقُ فِيْ حَقِّي خَرْقًا فَيَكُوْنُ اَقْرَبَ لِيْ مِنَ الْمَاءِ وَيَكُوْنُ فِيْهِ مُخْتَلَفِيْ وَمُهَرَاقُ مَائِيْ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتْرُكُوْهُ اَبْعَدَهُ اللّٰهُ يَخْرِقُ فِيْ حَقِّهٖ مَا شَاءَ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَدَعُوْهُ يَخْرِقُهَا فَيُهْلِكَنَا وَيُهْلِكَ نَفْسَهٗ . فَاِنْ هُمْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ نَجَا وَنَجَوْا مَعَهٗ، وَاِنْ هُمْ لَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ هَلَكَ وَهَلَكُوْا مَعَهٗ -(اخرجه البخاري في الشركة)

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا اور ان کی خلاف ورزی کرنے والا ایسے افراد کی مانند ہیں جو ایک کشتی میں حصے کر لیتے ہیں کچھ لوگ اوپر والے حصے میں چلے جاتے ہیں اور کچھ نیچے والے حصے میں چلے جاتے ہیں جو کم بہتر ہے۔ کشتی والوں کے گزرنے کی جگہ اور پانی کے حصول کی جگہ نیچے والا حصہ ہے۔ نیچے والے لوگ جب اپنی جگہ پر آتے ہیں' تو وہ کلہاڑا لیتے ہیں دوسرے لوگ اس سے پوچھتے ہیں: تم کیا کرنے لگے ہو؟ تو وہ کہتا ہے: میں اپنی مخصوص جگہ میں سوراخ کرنے لگا ہوں تاکہ میں پانی کے قریب ہو جاؤں اور میری گزرگاہ اور پانی کے بہاؤ کی جگہ دستیاب ہو (تو دوسرے لوگوں میں سے) کچھ یہ کہتے ہیں: اسے چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ اسے دور کرے یہ اپنے حصے میں جو چیز چاہے توڑ دے لیکن دوسرے لوگ یہ کہتے ہیں: تم اسے ایسے نہ چھوڑو کہ یہ اسے توڑ دے' ورنہ یہ ہمیں اور خود کو ہلاکت کا شکار کر دے گا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر وہ دوسرے لوگ اسے روک دیتے ہیں تو وہ شخص بھی نجات پائے گا اور اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی نجات پائیں گے' لیکن اگر وہ لوگ اسے روکتے نہیں ہیں تو وہ شخص بھی ہلاکت کا شکار ہوگا اور اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔

۹۴۷- قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: حَلَالٌ بَيِّنٌ، وَحَرَامٌ بَيِّنٌ، وَشُبُهَاتٌ بَيْنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ تَرَكَ مَا اشْتَبَهَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ لَهُ اَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَاَ عَلٰى مَا شَكَّ فِيْهِ يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَنْ رَتَعَ اِلٰى جَانِبِ الْحِمَى يُوْشِكُ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ، وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، وَحِمَى اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ مَعَاصِيهِ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں' تو جو شخص ایسی چیز کو ترک کر دے جس کے گناہ ہونے کا شبہ ہو' تو وہ واضح گناہ کو بدرجہ اولیٰ ترک کرے گا اور جو شخص مشکوک چیز کے بارے میں واضح جرأت کا مظاہرہ کرے' تو وہ آگے چل کر حرام میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ جیسے کوئی شخص چراگاہ کے اردگرد جانور چرا رہا ہو' تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ جانور چراگاہ کے اندر داخل ہو جائیں۔
بے شک ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ وہ امور ہیں' جنہیں اس نے گناہ قرار دیا ہے۔''

۹۴۸- قَالَ وَسَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: نَحَلَنِيْ اَبِيْ غُلَامًا فَقَالَتْ لَهُ اُمِّيْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشْهِدْهُ ۔ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ فَقَالَ: اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ ۔ وَاَبٰى اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْهِ ۔(اخرجه البخاری فی الهبة)

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے ایک غلام مجھے عطیے کے طور پر دیا تو میری والدہ سیدہ عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے ان سے گزارش کی آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر انہیں گواہ بنالیں' تو میرے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانے کے لیے حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ہر اولاد کو اسی کی مانند عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں صرف حق بات پر گواہ بن سکتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر گواہ بننے سے انکار کر دیا۔

۹۴۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ - قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: كَانَ سُفْيَانُ يَغْلَطُ فِيْهِ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) وَكَانَ يَقْرَاُ فِيْهِمَا اِذَا وَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (امام حمیدی کہتے ہیں: سفیان اس روایت میں غلطی کرتے ہیں)
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ الغاشیہ کی تلاوت کی تھی۔

جب جمعے کے دن عید آئی تھی اس دن بھی نبی اکرم ﷺ نے انہی دو سورتوں کی تلاوت کی تھی''۔

۹۵۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الضَّبِّيُّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ اَبِيهِ ۔(اخرجه مسلم في الجمعه)

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۹۵۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يُحَدِّثُ: اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلاً، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ هٰذَا؟ قَالَ: لَا ۔ قَالَ: فَارْدُدْهُ ۔

(اخرجه ابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی)

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد نے انہیں کوئی عطیہ دیا پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کو گواہ بنانے کے لیے حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے اپنی ہر اولاد کو اسی کی مانند عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اسے واپس لے لو۔

۱۷۵ - مسند عبد اللّٰہ بن أقرم

حضرت عبداللہ بن اقرم خزاعی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ الْخُزَاعِيّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ يُصَلِّى، فَرَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ .(اخرجه الترمذی فی الصلوٰۃ)

❀❀ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''نمرہ'' میں کھلی جگہ پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

۱۷۶ - مسند سہل بن سعد الساعدی (☼)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ :سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ: اطَّلَعَ رَجُلٌ مِّنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَاْسَهُ فَقَالَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ، اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ .

(اخرجه البخاری فی اللباس)

❁❁ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حجرہ مبارک کے اندر جھانک کر دیکھنے کی کوشش کی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کنگھی کے ذریعے اپنے سر کو کھجا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تم یوں دیکھ رہے ہو' تو میں یہ تمہاری آنکھوں میں چبھو دیتا۔

اجازت لینے کا حکم اسی لیے مقرر کیا گیا ہے' تا کہ (گھر والوں پر) نظر نہ پڑ سکے۔

۹۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةَ كَهٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ . وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى .(اخرجه البخاری فی التفسیر)

❁❁ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اور قیامت کو اس طرح معبوث کیا گیا ہے جیسے یہ اور یہ ہیں۔''

سفیان نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

۹۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ لَنَا اَبُوْ حَازِمٍ: سَاَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ

(☼) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: سہل بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو آپ انصار کے خاندان بنو ساعدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کی کنیت ''ابوالعباس'' بعض لوگوں نے ابو یحیٰی بیان کی ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کا انتقال 88 ہجری میں' 96 برس کی عمر میں ہوا۔ بعض حضرات کے بیان کے مطابق آپ کا انتقال 91 ہجری میں 100 برس کی عمر میں ہوا۔ مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے یہ سب سے آخری صحابی ہیں۔ ابو حاجر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' وہ فرماتے ہیں: جب میں فوت ہو جاؤں گا تو تم کسی کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنو گے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: (یعنی پھر کوئی صحابی باقی نہیں رہے گا)۔

مِنبَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي، هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ، عَمِلَهٗ لَهٗ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ، لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَعِدَ عَلَيْهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ، ثُمَّ صَعِدَ فَقَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى ثُمَّ سَجَدَ ۔

(اخرجه البخاری فی الصلوٰة)

❁❁ ابوحازم بیان کرتے ہیں: لوگوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کا منبر کس چیز سے بنایا گیا تھا' تو انہوں نے فرمایا: اب لوگوں میں ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہا جو اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتا ہو' یہ نواحی جنگلات کی لکڑی سے بنایا گیا تھا' جسے فلاں شخص نے بنایا تھا' جو فلاں خاتون کا غلام تھا۔

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ منبر پر چڑھے تو آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے تلاوت کی پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا پھر آپ ﷺ الٹے قدموں نیچے اترے۔

پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا پھر منبر پر چڑھ گئے۔ پھر تلاوت کی پھر رکوع کیا پھر الٹے قدموں نیچے اترے پھر سجدہ کیا۔

٩٥٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي شَيْءٍ وَقَعَ بَيْنَهُمْ حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذَّنَ بِلَالٌ، وَاحْتَبَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ، فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَى الصَّفِّ الَّذِي يَلِي اَبَا بَكْرٍ اَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيحِ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْتَفَتَ، فَاَبْصَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنِ اثْبُتْ، فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَاْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَشَكَرَ اللّٰهَ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ؟ فَقَالَ: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَرٰى ابْنَ اَبِي قُحَافَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ ثُمَّ انْحَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ: يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ اَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيحِ؟ اِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ ۔(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بنوعمرو بن عوف کے درمیان صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے' کیونکہ ان کے درمیان جھگڑا ہوا تھا' یہاں تک کہ انہوں نے ایک دوسرے کو پتھر بھی مارے تھے۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔

نبی اکرم ﷺ وہیں رکے رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھ گئے پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔

آپ ﷺ صفوں کے درمیان میں سے گزرتے ہوئے تشریف لائے' جب آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے والی صف تک پہنچے' تو لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک ایسے فرد تھے' جو نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے' جب انہوں نے تالیوں کی آواز سنی اور توجہ کی' تو انہیں نبی اکرم ﷺ نظر آئے۔

نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور الٹے قدموں پیچھے ہٹ گئے۔

نبی اکرم ﷺ آگے بڑھے جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا پھر تم کو کس بات نے روکا؟ (کہ تم میرے حکم پر عمل کرو) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ' ابوقحافہ کے بیٹے کو اللہ کے رسول ﷺ کے آگے نہیں دیکھے گا۔

پھر نبی اکرم ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! کیا وجہ ہے کہ جب نماز کے دوران تمہیں ضرورت پیش آئی تو تم نے تالیاں بجانا شروع کر دیں؟ تالیاں بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے' مردوں کے لیے سبحان اللہ کہنے کا حکم ہے۔

جس شخص کو نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کے لیے) کوئی ضرورت پیش آجائے' تو وہ سبحان اللہ کہے۔

۹۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ قَالَ: كُنْتُ فِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَرَاْ فِيَّ رَاْيَكَ . فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اَنْكِحْنِيهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ . قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلرَّجُلِ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ تُعْطِيهَا اِيَّاهُ؟ فَقَالَ: لَا . قَالَ: فَاذْهَبْ فَاطْلُبْ شَيْئًا . فَذَهَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا . قَالَ: اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ . فَذَهَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا . قَالَ: فَاذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ .(اخرجه البخاری فی النكاح)

❁❁ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود افراد میں شامل تھا۔

ایک خاتون آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں خود کو آپ ﷺ کو ہبہ کرتی ہوں' تو آپ ﷺ میرے بارے میں اپنی رائے کا جائزہ لے لیں۔

ایک صاحب کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اس کے ساتھ میری شادی کر دیں' اگر آپ ﷺ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے وہ عورت پھر کھڑی ہوئی اس نے پھر یہی گزارش کی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب سے فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے' جسے تم (مہر کے طور پر) اسے دے سکو؟

انہوں نے عرض کی: جی نہیں!

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور جا کر کچھ تلاش کرو! وہ صاحب گئے' پھر واپس تشریف لائے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور تلاش کرو' اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔

وہ صاحب گئے پھر آئے اور عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے کوئی چیز نہیں ملی' لوہے کی کوئی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں قرآن آتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! فلاں' فلاں سورت آتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ! تمہیں جو قرآن آتا ہے اس کی وجہ سے میں نے تمہاری شادی اس کے ساتھ کر دی۔

۹۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ بِاَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، فَسَاَلُوْا سَهْلاً - وَكَانَ مِنْ اٰخِرِ مَنْ بَقِيَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ - فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّي، كَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّمَ، وَعَلِيٌّ يَاْتِيْ بِالْمَاءِ فِيْ تُرْسِهٖ، وَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَاُحْرِقَ، فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهُ ۔(اخرجه البخاری فی الوضوء)

❁❁ ابوحازم بیان کرتے ہیں: لوگوں کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا کہ غزوہ احد کے دن جب نبی اکرم ﷺ زخمی ہوئے تھے' تو آپ ﷺ کا علاج کس طرح کیا گیا تھا؟

لوگوں نے اس بارے میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ وہ مدینہ منورہ میں باقی رہ جانے والے آخری صحابی رسول ﷺ تھے۔

تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بتایا: اب کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا جو اس بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک سے خون دھویا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لے کر آئے تھے' پھر چٹائی لے کر اسے جلایا گیا اور اسے نبی اکرم ﷺ کے زخم پر لگا دیا گیا۔

۹۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ۔(اخرجه البخاری فی الجهاد)

❁❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے۔''

۱۷۷ - مسند قارب الثقفی

حضرت قارب ثقفی رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۶۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ اَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِبٍ اَوْ مَارِبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ: يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ . وَاَشَارَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَمَدَّ الْحُمَيْدِيُّ يَمِيْنَهُ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ فَقَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ . قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ؟ فَقَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالْمُقَصِّرِيْنَ . وَاَشَارَ الْحُمَيْدِيُّ بِيَدِهٖ فَلَمْ يَمُدَّ مِثْلَ الْاَوَّلِ . قَالَ سُفْيَانُ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَارِبٍ، وَحِفْظِي قَارِبٍ، وَالنَّاسُ يَقُوْلُوْنَ: قَارِبٌ كَمَا حَفِظْتُ، فَاَنَا اَقُوْلُ: قَارِبٌ اَوْ مَارِبٌ .(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ وہب بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

''اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کرے۔''

پھر امام حمیدی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کو پھیلایا۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے بھی (دعا کردیجئے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کرے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے بھی (دعا کردیجئے)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کرے۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! بال چھوٹے کروانے والوں کے لیے بھی (دعا کردیجئے)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ) بال چھوٹے کروانے والوں (پر بھی رحم کرے)

اس مرتبہ حمیدی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا لیکن انہوں نے پہلی مرتبہ کی مانند اسے نہیں پھیلایا۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے اپنی تحریر میں راوی کا نام ''مارب'' دیکھا ہے اور میری یادداشت کے مطابق ان کا نام ''قارب'' ہے۔ لوگ بھی انہیں ''قارب'' ہی بیان کرتے ہیں: جس طرح مجھے یاد ہے۔

تاہم میں یہ کہتا ہوں کہ اس کا نام یا ''قارب'' ہے یا ''مارب'' ہے۔

۱۷۸ - مسند ابن خنبش

حضرت ابن خنبش رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

٩٦١- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيْدَ اَبُوْ يَزِيْدَ الْاَوْدِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ خَنْبَشٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُمْرَةٌ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ .

(اخرجه ابن ماجه فى المناسك)

❁❁ حضرت ابن خنبش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے مہینے میں عمرہ کرنا حج کی مانند ہے''۔

۱۷۹ - مسند أبی هريرة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۹۶۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِی سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَمَّنَ الْقَارِیُّ فَاَمِّنُوا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب قرأت کرنے والا (امام) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں' تو جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

۹۶۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰی كُلِّ بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَنَازِلِهِمُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ، وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ، فَالْمُهَجِّرُ اِلَی الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِی بَدَنَةً، ثُمَّ الَّذِی يَلِيْهِ كَالْمُهْدِی بَقَرَةً، ثُمَّ الَّذِی يَلِيْهِ كَالْمُهْدِی كَبْشًا ۔ حَتّٰی ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ ۔ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ ذَكَرَ الْاَغَرَّ قَطُّ، مَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُهُ اِلَّا عَنْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ۔(اخرجه مسلم فی الجمعه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو مسجد کے دروازوں میں سے ہر ایک دروازے پر فرشتے موجود ہوتے ہیں جو لوگوں کی آمد کے اعتبار سے ان کے نام نوٹ کرتے ہیں۔

پہلے آنے والوں کا نام پہلے لکھا جاتا ہے' پھر جب امام آجاتا ہے' تو (فرشتوں کے) صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں اور وہ خطبہ سننے لگتے ہیں' تو جمعے کے دن جلدی جانے والا اس طرح ہے جیسے وہ اونٹ کی قربانی کرتا ہے' پھر اس کے بعد والا اس طرح ہے جیسے وہ گائے کی قربانی کرتا ہے' پھر اس کے بعد والا اس طرح ہے جیسے وہ دنبے کی قربانی کرتا ہے''

یہاں تک کہ راوی نے مرغی اور انڈے کا بھی ذکر کیا۔

امام حمیدی کہتے ہیں: سفیان سے کہا گیا: دیگر محدثین نے اس روایت کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ روایت ''اغر'' نامی راوی سے منقول ہے' تو سفیان نے کہا: میں نے زہری کو کبھی بھی ''اغر'' کا تذکرہ کرتے ہوئے نہیں سنا۔

میں نے تو انہیں یہی سنا ہے کہ انہوں نے اسے سعید کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٩٦٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَاْتُوهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَائْتُوهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا .(ايضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نماز کے لیے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے آؤ تم پر سکون لازم ہے جتنا حصہ تمہیں ملے اسے ادا کر لو اور جو گزر جائے اسے بعد میں ادا کرلو''۔

٩٦٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ اَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: الْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ، وَنَتْفُ الْاِبْطِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ .(اخرجه البخاری فی اللباس)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فطرت پانچ چیزیں ہیں''۔

(راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں)

''پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں' ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن تراشنا، بغلوں کے بال صاف کرنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا''۔

٩٦٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَسَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُصَلِّىْ اَحَدُنَا فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ؟ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِرَجُلٍ يَسْاَلُهُ: اَتَعْرِفُ اَبَا هُرَيْرَةَ؟ فَاِنَّهُ يُصَلِّىْ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاِنَّ ثِيَابَهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ .(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھڑا ہوا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: جس نے ان سے سوال کیا تھا' کیا تم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جانتے ہو؟ وہ ایک ہی

کپڑے میں نماز ادا کر لیتا ہے۔ حالانکہ اس کا دوسرا کپڑا کھونٹی پر لٹکا ہوا ہوتا ہے۔

۹۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ كَمَا أَقُولُ لَكَ لَا نَحْتَاجُ فِيهِ إِلَى أَحَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ قَالَ: فَقَامَ فَصَلَّى فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا . فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا . فَمَا لَبِثَ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَهْرِيقُوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ . ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ .(اخرجه البخاری فی الوضوء)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ اس نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس نے دعا مانگی۔

''اے اللہ! مجھ پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ کرنا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''تم نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا ہے''۔

اس کے بعد وہ مسجد میں ہی پیشاب کرنے لگا' تو لوگ تیزی سے اس کی طرف لپکنے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر پانی کا ایک ڈول بہادو۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہیں آسانی فراہم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے تمہیں تنگی کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا''۔

۹۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحَفِظْتُهُ مِنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ .(اخرجه البخاری فی الآذان)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں دوسری رکعت سے سر اٹھایا تو یہ پڑھا۔

''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابو ربیعہ اور مکہ میں موجود کمزور افراد کو نجات عطا کر۔ اے اللہ مضر قبیلے کے افراد پر اپنی سختی نازل کر دے اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی نازل کر دے۔''

۹۶۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .(متفق علیہ)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا اس کے علاوہ کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''۔

٩٧٠- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: صَلَاةٌ فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: فَيَرَوْنَ اَنَّ الصَّلَاةَ فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّمَا فَضْلُهُ عَلَيْهِ بِمِائَةِ صَلَاةٍ . (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

❁❁ سلیمان بن عتیق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا: وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

''مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا اور کسی بھی مسجد میں ایک سو نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے''۔

امام حمیدی کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات بیان کی ہے علماء اس بات کے قائل ہیں: مسجد حرام میں نماز ادا کرنا اور کسی بھی مسجد میں ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے' البتہ مسجد نبوی کا حکم مختلف ہے۔

کیونکہ مسجد نبوی کے مقابلے میں مسجد حرام کو ایک سو گنا فضیلت حاصل ہے۔

٩٧١- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ . (ايضًا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب گرمی شدید ہو' تو نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

٩٧٢- وَقَالَ: اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ: رَبِّ اَكَلَ بَعْضِى بَعْضًا . فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِى الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِى الصَّيْفِ، فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ حَرِّهَا، وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيرِهَا . (اخرجه مسلم فى المساجد)

❁❁ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: جہنم نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں شکایت کی' اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی۔

ایک سانس سردی میں ہوتی ہے اور ایک سانس گرمی میں ہوتی ہے۔

توجب تم شدید ترین گرمی پاتے ہو تو وہ اس کی گرم سانس کا نتیجہ ہوتی ہے اور جب تم شدید ترین سردی پاتے ہو تو وہ اس کی ٹھنڈی سانس کا نتیجہ ہوتی ہے۔

۹۷۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِيْ هٰذَا، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى ۔(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے۔ مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ''۔

۹۷٤- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بَصْرَةُ بْنُ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُعْمَلُ الْمَطِيُّ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِيْ هٰذَا، وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ۔(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بصرہ بن ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے۔ مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد بیت المقدس''۔

۹۷۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَمَّنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اِمَّا سَعِيْدٌ وَاِمَّا اَبُوْ سَلَمَةَ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ يَقُوْلُهُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ: جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ، وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ ۔(اخرجه البيهقی فی سنن الآثار)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں میرے لیے تمام زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے، رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور میرے لیے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے اور مجھے ہر سفید فام اور سیاہ فام (یعنی تمام بنی نوع انسان) کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے''۔

۹۷٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلَاةٍ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ ۔(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص کسی نماز کی ایک رکعت پالے وہ اس نماز کو پالیتا ہے''۔

۹۷۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَاْتِيْ اَحَدَكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَيُلَبِّسُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ الحَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى؟ فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ۔(متفق علیہ)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان کسی شخص کی نماز کے دوران اس کے پاس آتا ہے اور اس کی نماز کا معاملہ اس کے لیے مشتبہ کردیتا ہے یہاں تک کہ آدمی کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے' تو جب کسی شخص کو اس طرح کی صورتحال کا سامنا ہو' تو جس وقت وہ بیٹھا ہوا ہو اس وقت سجدہ سہو کرلے''۔

۹۷۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلتَّسْبِيْحُ فِي الصَّلَاةِ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(امام کو متوجہ کرنے کے لیے) نماز کے دوران سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لیے ہے۔''

۹۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنتا ہے' جو خوش الحانی کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرتا ہے''۔

۹۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوشخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

جوشخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے''۔

۹۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ ـ(ايضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں نہ ڈالے جب تک پہلے اسے تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے''۔

۹۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ـ قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا يَشُدُّ قَوْلَ مَنْ يَقُوْلُ: الْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ـ(ايضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

سفیان کہتے ہیں: اس سے اس شخص کے موقف کی تائید ہوتی ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔

۹۸۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيَّ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: هَلْ قَرَاَ مَعِي مِنْكُمْ اَحَدٌ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ اَنَا ـ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ اَقُوْلُ مَا بَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ ؟ قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ قَالَ الزُّهْرِيُّ شَيْئًا لَمْ اَفْهَمْهُ، فَقَالَ لِيْ مَعْمَرٌ بَعْدُ اِنَّهُ قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا جَهَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً اَظُنُّهَا صَلَاةَ الصُّبْحِ زَمَانًا مِّنْ دَهْرِهٖ، ثُمَّ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ: نَظَرْتُ فِيْ كِتَابِيْ فَاِذَا فِيْهِ عِنْدِيْ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ـ(اخرجه ابن حبان في صحيحه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو ارشاد فرمایا: کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی ایک نے تلاوت کی ہے؟ تو ایک صاحب نے عرض کی: جی ہاں! میں نے کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا وجہ ہے کہ قرآن میں میرے ساتھ مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: پھر زہری نے کوئی بات بیان کی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔

بعد میں معمر نے مجھے بتایا کہ انہوں نے یہ کہا تھا اس کے بعد لوگ ان نمازوں میں قرأت کرنے سے رک گئے جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں قرأت کرتے تھے۔

امام حمیدی کہتے ہیں: سفیان اس روایت کو نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کرتے تھے۔

''نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔''

سفیان کہتے ہیں: میرا خیال ہے وہ صبح کی نماز تھی۔

وہ ایک طویل عرصے تک اسی طرح بیان کرتے رہے' پھر سفیان نے ہمیں بتایا کہ میں نے اپنی تحریر کا جائزہ لیا ہے' تو اس میں یہ الفاظ موجود تھے۔

''نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔''

٩٨٤- اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَائَةً عَلَيْهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيّ: مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنُ الصَّوَّافِ قِرَائَةً عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ صَالِحٍ اَبُوْ عَلِيّ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِى اخْتَلَفُوا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ، اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ .

(اخرجه البخاری فی الجمعه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم (دنیا میں) آخر والے ہیں اور (قیامت کے دن) پہلے ہوں گے۔ وہ اس طرح کہ ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور ہمیں ان کے بعد کتاب دی گئی ہے اور یہ (یعنی جمعہ کا دن) وہ دن ہے' جس کے بارے میں ان لوگوں نے اختلاف کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس دن کے بارے میں ہماری رہنمائی کی' تو اس دن کے حوالے سے لوگ ہمارے پیروکار ہیں۔ یہودیوں کا (مخصوص مذہبی دن) کل (یعنی ہفتہ) کا ہے۔

اور عیسائیوں کا مخصوص مذہبی دن پرسوں کا (یعنی اتوار ہے)

٩٨٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: بَيْدَ اَنَّهُمْ . تَفْسِيْرُهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمْ .(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

راوی نے یہ کہا ہے کہ اس کی وضاحت کیوں کی گئی ہے: اس کی وجہ یہ ہے۔

٩٨٦- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُقِيْمَ الصَّلَاةَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ اٰمُرَ فِتْيَانِىْ فَيُخَالِفُوا اِلٰى بُيُوْتِ اَقْوَامٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، فَيُحَرِّقُوْنَ عَلَيْهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ، وَلَوْ عَلِمَ اَحَدُهُمْ اَنَّهُ يَجِدُ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ اَوْ عَظْمًا سَمِيْنًا لَشَهِدَ الصَّلَاةَ .(متفق علیه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں عشاء کی نماز با جماعت کی ہدایت کروں اور پھر میں نوجوانوں کو حکم دوں وہ ان لوگوں کے گھر جائیں جو عشاء کی نماز با جماعت میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور ان پر لکڑیاں رکھ کر انہیں آگ لگا دیں۔
اگر ان لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ انہیں (با جماعت نماز میں شریک ہونے پر) دو عمدہ قسم کے پائے ملیں گے یا موٹی پر گوشت ہڈی ملے گی' تو وہ اس نماز میں ضرور شریک ہوں۔

۹۸۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ وِتْرًا، وَاِذَا اسْتَنْثَرَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وِتْرًا ۔(ايضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کسی شخص نے ڈھیلے استعمال کرنے ہوں' تو طاق تعداد میں استعمال کرے اور جب کوئی شخص ناک صاف کرے' تو طاق تعداد میں کرے''۔

۹۸۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْاِمَامُ اَمِيْرٌ، فَاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا، وَاِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا ۔

(ايضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''امام امیر ہے اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو''۔

۹۸۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: لِلْاَمِيْرِ اِمَامَةٌ ۔(اخرجه عبدالرزاق)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: امیر کے لیے امامت ہے۔

۹۹۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَعْقِدُ الشَّيْطٰنُ عَلٰى قَافِيَةِ رَاْسِ اَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلَيْكَ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلًا طَوِيْلًا فَنَمْ، فَاِنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَتَانِ، فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا، وَاَصْبَحَ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيْطًا، وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانًا ۔(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''شیطان کسی شخص کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے وہ ہر گرہ لگاتے ہوئے یہ کہتا ہے: تم آرام کرو! ابھی رات لمبی ہے۔ تم سوئے رہو۔ اگر آدمی رات میں بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرلے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وہ وضو کرلے' تو دو گرہیں کھل

جاتی ہیں اور اگر وہ نماز بھی ادا کرلے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور صبح کے وقت آدمی تازہ دم اور خوش وخرم ہوتا ہے ورنہ دوسری صورت میں آدمی کاہل اور سست ہوتا ہے''۔

۹۹۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰذِهٖ؟ فَمَا يَخْفَى عَلَیَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ، اَوْ رُكُوعُكُمْ وَلَا سُجُودُكُمْ ۔(متفق عليه)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم یہ سمجھتے ہو کہ میں قبلہ کی طرف رخ کیے ہوئے ہوتا ہوں تمہارا رکوع کرنا اور تمہارا خشوع (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) تمہارے رکوع اور تمہارے سجدے مجھ سے پوشیدہ نہیں ہیں''۔

۹۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَابُورٍ وَحُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ وَابْنُ اَبِیْ نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (وَتَقَلُّبَكَ فِی السَّاجِدِيْنَ) قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرٰى مِنْ خَلْفِهٖ فِی الصَّلَاةِ كَمَا يَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ۔(اخرجه البيهقى فى الدلائل النبوة)

❀❀ مجاہد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں۔

''اور وہ تمہیں سجدہ کرنے والوں میں پھیرتا ہے''۔

مجاہد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتے تھے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی طرف دیکھ لیتے تھے۔

۹۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ، وَلٰكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْاَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ ۔ اَوْ قَالَ: لَا مَكْرَهَ لَهٗ ۔(متفق عليه)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص یہ ہرگز نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے' تو میری مغفرت کردے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے' تو مجھ پر رحم کر۔ آدمی کو پرعزم طریقے سے مانگنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں ہے''۔

(یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

۹۹۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ ۔

(متفق عليه)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص ایک کپڑا پہن کر اس طرح ہرگز نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھے پر اس کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو''۔

۹۹۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ، وَالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ .(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اہل ایمان کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کی ہدایت کرتا اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی ہدایت کرتا''۔

۹۹۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ: اَنْصِتْ، فَقَدْ لَغَيْتَ . قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَهُوَ لُغَةُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا هُوَ لَغَوْتَ .(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہو جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو کہ ''تم خاموش رہو'' تو تم نے لغو حرکت کی۔

ابوزناد کہتے ہیں: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی لغت ہے ورنہ اصل لفظ ''لغوت'' ہے۔

۹۹۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ .(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو آدمی اس برتن کو سات مرتبہ دھوئے''۔

۹۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ رَفَعَهُ مَرَّةً اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اُوْلَاهُنَّ اَوْ اِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ .(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''ان میں سے پہلی مرتبہ یا ان میں سے ایک مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے''۔

۹۹۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُوْسٰى بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِى الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ .(اخرجه البيهقى فى معرفة السنن والآثار)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ وہ پھر اسی میں غسل بھی کرلے''۔

۱۰۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِى الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِىْ لَا يَجْرِىْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ.

(متفق علیه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں' جو بہتا نہ ہو' پیشاب نہ کرے کہ وہ پھر اسی میں غسل بھی کرلے''۔

۱۰۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ مَوْلًى لِاَبِىْ رُهْمٍ قَالَ: لَقِىَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ امْرَاَةً مُتَطَيِّبَةً فَقَالَ: اَيْنَ تُرِيْدِيْنَ يَااَمَةَ الْجَبَّارِ؟ قَالَتِ الْمَسْجِدَ. قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ارْجِعِىْ فَاغْتَسِلِىْ، فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ تُرِيْدُ الْمَسْجِدَ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ، وَلَا كَذَا وَلَا كَذَا حَتّٰى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. (اخرجه البيهقى فى الشعب الايمان)

❁❁ عاصم بن عبیداللہ عمری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ایک خاتون سے ہوئی جو خوشبو میں بسی ہوئی تھی' تو انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کی کنیز! تم کہاں جارہی ہو؟ اس نے جواب دیا: مسجد۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: مسجد کے لیے تم نے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور اسے دھولو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو عورت خوشبو لگا کر پھر مسجد میں جانے کے ارادے سے نکلتی ہے' تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور یہ بھی نہیں ہوتا اور وہ بھی نہیں ہوتا' جب تک وہ عورت واپس جا کر غسل جنابت کی طرح غسل نہیں کرتی (یعنی اس خوشبو کے اثرات کو مکمل طور پر نہیں دھوتی)''۔

۱۰۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُمَىٌّ مَوْلٰى اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ. قَالَ سُفْيَانُ: ثَلَاثَةٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاَرْبَعِ. (متفق علیه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آزمائش کی سختی، بدبختی لاحق ہونے، برے فیصلے اور دشمن کی شماتت (طعن وتشنیع) سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: ان چار میں سے تین چیزیں ہیں۔ (یعنی سفیان یہ کہتے ہیں ان چار میں سے تین تو وہی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں ایک مجھ سے زیادہ ہوگئی ہے لیکن مجھے معلوم نہیں وہ کون سی زیادہ ہوئی ہے)

۱۰۰۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِى الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ مَوْلٰى

الْحُرَقَةِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَبْدِى، فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: حَمِدَنِىْ عَبْدِى . فَاِذَا قَالَ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) قَالَ: اَثْنٰى عَلَىَّ عَبْدِى اَوْ مَجَّدَنِىْ عَبْدِى . وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ) قَالَ: فَوَّضَ اِلَىَّ عَبْدِى . فَاِذَا قَالَ (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ) فَهٰذِهِ بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَبْدِى وَلِعَبْدِى مَا سَاَلَ (اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فَهٰذِهِ لِعَبْدِى، وَلِعَبْدِى مَا سَاَلَ .

(اخرجه مسلم فی الصلوة)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے' جب میرا بندہ یہ پڑھتا ہے۔

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں''۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے۔

جب بندہ یہ پڑھتا ہے۔

''وہ مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی ہے' یا میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔

جب بندہ پڑھتا ہے۔

''وہ روز جزا کا مالک ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے مجھے تفویض کر دیا ہے۔

جب بندہ یہ پڑھتا ہے۔

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔''

تو یہ حصہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگ رہا ہے وہ اسے ملے گا۔

جب بندہ یہ پڑھتا ہے۔

''تو سیدھے راستے کی طرف ہمیں ہدایت نصیب کر! ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا' نہ کہ ان لوگوں کا راستہ' جن پر غضب کیا گیا اور جو گمراہ ہوئے۔''

(تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) یہ چیز میرے بندے کو ملے گی۔ میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔

۱۰۰۴ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِىُّ وَابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ صَلَاةٍ لَّا يُقْرَاُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِىَ

خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِاَبِي هُرَيْرَةَ: فَاِنِّي اَسْمَعُ قِرَائَةَ الْاِمَامِ، فَغَمَزَنِي بِيَدِهِ وَقَالَ يَافَارِسِيُّ اَوْ يَاابْنَ الْفَارِسِيِّ اقْرَاْ بِهَا فِي نَفْسِكَ .(اخرجه مسلم فى الصلوٰة)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نامکمل ہوتی ہے۔وہ نامکمل ہوتی ہے۔وہ نامکمل ہوتی ہے''۔

عبدالرحمٰن نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: بعض اوقات میں امام کی تلاوت سن رہا ہوتا ہوں (اس وقت میں کیا کروں؟) تو انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے ٹھوکا دے کر ارشاد فرمایا:

''اے فارسی (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) ابن فارسی! تم دل میں اسے پڑھ لیا کرو''۔

۱۰۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ: تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ امْرِءٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَاً كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ: اتْرُكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا، اتْرُكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا .(اخرجه مسلم فى البر والصلة)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان دو دنوں میں ہر ایسے شخص کی مغفرت کر دیتا ہے' جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' ماسوائے اس شخص کے' جس کی اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی ہو' تو حکم ہوتا ہے ان دونوں کو اس وقت تک رہنے دو' جب تک یہ دونوں صلح نہیں کر لیتے۔ان دونوں کو اس وقت تک رہنے دو' جب تک یہ دونوں صلح نہیں کر لیتے۔

۱۰۰۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُصَلِّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا .

قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا . وَهٰذَا اَحْسَنُ فَاَمَّا الَّذِي حَفِظْتُ اَنَا الْاَوَّلُ .(اخرجه مسلم فى الجمعه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ ہم جمعے کے بعد چار رکعات ادا کریں۔

سفیان کہتے ہیں: دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جس شخص نے جمعے کے بعد نماز ادا کرنی ہو' تو اسے چاہیے کہ چار رکعات ادا کرے''۔

(راوی کہتے ہیں) یہ روایت زیادہ بہتر ہے' جو الفاظ میں نے یاد کیے ہیں وہ پہلے والے ہیں۔

۱۰۰۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِّاَبِي هُرَيْرَةَ: اِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الشَّعَرِ، وَلَا يَكْفِينِي ثَلَاثُ حَثَيَاتٍ . فَقَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَكْثَرُ مِنْكَ شَعَرًا وَاَطْيَبُ مِنْكَ كَانَ يَحْثِي عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا ۔(اخرجه الموصلی فی مسند)

❁❁ سعید مقبری بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ایک ایسا شخص ہوں، جس کے بال زیادہ ہیں، دونوں ہاتھوں میں تین مرتبہ بھر کے پانی ڈالنا میرے لیے کافی نہیں ہوگا، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تم سے بھی زیادہ تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بھی زیادہ پاکیزہ تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر صرف تین مرتبہ پانی ڈال لیتے تھے۔

۱۰۰۸ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ، وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا وَهُنَّ تَفِلَاتٌ ۔(اخرجه البيهقی فی معرفة السنن والآثار)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی کنیزوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد میں جانے سے نہ روکو اور خواتین ایسی حالت میں نہ نکلیں کہ ان سے خوشبو پھوٹ رہی ہو''۔

۱۰۰۹ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُصَبِّحُ الْقَوْمَ بِالنِّعْمَةِ وَيُمَسِّيهِمْ فَيُصْبِحُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا ۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثْتُ بِهٖ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: قَدْ سَمِعْنَا هٰذَا مِنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ مَنْ شَهِدَ عُمَرَ يَسْتَسْقِيْ بِالنَّاسِ فَقَالَ: يَاعَبَّاسُ يَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ: كَمْ بَقِيَ مِنْ نَوْءِ الثُّرَيَّا؟ قَالَ: الْعُلَمَاءُ بِهَا يَزْعُمُوْنَ اَنَّهَا تَعْتَرِضُ بَعْدَ سُقُوْطِهَا فِي الْاُفُقِ سَبْعًا ۔ قَالَ: فَمَا مَضَتْ سَابِعَةٌ حَتّٰى مُطِرْنَا ۔

(اخرجه مسلم فی الايمان)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ صبح کے وقت یا شام کے وقت کسی قوم کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے، تو ان میں سے کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہم پر فلاں، فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے''۔

محمد بن ابراہیم نامی راوی کہتے ہیں: میں نے یہ روایت سعید بن مسیب کو سنائی تو انہوں نے بتایا: انہوں نے یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔

تاہم ان صاحب نے ہمیں یہ بتایا ہے، جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس وقت موجود تھے، جب انہوں نے لوگوں کے لیے بارش کی دعا مانگی تھی۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: اے حضرت عباس رضی اللہ عنہ! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا! فلاں ستارے کا کتنا حصہ باقی رہ گیا

ہے؟ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: اس علم کے ماہرین کا یہ کہنا ہے' یہ گرنے کے بعد افق میں سات دن تک چوڑائی کی سمت میں رہے گا۔

راوی کہتے ہیں: سات دن گزرنے سے پہلے ہی ہم پر بارش ہوگئی۔

۱۰۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ، عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ ۔(اخرجه مسلم فی المساجد)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے اللہ کے عذاب کی پناہ مانگو' اللہ تعالیٰ سے موت کے فتنے سے پناہ مانگو' اللہ تعالیٰ سے قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔ اللہ تعالیٰ سے دجال کے فتنے سے پناہ مانگو''۔

۱۰۱۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۱۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ اِمَّا الظُّهْرَ وَاِمَّا الْعَصْرَ - وَاَكْثَرُ ظَنِّيْ اَنَّهَا الْعَصْرُ - رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى جِذْعٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاسْتَنَدَ اِلَيْهِ وَهُوَ مُغْضَبٌ، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ، قَصُرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا اَنْ يُكَلِّمَاهُ، فَقَامَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ اَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ ؟ فَقَالُوْا: صَدَقَ . فَصَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ كَسُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ . قَالَ مُحَمَّدٌ فَاُخْبِرْتُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: وَسَلَّمَ ۔(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کی دو نمازوں میں سے کوئی ایک نماز ہمیں پڑھائی شائد وہ ظہر کی نماز تھی یا شائد عصر کی نماز تھی' ویسے میرا غالب گمان یہ ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات پڑھانے کے بعد سلام پھیر دیا۔

پھر آپ ﷺ مسجد میں موجود تنے کی طرف تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے اس کے ساتھ ٹیک لگالی۔ آپ ﷺ اس وقت غصے کے عالم میں تھے' جلد باز لوگ مسجد سے باہر نکل گئے وہ یہ کہہ رہے تھے: نماز مختصر ہوگئی ہے۔ نماز مختصر ہوگئی ہے۔

حاضرین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' لیکن ان دونوں حضرات کی یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں بات کریں' تو حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیا نماز مختصر ہوگئی ہے یا آپ ﷺ بھول گئے ہیں؟

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے اپنے عام سجدہ کی مانند سجدہ کیا یا شائد طویل سجدہ کیا۔

پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہتے ہوئے سر اٹھالیا۔

محمد بن سیرین نامی راوی کہتے ہیں: مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: پھر نبی اکرم ﷺ نے سلام پھیرا تھا۔

۱۰۱۴ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى لَبِيدٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَزَادَ فِيهِ: فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنًا وَشِمَالاً فَقَالَ: مَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ ؟

(ایضا)

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف دیکھا اور دریافت کیا۔

''ذوالیدین کیا کہہ رہا ہے؟''

۱۰۱۵ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، يَفْتَتِحُ بِهَا صَلَاتَهُ .

(اخرجه مسلم فی صلوٰة المسافرین)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہو' تو اسے دو مختصر رکعات ادا کر لینی چاہئیں جس کے ذریعے وہ اپنی نماز کا آغاز کرے''۔

۱۰۱۶ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ فِى الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّى، يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ . وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا وَقَبَضَ سُفْيَانُ يَقُوْلُ: قَلِيْلٌ .(متفق علیہ)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعے میں ایک مخصوص گھڑی ہے اس وقت جو بھی مسلمان بندہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو تو اس وقت وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ بھلائی اسے عطا کر دے گا۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بہت کم وقت ہوتا ہے۔

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ عَلٰى اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَوَالِيَّ قَرَابَةٌ، فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَؤُمُّ النَّاسَ فَيُخَفِّفُ فَقُلْتُ: يَااَبَا هُرَيْرَةَ هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَوْجَزُ ۔(اخرجه البيهقى فى الصلوٰة)

❁❁ اسماعیل بن ابوخالد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں مدینہ منورہ آیا میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرا ان کے اور میرے موالی کے درمیان قرابت کا رشتہ تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور مختصر نماز پڑھاتے تھے۔

میں نے کہا: اے ابوہریرہ! کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھایا کرتے تھے؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی زیادہ مختصر نماز پڑھایا کرتے تھے۔

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ، فَاِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ ۔ وَاَمَرَ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ، وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ، وَاَنْ يَّسْتَنْجِیَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ ۔(اخرجه البيهقى فى معرفة السنن والآثار)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں۔ میں تمہاری تعلیم و تربیت کروں گا' جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے' تو وہ پاخانہ کرتے ہوئے اور پیشاب کرتے ہوئے۔ قبلہ کی طرف رخ نہ کرے اور اس کی طرف پیٹھ نہ کرے''۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت کی کہ ہم تین پتھروں کے ذریعے استنجاء کریں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مینگنی اور ہڈی سے استنجاء کرنے سے منع کیا۔

اور اس بات سے بھی منع کیا کہ آدمی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔

۱۰۱۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُلَيْحَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اِنَّ الَّذِیْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَيَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِيَتُهٗ بِيَدِ شَيْطَانٍ ۔ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا رَفَعَهٗ، وَرُبَّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ ۔(اخرجه البخارى فى الآذان)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص امام سے پہلے اپنے سر کو اٹھاتا ہے یا جھکاتا ہے' تو اس کی پیشانی

شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔

امام ابوبکر حمیدی بیان کرتے ہیں: سفیان بعض اوقات اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں۔ بعض اوقات ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کرتے۔

۱۰۲۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: فِىْ كُلِّ الصَّلَاةِ اَقْرَاُ، فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا اَخْفٰى مِنَّا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ، كُلُّ صَلَاةٍ لَّا يُقْرَاُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِىَ خِدَاجٌ . فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَرَاْتُ بِهَا وَحْدَهَا تُجْزِءُ عَنِّىْ؟ قَالَ: اِنِ انْتَهَيْتَ اِلَيْهَا اَجْزَاَتْ عَنْكَ، فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ اَحْسَنُ .(ايضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ہر نماز میں تلاوت کرتا ہوں' تاہم جن نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں تلاوت کرتے تھے ہم بھی تمہارے سامنے ان میں بلند آواز میں تلاوت کرتے ہیں اور جن نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پست آواز میں تلاوت کرتے تھے ان نمازوں میں ہم بھی تمہارے سامنے پست آواز میں تلاوت کرتے ہیں۔

ہر وہ نماز جس میں سورہ فاتحہ تلاوت نہ کی جائے' وہ نامکمل ہوتی ہے۔

ایک صاحب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں صرف سورہ فاتحہ کی تلاوت کرتا ہوں' تو کیا میرے لیے یہ جائز ہوگا' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: اگر تم صرف اس کی تلاوت کرتے ہو' تو یہ تمہارے لیے جائز ہوگا' لیکن اگر تم اس کے ساتھ مزید تلاوت کرو تو یہ زیادہ بہتر ہوگا۔

۱۰۲۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَا عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ عَطَاءُ بْنُ مِيْنَا مِنْ اَصْحَابِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ الْمَعْرُوْفِيْنَ .(ايضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: عطاء بن میناء نامی راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے معروف شاگردوں میں سے ایک ہیں۔

۱۰۲۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ) . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قِيْلَ لِسُفْيَانَ: فِيْهِ وَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) قَالَ: نَعَمْ .(ايضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

امام حمیدی کہتے ہیں: سفیان سے دریافت کیا گیا: کیا روایت میں سورہ العلق کا تذکرہ ہے تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۱۰۲۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِىْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ الْعُذْرِيِّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ شَيْئًا فَلْيَنْصِبْ عَصًا، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ عَصًا فَلْيَخْطُطْ خَطًّا ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو وہ سامنے کی طرف کوئی چیز رکھ لے اگر اسے کوئی چیز نہیں ملتی تو وہ لاٹھی کھڑی کر لے اگر لاٹھی بھی نہیں ملتی تو وہ لکیر کھینچ لے۔ پھر اس کی دوسری طرف سے جو بھی گزرے گا وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

۱۰۲۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَكِيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِكُلِّ شَىْءٍ سَنَامًا، وَسَنَامُ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، فِيْهَا اٰيَةٌ سَيِّدَةُ اٰىِ الْقُرْاٰنِ، لَا تُقْرَاُ فِىْ بَيْتٍ فِيْهِ شَيْطَانٌ اِلَّا خَرَجَ مِنْهُ: اٰيَةُ الْكُرْسِىِّ ۔(اخرجه الترمذی)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کی ایک کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورہ بقرہ ہے۔ اس میں ایک آیت ہے جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔

جس گھر میں شیطان موجود ہو اگر یہ وہاں تلاوت کی جائے تو شیطان اس گھر سے نکل جاتا ہے۔ وہ آیت الکرسی ہے''۔

۱۰۲۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَعْرَابِىٌّ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا قَرَاَ اَحَدُكُمْ (لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ) فَاَتٰى عَلٰى اٰخِرِهَا (اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِىَ الْمَوْتٰى) فَلْيَقُلْ: بَلٰى وَاِذَا قَرَاَ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَاَتٰى عَلٰى اٰخِرِهَا (فَبِاَىِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ) فَلْيَقُلْ: اٰمَنَّا بِاللّٰهِ، وَاِذَا قَرَاَ (وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ) فَاَتٰى عَلٰى اٰخِرِهَا (اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ) فَلْيَقُلْ: بَلٰى . وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ . قَالَ سُفْيَانُ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ: فَاسْتَعَدْتُّ الْاَعْرَابِىَّ الْحَدِيْثَ فَقَالَ: يَاابْنَ اَخِىْ اَتُرَانِىْ لَمْ اَحْفَظْ؟ لَقَدْ حَجَجْتُ سِتِّيْنَ حَجَّةً، مَا مِنْهَا حَجَّةٌ اِلَّا وَاَنَا اَعْرِفُ الْبَعِيْرَ الَّذِىْ حَجَجْتُ عَلَيْهِ ۔(اخرجه ابوداؤد فی الصلوٰة)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کوئی شخص یہ آیت تلاوت کرے۔

''میں قیامت کے دن کی قسم نہیں اٹھاتا۔''

یہاں تک کہ وہ اس کے آخر تک پہنچ جائے۔
''کیا وہ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ مردوں کو زندہ کردے؟''
تو آدمی کو چاہیے کہ اس وقت یہ کہے: جی ہاں۔ اور جب کوئی شخص یہ سورت تلاوت کرے۔
''والمرسلت عرفاً'' اور اسے آخر تک تلاوت کرے۔
''اس کے بعد وہ کون سی حدیث پر ایمان رکھیں گے؟''
تو آدمی کو چاہیے کہ وہ یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں۔
اور جب کوئی شخص سورہ تین کی تلاوت کرے اور اس کے آخر تک پہنچے۔
''کیا اللہ تعالیٰ سب سے زبردست حاکم نہیں ہے؟''
تو آدمی کو چاہیے کہ یہ کہے: جی ہاں۔
سفیان نامی راوی بعض اوقات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: ''جی ہاں! اور میں بھی گواہی دینے والوں کے ساتھ ہوں''۔
سفیان کہتے ہیں: اسماعیل نے یہ بات بیان کی ہے میں نے اس دیہاتی سے دریافت کیا: تم یہ حدیث دوبارہ مجھے سناؤ! تو وہ بولا: اے میرے بھتیجے! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھے یہ حدیث یاد نہیں ہوگی۔
میں نے ساٹھ حج کیے ہیں اور مجھے ان میں سے ہر ایک حج کے بارے میں یہ یاد ہے کہ میں نے کون سے اونٹ پر بیٹھ کر وہ حج کیا تھا؟

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى يَزِيْدَ قَالَ اَخْبَرَنِى مَنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَتْ بِهٖ جَنَابَةٌ فَلَا يَنَمْ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ ۔(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص کو جنابت لاحق ہو وہ اس وقت تک نہ سوئے جب تک وہ نماز کے وضو کی طرح وضو نہیں کر لیتا۔''

۱۰۲۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ قَائِمًا وَقَاعِدًا، وَحَافِيًا وَنَاعِلًا، وَرَاَيْتُهٗ يَنْفَتِلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ۔ قَالَ سُفْيَانُ قَالُوْا: هٰذَا اَبُو الْاَوْبَرِ ۔(اخرجه البيهقى فى الصلوٰة)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر بھی اور بیٹھ کر بھی، ننگے پاؤں بھی اور جوتا پہن کر بھی، نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے بھی اٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔
سفیان نامی راوی کہتے ہیں: اس روایت کا ایک راوی ابوالاوبر ہے۔

۱۰۲۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَرَاَى رَجُلًا يَجْتَازُ الْمَسْجِدَ بَعْدَ الْاَذَانِ فَقَالَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔(اخرجه مسلم فی المساجد)

❁❁ اشعث بن سلیم محاربی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اذان ہونے کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

۱۰۲۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ ۔

(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے۔

''امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے۔ اے اللہ! اماموں کی رہنمائی کر اور اذان دینے والوں کی مغفرت کر دے۔''

۱۰۳۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيهِ اَوْ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا ۔(اخرجه مسلم فی الصلوٰة)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردوں کی سب سے زیادہ بہتر ان کی پہلی صف ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر آخری ہوتی ہے۔ جبکہ خواتین کی سب سے زیادہ بہتر آخری ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر پہلی ہوتی ہے''۔

۱۰۳۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۰۳۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُمَيٌّ مَوْلَى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ، وَالْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا ۔(متفق علیه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مبرور حج' کا بدلہ صرف جنت ہے اور ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے''۔

۱۰۳۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ قَالَ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ: ارْكَبْهَا ۔قَالَ: اِنَّهَا بَدَنَةٌ ۔قَالَ: ارْكَبْهَا ۔قَالَ: اِنَّهَا بَدَنَةٌ ۔قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ۔اَوْ: وَيْحَكَ ارْكَبْهَا ۔(ايضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے قربانی کے جانوروں کو ساتھ لے کر جا رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ! اس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

اس نے عرض کی: یہ قربانی کا جانور ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

تم برباد ہو جاؤ (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) تمہارا ستیاناس ہو! تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

۱۰۳۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ حَتّٰى يَرْجِعَ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ ۔(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس گھر کا حج کرے گا اور وہ اس دوران کوئی فحش گوئی اور نافرمانی گھر لوٹنے تک نہ کرے اور واپس آنے تک اس پر عمل کرے' تو وہ یوں ہوتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

۱۰۳۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي حَنْظَلَةُ الْاَسْلَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا ۔(اخرجه البيهقى فى الحج)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ''فج روحاء'' سے حج یا عمرے کا تلبیہ ضرور پڑھیں گے یا پھر وہ ان دونوں کو جمع کر لیں گے۔

۱۰۳۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ ۔(اخرجه مسلم فى الحج)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی عورت تین دن سے زیادہ سفر نہ کرے مگر یہ کہ اس کا کوئی محرم اس کے ساتھ ہو''۔

۱۰۳۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔(متفق عليه)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کرتے ہوئے' رمضان کے روزے رکھتا ہے اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔

اور جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت رکھتے ہوئے' شب قدر میں نوافل ادا کرتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے''۔

۱۰۳۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَحَفِظْتُهٗ مِنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ ۔ قَالَ: وَمَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ ۔ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا ۔ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا ۔قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ: لَا اَجِدُ ۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْلِسْ ۔ فَجَلَسَ، فَبَيْنَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهٰذَا ۔ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى اَفْقَرَ مِنَّا ؟ فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنَّا ۔ قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ، وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: نَوَاجِذُهٗ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ عِيَالَكَ ۔(متفق عليه)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ہلاکت کا شکار ہوگیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟

اس نے عرض کی: میں نے رمضان (میں روزے کے دوران) اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرلی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم غلام آزاد کرسکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟

اس نے عرض کی: جی نہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔

میں اس کی بھی گنجائش نہیں پاتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔

وہ شخص بیٹھ گیا۔ ابھی وہ شخص بیٹھا ہوا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا ٹوکرا پیش کیا گیا۔

لفظ ''عرق'' کا مطلب بڑا برتن ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: جاؤ اور اسے صدقہ کردو۔

اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنے سے زیادہ غریب شخص کو صدقہ کروں؟ اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کوحق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ پورے شہر میں ہم سے زیادہ غریب گھرانہ اور کوئی نہیں ہے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسکرادیے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت بھی نظر آنے لگے۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور اپنے گھر والوں کو یہ کھلا دو۔

۱۰۳۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُوَاصِلُوْا ـ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ ـ قَالَ: اِنِّىْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ، اِنِّىْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِىْ رَبِّىْ وَيَسْقِيْنِىْ ۔(ایضاً)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ صوم وصال نہ رکھو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری مانند نہیں ہوں میرا پروردگار مجھے کھلا اور پلا دیتا ہے''۔

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ هُوَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِىْ وَاَنَا اَجْزِىْ بِهٖ ۔(ایضاً)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے' ماسوائے روزے کے' وہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا''۔

۱۰۴۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔(ایضاً)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۴۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا دُعِىَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ: اِنِّىْ صَائِمٌ ۔

(اخرجه مسلم فى الصيام)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور اس نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''۔

۱۰۴۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔(ایضاً)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۰۴۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّىْ صَائِمٌ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص روزے دار ہونے کی حالت میں صبح کرے' تو وہ بری بات نہ کہے، وہ جہالت کا مظاہرہ نہ کرے' اگر کوئی شخص اسے گالی دے' یا اس کے ساتھ لڑنے کی کوشش کرے' تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''۔

۱۰۴۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۴۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُوْسٰى بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ يَوْمًا مِّنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔(متفق علیہ)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی عورت کا شوہر موجود ہو' تو وہ عورت اس کی اجازت کے بغیر رمضان کے علاوہ اور کسی بھی دن روزہ نہ رکھے''۔

۱۰۴۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَا نَهَيْتُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَلٰكِنْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ نَهٰى عَنْهُ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جمعے کے دن روزہ رکھنے سے منع نہیں کیا بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر کے پروردگار کی قسم ہے' اس سے منع کیا ہے۔

۱۰۴۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَا اَنَا قُلْتُ: مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا فَقَدْ اَفْطَرَ ۔ وَلٰكِنْ مُحَمَّدٌ وَرَبِّ هٰذِهِ الْكَعْبَةِ قَالَهٗ ۔ باب الْجَنَائِزِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اخرجه النسائی فی الكبرىٰ)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ بات نہیں کہی: جو شخص جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہے اس کا روزہ نہیں ہوتا' بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کعبہ کے پروردگار کی قسم ہے، یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

باب الجنائز عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جنائز کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۱۰۴۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ نِسْوَةً قُلْنَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ اِنَّا لَا نَقْدِرُ عَلٰى مَجْلِسِكَ مِنَ الرِّجَالِ، فَلَوْ وَعَدْتَنَا مَوْعِدًا نَاْتِيكَ فِيْهِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَوْعِدُكُنَّ بَيْتُ فُلَانَةَ . فَجِئْنَ لِمِيعَادِهِ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَهُنَّ اَنَّهُ قَالَ: مَا مِنِ امْرَاَةٍ يَمُوْتُ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُمْ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ . فَقَالَتِ امْرَاَةٌ: اَوِ اثْنَيْنِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَوِ اثْنَيْنِ . (متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ خواتین نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کے ساتھ تشریف فرما ہوتے ہیں، تو ہم یہاں حاضر نہیں ہوسکتی ہیں۔

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے کوئی وقت مقرر کریں جس میں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو جایا کریں (تو یہ مناسب ہوگا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ فلاں خاتون کے گھر میں جمع ہو جایا کرو۔ وہ خواتین اس مخصوص وقت میں وہاں آئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین کے ساتھ جو بات چیت کی اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

''جس بھی عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ثواب کی امید رکھے تو وہ عورت جنت میں داخل ہوگی۔''

ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر کسی کے دو (بچے فوت) ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اگر دو ہوں) تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا۔

۱۰۵۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيْ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ . (اخرجه البخاری فی الجنائز)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں، تو وہ صرف قسم پوری کرنے کے لیے جہنم میں داخل ہوگا''۔

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُمَيٌّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ كَانَ لَهُ قِيْرَاطٌ، وَمَنِ اتَّبَعَهَا حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْ اَمْرِهَا كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ، اَحَدُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ .

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے اسے ایک قیراط ثواب

ملتا ہے اور جو شخص جنازے کے دفن ہونے تک ساتھ رہتا ہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے جن میں سے ایک قیراط احد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے۔

۱۰۵۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ، فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ، وَاِنْ تَكُنْ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ ۔(اخرجه البخاری فی الجنائز)

❁❁ ''جنازے کو جلدی لے کر جاؤ کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا' تو تم ایک بھلائی کی طرف اسے لے کر جاؤ گے اور اگر صورتحال اس کے برعکس ہوئی تو تم اپنی گردن سے ایک برائی کو اتار دو گے''۔

۱۰۵۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَغْفِرُوْا لَهُ ۔

(اخرجه ابویعلی فی المسند)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نجاشی کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

۱۰۵۴- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَمَّنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَنَهَاهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا يَا اَبَا حَفْصٍ فَاِنَّ الْعَهْدَ قَرِيْبٌ، وَالْعَيْنَ بَاكِيَةٌ، وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خاتون کے رونے کی آواز سنی تو اسے منع کیا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوحفص! اسے چھوڑ دو' کیونکہ مصیبت لاحق ہونے کا زمانہ قریب ہے' آنکھ رو رہی ہے اور جان کو تکلیف لاحق ہے۔

۱۰۵۵- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُغِيْرَةَ الْكُوْفِيُّ - وَكَانَ مِنْ سَرَاةِ الْمَوَالِيْ - عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا، لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا اَوْ جَعَلُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! تو میری قبر کو بت نہ بنا دینا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت کرے' جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیا تھا''۔

بَابُ الْبُيُوْعِ

خرید وفروخت سے متعلق روایات

۱۰۵۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِءَ مَا فِىْ اِنَائِهَا -(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مصنوعی بولی نہ لگاؤ۔ کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے۔ شہری شخص دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔ عورت اپنی بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ اس کے حصے کی نعمتیں بھی اسے حاصل ہو جائیں''۔

۱۰۵۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ -(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(منڈی سے باہر) سواروں سے سودے کے لیے نہ ملو اور مصنوعی بولی نہ لگاؤ اور شہری کسی دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ بھیجے''۔

۱۰۵۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَصُرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ لِلْبَيْعِ، مَنِ اشْتَرٰى مِنْكُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا، وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَّا سَمْرَاءَ -(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اونٹوں اور بکریوں کو فروخت کرنے کے لیے ان کا ''تصریہ'' (تھنوں میں دودھ جمع) نہ کرو۔ تم میں سے جو شخص اس طرح کا کوئی جانور خریدے تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے' تو اسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے' تو اسے واپس کر دے اور اسے ساتھ کھجور کا ایک صاع دے' گندم نہ دے''۔

۱۰۵۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ، اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا، وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَّا سَمْرَاءَ -(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جو شخص تصریہ والا جانور خرید لے اسے اختیار ہوگا' اگر وہ چاہے' تو اسے اپنے پاس رکھے اور اگر چاہے' تو اسے کھجوروں کے ایک صاع کے ساتھ واپس کر دے لیکن (کھجوریں دے) گندم نہ دے''۔

۱۰۶۰ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمَحِّقَةٌ لِلْكَسْبِ ۔(ايضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جھوٹی قسم سودا فروخت کروا دیتی ہے لیکن آمدن میں برکت کو مٹا دیتی ہے۔

۱۰۶۱ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَيْلِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔(ايضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۶۲ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ، فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيءٍ فَلْيَتْبَعْ ۔(ايضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ظلم یہ ہے کہ خوشحال شخص قرض کی واپسی میں ٹال مٹول کرے اور جب کسی شخص کو قرض کی وصولی کے لیے کسی مالدار کے حوالے کر دیا جائے' تو اسے (اس مالدار شخص سے) تقاضا کرنا چاہیے''۔

۱۰۶۳ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَبِيْعُ طَعَامًا فَاَعْجَبَهُ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ، فَاِذَا هُوَ طَعَامٌ مَبْلُوْلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا ۔(اخرجه مسلم فى الايمان)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے' جو اناج فروخت کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ اناج اچھا لگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا' تو اس میں گیلا اناج بھی شامل تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص ملاوٹ کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

۱۰۶۴ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَجُلًا كَانَ يُهْدِى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ عَامٍ رَاوِيَةً مِّنْ خَمْرٍ، فَاَهْدَاهَا اِلَيْهِ عَامًا وَقَدْ حُرِّمَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتْ ۔ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَفَلَا اَبِيْعُهَا؟ قَالَ: اِنَّ الَّذِى حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا ۔ قَالَ: اَفَلَا اُكَارِمُ بِهَا الْيَهُوْدَ؟ قَالَ: اِنَّ الَّذِى حَرَّمَهَا حَرَّمَ اَنْ يُّكَارَمَ بِهَا الْيَهُوْدُ ۔ قَالَ: فَكَيْفَ اَصْنَعُ بِهَا؟ قَالَ: شُنَّهَا فِى الْبَطْحَاءِ ۔(اخرجه مسلم فى الاشربه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص ہر سال شراب کا ایک مشکیزہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کرتا تھا ایک مرتبہ اس نے اسی طرح وہ تحفہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا' تو شراب کو حرام قرار دیا جا چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے حرام قرار دیا جا چکا ہے اس شخص نے عرض کی: کیا میں اسے فروخت نہ کردوں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس ذات نے اس کے پینے کو حرام قرار دیا ہے' اس نے اس کی فروخت کو بھی حرام قرار دیا ہے' تو ان صاحب نے عرض کی: کیا میں یہود کو بغیر معاوضہ کے ویسے ہی دے دوں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس ذات نے اسے حرام قرار دیا ہے' اس نے اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ وہ یہودیوں کو بغیر معاوضہ کے بھی نہ دو (بلکہ اسے ضائع کردو)

ان صاحب نے عرض کی: پھر میں اس کا کیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھلے میدان میں بہادو۔

۱۰۶۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ يَحْيَى الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيُّمَا رَجُلٍ وَجَدَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ ۔(متفق علیه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی دوسرے شخص کے پاس بعینہ اپنے سامان کو پاتا ہے' جس دوسرے شخص کو مفلس قرار دیا جا چکا ہو' تو وہ (پہلا شخص) اس سامان کا زیادہ حقدار ہوگا''۔

۱۰۶۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ۔(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

جَامِعُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول مجموعہ روایات

۱۰۶۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بِنَاءً فَاَحْسَنَهٗ وَاَكْمَلَهٗ وَاَجْمَلَهٗ، اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيْفُوْنَ بِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ: مَا رَاَيْنَا بِنَاءً اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِلَّا مَوْضِعَ هٰذِهِ اللَّبِنَةِ، اَلَا وَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کی مثال اس طرح ہے، جس طرح ایک شخص عمارت بناتا ہے اسے خوبصورت مکمل اور عمدہ بناتا ہے صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے۔

لوگ اس عمارت میں گھومتے پھرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: ہم نے اس سے عمدہ عمارت نہیں دیکھی، لیکن یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی ہے، (نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں)

''میں وہ اینٹ ہوں''۔

۱۰۶۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَلَمَّا اَضَائَتْ لَهٗ جَعَلَ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَتَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا، فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اور لوگوں کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے، جو آگ جلاتا ہے جب اس کے آس پاس کا حصہ روشن ہو جاتا ہے، تو پتنگے وغیرہ اس آگ کی طرف لپکتے ہیں، تو میں تم لوگوں کو کمر سے پکڑ کر آگ سے بچاتا ہوں اور تم لوگ اس میں گرنے کی کوشش کرتے رہتے ہو''۔

۱۰۶۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا بَعَثْتُ سَرِيَّةً اَتَخَلَّفُ عَنْهَا، لَيْسَ عِنْدِیْ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَیَّ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا بَعْدِیْ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اہل ایمان کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا، تو میں جو بھی جنگی مہم روانہ کرتا اس میں بذات خود شریک ہوتا لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں ان سب کو سواری کے لیے جانور فراہم کروں اور یہ بات ان کے لیے مشقت کا باعث ہوگی کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں''۔

۱۰۷۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ، ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ۔ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ثَلَاثًا: اَشْهَدُ اللّٰهَ ۔(اخرجه البخاری فی الایمان)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، میری یہ خواہش ہے کہ مجھے اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جائے۔ پھر زندہ کیا جائے۔ پھر شہید کر دیا جائے پھر زندہ کیا جائے پھر شہید کر دیا جائے''۔

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ یہ الفاظ کہے:

''میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا تا ہوں۔''

۱۰۷۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ مُتَّخِذٌ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْفِرَهُ، اَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اٰذَيْتُهُ: جَلَدْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَدُعَاءً لَهُ . قَالَ اَبُو الزِّنَادِ: فَهِيَ لُغَةُ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ لَعَنْتُهُ .(متفق عليه)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں یہ عہد کر رہا ہوں ایسا عہد جس کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ جس بھی مسلمان کو میں اذیت پہنچاؤں جیسے میں نے اسے کوڑا مارا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو یہ چیز اس کے لیے رحمت اور پاکیزگی کا ذریعہ بنا دینا اور اسے اس کے لیے دعا بنا دینا''۔

شیخ ابوزناد کہتے ہیں: روایت کے الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی لغت کے مطابق بیان کیے ہیں ورنہ اصل لفظ یہ ہے۔

''جلدته، لعنته''

۱۰۷۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يَطْعُنُ الشَّيْطٰنُ فِيْ نُغْضِ كَتِفِهِ اِلَّا عِيْسٰى وَاُمَّهُ، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ حَفَّتْ بِهِمَا وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ (وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) .(ايضا)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے' تو شیطان اس کے کندھے کے اوپری حصے پر ٹھوکا دیتا ہے۔ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے ساتھ ایسا نہیں ہوا کیونکہ ان دونوں کو فرشتوں نے ڈھانپ لیا تھا۔ اگر تم چاہو' تو یہ آیت تلاوت کرلو۔

''میں اس کو اور اس کی اولاد کو مردود شیطان (کے شر سے) تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''

۱۰۷۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا اُكَلِّمُهُ حَتّٰى اَتٰى سُوْقَ قَيْنُقَاعٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰى اَتٰى فِنَاءَ عَائِشَةَ، فَجَلَسَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَثَمَّ اَثَمَّ؟ يَعْنِيْ حَسَنًا فَظَنَنْتُ اَنَّهُ اِنَّمَا تَحْبِسُهُ اُمُّهُ لِاَنْ تَغْسِلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا، فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ .(ايضا)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں دن کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چند دیگر لوگوں سمیت جا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔

میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنوقینقاع کے بازار میں تشریف لائے۔

پھر وہاں سے آپ ﷺ مڑے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے آئے۔
وہاں آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
کیا وہ یہاں ہے؟ کیا وہ یہاں ہے؟
نبی اکرم ﷺ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھ رہے تھے میں نے یہ اندازہ لگایا کہ ان کی والدہ نے انہیں روکا ہوا ہے، جو انہیں نہلا رہی تھیں اور انہوں نے انہیں ہار پہنایا تھا۔
تھوڑی دیر بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور نبی اکرم ﷺ کے گلے لگ گئے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
''اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت رکھ اور، جو شخص اس سے محبت رکھتا ہو اس سے بھی محبت رکھ۔''

۱۰۷۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِى هٰذَا الشَّاْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ -(ایضاً)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''لوگ اس (حکومت کے) معاملے میں قریش کے تابع ہوں گے، مسلمان لوگ، مسلمان قریش کے تابع ہوں گے اور کافر لوگ، کافر قریش کے تابع ہوں گے''۔

۱۰۷۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ، فَخِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوا -(ایضاً)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگوں کو معدن کی طرح پاؤ گے، جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے، جب کہ انہیں دین کی سمجھ بوجھ حاصل ہو جائے''۔

۱۰۷۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِىْ طُعْمَةُ بْنُ عَمْرٍو الْجَعْفَرِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -(ایضاً)

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۷۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .... ح -(ایضاً)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۰۷۸ - وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ ۔ قَالَ اَحَدُهُمَا: صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ ۔ وَقَالَ الْاٰخَرُ: نِسَاءُ قُرَيْشٍ، اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِي صِغَرِهٖ، وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهٖ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اونٹ پر سوار ہونے والی خواتین میں سب سے بہتر خواتین قریش کی خواتین ہیں''۔

(ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں قریش کی نیک خواتین ہیں)

''جو اپنی اولاد کے لیے ان کی کم سنی میں انتہائی رحمدل ہوتی ہیں اور اپنے شوہر کے گھر کا خیال رکھتی ہیں''۔

۱۰۷۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَاللّٰهِ لَاَسْلَمُ وَغِفَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ خَيْرٌ مِّنَ الْحَلِيفَيْنِ: اَسَدٍ، وَغَطْفَانَ، وَمِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ ۔ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی قسم! اسلم، غفار، جہینہ اور مزینہ قبیلے دو حلیف قبیلوں بنو اسد اور بنو غطفان اور بنو تمیم اور بنو عامر بن صعصعہ سے زیادہ بہتر ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو کھینچ کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

۱۰۸۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَلْيَنُ قُلُوبًا، وَاَرَقُّ اَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، وَالْجَفَاءُ وَالْقَسْوَةُ وَغِلَظُ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ اَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُولِ اَذْنَابِ الْإِبِلِ مِنْ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَاِنَّمَا يَعْنِي قَوْلَهُ: اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ ۔ اَهْلَ تِهَامَةَ لِاَنَّ مَكَّةَ يَمَنٌ، وَهِيَ تِهَامِيَّةٌ وَهُوَ قَوْلُهُ: الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل یمن تمہارے پاس آئے ہیں یہ نرم دل اور رقیق ذہن کے مالک ہیں ایمان یمانی ہے۔ حکمت یمانی ہے' جبکہ جفا کاری، سختی اور دلوں کا سخت ہونا ربیعہ اور مضر قبیلے سے تعلق رکھنے والے اونٹوں کے مالکان میں پایا جاتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''اہل یمن تمہارے پاس آئے ہیں'' اس سے مراد اہل تہامہ ہیں' کیونکہ مکہ یمن ہے اور یہی تہامیہ ہیں۔

حدیث کے الفاظ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ''ایمان یمانی ہے اور حکمت یمانی ہے۔''

(یعنی یمنی لوگوں کا ایمان مضبوط ہے)

۱۰۸۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا ـ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَهُ، فَقَالَ النَّاسُ: هَلَكَتْ دَوْسٌ ـ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا، وَائْتِ بِهِمْ ـ مَرَّتَيْنِ ـ(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوس قبیلے کے افراد نے نافرمانی کی ہے اور اسلام قبول کرنے سے انکار کردیا ہے اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعائے ضرر کیجئے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک بلند کیا اور دعا کی' تو لوگوں نے کہا: دوس قبیلہ ہلاکت کا شکار ہوجائے گا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

''اے اللہ! تو دوس قبیلے کو ہدایت نصیب کر اور انہیں اسلام کے دامن میں لے آ۔''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ یہ دعا کی۔

۱۰۸۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ اَعْطَاهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ اَعْطَاهُ ثَلَاثًا فَرَضِىَ بِالتِّسْعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَتَّهِبَ هِبَةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ ـ قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ غَيْرُ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ اِلْتَفَتَ فَرَآنِىْ فَاسْتَحْيٰى فَقَالَ: اَوْ دَوْسِيٍّ ـ(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اونٹنی تحفے کے طور پر پیش کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (بدلے کے طور پر) تین اونٹنیاں دیں۔

لیکن وہ اس سے راضی نہیں ہوا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مزید تین اونٹنیاں دیں وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین اونٹنیاں دیں۔ وہ نو اونٹنیاں لے کر راضی ہوگیا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ طے کرلیا ہے کہ اب میں صرف کسی قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی شخص کا تحفہ ہی قبول کیا کروں گا۔

سفیان کہتے ہیں: ابن عجلان کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات ارشاد فرمائی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ کی اور میری

طرف دیکھا' تو مجھے حیاء آ گئی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا دوسی شخص سے (میں تحفہ قبول کروں گا)

۱۰۸۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ طَاوُسٍ: اَنَّ اَعْرَابِيًّا وَهَبَ هِبَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثَابَهُ فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ اَثَابَهُ فَلَمْ يَرْضَ، ثُمَّ اَثَابَهُ فَرَضِيَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَتَّهِبَ هِبَةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ -(ایضا)

❁❁ طاؤس بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی تحفہ پیش کیا نبی اکرم ﷺ نے بدلے کے طور پر اسے چیز دی' تو وہ اس سے راضی نہیں ہوا۔

نبی اکرم ﷺ نے بدلے کے طور پر اسے مزید چیز دی' تو وہ پھر بھی راضی نہیں ہوا نبی اکرم ﷺ نے اسے بدلے کے طور پر اسے مزید چیز دی' تو وہ راضی ہو گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ طے کیا ہے کہ آئندہ میں صرف کسی قریشی یا انصاری یا ثقفی سے تحفہ قبول کروں گا۔

۱۰۸۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ وَكَادَ ابْنُ اَبِی الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ -(متفق علیه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کسی بھی شاعر نے جو کلام کہا ہے اس میں سب سے سچا یہ شعر ہے۔

''خبردار! اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے اور ہر نعمت نے آخر کار زائل ہو جانا ہے۔''

(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:)

ابن ابوصلت مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

۱۰۸۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ قَالَ اَخْبَرَنِی الْاَعْرَجُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْيَا فَرَكِبَهَا فَضَرَبَهَا، فَقَالَتْ: اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا، اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ. وَمَا هُمَا ثَمَّ، ثُمَّ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَهُ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِنْهَا فَاَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا، فَقَالَ الذِّئْبُ: فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَيْرِیْ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ. وَمَا هُمَا ثَمَّ -(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھے اور ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص ایک گائے کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔

اسی دوران وہ تھک گیا' تو وہ اس پر سوار ہو گیا اس نے اسے مارا' تو گائے نے کہا: مجھے اس مقصد کے لیے نہیں پیدا کیا گیا ہے' ہمیں تو زمین میں کھیتی باڑی کرنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔

تو لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! گائے بھی بات کر سکتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی (اس بات پر ایمان رکھتے ہیں)

حالانکہ یہ دونوں صاحبان اس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص کچھ بکریوں میں موجود تھا ان میں سے ایک بکری پر بھیڑیے نے حملہ کیا۔ بکری کا مالک وہاں تک پہنچا اور اس نے اس بھیڑیے سے اسے چھڑا لیا' تو وہ بھیڑیا بولا: درندوں کے مخصوص دن میں اس کا کون رکھوالا ہوگا؟ جب اس کا چرواہا میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا۔

لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! بھیڑیا بھی بات چیت کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔

(راوی کہتے ہیں:) حالانکہ یہ دونوں صاحبان اس وقت وہاں موجود نہیں تھے۔

۱۰۸۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: فَاُومِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ .

(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر وعمر بھی (اس پر یقین رکھتے ہیں)''

۱۰۸۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ لَمْ اَكُنْ فِيْ شَيْءٍ اَحْرَصَ مِنِّيْ اَنْ اَحْفَظَ شَيْئًا فِيْ تِلْكَ السِّنِيْنَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَحْتَطِبَ بِهٖ، ثُمَّ يَجِيْءَ بِهٖ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهٗ، فَيَاْكُلَهٗ اَوْ يَتَصَدَّقَ بِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ رَجُلًا قَدْ اَغْنَاهُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَيَسْاَلَهٗ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ، فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى -(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تین سال تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا ہوں ان تین سالوں کے دوران میں کسی بھی معاملے میں اس سے زیادہ حریص نہیں تھا جتنا میں اس بات کا خواہشمند تھا کہ میں احادیث کو یاد رکھوں۔

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کسی شخص کا اپنی رسی کو لے کر اس میں لکڑیاں باندھ کر پھر انہیں اپنی

پشت پر لاد کر انہیں فروخت کر کے اسے کھانا یا اسے صدقہ کرنا اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے پاس آئے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ذریعے غنی کیا ہو اور وہ اس شخص سے کچھ مانگے تو وہ شخص خواہ اسے کچھ دے یا نہ دے۔

''بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے''۔ (یعنی دینے والا ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے)۔

۱۰۸۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهٗ فَيَاْكُلَهٗ، وَيَتَصَدَّقَ بِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّاْتِىَ رَجُلًا قَدْ اَغْنَاهُ اللّٰهُ فَيَسْاَلَهٗ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِكَ، فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى -(ایضًا)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی شخص کا رسی لے کر اس میں لکڑیاں باندھ کر اپنی پشت پر رکھ کر انہیں فروخت کر کے اسے کھانا یا اسے صدقہ کرنا اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے وہ کسی ایسے شخص کے پاس آئے جسے اللہ تعالیٰ نے غنی کیا ہو اور وہ اس سے کچھ مانگے' تو وہ دوسرا شخص اسے کچھ دے یا نہ دے۔

بے شک اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔

۱۰۸۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ فِيْهِ: وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ -(ایضًا)

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''تم اپنے زیر کفالت لوگوں سے خرچ کا آغاز کرو''

۱۰۹۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَا مِنَ الْهَجَرِيِّ اَحَادِيْثَ عَنْ اَبِى عِيَاضٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ هٰذَا اَحَدُهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالَّذِى تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلَا اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِى لَا يَسْاَلُ وَلَا يُعْرَفُ مَكَانُهٗ فَيُعْطٰى -(ایضًا)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسکین وہ شخص نہیں ہے' جو ایک یا دو کھجوریں لے کر ایک یا دو لقمے لے کر واپس چلا جاتا ہے مسکین وہ شخص ہے' جو مانگتا نہیں ہے اور اس کی حالت کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ اسے کچھ دے دیا جائے''۔

۱۰۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُرْسِلَ عَلٰى اَيُّوْبَ رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَنْشُرُ يَقْبِضُهَا فِىْ ثَوْبِهٖ فَنُوْدِىَ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ يَكْفِكَ مَا اَعْطَيْنَاكَ؟ قَالَ: اَىْ رَبِّ وَمَنْ يَّسْتَغْنِىْ عَنْ فَضْلِكَ؟ (اخرجه البخارى فى الغسل)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت ایوب علیہ السلام کی طرف سونے کی بنی ہوئی کچھ ٹڈیاں بھیجی گئیں' تو انہوں نے اپنی چادر کو پھیلایا اور انہیں اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے' تو ندا کی گئی: اے ایوب! ہم نے جو تمہیں عطا کیا ہے وہ تمہارے لیے کافی نہیں ہے؟
تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تیرے فضل سے بے نیاز کون ہوسکتا ہے۔

١٠٩٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الْمَنِيحَةُ، تَغْدُو بِعُسٍّ اَوْ تَرُوحُ بِعُسٍّ .(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سب سے افضل صدقہ دودھ دینے والا جانور کسی کو دینا ہے' جو ایک برتن صبح دودھ دیتا ہے اور ایک برتن شام کو دیتا ہے''۔

١٠٩٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ فِيْهِ: وَيَكْتُبُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ بِكُلِّ حَلْبَةٍ حَلَبَهَا حَسَنَةً - اَوْ قَالَ: عَشْرَ حَسَنَاتٍ - بِقَدْرِ حَلْبَتِهَا مَا كَانَتْ بَكَاتٌ اَوْ غَزَرَتْ .(ايضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔
''وہ شخص جب اس کے دودھ کو دوہتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہر ایک دوہنے کے عوض میں اس کے لیے نیکیاں لکھتا ہے۔''
(راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں)
''اس دوہنے کی مقدار کے برابر میں نیکیاں لکھتا ہے جب تک اس جانور کے دودھ دینے کی صلاحیت باقی رہتی ہے۔''

١٠٩٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ اِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ .(ايضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''خوشحالی مال و دولت زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی اصل خوشحالی دل کا خوشحال ہونا ہے''۔

١٠٩٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَالْبَخِيلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ اَوْ جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا اِلٰى تَرَاقِيهِمَا، فَاِذَا اَرَادَ الْمُنْفِقُ اَنْ يُنْفِقَ سَبَغَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ اَوْ مَرَّتْ حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهٗ، وَتَعْفُوَ اَثَرَهٗ، وَاِذَا اَرَادَ الْبَخِيلُ اَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتّٰى يَاْخُذَ بِتَرْقُوَتِهٖ اَوْ قَالَ بِرَقَبَتِهٖ . قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاَشْهَدُ لَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِيَدِهٖ هٰكَذَا .وَاَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ اِلٰى حَلْقِهٖ، فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ مَرَّتَيْنِ .(ايضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خرچ کرنے والے اور بخیل شخص کی مثال دو ایسے آدمیوں کی طرح ہے جنہوں نے لوہے کی بنی ہوئی دو زر ہیں پہنی ہوئی ہوں۔ (راوی کو شک ہے شائد یہ الفاظ ہیں) دو جبے پہنے ہوئے ہوں۔ جو ان کے سینے سے لے کر گردن تک ہوں۔
جب خرچ کرنے والا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی گرہ کشادہ ہو جاتی ہے (یا نیچے ہو جاتی ہے)۔
یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے پوروں کو چھپا لیتی ہے اور اس کے قدموں کے نشان کو ڈھانپ لیتی ہے۔
(یعنی زمین پر گر جاتی ہے) اور جب کنجوس شخص خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس کے لیے تنگ ہو جاتی ہے اس کا ہر حلقہ جڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس شخص کی گردن کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں یہ گواہی دے کر کہتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دست مبارک کو اس طرح اشارہ کرتے ہوئے دیکھا۔

پھر سفیان نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا کہ وہ شخص اسے کھولنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کھلتی نہیں ہے۔

ایسا انہوں نے دو مرتبہ کیا۔

۱۰۹۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَوَسَّعُ ۔(ایضاً)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔
''وہ اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی ہے۔''

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فِى الْمَالِ وَالْجِسْمِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فِىْ ذٰلِكَ ۔(ایضاً)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص کسی ایسے شخص کو دیکھے جو مال اور جسامت میں اس سے برتر حیثیت رکھتا ہے تو اسے اس شخص کا بھی جائزہ لینا چاہیے جو اس حوالے سے اس سے کمتر حیثیت رکھتا ہے''۔

۱۰۹۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ ۔ وَقَالَ: يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلَاٰى سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا شَىْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۔(ایضاً)

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

''اے آدم کے بیٹے! تم خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ بھرے ہوئے ہیں۔

رات اور دن (میں مسلسل) خرچ کرنا اس میں کوئی کمی نہیں لاتا ہے۔

۱۰۹۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِ الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِ الْاَرْبَعَةِ - (ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کے لیے کافی ہوتا ہے''۔

۱۱۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌّ فِی حُبِّ اثْنَيْنِ: حُبِّ الْمَالِ وَحُبِّ الْحَيَاةِ ـ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: الْعَيْشِ - (ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بوڑھے آدمی کا دل بھی دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے مال کی محبت اور زندگی کی محبت''۔

سفیان نامی راوی نے (زندگی کے لیے) بعض اوقات لفظ عیش استعمال کیا ہے۔

۱۱۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا كَفَى اَحَدَكُمْ خَادِمُهُ صَنْعَةَ طَعَامِهِ وَكَفَاهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُجْلِسْهُ، فَلْيَاْكُلْ مَعَهُ، فَاِنْ اَبَى فَلْيَاْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُرَوِّغْهَا ثُمَّ لِيُعْطِهَا اِيَّاهُ - (ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کا خادم اس کے لیے کھانا تیار کرے' تو اس خادم نے اس کی تپش اور دھویں کو برداشت کیا ہوتا ہے اس لیے اس شخص کو چاہیے کہ اس خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر اسے کھلائے اگر وہ ایسا نہیں کرتا' تو اسے ایک لقمہ لے کر اسے سالن میں ڈال کر پھر اس خادم کو دینا چاہیے''۔

۱۱۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ - (ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۰۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِی خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ - (ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۰۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِىْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مسلمان پر اس کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ لازم نہیں ہے''۔

۱۱۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۰۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ۔(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم یہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کی گئی ہے۔

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدَكُمْ جَارُهُ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِىْ جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعْهُ ۔ فَلَمَّا حَدَّثَهُمْ طَاْطَءُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَالَ: مَا لِىْ اَرَاكُمْ مُعْرِضِيْنَ ؟ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: اِنِّىْ لَاَحْفَظُ الْمَكَانَ الَّذِىْ سَمِعْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ فِيْهِ، مَا قَالَ فِيْهِ اِلَّا الْاَعْرَجَ مَا قَالَ فِيْهِ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کسی شخص سے اس کا پڑوسی اس کی دیوار میں اپنا شہتیر گاڑنے کے لیے اجازت مانگے' تو وہ اسے منع نہ کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی' تو انہوں نے اپنے سر جھکا لیے۔
تو انہوں نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں تم لوگ اعراض کر رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں تمہارے کندھوں کے درمیان پٹائی کروں گا۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے امام زہری سے جس جگہ پر یہ روایت سنی تھی وہ جگہ بھی مجھے یاد ہے۔
انہوں نے اس میں صرف اعرج کا تذکرہ کیا تھا انہوں نے سعید بن مسیّب کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔

۱۱۰۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشْيَاءَ قِصَارٍ سَمِعْنَاهَا مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ هٰذَا اَحَدُهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدُكُمْ جَارَهُ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِىْ جِدَارِهٖ ۔ قَالَ اَيُّوْبُ: وَلَوْ قُلْتُ لَكَ اِنَّ الْحَسَنَ تَرَكَ كَثِيْرًا مِّنَ التَّفْسِيْرِ حِيْنَ

قَدِمَ عِكْرِمَةُ الْبَصْرَةَ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهَا لَصَدَقْتُ .(ایضا)

❁❁ عکرمہ بیان کرتے ہیں: کیا میں تم لوگوں کو ان مختصر چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبانی سنی ہیں؟

ان میں سے ایک یہ ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''کوئی بھی شخص اپنے پڑوسی کو اس بات سے ہرگز منع نہ کرے کہ وہ اس کی دیوار میں اپنا شہتیر گاڑے۔''

ایوب نامی راوی کہتے ہیں: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ عکرمہ بصرہ آئے' تو حسن بصری نے بہت سی تفسیری روایات بیان کرنا ترک کر دی تھیں' تو میری یہ بات سچ ہوگی۔

۱۱۰۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ اَنَّ امْرَاً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ الْبِحَصَاةِ، فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ .(ایضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے گھر میں جھانکنے کی کوشش کرے اور تم اسے کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دو' تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا''۔

۱۱۱۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ - وَحَدَّثَنِي وَلَيْسَ مَعِي وَلَا مَعَهُ اَحَدٌ - قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ .(ایضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جانور کے زخمی کرنے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ معدنیات میں گر کر مرنے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ کنوئیں میں گر کر مرنے کا کوئی تاوان نہیں ہوگا' اور خزینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہوگی''۔

۱۱۱۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۱۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَنْتَبِذُوْا فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ . ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ عِنْدِهِ: وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ وَالنَّقِيْرَ .(اخرجه مسلم فی الاشربه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دباء اور مزفت میں نبیذ تیار نہ کرو''۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے یہ بات بیان کی حنتم اور نقیر (دباء، فرفت، حنتم اور نقیر یہ چاروں برتن ہیں جن میں زمانۂ جہالت میں شراب پی جاتی تھی تو برتنوں سے اس لئے منع فرمایا تاکہ برتنوں کو دیکھ کر طبیعت اس طرف مائل نہ ہو) سے بھی اجتناب کرو۔

۱۱۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ اِنْ عَادَتْ فَزَنَتْ، فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ اِنْ عَادَتْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ مِّنْ شَعَرٍ ۔ يَعْنِى الْحَبْلَ ۔(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کی کنیز زنا کا ارتکاب کرے اور اس کا زنا کرنا ظاہر ہو جائے' تو وہ اسے کوڑے مارے لیکن زبانی طور پر اسے برا نہ کہے پھر اگر وہ کنیز دوبارہ زنا کا ارتکاب کرے اور اس کا زنا کرنا ثابت ہو جائے' تو وہ اسے پھر حد کے طور پر کوڑے مارے لیکن زبانی طور پر اسے برا نہ کہے۔

اگر وہ پھر ایسا کرے اور اس کا پھر زنا کرنا ظاہر ہو جائے' تو وہ اسے فروخت کردے' اگرچہ بالوں سے بنی ہوئی رسی کے عوض کرے۔

لفظ''ضفیر'' کا مطلب رسی ہے۔

بَابُ فِى الْاَقْضِيَةِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

عدالتی فیصلوں کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

۱۱۱۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ سَمِعَهُ مِنْ هِلَالِ بْنِ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِىْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ: اَتٰى اَبَا هُرَيْرَةَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ وَّامْرَاَةٌ لَهُ يَخْتَصِمَانِ فِىْ ابْنٍ لَهُمَا فَقَالَ الْفَارِسِيُّ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا بُسْرُ ۔ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِمَا شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهٖ، يَاغُلَامُ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَاخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ ۔ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَشَهِدْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ وَّامْرَاَةٌ يَخْتَصِمَانِ فِىْ ابْنٍ لَهُمَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنِىْ يَسْقِيْنِىْ مِنْ بِئْرِ اَبِىْ عِنَبَةَ ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَاغُلَامُ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ، فَاخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ ۔

(اخرجه الموصلى فى مسنده)

❁❁ ابومیمونہ بیان کرتے ہیں: ایک ایرانی شخص اور اس کی بیوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ دونوں اپنے بیٹے

کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے۔

ایرانی نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ہمارا بیٹا ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں تم دونوں کے درمیان وہ فیصلہ دوں گا جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فیصلہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔

اے لڑکے! یہ تمہارے ابو ہیں اور یہ تمہاری امی ہے تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کرلو۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا ایک شخص اور اس کی بیوی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بیٹے کے بارے میں ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوئے۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بیٹا ہے' جو ابو عنبہ کے کنوئیں سے مجھے پانی پلاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے یہ تمہارے ابو ہیں یہ تمہاری امی ہیں تم ان دونوں میں سے جسے چاہو اختیار کرلو۔

۱۱۱۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا اَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ؟ قَالَ: اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا. قَالَ: فَاَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ. قَالَ: لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهُ. (متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والا ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی نے سیاہ فام لڑکے کو جنم دیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: سرخ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ان میں کوئی خاکستری بھی ہے؟ اس نے عرض کی: ان میں ایک خاکستری بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کہاں سے آ گیا' اس نے عرض کی: شائد کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوسکتا ہے اسے بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

۱۱۱۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدٍ اَوْ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا كَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا اَفْرَدَ اَحَدَهُمَا وَرُبَّمَا جَمَعَهُمَا، وَرُبَّمَا شَكَّ وَاَكْثَرُ ذٰلِكَ يَقُوْلُهُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

(اخرجه مسلم فى الرضاع)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بچہ فراش والے کو ملے گا' اور زنا کرنے والے کو محرومی ملے گی''۔

3

۱۱۱۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ ۔ (متفق علیه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے''۔

بَابُ الْجِهَادِ

جہاد کے بارے میں روایات

۱۱۱۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكَفَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُجَاهِدًا فِیْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ اِيْمَانًا بِیْ وَتَصْدِيْقًا بِرَسُوْلِیْ اِنْ تَوَفَّيْتُهٗ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَاِنْ رَدَدْتُهٗ اَنْ اَرُدَّهٗ اِلٰى بَيْتِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کا ذمے دار بن جاتا ہے' جو اپنے گھر سے اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینے کے لیے نکلتا ہے۔

وہ مجھ پر ایمان رکھتے ہوئے میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے صرف جہاد کے لیے نکلتا ہے۔

(تو اللہ تعالیٰ یہ ذمہ لیتا ہے) کہ اگر میں نے اسے وفات دے دی' تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا' اور اگر میں نے اسے واپس لوٹایا' تو جس گھر سے وہ نکلا تھا اس کے اس گھر کی طرف میں اس کو اجر اور مالِ غنیمت کے ہمراہ لوٹاؤں گا۔

۱۱۱۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَمَّنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: انْتَدَبَ اللّٰهُ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَاَنَا لِحَدِيْثِ ابْنِ عَجْلَانَ اَحْفَظُ ۔(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ لیا ہے۔''

سفیان کہتے ہیں: ابن عجلان کی نقل کردہ روایات کا میں سب سے بڑا حافظ ہوں۔

۱۱۲۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ وَعُرِضَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجَازَهٗ ۔ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: وَلَمْ يُقَدَّرْ لِیْ اَنْ اَسْاَلَهٗ عَنْهُ ۔(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۲۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلَاثَةٌ فِيْ ضَمَانِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَرَجُلٌ خَرَجَ حَاجًّا .(ايضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین طرح کے لوگ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہوتے ہیں ایک وہ شخص جو اپنے گھر سے اللہ کی کسی مسجد کی طرف جائے ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لیے نکلے اور ایک وہ شخص جو حج کرنے کے لیے نکلتا ہے''۔

۱۱۲۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ مُسْلِمٍ .(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کسی مسلمان کے پیٹ میں جمع نہیں ہوں گے''۔

۱۱۲۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ اَحَدٌ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُلْمًا - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ .(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگتا ہے اور اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کسے اس کی راہ میں زخم لگا ہے' تو جب وہ شخص قیامت کے دن آئے گا' تو اس زخم کا رنگ خون جیسا ہوگا لیکن خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہوگی''۔

بَابُ جَامِعٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول متفرق روایات

۱۱۲۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَيَحْيَى بْنِ صَبِيْحٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا عَبْدٍ كَانَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَاَعْتَقَ اَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ، فَاِنْ كَانَ مُوْسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ .(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو غلام دو آدمیوں کی مشترکہ ملکیت ہو اور ان میں سے کوئی ایک اپنے حصے کو آزاد کردے' تو اگر وہ خوشحال ہو' تو غلام کی قیمت کی ادائیگی اس پر لازم ہو

گی۔اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے مزدوری کروائی جائے گی اور اسے مشقت کا شکار نہیں کیا جائے گا۔

١١٢٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ، وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ لَتُنْفِقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسریٰ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا' تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا۔ جب قیصر مر جائے گا' تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں آئے گا۔

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تم لوگ ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کرو گے''۔

١١٢٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا فَرَعَةَ وَلَا عَتِيرَةَ ۔ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْفَرَعَةُ اَوَّلُ النِّتَاجِ، وَالْعَتِيرَةُ شَاةٌ تُذْبَحُ عَنْ كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِىْ رَجَبٍ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرع اور عتیرہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے''۔

زہری کہتے ہیں: فرع سے مراد جانور کے ہاں سب سے پہلا پیدا ہونے والا بچہ ہے اور عتیرہ سے مراد وہ بکری ہے' جسے ہر گھر کے افراد رجب میں ذبح کرتے ہیں۔

١١٢٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يُؤْذِيْنِىْ ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ، بِيَدِى الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے وہ زمانے کو برا کہتا ہے' حالانکہ میں زمانہ ہوں معاملہ میرے ہاتھ میں ہے میں رات اور دن کو تبدیل کرتا ہوں''۔

١١٢٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُوْشِكُ اَنْ يَّنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ حَكَمًا وَاِمَامًا مُقْسِطًا، يَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ایک انصاف کرنے والے ثالث اور حکمران کے طور پر نازل ہوں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو ماردیں گے، جزیے کو ختم کردیں گے اور مال کو پھیلادیں گے' یہاں تک کہ اسے کوئی لینے والا نہیں ہوگا''۔

۱۱۲۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ الْحَنَفِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُوْشِكُ اَنْ يَّنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ اِمَامَ هُدًى وَقَاضِيَ عَدْلٍ، يَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ اَحَدٌ ۔

(ایضاً)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان ہدایت کے امام کے طور پر نزول کریں گے وہ عادل قاضی ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے، جزیہ معاف کردیں گے اور مال اتنا عام کردیں گے کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ہوگا''۔

۱۱۳۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيَقُوْلُوْنَ كَرْمٌ وَّاِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ۔(ایضاً)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگ ''کرم'' کہتے ہیں: حالانکہ کرم بندہ مومن کا دل ہے''۔

۱۱۳۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ ۔(متفق علیه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہیں کروگے جن کے چہرے ان ڈھالوں کی مانند ہیں جن پر چمڑا لگایا جاتا ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس قوم کے ساتھ جنگ نہیں کروگے جن کے جوتے بالوں سے بنے ہوتے ہیں۔

۱۱۳۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاَنْفِ ۔

(اخرجه البخاری فی المناقب)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اہل ایران ہیں۔

۱۱۳۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: هُمُ الْبَارِزُ .

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ان لوگوں کے ساتھ جنگ نہیں کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چپٹے ہوتے ہیں''۔

۱۱۳۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلِبُ النَّاقَةَ، وَتَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَلُوطُ حَوْضَهُ . (اخرجه مسلم فى الفتن)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب قیامت قائم ہوگی' تو کوئی شخص اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا' اور کوئی شخص اپنا حوض ٹھیک کر رہا ہوگا''۔

۱۱۳۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ . (متفق عليه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو بڑے گروہ آپس میں جنگ نہیں کریں گے اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا''۔

۱۱۳۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ وَسَمِعْنَاهُ مِنْهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِى الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ . ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَجِبْ عَنِّى، اللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ . قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ . (متفق عليه)

❁❁ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک مرتبہ وہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ مسجد میں شعر سنا رہے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات پر انہیں ڈانٹا' تو وہ بولے: میں نے اس مسجد میں اس وقت شعر سنائے' جب اس مسجد میں وہ ہستی موجود تھی جو آپ سے زیادہ بہتر ہے۔

پھر وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: میں آپ کو اللہ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''تم میری طرف سے کفار کو شعر میں جواب دو۔ اے اللہ! تو روح القدس کے ذریعے اس کی تائید کر۔''

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! جی ہاں۔

١١٣٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ أَوِ الْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما فَقَالَ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ قَطُّ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَا يُرْحَمُ مَنْ لَا يَرْحَمُ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اقرع بن حابس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا' تو بولا میرے دس بچے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی کبھی بوسہ نہیں دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

١١٣٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ، فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ ۔ وَالسَّامُ الْمَوْتُ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الشُّونِيزَ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم پر اس سیاہ دانے کو استعمال کرنا لازم ہے کیونکہ اس میں ''سام'' کے علاوہ ہر بیماری کی شفا ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) ''سام'' سے مراد موت ہے اور سیاہ دانے سے مراد کلونجی ہے۔

١١٣٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہودی اور عیسائی بال نہیں رنگتے ہیں' تو تم ان کے برخلاف کرو''۔

١١٤٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ خَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْهِمَ لِي مِنَ الْغَنِيمَةِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ۔ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ ۔ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدٍ: يَا عَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَانٍ يَنْعٰى عَلَيَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيَّ وَلَمْ يُهِنِّي عَلٰى يَدَيْهِ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِي أَسْهَمَ لَهُ أَوْ لَمْ يُسْهِمْ لَهُ ۔(متفق علیه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کی خدمت میں فتح خیبر کے بعد حاضر ہوا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت میں سے کچھ مجھے بھی دیں‘ تو بنوسعید بن عاص سے تعلق رکھنے والے کسی شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے حصہ نہ دیں۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ابن قوقل کا قاتل ہے۔

تو ابن سعید بولا: اس بلّے پر حیرت ہے‘ جو پہاڑ سے اتر کر نیچے آ گیا ہے اور میرے خلاف ایک ایسے مسلمان کے قتل کی اطلاع دے رہا ہے‘ جسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں عزت دی ہے اور مجھے اس کے ہاتھوں رسوائی کا شکار نہیں کیا۔

سفیان کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حصہ دیا تھا یا حصہ نہیں دیا تھا۔

۱۱۴۱ - قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِيهِ السَّعِيدِيُّ اَيْضًا عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ(اخرجه البخاری)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۴۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَهْلُ الْجَنَّةِ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ ـ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: الْاَلُوَّةُ: الْعُوْدُ ـ(ايضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اہل جنت کی کنگھیاں سونے سے بنی ہوئی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیاں عود والی ہوں گی“۔

۱۱۴۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ يَّمُوْتُ مِنْهُمْ صِغَارًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ـ(ايضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اس اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کم سنی میں انتقال کر جاتے ہیں‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرنے تھے۔

۱۱۴۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّ النَّذْرَ لَا يَاْتِىْ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ شَيْئًا لَمْ اُقَدِّرْهُ عَلَيْهِ، وَلٰكِنَّهُ شَيْءٌ اَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ يُؤْتِيْنِىْ عَلَيْهِ مَا لَا يُؤْتِيْنِىْ عَلَى الْبُخْلِ ـ(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے نذر ابن آدم کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں لے کر آتی ہے‘ جو میں نے اس کی تقدیر میں نہ لکھی ہو لیکن یہ ایک ایسی چیز ہے‘ جس کے ذریعے کنجوس کا مال میں نکلوا لیتا ہوں اور میں اس ادائیگی پر بندے کو وہ دیتا ہوں جو کنجوسی

کرنے پر نہیں دیتا''۔

۱۱۴۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

۱۱۴۶ - وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُّوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ . وَزَادَ اَبُو الزِّنَادِ: وَيُمَجِّسَانِهِ اَوْ يُشَرِّكَانِهِ . قَالَ: وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ يَّمُوْتُ مِنْهُمْ صِغَارًا، فَقَالَ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ۔(ايضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں''۔

ابوزناد نامی راوی نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔

''اسے مجوسی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اس اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو کم سنی میں فوت ہو جاتے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے انہوں نے جو عمل کرنے تھے۔

۱۱۴۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ اَبِي رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، احْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَلَا تَعْجِزْ فَاِنْ غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ، وَاِيَّاكَ وَاللَّوْ فَاِنَّهُ يَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطٰنِ ۔(اخرجه الطحاوى فى مشكل الآثار)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: طاقتور مومن کمزور مومن کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہوتا ہے ویسے دونوں میں بہتری موجود ہے۔

تم اس چیز کی خواہش کرو جو تمہیں نفع دے اور تم عاجز نہ ہو جانا اور اگر کوئی معاملہ تم پر غالب آ جائے، تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں یہی لکھا تھا جو اس نے چاہا ویسا ہو گیا اور ''اگر'' کہنے سے بچنا کیونکہ یہ شیطان کے کام کا دروازہ کھولتا ہے۔

۱۱۴۸ - حَدَّثَنَا اَبُو طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنُ الصَّوَّافِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ صَالِحٍ اَبُو عَلِيٍّ الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى، فَقَالَ مُوْسٰى لِاٰدَمَ: يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا

وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ . فَقَالَ لَهُ اٰدَمُ: اَنْتَ مُوْسٰى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ فِي الْاَلْوَاحِ بِيَدِهِ، اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قَضَاهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى .(متفق علیه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان بحث ہوئی' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا: اے حضرت آدم علیہ السلام آپ ہمارے جدامجد ہیں۔

آپ نے ہمیں رسوا کردیا اور ہمیں جنت سے نکلوادیا' تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے لیے منتخب کیا اور آپ کے لیے اپنے دست قدرت کے ذریعے لوح میں (تورات) تحریر کی۔

کیا آپ مجھے ایک ایسے معاملے کے بارے میں ملامت کررہے ہیں؟ جس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے چالیس سال پہلے کرلیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں' تو حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جیت گئے۔ حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جیت گئے۔

۱۱۴۹ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۵۰ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ، جَرِبَ بَعِيْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةً، وَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ .(ایضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عدویٰ، تیرہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے ایک اونٹ خارش کا شکار ہوتا ہے اور وہ ایک سو اونٹوں کو خارش کا شکار کردیتا ہے لیکن پہلے کو بیماری کا شکار کس نے کیا؟''

۱۱۵۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ اَوْلَى النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ مِنِّيْ؟ قَالَ: اُمُّكَ . مَرَّتَيْنِ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اَبُوكَ . قَالَ سُفْيَانُ: فَيَرَوْنَ اَنَّ لِلْاُمِّ الثُّلُثَيْنِ مِنَ الْبِرِّ وَلِلْاَبِ الثُّلُثَ .(متفق علیه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری

طرف سے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری والدہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دو مرتبہ ارشاد فرمائی: اس نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا والد۔

سفیان کہتے ہیں: علماء اس بات کے قائل ہیں کہ اچھے سلوک میں سے دو تہائی حصہ والدہ کے لیے ہوگا' اور ایک تہائی والد کے لیے ہوگا۔

۱۱۵۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لِلْاُمِّ الثُّلُثَانِ مِنَ الْبِرِّ وَلِلْاَبِ الثُّلُثُ ۔(اخرجه ابن ابی شیبه)

❁❁ حسن بصری فرماتے ہیں دو تہائی حصہ والدہ کا ہوگا' اور ایک تہائی حصہ والد کا ہوگا۔

۱۱۵۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ قَبَّحَ اللّٰهُ وَجْهَكَ وَوَجْهَ مَنْ اَشْبَهَ وَجْهَكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ۔(اخرجه ابن ابی شیبه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کوئی بھی شخص یہ نہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے کو قبیح کرے اور اس شخص کے چہرے کو قبیح کرے جو تمہارے چہرے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

۱۱۵۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ۔

(متفق علیه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی کو مارے' تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے''۔

۱۱۵۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَضْحَكُ اللّٰهُ مِنَ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيْعًا، يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا كَافِرًا فَيَقْتُلُ صَاحِبَهٗ، ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسْتَشْهَدُ ۔

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ دو ایسے افراد پر ہنس دیتا ہے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوتا ہے لیکن وہ ایک ساتھ جنت میں

داخل ہوں گے ان دونوں میں سے ایک کافر تھا' تو اس نے دوسرے کو قتل کر دیا' پھر وہ کافر مسلمان ہو کر وہ بھی شہید ہو جاتا ہے (تو وہ بھی جنت میں جائے گا)

۱۱۵۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَطَاعَنِىْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِىْ فَقَدْ اَطَاعَنِىْ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ اور جو شخص میرے امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے''۔

۱۱۵۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يُمْنَعُ فَضْلُ مَاءٍ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اضافی پانی سے کسی کو نہ روکا جائے ورنہ اس کے نتیجے میں قدرتی گھاس کی پیداوار کم ہو جائے گی''۔

۱۱۵۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ۔

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۱۵۹ - وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ذَرُوْنِىْ مَا تَرَكْتُكُمْ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةُ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ، مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا، وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهِ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ ۔ زَادَ ابْنُ عَجْلَانَ فَحَدَّثْتُ بِهِ اَبَانَ بْنَ صَالِحٍ فَكَانَ يُعْجَبُ بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ: فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں جن معاملات میں تمہیں چھوڑ دوں ان میں مجھے ویسے ہی رہنے دو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بکثرت سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے اور میں جس چیز سے منع کروں اس سے باز آ جاؤ جس چیز کا تمہیں حکم دوں اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو''۔

ابن عجلان نامی راوی نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں: میں نے یہ روایت ابان بن صالح کو سنائی' تو وہ ان الفاظ پر حیران ہوئے ''تم اپنی استطاعت کے مطابق ان پر عمل کرو''۔

۱۱۶۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰهُ: سَبَقَتْ رَحْمَتِىْ غَضَبِىْ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے''۔

۱۱۶۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْاَمْلَاكِ .قَالَ سُفْيَانُ بِشَاهَانْ شَاهْ .(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین شخص وہ ہے' جس کا نام ''بادشاہوں کا بادشاہ'' ہو۔

سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد ''شہنشاہ'' ہے۔

۱۱۶۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَزْنِي الْمُؤْمِنُ حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ .(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا۔ وہ چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا۔ شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا اور ڈاکہ ڈالتے وقت یا (کوئی چیز اچک کرلے جاتے وقت) مومن نہیں رہتا''۔

۱۱۶۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هٰذِهِ النَّارُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ، فَضُرِبَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا كَانَ فِيْهَا مَنْفَعَةٌ لِّاَحَدٍ .(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

یہ آگ جہنم کی آگ کا سترھواں حصہ ہے۔ اسے دو مرتبہ پانی کے ذریعے ٹھنڈا کیا گیا ہے اگر ایسا نہ ہوتا' تو اس میں کسی کے لیے کوئی فائدہ نہ ہوتا۔

۱۱۶۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اسْمًا، مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ، مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ .(اخرجه مسلم فی الذکر والدعاء)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جو انہیں یاد کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے''۔

۱۱۶۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ فِى الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِىْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا، فَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ (وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ) -(اخرجه البخارى فى بدء الخلق)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار ایک سو سال تک بھی چلتا رہے گا' تو بھی اسے پار نہیں کر سکے گا' اگر تم چاہو' تو یہ آیت تلاوت کرلو۔

''اور پھیلے ہوئے سائے۔''

۱۱۶۶- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ -(اخرجه البخارى فى المناقب)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''تم لوگوں میں سب سے زیادہ برا دوغلے شخص کو پاؤ گے۔''

۱۱۶۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِى الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِىَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ) -(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے' جسے کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہے، کسی کان نے (اس کے بارے میں) سنا نہیں ہے اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں آیا (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا) اگر تم لوگ چاہو' تو یہ آیت تلاوت کرلو۔

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز تیار کی گئی ہے؟ یہ اس چیز کی جزا ہے' جو وہ لوگ عمل کیا کرتے تھے۔''

۱۱۶۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِىْ دِيْنَارًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ اَهْلِىْ وَمَءُوْنَةِ عَامِلِىْ فَهُوَ صَدَقَةٌ، وَلَا يَقْسِمُ وَرَثَتِىْ دِيْنَارًا -(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''میرے ورثاء دینار تقسیم نہیں کریں گے میں اپنی بیویوں کے خرچ اور اپنے اہل کاروں کی تنخواہوں کے بعد جو چھوڑ کر جاؤں گا وہ صدقہ ہوگا، میرے ورثاء دینار تقسیم نہیں کریں گے''۔

۱۱۶۹ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، وَلَا خُفٍّ وَاحِدٍ، حَتّٰى يُصْلِحَ الْاُخْرٰى، وَاِذَا انْتَعَلَ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى، وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُسْرٰى، وَلْتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُحْفٰى .(اخرجه البخاری فی اللباس)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کا تسمہ ٹوٹ جائے' تو وہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے جب تک وہ دوسرے کو ٹھیک نہیں کروالیتا جب کوئی شخص جوتا پہننے لگے' تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارنے لگے' تو پہلے بائیں سے اتارے' دایاں پاؤں پہنتے ہوئے پہلے ہونا چاہئے اور اتارتے ہوئے بعد میں ہونا چاہئے''۔

۱۱۷۰ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلَا تَعْجَبُوْا كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ ؟ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا، وَاَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .(اخرجه البخاری فی المناقب)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم لوگ اس بات پر حیران نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قریش کے برا کہنے اور ان کے برا کرنے کو کیسے پھیر دیا ہے؟ وہ لوگ برا کہتے ہوئے مذمت کرتے ہیں، لعنت کرتے ہوئے مذمت کرتے ہیں جبکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں (یعنی جس کی تعریف کی گئی ہے)''

۱۱۷۱ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتْ هٰذِهِ: يَدْخُلُنِی الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ . وَقَالَتْ هٰذِهِ: يَدْخُلُنِی الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ . فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ: اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ .وَقَالَ لِهٰذِهِ: اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ . قَالَ سُفْيَانُ: وَاُرٰى فِيْهِ: وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا .

(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہوگئی' تو اس نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ داخل ہوں گے' تو دوسری نے (یعنی جنت نے) کہا مجھ میں کمزور اور غریب لوگ داخل ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم میرا عذاب ہو تمہارے ذریعے میں جسے چاہوں گا عذاب دوں گا' اور اس سے فرمایا: تم میری رحمت ہو تمہارے ذریعے میں جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا۔

سفیان کہتے ہیں: میرے خیال میں روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ''تم میں سے ہر ایک بھر جائے گی۔''

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى يَدَيَّ فِي الطَّوَافِ قَالَ اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ فَقَلَصَ عَنْهُ حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْهُ ۔(اخرجه ابوداؤد فی الادب)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص سائے میں ہو اور وہ سایہ اس سے کچھ کھسک جائے یہاں تک کہ اس شخص کا کچھ حصہ دھوپ میں آ جائے اور کچھ سائے میں ہو تو اسے وہاں سے ہٹ جانا چاہئے (یعنی مکمل دھوپ یا پھر مکمل سائے میں آنا چاہئے۔'')

۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا تَثَائَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ اَوْ لِيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ ۔(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو جمائی آئے، تو وہ اسے روکنے کی کوشش کرے ورنہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے''۔

۱۱۷۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِغُصْنِ شَوْكٍ، فَرَفَعَهُ عَنِ الطَّرِيقِ فَغُفِرَ لَهُ ۔ رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ۔(ايضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص کانٹوں کی شاخ کے پاس سے گزرا اس نے اسے راستے سے ہٹا دیا، تو اس شخص کی مغفرت ہوگئی۔

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کردی۔''

۱۱۷۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشْيَاءَ قِصَارٍ سَمِعْنَاهَا مِنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ ۔(اخرجه البخاری فی الاشربه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مشکیزہ کے منہ سے (منہ لگا کے) پانی پیا جائے۔

۱۱۷۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: يَزْعُمُونَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ، اِنِّي كُنْتُ امْرَاً مِسْكِينًا اَصْحَبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى اَمْوَالِهِمْ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ، وَاِنِّي شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجلِسًا وَهُوَ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ: مَنْ يَبْسُطْ رِدَاءَ هُ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ، ثُمَّ يَقْبِضَهُ اِلَيْهِ، فَلَا يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّيْ ـ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ الْقَبَضْتُهَا اِلَيَّ، فَوَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ الْمَسْعُوْدِيُّ: وَقَامَ اٰخَرُ فَبَسَطَ رِدَاءَ هُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكَ بِهَا الْغُلَامُ الدَّوْسِيُّ ـ (متفق عليه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگ یہ کہتے ہیں: کہ ابو ہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بکثرت احادیث نقل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے' میں ایک غریب شخص تھا میں اپنے پیٹ میں (ضروری) خوراک ڈال کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتا تھا جبکہ انصار اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے مہاجرین بازار میں سودے اور لین دین کیا کرتے تھے ایک مرتبہ میں ایک محفل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص میری گفتگو ختم کرنے تک اپنی چادر کو بچھائے گا اور پھر اسے سمیٹ لے گا' تو وہ میری زبانی جو بھی بات سنے گا اسے کبھی نہیں بھولے گا' تو میں نے اپنے جسم پر موجود چادر کو بچھا دیا یہاں تک کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات مکمل کی' تو میں نے اسے سمیٹ لیا اس ذات کی قسم! جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس کے بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی کوئی بات کبھی نہیں بھولا۔

سفیان کہتے ہیں: مسعودی نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے پھر ایک اور صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے بھی اپنی چادر کو بچھایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''دوس کا رہنے والا جوان تم پر سبقت لے گیا ہے۔''

۱۱۷۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اخْتَلَفَ الرِّجَالُ فِي الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ، فَاَتَوْا اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ زُمْرَةٍ مِنْ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَضْوَاِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ ـ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: دُرِّيءٍ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ، يُرٰى مُخُّ سُوْقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، وَمَا فِي الْجَنَّةِ عَزَبٌ ـ (ايضا)

❁❁ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں کے درمیان اس بارے میں بحث ہوگئی کہ جنت میں مرد زیادہ ہوں گے یا خواتین۔ وہ لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری امت کا جو پہلا گروہ جنت میں داخل ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے پھر اس کے بعد والے لوگ اس طرح ہوں گے جیسے آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارہ ہوتا ہے۔

یہاں سفیان نامی راوی نے ایک روایت کے ایک لفظ کو نقل کرنے میں شک کا اظہار کیا ہے۔

ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی' جن کی پنڈلیوں کے گوشت کے اندر سے ہڈی کا مغز بھی نظر آئے گا' اور جنت میں مجرد زندگی نہیں ہوگی۔

۱۱۷۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي -(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے نام کے مطابق نام رکھ لولیکن میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو''۔

۱۱۷۹- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَلَا يُخْبِرْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ -(ايضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا نہ لگے' تو وہ دو رکعت ادا کرلے اور اس خواب کے بارے میں کسی کو نہ بتائے' تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

۱۱۸۰- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُرَاسَانِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ -(ايضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حبشہ سے تعلق رکھنے والا ''ذوسویقتین'' خانۂ کعبہ کو ڈھادے گا''۔

۱۱۸۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ اَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ اٰبَاطَ الْمَطِيِّ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ، فَلَا يَجِدُوْنَ عَالِمًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ -(اخرجه ابن حبان في صحيحه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب وہ وقت آئے گا جب لوگ علم کے حصول کے لیے اونٹوں کے جگر پگھلا دیں گے لیکن انہیں کوئی ایسا عالم نہیں ملے گا جو مدینہ کے عالم سے زیادہ علم رکھتا ہو''۔

۱۱۸۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ: عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ السَّهْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُجْزَ بِهٖ) شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا، وَاَبْشِرُوْا، فَاِنَّ كُلَّ مَا اَصَابَ الْمُسْلِمَ كَفَّارَةٌ لَهٗ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا وَالنَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا -(اخرجه مسلم في البر والصلة)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

''جو شخص برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ مل جائے گا''

تو یہ بات مسلمانوں کے لیے بڑی پریشانی کا باعث بنی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
”تم لوگ تفریق سے بچو اور ٹھیک رہو اور یہ خوشخبری حاصل کرو کہ بندہ مؤمن کو جو بھی پریشانی لاحق ہوتی ہے وہ اس کے لیے کفارہ بن جاتی ہے یہاں تک کہ اسے جو کانٹا چبھتا ہے یا جو مشکل درپیش ہوتی ہے‘ تو (یہ بھی اس کے لیے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے)“

١١٨٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِىْ، وَالْعِزَّةُ اِزَارِىْ، فَمَنْ نَازَعَنِىْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَلْقَيْتُهُ فِى النَّارِ -(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: کبریائی میری چادر ہے، عزت میرا ”ازار“ ہے‘ جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے بارے میں میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا“۔

١١٨٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ الطَّائِىُّ اَبُوْ مُجَاهِدٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَاَنَا غُلَامٌ عَنْ اَبِىْ مُدِلَّةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ كَانَتْ قُلُوْبُنَا عَلٰى حَالٍ، فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ كَانَتْ عَلٰى غَيْرِ تِلْكَ الْحَالِ ۔قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُمْ اِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِى مِثْلَكُمْ اِذَا كُنْتُمْ عِنْدِى لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ .قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِنَاءُ الْجَنَّةِ لَبِنَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، وَلَبِنَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ، وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ، وَالزَّبَرْجَدُ وَالْيَاقُوْتُ ۔ وَذَكَرَ حَدِيْثًا فِيْهِ طُوْلٌ -(ایضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ جب ہم آپ ﷺ کے پاس موجود ہوتے ہیں‘ تو ہمارے دلوں کی کیفیت مختلف ہوتی ہے لیکن جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں‘ تو ہماری حالت تبدیل ہو جاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہو اس وقت بھی اگر تمہاری حالت اسی کی مانند ہو جس طرح اس وقت ہوتی ہے جب تم میرے پاس موجود ہوتے ہو‘ تو فرشتے تمہارے ساتھ مصافحہ کرنا شروع کر دیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنت کی تعمیر یوں کی گئی ہے کہ ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اور اس کا گارا مشک ازفر کا ہے اور اس کی کنکریاں لؤلؤ، زبرجد اور یاقوت کی ہیں۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

١١٨٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِى السَّمَاءِ ضَرَبَتِ

الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهٖ كَاَنَّهٗ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ، فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: الَّذِى قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ . فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ . وَوَصَفَ سُفْيَانُ بَعْضَهَا فَوْقَ بَعْضٍ قَالَ: فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ، ثُمَّ يُلْقِيهَا الْاٰخَرُ اِلٰى مَنْ تَحْتَهٗ الْحَتّٰى يُلْقِيهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ وَالْكَاهِنِ، فَرُبَّمَا اَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ اَنْ يُلْقِيَهَا، وَرُبَّمَا اَلْقَاهَا قَبْلَ اَنْ يُدْرِكَهٗ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ، فَيُقَالُ: اَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا لِلْكَلِمَةِ الَّتِىْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ، فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِىْ سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ .(اخرجه البخاری فی التفسیر)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ سناتا ہے تو فرشتے اس کے حکم کے سامنے سر کو جھکاتے ہوئے اپنے پر مارتے ہیں یوں جیسے زنجیر پتھر پر ماری جاتی ہے جب ان کے دلوں سے خوف کم ہوتا ہے تو وہ دریافت کرتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے تو دوسرے جواب دیتے ہیں: جو اس نے فرمایا ہے وہ حق ہے، بلند و برتر ہے، پھر چوری چھپے سننے والے اس میں سے کوئی بات سن لیتے ہیں اور چوری چھپے سننے والے اس طرح ہوتے ہیں جس طرح وہ ایک دوسرے کے اوپر نیچے۔ سفیان نے کر کے دکھایا کہ وہ ایسے ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ شخص ان میں سے کوئی بات سن لیتا ہے جسے وہ اپنے سے نیچے والے تک پہنچا دیتا ہے پھر وہ اپنے سے نیچے والے تک پہنچا دیتا ہے پھر وہ کسی جادوگر یا کاہن کی زبانی بات بیان کرتا ہے بعض اوقات شہاب ثاقب اس تک پہنچ جاتا ہے اس سے پہلے کہ وہ بات اپنے سے نیچے والے تک منتقل کرے اور بعض اوقات شہاب ثاقب کے اس تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ بات اگلے شخص تک منتقل کر دیتا ہے وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ بھی ملا دیتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے اس شخص نے فلاں دن جو ہم سے کہا تھا: کیا ایسا نہیں ہوا؟ اس نے فلاں فلاں بات کہی تھی یہ وہی بات ہوتی ہے جو اس نے آسمان سے سنی ہوتی ہے تو تصدیق اس بات کی کی جاتی ہے جو آسمان سے کی گئی تھی۔

۱۱۸۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الْحُبَابِ: سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى، يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِىَ الْمَدِيْنَةُ، تَنْفِى النَّاسَ كَمَا يَنْفِى الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ .(متفق علیہ)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

مجھے ایک بستی کے بارے میں حکم دیا گیا کہ وہ باقی بستیوں کو کھا جائے گی لوگ یہ کہتے ہیں: یہ "یثرب" ہے حالانکہ یہ "مدینہ" ہے جو لوگوں کو یوں باہر نکال دے گا جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔

۱۱۸۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَائَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ قَالَ: فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ .(ایضاً)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگ ایک دوسرے سے مسلسل سوالات کرتے رہیں گے' یہاں تک کہ وہ یہ کہیں گے اللہ تعالیٰ نے' تو ہر چیز کو پیدا کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب یہ صورتحال درپیش ہو' تو آدمی یہ کہے: میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں۔

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ: سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا طَيِّبًا، وَلَا يَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ اِلَّا طَيِّبٌ، فَيَضَعُهَا فِىْ حَقٍّ اِلَّا كَانَ كَاَنَّمَا يَضَعُهَا فِىْ يَدِ الرَّحْمٰنِ، فَيُرَبِّيهَا لَهٗ كَمَا يُرَبِّى اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ اَوْ فَصِيلَهٗ، حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ اَوِ التَّمْرَةَ لَتَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ الْجَبَلِ الْعَظِيمِ ۔ وَقَرَاَ (وَهُوَ الَّذِى يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ) (وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ) (ايضًا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جو بھی شخص پاکیزہ کمائی میں سے صدقہ کرتا ہے ویسے اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے' تو وہ چیز پاکیزہ ہونے کی حالت میں ہی آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے اور وہ حق کی جگہ پر رکھی جاتی ہے اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ پروردگار اسے اپنے دائیں ہاتھ میں رکھ لیتا ہے پھر وہ اسے بڑھانا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے یہاں تک کہ ایک لقمہ یا ایک کھجور جب قیامت کے دن آئیں گے' تو وہ بڑے پہاڑ کی مانند ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی)

''وہی وہ ذات ہے' جو اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات وصول (یعنی قبول) کرتا ہے۔''

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَجْلَانَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِلْمَمْلُوكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيقُ ۔(اخرجه مسلم فى الايمان)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غلام کو خوراک اور لباس فراہم کیا جائے گا' اور اسے ایسے کام کا پابند نہیں کیا جائے گا' جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو''۔

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عَجْلَانَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ، وَمَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ شَيْئًا خِيفَةً فَلَيْسَ مِنِّى ۔ يَعْنِى الْحَيَّاتِ ۔(اخرجه ابن حبان فى صحيحه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہم نے ان سے لڑائی شروع کی ہے ہم نے ان کے ساتھ صلح نہیں کی ہے اور جو شخص ان سے ڈرتے ہوئے ان میں سے کسی ایک شخص کو چھوڑ دے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں''۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد سانپ تھے۔

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ خَمَّرَ وَجْهَهُ وَاَخْفٰى عَطْسَتَهُ .

(خرجه البيهقي في المعرفة)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب چھینکتے تھے تو اپنے چہرے کو ڈھانپ لیتے تھے اور چھینکنے کی آواز کو پست کرتے تھے۔

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَجْلِسُوْنَ مَجْلِسًا لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً

(اخرجه ابن حبان في صحيحه)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کچھ لوگ کسی محفل میں بیٹھے ہوئے ہوں اور وہاں اللہ کا ذکر نہ کریں' تو یہ چیز ان کے لیے (قیامت کے دن) حسرت کا باعث ہوگی''۔

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَاِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَاِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ هُوَ الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَاِنَّهُ دَعَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَائَهُمْ وَقَطَعُوْا اَرْحَامَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ .(ایضا)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''فحش باتیں کرنے سے بچو! کیونکہ اللہ تعالیٰ فحاشی کرنے والے اور فحش گفتگو کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے اور ظلم کرنے سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا' اور بخل سے بچو! کیونکہ اسی بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو خون بہانے' قطع رحمی کرنے اور حرام چیزوں کو حلال کرنے کی ترغیب دی تھی''۔

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الْعَزِيْزِ: مُوْسٰى بْنَ عُبَيْدَةَ الرَّبَذِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِاَخِيْهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ .(اخرجه الترمذي في البر والصلة)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی سے یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے' تو اس نے تعریف میں مبالغہ کر دیا''۔

۱۱۹۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ، وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ، فَاِذَا تَثَائَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى فِيْهِ، وَاِذَا قَالَ: هَاهْ هَاهْ، فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطٰنِ يَضْحَكُ فِىْ جَوْفِهٖ -(متفق عليه)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جب کسی شخص کو جمائی آئے' تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے جب وہ ہا، ہا کہتا ہے' تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' جو اس کے پیٹ میں ہنس رہا ہوتا ہے۔

۱۱۹۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا انْتَهَيْتَ اِلٰى قَوْمٍ جُلُوسٍ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، وَاِذَا قُمْتَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ، فَاِنَّ الْاُوْلٰى لَيْسَتْ بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ -(اخرجه ابن حبان فى صحيحه)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے: جب تم کچھ بیٹھے ہوئے افراد کے پاس جاؤ' تو انہیں سلام کرو جب تم اٹھو' تو پھر انہیں سلام کرو کیونکہ پہلے والا دوسرے والے کے مقابلے میں زیادہ حق نہیں رکھتا۔

۱۱۹۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ مِّنَ الْجَنَّةِ: الْفُرَاتُ، وَسَيْحَانُ، وَجَيْحَانُ، وَالنِّيلُ -(اخرجه مسلم فى الجنه)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار نہروں کا تعلق جنت سے ہے فرات، سیحان، جیحان، نیل''۔

۱۱۹۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ صَلّٰى بِالْمَدِيْنَةِ بِالنَّاسِ مَسَاءَ يَوْمِ النَّفْرِ الْاٰخِرِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ بِالْخَيْرَاتِ، وَاِنَّ ذَكْوَانَ مَوْلٰى مَرْوَانَ قَدْ سَبَقَ الْحَاجَّ، وَاِنَّهٗ قَدْ اَخْبَرَ عَنِ النَّاسِ بِسَلَامَةٍ . قَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ ذَكْوَانُ: اَنَا الَّذِى كَلَّفْتُهَا سَيْرَ لَيْلَةٍ مِنْ اَهْلِ مِنًى نَصًّا اِلٰى اَهْلِ يَثْرِبِ .

❀❀ وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اس شام کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جب پہلے دن لوگ روانہ ہوتے ہیں پھر انہوں نے بتایا: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے معاملے میں سبقت لے جاتے تھے لیکن مروان کا غلام ذکوان حاجیوں سے آگے نکل گیا اس نے لوگوں کے بارے میں سلامتی کی اطلاع دی۔

سفیان کہتے ہیں: ذکوان نے یہ شعر کہا تھا:

''میں وہ شخص ہوں جس نے اس (سواری کو) اہلِ منیٰ کی طرف سے اہلِ یثرب کی طرف تیزی سے جانے کا پابند کیا''۔

۱۱۹۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَدِّثُوا عَنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، حَدِّثُوا عَنِّي وَلَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ .(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ بنی اسرائیل کے حوالے سے روایات نقل کردو! اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور تم لوگ میرے حوالے سے بھی باتیں بیان کرو' تاہم میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرنا''۔

۱۲۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِي مَنْ لَّا اُحْصِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .(اخرجه البخاری فی العلم)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لیے تیار ہو جائے''۔

۱۲۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَارُوْنَ: مُوْسَى بْنُ اَبِي عِيسَى الْمَدِيْنِيُّ الْخَيَّاطُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيُّمَا جَبَّارٍ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَلَا يَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا اَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .(اخرجه مسلم فی الحج)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی ظالم شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں یوں گھول دے گا' جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو شخص یہاں کی سختی اور شدت پر صبر سے کام لے گا' میں قیامت کے دن اس کے لیے گواہ ہوں گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی شفاعت کروں گا''۔

۱۲۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ، فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ، وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا .(متفق علیه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے وہ کسی بھی صورت میں تمہارے لیے سیدھی نہیں ہو سکتی' اگر تم اس سے نفع حاصل کرنا

چاہتے ہو‘ تو اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس سے نفع حاصل کرو‘ اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے‘ تو اسے توڑ دو گے اور اسے توڑنے سے مراد اسے طلاق دینا ہے“۔

١٢٠٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ الْحَنَفِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ حَنِيفَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: ذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَهُوْدِ بَنِيْ قَيْنُقَاعٍ يُدَارِسُهُمْ فَاَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَعَلَّهٗ عَرُوسٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَاِنْ، اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ، ثُمَّ انْهَكْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ انْهَكْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ، ثُمَّ انْهَكْهُ .(اخرجه النسائى فى الزينه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں‘ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنو قینقاع کے یہودیوں کی طرف گیا جو انہیں درس دیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اچھی طرح خوشبو لگائی ہوئی تھی میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! شاید اس کی نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے دھولو اور اچھی طرح دھولو پھر اسے دھوؤ اور اچھی طرح دھولو پھر اسے دھولو اور اچھی طرح دھوؤ۔

١٢٠٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْاَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَّاْتِيهَا، وَيُدْعٰى لَهَا مَنْ يَّاْبَاهَا، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ .(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”سب سے برا کھانا ولیمے کا وہ کھانا ہے‘ جس میں شریک ہونے والے کو روک دیا جائے اور اس کی دعوت اسے دی جائے‘ جو اس کا انکار کرے‘ جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے“۔

١٢٠٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاءُ، وَيُمْنَعُهَا الْمَسَاكِيْنُ، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ .(ايضًا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے برا کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے‘ جس میں امیروں کو بلایا جاتا ہے اور غریبوں کو روک دیا جاتا ہے‘ جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے۔

١٢٠٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَجُلًا اَرَادَ اَنْ يَّتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِيْ اَعْيُنِ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ: يَعْنِي الصِّغَرَ .(اخرجه مسلم فى النكاح)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کسی انصاری خاتون کے ساتھ شادی کرنے کا ارادہ کیا‘ تو نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی خواتین کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یعنی وہ کچھ چھوٹی ہوتی ہیں۔

١٢٠٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِى عَنْ اُمَّتِى مَا وَسْوَسَتْ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ اَوْ تَكَلَّمْ .(متفق عليه)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے ان وسوسوں سے درگزر کیا ہے' جو ان کے ذہن میں پیدا ہوتے ہیں' جب تک وہ اس پر عمل نہیں کرتے یا اس کے بارے میں بات چیت نہیں کرتے''۔

١٢٠٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَلَفَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ فَقَالَ: لَاُطِيفَنَّ اللَّيْلَةَ بِسَبْعِيْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَجِىءُ بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اَوْ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ . فَنَسِىَ، فَاَطَافَ بِسَبْعِيْنَ امْرَاَةً فَلَمْ تَجِءْ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ بِشَىْءٍ اِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَمَا حَنَثَ وَلَكَانَ دَرَكًا فِى حَاجَتِهِ .(ايضا)

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت سلیمان علیہ السلام نے قسم اٹھاتے ہوئے یہ کہا: آج رات میں اپنی **70** بیویوں کے ساتھ صحبت کروں گا اور وہ سب لڑکوں کو جنم دیں گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے ان کے ساتھی نے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) فرشتے نے ان سے کہا: آپ انشاء اللہ کہہ دیجئے! لیکن انہیں خیال نہیں رہا اور انہوں نے اپنی **70** بیویوں کے ساتھ صحبت کی' تو ان میں سے صرف ایک کے ہاں بچہ پیدا ہوا' جو نامکمل تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو ان کی قسم نہ ٹوٹتی اور وہ اپنا مقصد بھی حاصل کر لیتے۔

١٢٠٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حُجَيْرٍ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .(ايضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

١٢١٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِى دِيْنَارٌ فَقَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى نَفْسِكَ .قَالَ: عِنْدِى اٰخَرُ . قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى وَلَدِكَ . قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِى اٰخَرُ . قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى اَهْلِكَ . قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِى اٰخَرُ . قَالَ: اَنْفِقْهُ عَلٰى خَادِمِكَ . قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِى اٰخَرُ . قَالَ: اَنْتَ اَعْلَمُ . قَالَ سَعِيْدٌ: ثُمَّ

يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ: يَقُوْلُ وَلَدُكَ اَنْفِقْ عَلَيَّ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِي؟ تَقُوْلُ زَوْجَتُكَ: اَنْفِقْ عَلَيَّ اَوْ طَلِّقْنِيْ، يَقُوْلُ خَادِمُكَ: اَنْفِقْ عَلَيَّ اَوْ بِعْنِي ـ (اخرجه البخاری فی النفقات)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس ایک دینار موجود ہے (میں اس کا کیا کروں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اپنے اوپر خرچ کرو' اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنی اولاد پر خرچ کرو! اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس ایک اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے بیوی پر خرچ کرو' اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس ایک اور بھی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے خادم پر خرچ کرو! اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس اور بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زیادہ بہتر جانتے ہوگے (کہ اسے کس پر خرچ کیا جائے؟)۔

سعید نامی راوی کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کر لیتے تھے' تو یہ فرمایا کرتے تھے: تمہارا بچہ کہے گا: مجھ پر خرچ کرو مجھے کس کے سپرد کر رہے ہو' تمہاری بیوی کہے گی: مجھ پر خرچ کرو' ورنہ مجھے طلاق دے دو' تمہارا خادم کہے گا: مجھ پر خرچ کرو' یا پھر مجھے فروخت کردو۔

۱۲۱۱ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ ظَبْيَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَتَعْرِفُ رَجَّالًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ ـ قَالَ: فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ضِرْسُهٗ فِي النَّارِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ ـ فَكَانَ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِمُسَيْلِمَةَ ـ وَقَالَ: كَبْشَانِ انْتَطَحَا فَاَحَبُّهُمَا اِلَيَّ اَنْ يَّغْلِبَ كَبْشِي ـ (اخرجه مسلم فی الجنة)

❁❁ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم رجال (بن عنفوة) کو جانتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں' تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جہنم میں اس کی داڑھ احد پہاڑ سے بڑی ہوگی۔

(راوی کہتے ہیں:) یہ شخص پہلے مسلمان ہوا تھا پھر مرتد ہوگیا اور مسیلمہ سے جا کر مل گیا اس نے یہ کہا تھا: دو مینڈھے سینگ لڑا رہے ہیں اور ان میں سے میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے' میرے والا مینڈھا غالب آجائے۔

۱۲۱۲ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؟ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ؟ قَالُوْا: لَا ـ قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ ؟ قَالُوْا: لَا ـ قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا، فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ: اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ، وَاُسَوِّدْكَ، وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ، وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ: بَلٰى اَيْ رَبِّ ـ قَالَ: فَيَقُوْلُ: اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا ـ فَيَقُوْلُ: فَاِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِيْ، ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيْ فَيَقُوْلُ: اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ، وَاُسَوِّدْكَ، وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ، وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ قَالَ

فَيَقُوْلُ: بَلٰى اَىْ رَبِّ ۔ قَالَ فَيَقُوْلُ: اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ ؟ فَيَقُوْلُ: لَا ۔ فَيَقُوْلُ: فَاِنِّىْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِىْ، ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ: اٰمَنْتُ بِكَ، وَبِكِتَابِكَ وَبِرَسُوْلِكَ، وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ، وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِىْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ ۔ قَالَ فَيَقُوْلُ: فَهَا هُنَا اِذًا ۔ قَالَ ثُمَّ قَالَ: اَلَا نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ فَيُفَكِّرُ فِىْ نَفْسِهٖ مَنِ الَّذِىْ يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ: انْطِقِىْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ مَا كَانَ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ، وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذٰلِكَ الَّذِىْ يَسْخَطُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ يُنَادِىْ مُنَادٍ اَلَا اتَّبَعَتْ كُلُّ اُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتَتْبَعُ الشَّيَاطِيْنَ وَالصُّلُبَ اَوْلِيَاؤُهُمْ اِلٰى جَهَنَّمَ قَالَ: وَبَقِيْنَا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ فَيَاْتِيْنَا رَبُّنَا، وَهُوَ رَبُّنَا وَهُوَ يُثِيْبُنَا فَيَقُوْلُ: عَلَامَ هٰؤُلَاءِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ الْمُؤْمِنُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ لَا نُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَهٰذَا مَقَامُنَا حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا وَهُوَ رَبُّنَا وَهُوَ يُثِيْبُنَا ۔قَالَ: ثُمَّ يَنْطَلِقُ حَتّٰى يَاْتِىَ الْجِسْرَ وَعَلَيْهِ كَلَالِيْبُ مِّنْ نَارٍ تَخْطَفُ النَّاسَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَلَّتِ الشَّفَاعَةُ اَىِ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ اَىِ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ، فَاِذَا جَاوَزُوا الْجِسْرَ فَكُلُّ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجًا مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهٗ مِنَ الْمَالِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكُلُّ خَزَنَةِ الْجَنَّةِ تَدْعُوْهُ يَاعَبْدَ اللّٰهِ يَامُسْلِمُ هٰذَا خَيْرٌ، فَتَعَالَ ۔ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْعَبْدَ لَا تَوٰى عَلَيْهِ يَدَعُ بَابًا وَيَلِجُ مِنْ اٰخَرَ ۔ قَالَ: فَضَرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ ۔(متفق علیه)

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوپہر کے وقت جب بادل موجود نہ ہوں تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کچھ مشکل محسوس ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چودھویں رات میں جب بادل موجود نہ ہوں تو کیا تمہیں چاند کو دیکھنے میں مشکل ہوتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تمہیں اپنے پروردگار کا دیدار کرنے میں کوئی رکاوٹ اسی طرح نہیں ہوگی جس طرح تمہیں ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے ملاقات کرے گا اور ارشاد فرمائے گا:

"اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی؟ تمہاری شادی نہیں کی؟ تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا اور تمہیں ہر طرح کا موقع فراہم نہیں کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہیں یہ گمان تھا کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے؟ تو بندہ عرض کرے گا: جی نہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا پھر میں بھی تمہیں اسی طرح بھول جاتا ہوں جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے"

پھر اللہ تعالیٰ دوسرے بندے سے ملاقات کرے گا اور فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی میں نے تمہیں سیادت عطا نہیں کی میں نے تمہاری شادی نہیں کی میں نے تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا اور میں نے تمہیں ہر

طرح کا موقع فراہم نہیں کیا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار!

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں یہ گمان تھا کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہو گے؟ تو وہ بندہ عرض کرے گا: جی نہیں' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہیں اسی طرح بھول رہا ہوں' جس طرح تم مجھے بھول گئے تھے'

پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندے سے ملاقات کرے گا' تو وہ عرض کرے گا: میں تجھ پر' تیری کتابوں پر تیرے رسول ﷺ پر ایمان لایا، میں نے نماز ادا کی، میں نے روزہ رکھا، میں نے صدقہ کیا اور جہاں تک میری استطاعت تھی میں نے نیکی کی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ تو ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا ہم تمہارے خلاف گواہ کو نہ لے کر آئیں' تو وہ بندہ اپنے ذہن میں سوچے گا' میرے خلاف کون گواہی دے سکتا ہے؟ تو اس شخص کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے زانوں سے کہا جائے گا: تم بولو! تو اس کا زانو بولے گا: اس کا گوشت اس کی ہڈیاں بولیں گے اس کے ان اعمال کے بارے میں' جو وہ کرتا رہا تھا ایسا اس وجہ سے ہو گا تا کہ وہ اپنی طرف سے کوئی عذر پیش نہ کر سکے اور یہ منافق شخص ہو گا اور یہ وہ شخص ہو گا' جس پر اللہ تعالیٰ ناراضگی ظاہر کرے گا۔

پھر ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا: خبردار! ہر گروہ اس کے پیچھے چلا جائے' جس کی وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کیا کرتے تھے' تو شیاطین اور صلیب کی پیروی کرنے والے ان کے پیچھے جہنم کی طرف جائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اے اہل ایمان! پھر ہم لوگ باقی رہ جائیں گے ہمارا پروردگار ہمارے پاس تشریف لائے گا وہ ہمارا پروردگار ہو گا وہ ہمیں ثواب عطا کرے گا وہ فرمائے گا: یہ لوگ کون سے مذہب پر ہیں' تو وہ کہیں گے' ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں' ہم مؤمن ہیں' ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں' ہم کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتے' ہم یہیں ٹھہرے رہیں گے' جب تک ہمارا پروردگار نہیں آ جاتا' جو ہمارا پروردگار ہے اور وہ ہمیں ثواب عطا کرے گا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر بندہ چلتا ہوا پل صراط تک آئے گا' جس پر آگ سے بنے ہوئے آنکڑے لگے ہوئے ہوں گے جو لوگوں کو اچک رہے ہوں گے اس وقت شفاعت حلال ہو گی (اور بندہ دعا کرے گا) اے اللہ تو سلامتی عطا کر۔ اے اللہ تو سلامتی عطا کر۔ جب لوگ پل صراط سے گزر جائیں گے' تو ہر وہ شخص جس نے اپنے مال میں سے اللہ کی راہ میں کسی بھی چیز کا جوڑا دیا ہو گا' تو جنت کا ہر دربان اسے بلائے گا: اے اللہ کے بندے! اے مسلمان یہ زیادہ بہتر ہے تم ادھر آؤ۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ایسے بندے کو تو کوئی خسارہ نہیں ہو گا کہ وہ ایک دروازے کو چھوڑ کر دوسرے سے اندر چلا جائے؟ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ ان پر مارا اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' مجھے یہ امید ہے' تم ان افراد میں سے ایک ہو گے (جسے جنت کے تمام دروازوں کے دربان بلائیں گے)

۱۲۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ لَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ .

❁ ❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب قیامت قائم ہوگی اس وقت دو افراد کسی کپڑے کا سودا کر رہے ہوں گے' نہ تو وہ سودا مکمل کر سکیں گے اور نہ ہی اسے لپیٹ سکیں گے''۔

۱۲۱۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا، وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ (وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ) وَصَلَاةُ الْفَجْرِ يَحْضُرُهَا مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ، وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ (وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) .(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁ ❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایک درخت ہے' جس کے سائے میں کوئی سوار ایک سو سال تک چلتا رہے' تو پھر بھی وہ اسے پار نہیں کر سکتا اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو''۔

''اور پھیلے ہوئے سائے''۔

اور فجر کی نماز میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے شریک ہوتے ہیں' اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو۔

''اور فجر کی تلاوت' بے شک فجر کی تلاوت میں حاضری ہوتی ہے''۔

١٨٠ - مسند أنس بن مالك

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول روایات

١٢١٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُ وْا بِالْعَشَاءِ ـ قَالَ سُفْيَانُ : وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ اِلَّا الزُّهْرِيَّ ۔(متفق علیه)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کھانا آجائے اور نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی ہو' تو تم پہلے کھانا کھالو''۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے کسی بھی راوی کو یہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے نہیں سنا۔

''جب کھانا آجائے'' یہ الفاظ صرف زہری نے نقل کیے ہیں۔

١٢١٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَاَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ سَنَةً، وَكُنَّ اُمَّهَاتِى يُحَثِّثْنَنِى عَلٰى خِدْمَتِهٖ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهٗ مِنْ شَاةٍ لَنَا دَاجِنٍ وَشِيبَ لَهٗ بِمَاءِ بِئْرٍ فِى الدَّارِ، فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهٖ وَاَعْرَابِىٌّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَعُمَرُ نَاحِيَةً فَقَالَ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَاوِلْ اَبَا بَكْرٍ ـ فَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابِىَّ وَقَالَ: الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ ۔(متفق علیه)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے میں اس وقت دس سال کا لڑکا تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت میں 20 سال کا لڑکا تھا میری امی اور خالائیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ترغیب دیا کرتی تھیں پھر ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں گھر تشریف لائے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنی پالتو بکری کا دودھ دوہ لیا اور اس میں گھر میں موجود کنویں کا پانی ملا دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف ایک دیہاتی تھا' جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک کونے میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! (دیہاتی سے پہلے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (اپنا بچا ہوا دودھ دیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دیہاتی کو دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: پہلے دائیں طرف والوں کا حق ہوتا ہے۔

۱۲۱۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ . فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ: وَلَا تَنَاجَشُوا ؟ قَالَ: لَا .(ايضا)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آپس میں قطع رحمی نہ کرو' آپس میں ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو' ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' اللہ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کر رہو' کسی مسلمان کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے' وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے''۔

سفیان نامی راوی سے دریافت کیا گیا: اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ''آپس میں مصنوعی بولی نہ لگاؤ'' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔

۱۲۱۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ . قَالَ سُفْيَانُ: وَقَدْ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ بِهٖ فَلَمْ اَحْفَظْهُ، وَكَانَ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ يُّجَالِسُ الزُّهْرِيَّ مَعَنَا .

(اخرجه ابن حبان فی صحيحه)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں ستو اور کھجوروں کے ذریعے (مہمانوں کی' تواضع کی تھی)

سفیان کہتے ہیں: میں نے زہری کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا: لیکن میں اس کو یاد نہیں رکھ سکا (میں نے بکر نامی جس راوی سے روایت نقل کی ہے) بکر بن وائل ہمارے ساتھ زہری کی محفل میں شریک ہوتے رہے ہیں۔

۱۲۱۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَنْتَبِذُوْا فِى الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .(متفق عليه)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دباء (کدو) اور مزفت میں نبیذ تیار نہ کرو''۔

۱۲۲۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَتْبَعُ الْمَيِّتَ اِلٰى قَبْرِهٖ ثَلَاثَةٌ: اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ، يَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقٰى عَمَلُهُ .(ايضا)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت کے ساتھ تین چیزیں اس کی قبر تک جاتی ہیں اس کے اہل خانہ، اس کا مال اور اس کا عمل' دو واپس آجاتے ہیں

اور ایک ساتھ رہ جاتا ہے' اس کے اہل خانہ اور اس کا مال واپس آجاتے ہیں اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے''۔

۱۲۲۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ الرَّحَّالُ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً وَاَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ وَنِصْفٍ، قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبًا لِبَعْضِ بَنِي النَّجَّارِ يُرِيْدُ قَضَاءَ حَاجَةٍ، فَخَرَجَ مَذْعُوْرًا اَوْ قَالَ فَزِعًا وَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَسَاَلْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ اَهْلِ الْقُبُوْرِ مَا اَسْمَعَنِيْ -(اخرجه مسلم فى صفة الجنة)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنو نجار کے کسی کھنڈر میں قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے واپس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے۔

''اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ (مردوں کو) دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے' تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ قبروں کے عذاب سے متعلق وہ چیز تمہیں سنائے' جو اس نے مجھے سنائی ہے۔''

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: اٰخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتَارَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ، فَلَمَّا رَاَوْهُ كَاَنَّهُمْ اَيْ تَحَرَّكُوْا فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اثْبُتُوْا، فَنَظَرْتُ اِلٰى وَجْهِهِ كَاَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، وَاَلْقَى السَّجْفَ، وَتُوُفِّيَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -(متفق عليه)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زیارت میں نے اس وقت کی تھی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے دن پردہ ہٹایا تھا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر نماز ادا کر رہے تھے ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ حرکت کرنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم لوگ اپنی جگہ پر رہو' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا' تو وہ یوں تھا جیسے وہ قرآن مجید کا کوئی ورق ہوتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ گرا دیا اور اسی دن کے آخری حصے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔

۱۲۲۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا، وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ قُعُوْدًا، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ الْقَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ -(متفق عليه)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں پہلو زخمی ہوا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نماز کا وقت ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی۔ ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے' تاکہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ (رکوع سے) اٹھے تو تم بھی اٹھ جاؤ جب وہ سمع اللّٰہ لمن حمدہ پڑھے تو تم ربنا لك والحمد پڑھو وہ سجدے میں جائے' تو تم بھی سجدے میں جاؤ جب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔''

۱۲۲۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَا اَعْدَدْتَ لَهَا ؟ فَلَمْ يَذْكُرْ كَبِيْرًا اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: اِنِّىْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ . قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ سَمِعْتُ الْحُمَيْدِيَّ يَقُوْلُ: لَقِيَ ابْنُ عُيَيْنَةَ سِتَّةً وَثَمَانِيْنَ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَكَانَ يَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ مِثْلَ اَيُّوْبَ . قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ لَفْظُ الزُّهْرِيِّ اِذَا حَدَّثَنَا عَنْ اَنَسٍ وَسَهْلٍ سَمِعْتُ، سَمِعْتُ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ تو اس نے بہت زیادہ چیزوں کا تذکرہ نہیں کیا صرف اس نے یہ کہا: میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جس سے محبت رکھتے ہو اس کے ساتھ ہو گے۔

ابوعلی نامی راوی کہتے ہیں: امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن عیینہ نے **86** تابعین کی زیارت کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے ایوب جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' جب زہری ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ یا سہل کے حوالے سے روایات بیان کرتے تھے' تو یہ کہتے تھے: میں نے یہ روایت سنی ہے' میں نے یہ روایت سنی ہے۔

۱۲۲۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ۔(ایضًا)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز میں **4** رکعات ادا کیں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ''ذوالحلیفہ'' میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔

۱۲۲۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ۔(ایضا)

❁❁ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۲۲۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

يَقُولُ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ اَرْبَعًا، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْعَصْرَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ۔(ايضا)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ظہر کی نماز میں 4 رکعات ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔

١٢٢٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيمٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى بَيْتِنَا وَاُمِّى اُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا ۔(ايضا)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور یتیم لڑکا ہمارے گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے' جبکہ میری والدہ سیّدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔

١٢٢٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعَهُ مِنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِيَقْطَعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا: لَا حَتّٰى تَقْطَعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَهُ ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِى اَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِى ۔

(اخرجه البخارى فى المساقاة)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ انصاریوں کو بلایا' تاکہ انہیں بحرین میں کچھ قطعہ اراضی عطا کریں' تو انہوں نے عرض کی: ہم یہ اس وقت تک نہیں لیں گے' جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں کو بھی اس کی مانند قطعہ اراضی عطا نہیں کریں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم لوگ ترجیحی سلوک دیکھو گے' تو تم صبر سے کام لینا یہاں تک تم مجھ سے آملو۔

١٢٣٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: بَالَ اَعْرَابِىٌّ فِى الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ، فَنَهَنَهَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: صُبُّوا عَلَيْهِ دَلْوًا مِّنْ مَاءٍ ۔(متفق عليه)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اس کی طرف (گھور کر) دیکھنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روکا اور ارشاد فرمایا: اس پر پانی کا ایک ڈول بہادو۔

١٢٣١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ دُورِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِى النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِى عَبْدِ الْاَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِى الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دَارُ بَنِى سَاعِدَةَ ۔ وَقَالَ: فِى كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ ۔(ايضا)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انصار کے خاندانوں میں سب سے بہتر بنونجار کا خاندان ہے' پھر بنوعبدالاشہل کا خاندان' پھر بنوحارث بن خزرج کا خاندان ہے' پھر بنوساعدہ کا خاندان ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ویسے انصار کا ہر خاندان بہتر ہے''۔

۱۲۳۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ بُكْرَةً، فَجَاءَ وَقَدْ فَتَحُوا الْحِصْنَ وَخَرَجُوْا مِنْهُ مَعَهُمُ الْمَسَاحِي، فَلَمَّا رَاَوْهُ اَحَالُوْا اِلَى الْحِصْنِ وَقَالُوْا: مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ . وَرَفَعَ يَدَيْهِ: خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ -(ایضا)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جمعرات کی صبح ''خیبر'' پہنچے' جب نبی اکرم ﷺ وہاں پہنچے اس وقت وہاں کے لوگوں نے قلعے کا دروازہ کھول دیا تھا اور اپنے بیلچے وغیرہ لے کر اس میں سے باہر نکل رہے تھے' جب ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو دوڑتے ہوئے اپنے قلعے کی طرف واپس گئے اور بولے: محمد (ﷺ) اور ان کا لشکر آ گئے ہیں' محمد (ﷺ) اور ان کا لشکر آ گئے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! اللہ اکبر! آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور فرمایا: خیبر برباد ہو گیا' جب ہم کسی قوم کے میدان جنگ میں اترتے ہیں' تو ان لوگوں کی صبح بہت بری ہوتی ہے جنہیں ڈرایا گیا۔

۱۲۳۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَائَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)(ایضا)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (بلند آواز میں) قرأت کا آغاز سورۃ فاتحہ کے ذریعے کرتے تھے۔

۱۲۳۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِّنَ الْقَرْيَةِ فَنَحَرْنَاهَا، فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادٰى مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلَا اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا، فَاِنَّهَا رِجْزٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ . فَاُكْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ -(متفق علیہ)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے خیبر فتح کر لیا تو ہمیں بستی سے باہر کچھ گدھے ملے' ہم نے انہیں ذبح کر کے پکانا شروع کیا۔ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے نے یہ اعلان کیا: خبردار! بے شک اللہ اور اس کا رسول ﷺ تمہیں ان سے منع کر رہے ہیں کیونکہ یہ ناپاک ہیں اور شیطان کے عمل سے تعلق رکھتے ہیں''۔

(راوی کہتے ہیں) تو ہنڈیاؤں میں جو کچھ موجود تھا اس سب سمیت انہیں الٹ دیا گیا حالانکہ وہ ابل رہی تھیں۔

۱۲۳۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ، الْاَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِيْ، فَاَحْسِنُوْا اِلٰى مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ ۔ قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ: وَزَادَنِي الْحَسَنُ: اِلَّا فِيْ حَدٍّ ۔(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار ایک گھاٹی میں چلیں' تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا اگر ہجرت نہ ہوتی' تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا' انصار میرے دست و بازو ہیں' تو ان میں سے جو شخص اچھا ہوا اس کے ساتھ تم اچھائی کرو اور جو شخص برا ہو اس سے تم درگزر کرو''۔

ابن جدعان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ حسن نامی راوی نے یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔

''البتہ حد کا حکم مختلف ہے'' (وہ برے شخص پر جاری کی جائے گی)''

۱۲۳۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَنْثِلُ كِنَانَتَهُ الْبَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَجْثُوْ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَيَقُوْلُ: وَجْهِي لِوَجْهِكَ الْوِقَاءُ وَنَفْسِي لِنَفْسِكَ الْفِدَاءُ ۔ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَوْتُ اَبِيْ طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِّنْ فِئَةٍ ۔ قَالَ اَنَسٌ: وَرَاَيْتُ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَمَعَهُ لِوَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ بَعْضِ مَشَاهِدِهِمْ ۔

(اخرجه ابو يعلى فى مسند الموصلى)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ترکش کے تمام تیر نکال کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے اور وہ اپنے گھٹنوں کے بل جھک گئے اور یہ کہنے لگے: میرا وجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لیے ہے اور میری جان آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لشکر میں ابوطلحہ کی آواز ایک جماعت سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے ایک جنگ میں مسلمانوں کا جھنڈا ان کے پاس تھا۔

۱۲۳۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَهْدٰى اُكَيْدِرُ دُوْمَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً، فَتَعَجَّبَ النَّاسُ مِنْ حُسْنِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنْهَا ۔(متفق عليه)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''دومہ'' کے حکمران ''اکیدر'' نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جبہ تحفے کے طور پر بھیجا تو لوگوں کو وہ بہت پسند آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ بہتر ہیں۔

۱۲۳۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّفَاعَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا.

(اخرجه مسلم فی الایمان)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شفاعت کا تذکرہ کیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت کی کنڈی پکڑ کر اسے کھٹکھٹاؤں گا۔

۱۲۳۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِنَا. فَقِيْلَ لَهُ: اَلَيْسَ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ؟ فَاَعَادَهَا اَنَسٌ فَقَالَ: حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ. قَالَ سُفْيَانُ: فَسَّرَتْهُ الْعُلَمَاءُ حَالَفَ: اٰخٰى. (متفق علیه)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھر میں مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے۔

''اسلام میں حلف کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت دوبارہ بیان کی اور بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے گھر میں مہاجرین اور انصار کے درمیان حلف (ایک دوسرے کا حلیف ہونا) قائم کیا تھا۔

سفیان کہتے ہیں: علماء نے اس کی وضاحت یہ کی ہے' بھائی چارہ قائم کیا تھا۔

۱۲۴۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الضَّبِّيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ مِقْسَمٍ الضَّبِّيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ التَّوْاَمِ قَالَ: سَاَلَ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِلْفِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ، وَلٰكِنْ تَمَسَّكُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ.

(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ شعبہ بن توام کہتے ہیں: قیس بن عاصم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حلف کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اسلام میں حلف کی کوئی حیثیت نہیں' تاہم تم زمانہ جاہلیت کے حلف کو مضبوطی سے پکڑ کر رکھو''۔

۱۲۴۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلٰى سَرِيَّةٍ قَطُّ مَا وَجَدَ عَلٰى اَصْحَابِ بِئْرِ مَعُوْنَةٍ حِيْنَ قُتِلُوْا، وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْقُرَّاءَ. (متفق علیه)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی جنگی مہم کے حوالے سے اتنا زیادہ مغموم نہیں دیکھا' جتنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''بئر معونہ'' کے افراد کے شہید ہونے پر مغموم ہوئے تھے' ان حضرات کو ''قاری صاحبان'' کہا جاتا ہے۔

۱۲۴۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيَّ اَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْنَا مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَوْ سَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتْ اَوْ لَمْ يُسَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ اَوْ سَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ اَوْ تُسَمِّتْنِيْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ -(ایضاً)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا ہے مجھے جواب نہیں دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی جبکہ تم نے حمد بیان نہیں کی۔

۱۲۴۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهٖ: يَااَنْجَشَةُ رِفْقًا قَوْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ . يَعْنِي النِّسَاءَ -(ایضاً)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادم سے فرمایا: اے انجشہ! آرام سے چلو! تم کانچ کو لے کر جا رہے ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد خواتین تھیں۔

۱۲۴۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كُنْتُ قَائِمًا عَلٰى عُمُوْمَةٍ لِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ اَسْقِيهِمْ فَضِيخًا لَهُمْ، فَاَتَانَا رَجُلٌ مِّنْ قِبَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْعُورًا قُلْنَا: مَا وَرَائَكَ؟ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ . فَقَالُوْا لِيْ: اَكْفِئْهَا يَااَنَسُ . قَالَ: فَكَفَاْتُهَا . فَقَالَ النَّضْرُ بْنُ اَنَسٍ: هِيَ كَانَتْ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ -(ایضاً)

❁❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے ایک انصاری چچا کے ہاں کھڑا ہوا انہیں شراب پلا رہا تھا اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک شخص گھبرائے ہوئے انداز میں ہمارے پاس آیا ہم نے دریافت کیا: تمہارے پیچھے کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: شراب کو حرام قرار دے دیا گیا ہے' تو ان حضرات نے مجھ سے فرمایا: اے انس! تم اسے بہا دو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو میں نے اسے بہا دیا۔

نضر بن انس کہتے ہیں: ان دنوں ان لوگوں کی شراب یہی ہوتی تھی۔

۱۲۴۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: غَدَوْنَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ، وَمِنَّا الْمُلَبِّي، لَا يَعِيبُ ذٰلِكَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ -(ایضاً)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آج کے دن ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے عرفہ کی طرف روانہ ہوئے تھے ہم میں سے کچھ لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور کچھ لوگ تلبیہ پڑھ رہے تھے اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو غلط نہیں سمجھ رہا تھا۔

١٢٤٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ ۔(ایضا)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ”خود“ (فولادی ٹوپی) موجود تھا۔

١٢٤٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنَ الصَّحْفَةِ فَلَا اَزَالُ اُحِبُّهُ اَبَدًا ۔(ایضا)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے تو اس کے بعد میں بھی ہمیشہ اس سے محبت رکھتا ہوں۔

١٢٤٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يَسْاَلُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلِ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِهِ فِيْ يَدِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ ۔(ایضا)

❀❀ حمید طویل بیان کرتے ہیں: قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی استعمال کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندنی رات میں اس (انگوٹھی کی) چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

١٢٤٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا رِدْفُ اَبِي طَلْحَةَ يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا ۔(ایضا)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا میں اس وقت حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے۔

”میں حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کے لیے حاضر ہوں۔“

١٢٥٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ عَرِّيْفُ بَنِيْ زُهْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا ۔(ایضا)

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ عَبْدٌ لِحَيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو بَيَاضَةَ يُسَمّٰى اَبَا طَيْبَةَ، فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا اَوْ صَاعَيْنِ، اَوْ مُدًّا اَوْ مُدَّيْنِ، وَكَلَّمَ مَوَالِيهِ فَخَفَّفُوا عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ، يَعْنِيْ خَرَاجَهُ .(ایضا)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے انصار کے کسی قبیلے کے ایک غلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تھے اس قبیلے کا نام ''بنو بیاضہ'' تھا اور اس شخص کا نام ابوطیبہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک صاع یا دو صاع' ایک مد یا دو مد (معاوضے کے طور پر) عطا کیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آقاؤں سے بات چیت کی' تو انہوں نے اس کے ذمے لازم ادائیگی کو کم کر دیا' یعنی اس کے ذمے خراج کو کم کر دیا۔

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَسْهَمَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ فَطَارَ سَهْمُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَلٰى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: تَعَالَ حَتّٰى اُقَاسِمَكَ مَالِي، وَاَنْزِلَ لَكَ عَنْ اَيِّ امْرَاَتَيَّ شِئْتَ، فَاَكْفِيكَ الْعَمَلَ . فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ . فَخَرَجَ فَاَصَابَ شَيْئًا، فَخَطَبَ امْرَاَةً، فَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى كَمْ تَزَوَّجْتَهَا؟ قَالَ: عَلٰى نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ .(ایضا)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگوں کو مختلف جگہ پر ٹھہرایا گیا حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ' حضرت سعد بن ابی ربیع رضی اللہ عنہ کے ہاں مہمان ٹھہرے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آئیے میں اپنا مال آپ کے ساتھ تقسیم کر لیتا ہوں اور آپ میری جس بیوی کے بارے میں چاہیں گے میں اس سے دستبردار ہو جاؤں گا اور آپ کی جگہ کام میں کر لیا کروں گا۔

تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ میں آپ کے مال میں برکت نصیب کرے! آپ بازار کی طرف میری رہنمائی کر دیں' پھر حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بازار تشریف لے گئے انہیں کچھ آمدن حاصل ہوئی تو انہوں نے ایک خاتون کو شادی کا پیغام بھیجا اور اس کے ساتھ شادی کر لی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے کتنے مہر کے عوض میں اس کے ساتھ شادی کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سونے کی گٹھلی کے عوض میں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولیمہ کرو! خواہ ایک بکری ذبح کر کے دعوت دو۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ: اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُبْسَقَ فِيْ وَجْهِهِ . ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا يُوَاجِهُ رَبَّهُ فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ،

وَلٰكِنْ لِيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَجْعَلْهَا فِىْ ثَوْبِهٖ، وَلْيَقُلْ بِهَا هٰكَذَا . وَاَشَارَ الْحُمَيْدِىُّ اِلٰى طَرَفِ ثَوْبِهٖ فَدَلَكَهٗ .(ايضا)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا تو اسے کھرچ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کے عالم میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے چہرے کی طرف تھوک دیا جائے؟ جب بندہ نماز کے دوران کھڑا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار کے سامنے ہوتا ہے اس لیے کوئی شخص اپنے دائیں طرف یا سامنے کی طرف نہ تھوکے' بلکہ اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے' اگر اسے زیادہ جلدی اور تیزی میں تھوک آرہا ہو' تو پھر وہ اسے کپڑے میں تھوک کر اس کو اس طرح مل دے۔

حمیدی رحمۃ اللہ علیہ نامی راوی نے اپنے کپڑے کے کنارے کی طرف اشارہ کر کے اسے مل کر دکھایا۔

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوسِىُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ نُسُكَهٗ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ، ثُمَّ نَاوَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهٗ، ثُمَّ نَاوَلَهٗ اَبَا طَلْحَةَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّقْسِمَهٗ بَيْنَ النَّاسِ .(ايضا)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ''جمرہ'' کی رمی کر لی اور قربانی کا جانور ذبح کر لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا دایاں حصہ سر مونڈنے والے کی طرف بڑھایا اور اس نے اسے مونڈ دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بایاں حصہ اس کی طرف بڑھایا تو اس نے اسے بھی مونڈ دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موئے مبارک حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دیئے اور انہیں یہ ہدایت کی: وہ انہیں لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیں۔

۱۲۵۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: اُتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ فَجَعَلَ يَقْسِمُهٗ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ وَّهُوَ يَاْكُلُ اَكْلًا ذَرِيْعًا .

(اخرجه مسلم فى الاشربه)

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں لائی گئیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیر آرام دہ حالت میں (یعنی پاؤں کے بل) بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے انہیں کھا رہے تھے۔

۱۸۱ - مسند جابر بن عبداللّٰہ (✪)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول روایات

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَابُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: دَبَّرَ رَجُلٌ غُلَامًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ . قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ جَابِرٌ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِيْ اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ . زَادَ اَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ يَعْقُوبُ الْقِبْطِيُّ .(متفق علیہ)

✿✿ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا' اس کے پاس اس غلام کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو فروخت کروا دیا حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے اسے خرید لیا۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' وہ ایک قبطی غلام تھا' جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی حکومت کے پہلے سال میں فوت ہوا تھا۔

ابوزبیر نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔ اس کا نام ''یعقوب قبطی'' تھا۔

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَابُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَائِمٌ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ . قَالَ سُفْيَانُ: وَسَمّٰى اَبُو الزُّبَيْرِ فِيْ حَدِيْثِهِ الرَّجُلَ سُلَيْكَ بْنَ عَمْرٍو الْغَطَفَانِيَّ .(ایضا)

(✪) آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے: جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن مالک بن سلمہ۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو غزوۂ بدر میں شرکت کرنے کا شرف حاصل ہے جبکہ بعض نے یہ بات بیان کی ہے: آپ کو اس میں شرکت کرنے کا شرف حاصل نہیں ہے۔ اسی طرح غزوۂ اُحد میں ان کی شرکت کے بارے میں بھی اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض محدثین نے یہ بات نقل کی ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۱۷ غزوات میں شرکت کی ہے۔ جنگ صفین کے دوران حضرت جابر رضی اللہ عنہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے تھے۔ آخری عمر میں یہ نابینا ہو گئے تھے۔ یہ زرد رنگ کا خضاب استعمال کیا کرتے تھے۔ بیعت عقبہ میں شرکت کرنے والوں میں سے' سب سے آخر میں مدینہ منورہ میں انہی کا انتقال ہوا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بکثرت احادیث روایت کرنے والے صحابہ کرام میں سے ایک ہیں۔ آپ سے امام باقر رضی اللہ عنہ' ابوعمرو بن دینار' ابوزبیر مکی' عطاء' مجاہد وغیرہ نے احادیث روایت کی ہیں۔ مشہور قول کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۴ ہجری میں ہوا۔ انتقال کے وقت ان کی عمر ۹۴ برس تھی۔

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر موجود جمعے کا خطبہ دے رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دو رکعت نماز ادا کرلو۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ابوزبیر نامی راوی نے اس روایت میں ان صاحب کا نام ''حضرت سلیک بن عمرو عطفانی رضی اللہ عنہ'' بیان کیا ہے۔

١٢٥٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ جَعْدَةَ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ اَبِى الْحَسَنِ دَخَلَ مَسْجِدَ وَاسِطٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَابْنُ هُبَيْرَةَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنبَرِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ .

(اخرجه ابن ابی شیبه)

٭٭ حسان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حسن بن ابوالحسن کو ''مسجد واسط'' میں جمعہ کے دن داخل ہوتے دیکھا اس وقت ابن ہبیرہ منبر پر خطبہ دے رہا تھا' تو انہوں نے پہلے دو رکعت ادا کیں پھر وہ بیٹھے۔

١٢٥٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَمِائَةٍ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ . قَالَ جَابِرٌ: وَلَوْ كُنْتُ اُبْصِرُ لَاَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ . (ايضا)

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حدیبیہ کے دن ہم لوگ **1400** کی تعداد میں تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم لوگ روئے زمین کے سب سے بہتر فرد ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر میری بصارت کام کرتی ہوتی' تو میں تمہیں اس درخت کی جگہ دکھاتا۔

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيَّ يَقُولُ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ: اَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ . (متفق عليه)

٭٭ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کررہے تھے کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس گھر کے پروردگار کی قسم! جی ہاں۔

١٢٦١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَبْلَ اَنْ نَلْقَى ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ لِى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . فَقَالَ: اَبِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ؟ قُلْتُ: ثَيِّبٌ . قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا . قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ قُتِلَ اَبِى يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكُنَّ لِى تِسْعَ اَخَوَاتٍ، فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ اَجْمَعَ اِلَيْهِنَّ جَارِيَةً خَرْقَاءَ مِثْلَهُنَّ، وَلٰكِنِ امْرَاَةً

تَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ ۔ قَالَ: اَصَبْتَ ۔(ایضاً)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جابر! کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری کے ساتھ یا ثیبہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی: ثیبہ کے ساتھ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کسی لڑکی کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی کہ وہ تمہارے ساتھ خوش ہوتی اور تم اس کے ساتھ خوش ہوتے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے والد غزوۂ احد کے موقع پر شہید ہوگئے تھے۔ انہوں نے 9 بیٹیاں چھوڑی ہیں' تو میری 9 بہنیں ہیں مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان کے ساتھ ایک لڑکی کو شامل کردوں جوان کی مانند کم سن ہو' میں ایک ایسی بیوی لانا چاہتا تھا جو ان کی کنگھی کردیا کرے ان کی دیکھ بھال کیا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔

۱۲۶۲ - قَالَ سُفْيَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ فَحَدَّثَنِيهِ وَزَادَ فِيهِ كُلَيْمَةً لَمْ يَقُلْهَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَكَحْتُ: يَاجَابِرُ هَلِ اتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا؟ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ ۔(ایضاً)

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ جب میں نے شادی کرلی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے جابر کیا تم نے قالین استعمال کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارے پاس کہاں سے قالین آئیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب آئیں گے۔

۱۲۶۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ: لَا ۔(ایضاً)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی کوئی چیز مانگی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ''نہ'' نہیں کی۔

۱۲۶٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا يَمْشِيَانِ فَاُغْمِيَ عَلَيَّ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَبَّهُ عَلَيَّ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ اَصْنَعُ فِي مَالِي؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيرَاثِ ۔(ایضاً)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لیے تشریف لائے' یہ دونوں حضرات پیدل تشریف لائے تھے مجھ پر بے ہوشی طاری ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مجھ پر انڈیلا تو مجھے ہوش آگیا میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں اپنے مال کے بارے میں کیا فیصلہ دوں؟ میں اپنے مال کے بارے میں کیا طریقہ اختیار کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' یہاں تک کہ وراثت سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔

۱۲۶۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ آيَةُ الْمِيرَاثِ ۔ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ ۔(اخرجه البيهقي في الفرائض)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وراثت (کے حکم) سے متعلق آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سفیان نامی راوی نے ابوزبیر نامی راوی سے یہ روایت نہیں سنی ہے۔

۱۲۶۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ۔ وَقَالَ سُفْيَانُ: زَادَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: وَابْنُ عَمَّتِي ۔(اخرجه مسلم في فضائل الصحابه)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق کے موقع پر (دشمن کی جاسوسی کے لیے) لوگوں کو طلب کیا' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے خود کو پیش کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لوگوں کو طلب کیا' تو انہوں نے خود کو پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر انہیں طلب کیا' تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے خود کو پیش کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری' زبیر ہے''۔

سفیان کہتے ہیں: ہشام بن عروہ نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں ''میرا پھوپھی زاد (زبیر ہے)''۔

۱۲۶۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: وُلِدَ فِي الْحَيِّ غُلَامٌ فَاَسْمَاهُ اَبُوْهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لِاَبِيْهِ: لَا نَكْنِيكَ بِاَبِي الْقَاسِمِ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا ۔ فَاَتَى اَبُوْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ۔(متفق عليه)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کسی قبیلے میں ایک بچہ پیدا ہوا تو اس کے والد نے اس کا نام ''قاسم'' رکھا تو ہم نے اس کے والد سے کہا: ہم تمہاری کنیت ''ابوالقاسم'' نہیں رکھیں گے اور ہم تمہاری آنکھیں ٹھنڈی نہیں کریں گے' تو اس کا والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمان رکھ لو۔

۱۲۶۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاجَابِرُ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَاَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ۔ فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْتِ مَالُ الْبَحْرَيْنِ وَاَتَى فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَاَمَرَ اَبُوْ بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ عِدَةٌ فَلْيَاْتِ ۔ قَالَ جَابِرٌ: فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَاَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ۔ فَحَثَى لِي اَبُوْ بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي: عُدَّهَا ۔ فَعَدَدْتُهَا

فَوَجَدْتُهَا خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ: خُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ ۔(اخرجه البخاری فی الکفالة)

❁ امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! جب اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آئے گا' تو میں تمہیں اتنا، اتنا اور اتنا دوں گا۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا بحرین کا مال نہیں آیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں آیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اعلان کرنے کے لیے کہا کہ جس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ادائیگی کرنی ہو' یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ کوئی وعدہ کیا ہو' تو وہ آجائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں نے ان سے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: ''اگر بحرین کا مال آیا' تو میں تمہیں اتنا، اتنا اور اتنا دوں گا۔''

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہتھیلیاں ملا کر بھر کر مجھے دیا' پھر مجھ سے فرمایا: تم اس کی گنتی کرو' میں نے اس کی گنتی کی' تو وہ پانچ سو (درہم) تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس سے دوگنا اور لے لو۔

١٢٦٩ - قَالَ سُفْيَانُ ثُمَّ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يُحَدِّثُهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَحَثٰى لِيْ ثَلَاثًا . وَزَادَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ جَابِرٌ: ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ بَعْدُ فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِيْ فَلَمْ يُعْطِنِيْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَعْطِنِيْ فَلَمْ يُعْطِنِيْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَعْطِنِيْ فَلَمْ يُعْطِنِيْ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ إِنِّيْ سَأَلْتُكَ أَنْ تُعْطِيَنِيْ فَلَمْ تُعْطِنِيْ، ثُمَّ سَأَلْتُكَ أَنْ تُعْطِيَنِيْ فَلَمْ تُعْطِنِيْ، فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِيْ وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَلَيَّ . فَقَالَ: قُلْتَ تَبْخَلُ عَلَيَّ؟ وَأَيُّ الدَّاءِ أَدْوٰى مِنَ الْبُخْلِ، فَمَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُعْطِيَكَ ۔(متفق علیه)

❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں ''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہتھیلیاں ملا کر تین مرتبہ مجھے دیا۔''

ابن منکدر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں نے ان سے کہا: مجھے کچھ دیجئے' تو انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا' میں پھر ان کے پاس آیا اور انہیں کہا: امجھے کچھ دیجئے' تو انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا میں پھر ان کے پاس آیا میں نے ان سے کہا: مجھے کچھ دیجئے' تو انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا میں نے کہا: اے ابوبکر! میں نے آپ سے کچھ مانگا ہے' آپ مجھے کچھ دیں لیکن آپ نے مجھے کچھ نہیں دیا پھر میں نے آپ سے مانگا کہ آپ مجھے کچھ دیں لیکن آپ نے مجھے کچھ نہیں دیا' یا تو آپ مجھے کچھ دیں گے یا پھر آپ میرے حوالے سے بخل سے کام لیں گے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: تم یہ کہہ رہے ہو کہ تم میرے حوالے سے بخل سے کام لو گے؟ کنجوسی سے زیادہ قابل علاج بیماری اور کون سی ہے؟ میں نے ایک مرتبہ تمہیں منع اس لیے کیا ہے کیونکہ میں تمہیں دینا چاہتا ہوں۔

١٢٧٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَلَعْقِ الصَّحْفَةِ قَالَ: وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ أَيِّ ذٰلِكَ الْبَرَكَةُ ۔(اخرجه مسلم فی الاشربة)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پیالہ چاٹنے کا حکم دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ نہیں پتہ ہے' اس میں کہاں برکت ہے؟

١٢٧١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا قَصْرًا اَوْ دَارًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقِيْلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَوْلَا غَيْرَتُكَ يَااَبَا حَفْصٍ لَدَخَلْتُهُ ۔ قَالَ فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ: اَيُغَارُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟

(اخرجه مسلم فضائل الصحابه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک محل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میں نے ایک گھر دیکھا میں نے دریافت کیا: یہ گھر کس کا ہے' تو مجھے بتایا گیا: یہ عمر بن خطاب کا ہے' اے ابوحفص! اگر تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا' تو میں اس کے اندر چلا جاتا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غصہ کروں گا؟

١٢٧٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا قَصْرًا اَوْ دَارًا فَسَمِعْتُ فِيْهَا ضَوْضَاءَ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا؟ فَقِيْلَ: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَرَجَوْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ، فَقِيْلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۔ فَلَوْلَا غَيْرَتُكَ يَااَبَا حَفْصٍ لَدَخَلْتُهُ ۔ قَالَ فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ: اَيُغَارُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟(متفق عليه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک محل (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ایک گھر دیکھا میں نے اس میں آواز سنی میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے' تو مجھے کہا گیا: یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کا ہے' مجھے یہ امید ہوئی کہ یہ میرا ہوگا' تو مجھے یہ بتایا گیا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ اے ابوحفص! اگر تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال نہ ہوتا' تو میں اس کے اندر چلا جاتا''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غصہ کیا جا سکتا ہے؟

١٢٧٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ ۔ (متفق عليه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنگ' دھوکہ دینے کا نام ہے''۔

۱۲۷۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: خُدْعَةٌ، وَاَهْلُ الْعَرَبِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ خَدْعَةٌ .(انظر معالم السنن)

❀❀ عمرو بن دینار کہتے ہیں: لفظ ''خدعة'' کے تلفظ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

۱۲۷۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَالَلْاَنْصَارِ . وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَالَلْمُهَاجِرِيْنَ . قَالَ: فَسَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوْا: رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَسَعَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَالَلْاَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَالَلْمُهَاجِرِيْنَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ: اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا، وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ . قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ بِالْمَدِيْنَةِ اَكْثَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ حِيْنَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ كَثُرَ الْمُهَاجِرُوْنَ بَعْدُ . قَالَ فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِيْ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ .(متفق علیه)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک جنگ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایک انصاری کی پیٹھ پر ہاتھ (یا پاؤں) مارا' تو انصاری نے کہا: اے انصار (میری مدد کے لیے آؤ) اورمہاجر نے کہا: اے مہاجرین (میری مدد کے لیے آؤ) راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا: مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو مارا' تو انصاری نے یہ کہا: اے انصار (میری مدد کے لیے آؤ) تو مہاجر نے بھی یہ کہا: اے مہاجرین (میری مدد کے لیے آؤ) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ زمانۂ جاہلیت کا طرز عمل ہے تم اسے چھوڑ دو' کیونکہ یہ گندگی والا ہے (جب اس بات کا پتہ عبداللہ بن اُبی کو چلا) تو عبداللہ بن اُبی بولا: کیا ان لوگوں نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ واپس جائیں گے' تو وہاں کے عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: انصار مدینہ منورہ میں مہاجرین سے زیادہ تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو مہاجرین زیادہ ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! ورنہ لوگ یہ کہیں گے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اپنے ساتھیوں کو قتل کروا رہے ہیں۔

۱۲۷۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَارُوْنَ الْمَدَنِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ لِاَبِيْهِ: وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ اَبَدًا حَتّٰى تَقُوْلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعَزُّ وَاَنَا الْاَذَلُّ . قَالَ وَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَ اَبِيْ،

فَوَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا تَأَمَّلْتُ وَجْهَهُ قَطُّ هَيْبَةً لَهُ، وَلَئِنْ شِئْتَ أَنْ آتِيَكَ بِرَأْسِهِ لَآتَيْتُكَ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَرَى قَاتِلَ أَبِي - (ایضا)

❀❀ ابوہارون مدنی بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن اُبی کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کہا: اللہ کی قسم! تم اس وقت تک مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتے' جب تک تم یہ نہیں کہو گے کہ نبی اکرم ﷺ عزت دار ہیں اور تم ذلیل ترین ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے پتہ چلا کہ آپ ﷺ میرے والد کو قتل کروانا چاہ رہے ہیں؟ اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اپنے باپ کی ہیبت کی وجہ سے میں اس کے قتل میں تامل نہیں کروں گا اگر آپ ﷺ چاہتے ہیں' میں اس کا سر لے کر آؤں' تو میں وہ بھی لے آتا ہوں لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' میں اپنے باپ کے قاتل کو دیکھوں (یا مجھے اپنے باپ کا قاتل سمجھا جائے)۔

۱۲۷۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَدِمَ أَعْرَابِيٌّ الْمَدِينَةَ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ، ثُمَّ حُمَّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي . قَالَ: لَا . فَلَمَّا اشْتَدَّتْ بِهِ الْحُمَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي . قَالَ: لَا . ثُمَّ اشْتَدَّتْ بِهِ الْحُمَّى فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي . قَالَ: لَا . ثُمَّ اشْتَدَّتْ بِهِ الْحُمَّى فَخَرَجَ هَارِبًا مِّنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِيبَهَا - (متفق علیه)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مدینہ منورہ آیا اس نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر ہجرت کی بیعت کی اسے بخار ہو گیا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری بیعت مجھے واپس کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! پھر تب اس کا بخار تیز ہو گیا وہ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! پھر اس کا بخار اور تیز ہو گیا وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! پھر اس کا بخار اور شدید ہو گیا تو وہ مدینہ منورہ سے خوفزدہ ہو کر چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ کی مثال بھٹی کی مانند ہے' جو زنگ کو نکال دیتی ہے اور صاف چیز کو نکھار دیتی ہے۔

۱۲۷۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِمِائَةِ رَاكِبٍ، وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ، فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ ذَلِكَ الْجَيْشُ جَيْشَ الْخَبَطِ - قَالَ - فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ وَنَحْنُ بِالسَّاحِلِ دَابَّةً تُسَمَّى الْعَنْبَرَ، فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَائْتَدَمْنَا بِهِ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى ثَابَتْ أَجْسَامُنَا، قَالَ: فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ، ثُمَّ نَظَرَ أَطْوَلَ رَجُلٍ وَأَعْظَمَ جَمَلٍ فِي الْجَيْشِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ

الْجَمَلَ، ثُمَّ يَمُرُّ تَحْتَهُ الْفَفْعَلَ فَمَرَّ تَحْتَهُ الْفَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟ قُلْنَا: لَا ۔(ایضا)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم 300 سواروں کو ایک مہم پر بھیجا ہمارے امیر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے ہم قریش کے ایک قافلے کی گھات میں تھے' ہمیں شدید بھوک لاحق ہوگئی' یہاں تک کہ ہم پتے کھانے پر مجبور ہوگئے اس لیے اس لشکر کا نام ''پتوں والا لشکر'' رکھا گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سمندر سے ہمارے سامنے ایک سمندری مخلوق آئی ہم اس وقت ساحل پر موجود تھے اسے ''عنبر'' کہا جاتا تھا ہم پندرہ دن تک اس کا گوشت کھاتے رہے' ہم نے اس کے تیل کے ساتھ روٹی کھائی اس کی چربی کو جسم پر ملا یہاں تک کہ ہم موٹے تازے ہوگئے۔

پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی کو کھڑا کیا پھر انہوں نے سب سے طویل ترین شخص اور لشکر کے سب سے اونچے اونٹ کا جائزہ لیا پھر اس شخص کو حکم دیا کہ وہ اس اونٹ پر سوار ہو اور اس پسلی کے نیچے سے گزرے تو اس شخص نے ایسا ہی کیا وہ اس کے نیچے سے گزر گیا' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ حصہ ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں!

۱۲۷۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ: وَكَانَ فِيْنَا رَجُلٌ مَعَهُ جِرَابٌ فِيْهِ تَمْرٌ، فَكَانَ يُعْطِيْنَا مِنْهُ قَبْضَةً قَبْضَةً، ثُمَّ صَارَتْ اِلٰى تَمْرَةٍ، فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ ۔ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْحُمَيْدِيُّ: وَلَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ ۔(متفق علیہ)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''ہمارے درمیان ایک شخص تھا جس کے پاس بوری تھی جس میں کھجوریں موجود تھیں وہ اس میں سے ایک' ایک مٹھی کھجوریں ہمیں دیا کرتا تھا' پھر نوبت ایک کھجور تک آ گئی' جب وہ بھی ختم ہوگئی' تو ہمیں اس کی غیر موجودگی کا شدت سے احساس ہوا۔''

۱۲۸۰ - قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: وَكَانَ فِيْنَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوْعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ، ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے درمیان ایک شخص موجود تھا' جب بھوک شدید ہوگئی تو اس نے تین اونٹ ذبح کر لیے' پھر تین اونٹ ذبح کیے' پھر تین اونٹ ذبح کیے' پھر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

۱۲۸۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي: كُنْتُ فِي الْجَيْشِ جَيْشِ الْخَبَطِ فَاَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ قَالَ لِي اَبِي: انْحَرْ ۔ قُلْتُ: نَحَرْتُ، ثُمَّ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ شَدِيْدٌ فَقَالَ لِي اَبِي: انْحَرْ ۔ قُلْتُ: نَحَرْتُ ۔ ثُمَّ اَصَابَهُمْ جُوْعٌ شَدِيْدٌ فَقَالَ لِي:

اُنْحَرْ . فَقُلْتُ: نَحَرْتُ . ثُمَّ قَالَ اَبِی: اُنْحَرْ . قُلْتُ: نُهِيْتُ .(اخرجه البخاری فی المغازی)

❀❀ قیس بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: میں اس لشکر میں موجود تھا' جسے پتوں والا لشکر کا نام دیا گیا' لوگوں کو بھوک لاحق ہوگئی تو میرے والد نے مجھ سے کہا: تم قربان کرو میں نے جواب دیا: میں قربان کر لیتا ہوں' پھر لوگوں کو شدید بھوک کا سامنا کرنا پڑا تو میرے والد نے مجھے فرمایا: تم قربان کرو! میں نے جواب دیا: میں قربان کر دیتا ہوں' پھر لوگوں کو بھوک کا سامنا کرنا پڑا تو میرے والد نے مجھے کہا: تم قربان کرو' تو میں نے کہا: میں قربان کر لیتا ہوں' پھر میرے والد نے مجھ سے کہا: تم قربان کرو' تو میں نے جواب دیا: مجھے (لشکر کے امیر کی طرف سے) اس سے منع کر دیا گیا ہے

۱۲۸۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُشِيْرُ اِلٰی اُذُنَيْهِ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَیَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ: اِنَّ نَاسًا يَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ .(متفق عليه)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کرتے ہیں: میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے اپنے ان دو کانوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک کچھ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔''

۱۲۸۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو كَمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيْهَا بِقَوْمِهِ - قَالَ - فَاَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ - قَالَ - فَصَلَّاهَا مُعَاذٌ مَعَهُ، ثُمَّ رَجَعَ فَاَمَّ قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِمَّنْ خَلْفَهُ فَصَلّٰى وَحْدَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهُ: نَافَقْتَ . فَقَالَ: لَا وَلٰكِنِّيْ اٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرُهُ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ، وَاِنَّ مُعَاذًا صَلَّاهَا مَعَكَ، ثُمَّ رَجَعَ فَاَمَّنَا فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ تَاَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِیْ، وَاِنَّمَا نَحْنُ اَهْلُ نَوَاضِحَ، نَعْمَلُ بِاَيْدِيْنَا، فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ فَقَالَ: اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَامُعَاذُ ؟ اَفَتَّانٌ اَنْتَ؟ اقْرَاْ سُوْرَةَ كَذَا وَسُوْرَةَ كَذَا . وَعَدَّدَ السُّوَرَ . قَالَ سُفْيَانُ: وَزَادَ فِيْهِ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) (وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ) (وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا) (وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ) . قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ: اِنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) (وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا) (وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ) (وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ) . فَقَالَ عَمْرٌو: هُوَ هٰذَا، اَوْ نَحْوَ هٰذَا .(ايضا)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے

تھے' پھر وہ (اپنے محلے) واپس تشریف لے جاتے تھے اور اپنی قوم کو یہ نماز پڑھایا کرتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی پھر وہ واپس چلے گئے اور انہوں نے اپنی قوم کو نماز پڑھانا شروع کی' تو سورۃ بقرہ کی تلاوت شروع کر دی ان کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے ایک صاحب پیچھے ہٹے انہوں نے تنہا نماز ادا کی اور چلے گئے۔ لوگوں نے ان سے کہا: تم منافق ہو گئے ہو' تو وہ بولا: جی نہیں! میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جا کر آپ ﷺ کو اس بارے میں بتاؤں گا پھر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! گزشتہ رات آپ ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی تھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی اقتداء میں یہ نماز ادا کی پھر وہ واپس آئے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی اور سورۃ بقرہ پڑھنی شروع کر دی جب میں نے یہ دیکھا تو میں پیچھے ہٹ گیا پھر میں نے اکیلے نماز ادا کر لی ہم اونٹ پالنے والے لوگ ہیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے کام کاج کرنا ہوتا ہے (راوی کہتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ تم فلاں اور فلاں سورت کی تلاوت کیا کرو! پھر آپ ﷺ نے ان سورتوں کی گنتی کروائی۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ابوزبیر نامی راوی نے اس میں یہ الفاظ مزید نقل کیے ہیں۔

''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الیل، سورۃ البروج، سورۃ الشمس اور سورۃ طارق کی تلاوت کیا کرو۔''

سفیان کہتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے کہا: ابوزبیر نے تو یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا۔

''تم سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الیل، سورۃ الشمس، سورۃ الطارق اور سورۃ البروج کی تلاوت کیا کرو۔''

تو عمرو بن دینار نے کہا: یہ الفاظ یہی ہیں' یا اس کی مانند ہیں۔

۱۲۸۴ - اَخْبَـرَنَـا اَبُـوْ طَاهِرٍ: عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدِ الْمُؤَدِّبُ قِرَائَةً عَلَيْهِ مِنْ اَصْلِهِ قَالَ اَخْبَـرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ: مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ابْنُ الصَّوَّافِ قِرَائَةً عَلَيْهِ مِنْ اَصْلِهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ: بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْاَسَدِيُّ قَالَ حَـدَّثَـنَـا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَـقُـوْلُ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلَ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ ال- قَالَ - فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، فَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔(ایضا)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ عبداللہ بن اُبی بن سلول (کی میت) کے پاس تشریف لائے' اس وقت جب اسے قبر میں رکھا جا چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے باہر نکالا گیا اور اس کی میت کو آپ ﷺ کے گھٹنوں پر رکھا گیا نبی اکرم ﷺ نے اپنی قمیص اسے پہنوائی اور اس پر اپنا لعاب دہن ڈالا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

۱۲۸۵ - حَـدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَارُوْنَ: مُوْسٰى بْنُ اَبِيْ عِيْسٰى قَالَ فَقَالَ لَهٗ عَبْـدُ الـلّٰـهِ بْـنُ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ اُبَيٍّ - وَكَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَانِ - اَلْبِسْهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

الْقَمِيصَ الَّذِي يَلِيْ جِلْدَكَ -(اخرجه ابن بشكول في غوامض الاسماء المبهمة)

❁❁ ابوہارون کہتے ہیں: عبداللہ بن اُبی کے صاحبزادے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گزارش کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت دو قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اس نے عرض کی تھی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ قمیص اسے پہنا دیجئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے ساتھ مس ہو رہی ہے۔

۱۲۸۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اُقْتَلَ اَيْنَ اَنَا؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ - قَالَ: فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ -(متفق عليه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ احد کے دن ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کرتے ہوئے مارا جاتا ہوں تو میں کہاں جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجوریں ایک طرف رکھیں اور پھر جنگ میں حصہ لیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

۱۲۸۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ؟ اِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ - فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهٗ؟ قَالَ: نَعَمْ - قَالَ: فَائْذَنْ لِيْ - قَالَ: فَاَذِنَ لَهٗ، فَاَتٰى مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ كَعْبًا فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ طَلَبَ مِنَّا صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا، وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَقْرِضُكَ - فَقَالَ: اِيْهًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهٗ - فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَكْرَهُ اَنْ نَتْرُكَهٗ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَصِيْرُ اَمْرُهٗ - فَقَالَ: ارْهَنُوْنِيْ - قَالَ: اَيُّ شَيْءٍ اَرْهَنُكَ - قَالَ: ارْهَنُوْنِيْ اَبْنَائَكُمْ؟ فَقَالَ لَهٗ مُحَمَّدٌ: يُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا يُقَالُ لَهٗ رَهِيْنَةُ وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ - قَالَ: فَنِسَائَكُمْ - قَالُوْا: اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ فَنَرْهَنُكَ نِسَائَنَا وَلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّاْمَةَ - قَالَ: نَعَمْ - فَوَاعَدَهٗ اَنْ يَّجِيْءَهٗ قَالَ: وَكَانُوْا اَرْبَعَةً سَمّٰى عَمْرٌو اثْنَيْنِ: مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ وَاَبَا نَائِلَةَ فَاَتَوْهُ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيْحُ الطِّيْبِ - فَقَالُوْا: مَا رَاَيْنَا كَاللَّيْلَةِ رِيْحًا اَطْيَبَ فَقَالَ: عِنْدِيْ فُلَانَةُ اَعْطَرُ الْعَرَبِ - فَقَالَ مُحَمَّدٌ: ائْذَنْ لِيْ اَنْ اَشَمَّ - قَالَ: شَمَّ - ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِيْ فِيْ اَنْ اَعُوْدَ - قَالَ: فَعَادَ فَتَشَبَّثَ بِرَاْسِهٖ وَقَالَ: اضْرِبُوْهُ - فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ -(ايضا)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

کون شخص کعب بن الاشرف سے میری جان چھڑائے گا؟ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتا ہے' تو حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پسند کریں گے کہ میں اسے قتل کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ انہوں نے عرض کی: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

کعب بن الاشرف کے پاس آئے اور بولے: یہ صاحب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ہم سے صدقہ بھی طلب کر رہے ہیں' انہوں نے تو ہمیں مشقت کا شکار کر دیا ہے' میں تمہارے پاس اس لیے آیا ہوں' تا کہ تم سے کچھ قرضہ حاصل کروں' تو کعب بولا: اللہ کی قسم! تم ضرور ان سے اکتا جاؤ گے' تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بولے: ہم ان کی پیروی کر چکے ہیں اور ہمیں یہ اچھا نہیں لگتا کہ ہم انہیں چھوڑ دیں ابھی ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں' آگے چل کر ان کی کیا صورتحال ہوتی ہے۔ کعب نے کہا: تم میرے پاس کوئی چیز رہن کے طور پر رکھواؤ! محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: میں کون سی چیز تمہارے پاس رہن کے طور پر رکھواؤں۔ کعب نے کہا: تم اپنے بیٹوں کو میرے پاس رہن رکھوا دو! تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کوئی شخص ہم میں سے کسی کے بچے کو گالی دیتے ہوئے کہے گا کھجور کے دو وسق کے عوض میں اسے رہن رکھوا دیا گیا تھا۔ کعب نے کہا: پھر اپنی عورتوں کو (رہن رکھوا دو) تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم عرب کے خوبصورت ترین آدمی ہو' تو کیا ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس رہن رکھوا دیں؟ البتہ ہم اپنا اسلحہ (زرہیں) تمہارے پاس رہن رکھوا دیتے ہیں۔ کعب بولا: ٹھیک ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ اس کے پاس آئیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ چار افراد تھے جن میں سے دو کے نام عمرو نے بیان کیے ہیں ایک حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے حضرت ابونائلہ رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ چار حضرات کعب بن اشرف کے پاس آئے وہ اس وقت چادر اوڑھے ہوئے تھا' جس میں سے پاکیزہ خوشبو پھوٹ رہی تھی ان حضرات نے کہا: ہم نے آج جیسی پاکیزہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔ وہ بولا: میری بیوی فلاں عورت ہے' جو عرب کی سب سے معطر عورت ہے' تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم مجھے اجازت دو کہ میں اس خوشبو سونگھ لوں' تو اس نے کہا: تم سونگھ لو! پھر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم مجھے دوبارہ اجازت دو کہ میں دوبارہ اسے سونگھوں۔ راوی کہتے ہیں: جب حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ دوبارہ اس کے قریب ہوئے' تو انہوں نے اس کا سر پکڑ لیا اور بولے: اس کو مارو! ان حضرات نے اسے مارا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔

۱۲۸۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَيْشِيُّ قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ كَذَا فِيْ كِتَابِي الْعَيْشِيُّ وَفِيْ اُصُولٍ عِنْدِي الْعَبْسِيُّ وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ: اِنِّي لَاسْمَعُ صَوْتًا اَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الدَّمِ . قَالَ: اِنَّمَا هُوَ اَبُوْ نَائِلَةَ اَخِي، لَوْ وَجَدَنِيْ نَائِمًا مَا اَيْقَظَنِيْ، فَاِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْ دُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ لَاَجَابَهَا، وَسَمَّى الَّذِيْنَ اَتَوْهُ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَبُوْ نَائِلَةَ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَاَبُوْ عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ مُعَاذٍ .

(ایضاً)

❁❁ عکرمہ نامی راوی نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کعب بن اشرف کی بیوی نے اسے کہا: میں نے ایک ایسی آواز سنی ہے' جس میں سے مجھے خون کی بو محسوس ہو رہی ہے' تو کعب بن اشرف بولا: یہ تو ابونائلہ ہے' جو میرا بھائی ہے اگر وہ مجھے سویا ہوا پاتا تو مجھے بیدار نہ کرتا اور معزز آدمی کو زخمی کرنے کے لیے بھی بلایا جائے' تو وہ ضرور جاتا ہے۔

راوی نے ان حضرات کے نام بیان کیے ہیں جو یہ ہیں۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابونائلہ رضی اللہ عنہ' حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ' حضرت ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ اور حضرت حارث بن معاذ رضی اللہ عنہ۔

۱۲۸۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ: اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا ۔ قَالَ: نَعَمْ ۔(ایضا)

❁❁ سفیان کہتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے یہ فرمایا تھا: جو مسجد میں اپنے تیر لے کر گزر رہا تھا کہ تم اسے دھار کی طرف سے پکڑ کر رکھو تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

۱۲۹۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: فِيْنَا نَزَلَتْ بَنِيْ حَارِثَةَ وَبَنِيْ سَلِمَةَ (اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا) وَمَا اُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا)(متفق علیہ)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ آیت ہمارے بارے میں یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

''جب تم میں سے دو گروہوں نے یہ ارادہ کیا کہ وہ بزدلی دکھائیں۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' یہ آیت نازل نہ ہوئی ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ان دونوں گروہوں کا ولی (حامی و مددگار) ہے۔''

۱۲۹۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کے گوشت سے منع کیا ہے۔

۱۲۹۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ ۔ قَالَ سُفْيَانُ: وَكُلُّ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ لَنَا فِيْهِ سَمِعْتُ جَابِرًا اِلَّا هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ، يَعْنِيْ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَالْمُخَابَرَةَ، فَلَا اَدْرِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَابِرٍ فِيْهِمَا اَحَدٌ اَمْ لَا؟ وَاَمَّا حَدِيْثُ الْاَسْهُمِ فَاِنِّيْ اَنَا قُلْتُ لَهُ: سَمِعْتَ جَابِرًا؟ عَلٰى مَا حَدَّثْتُكُمْ ۔(اخرجه مسلم فی البیوع)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مخابرہ'' سے منع کیا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار کے حوالے سے جو بھی روایت سنی اس میں انہوں نے یہی کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' البتہ ان دو روایات کا حکم مختلف ہے۔ یعنی گھوڑوں کے گوشت والی روایت اور مخابرہ والی روایت' مجھے نہیں معلوم کہ آیا ان دونوں روایات میں عمرو بن دینار اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی اور راوی ہے یا نہیں؟ جہاں تک تیروں والی روایت کا تعلق ہے' تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ (انہوں

نے جواب دیا: اسی طرح جس طرح میں تمہیں یہ حدیث سنا رہا ہوں۔

۱۲۹۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: اَنَّ طَارِقًا كَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَضَى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ عَنْ قَوْلِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔(اخرجه ابن ابی شیبه فی البیوع)

❁❁ سلیمان بن سیار بیان کرتے ہیں: طارق نامی صاحب مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی نقل کردہ حدیث کی بنیاد پر ''عمریٰ'' کے بارے میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ وارث کو ملے گی۔

۱۲۹۴ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ ۔(متفق علیه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عزل کرلیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے اور قرآن نازل ہوتا رہا (لیکن ہمیں اس عمل سے منع نہیں کیا گیا)۔

۱۲۹۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخِي بَنِيْ سَلِمَةَ: اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ جَارِيَةً وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْهَا ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا قَضَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔ قَالَ: فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَشَعَرْتَ اَنَّ تِلْكَ الْجَارِيَةَ حَمَلَتْ ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ۔(اخرجه مسلم فی النکاح)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری ایک کنیز ہے میں اس سے عزل کرلیتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عمل اس چیز کو واپس نہیں کر سکتا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ دے دیا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ شخص چلا گیا کچھ عرصے کے بعد وہ دوبارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے یہ پتہ چلا ہے' وہ کنیز حاملہ ہوگئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

۱۲۹۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَمَّا نَزَلَتْ (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ ۔ (اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ ۔ (اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاتَانِ اَهْوَنُ اَوْ هَاتَانِ اَيْسَرُ ۔

(اخرجه البخاری فی التفسیر)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:
''تم فرما دو! وہ اس بات پر قادر ہے، تم پر تمہارے اوپر کی طرف سے عذاب بھیج دے۔''
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔''
(ارشاد باری تعالیٰ ہے)
''یا تمہارے نیچے سے (عذاب بھیج دے)''
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔
''میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔''
(ارشاد باری تعالیٰ ہے)
''یا وہ تمہیں مختلف گروہوں میں تقسیم کر دے اور تم ایک دوسرے کے خلاف لڑنے لگو۔''
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں آسان ہیں (یہاں روایت کے لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

۱۲۹۷م- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْهَدْىِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ .

(اخرجه البخاری فی الحج)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم قربانی کے جانور کا گوشت مدینہ منورہ پہنچنے تک زادِ راہ کے طور پر استعمال کرتے تھے۔

۱۲۹۸- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قُتِلَ اَبِىْ يَوْمَ اُحُدٍ فَجِىْءَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ مُثِّلَ بِهٖ، فَاَرَدْتُّ اَنْ اَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِىْ قَوْمِىْ، وَاُرِيْدُ اَنْ اَكْشِفَ عَنْهُ وَيَنْهَانِىْ قَوْمِىْ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ: مَنْ هٰذِهٖ ؟ قَالُوْا: ابْنَةُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو . فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَلَا تَبْكُوْا - اَوْ فَلِمَ تَبْكِىْ - فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ .

(متفق علیه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوۂ احد کے موقع پر میرے والد شہید ہو گئے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا گیا ان کی میت کی بے حرمتی کی گئی تھی میں نے ان کے چہرے سے کپڑا اٹھانے کا ارادہ کیا، تو میری قوم کے افراد نے مجھے منع کر دیا میں ان کے منہ سے کپڑا اٹھانا چاہ رہا تھا، لیکن میری قوم کے افراد مجھے منع کر رہے تھے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت انہیں وہاں سے اٹھا لیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاتون کے رونے کی آواز سنی تو دریافت کیا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: عمرو کی صاحبزادی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عمرو کی بہن ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: تم لوگ نہ روؤ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم کیوں رو رہی ہو؟ فرشتوں نے اس کے اٹھائے جانے تک مسلسل اپنے پروں کے ذریعے اس پر سایہ کیا ہوا تھا۔

۱۲۹۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: كَانَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ يَشُكُّ اَبَدًا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ .

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے اور اس روایت کے راوی محمد بن منکدر کو اس کے الفاظ کے بارے میں شک ہے۔

۱۳۰۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ: مَنْ اَتٰى امْرَاَتَهُ الْفِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا جَاءَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ) (متفق عليه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہودی یہ کہا کرتے تھے: جو شخص عورت کی پچھلی طرف سے اس کی اگلی شرمگاہ کی طرف صحبت کرتا ہے تو اس کے ہاں بھینگا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہاری عورتیں تمہارا کھیت ہیں تم اپنے کھیت میں جیسے چاہو آؤ۔''

۱۳۰۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْرِفُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا وَهُوَ جُنُبٌ . (ايضا)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (غسل کرتے ہوئے) دونوں ہاتھ بھر کر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی ڈال لیتے تھے۔

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الرُّبَيِّعِ السُّلَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ اَعَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَحْيَا اَبَاكَ قَالَ لَهُ: تَمَنَّ . قَالَ: اُحْيَا فَاُقْتَلُ فِي سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَقَالَ: اِنِّي قَدْ قَضَيْتُ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ . (اخرجه ابن حبان في صحيحه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''اے جابر! کیا تمہیں پتہ ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو زندہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم آرزو کرو تو اس نے عرض کی: مجھے زندہ کیا جائے اور ایک مرتبہ پھر تیری راہ میں قتل کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے یہ فیصلہ دے دیا ہے (کہ دنیا سے آنے والے لوگ) واپس نہیں جائیں گے۔''

۱۳۰۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَشَّتْ لَهُ صَوْرًا لَهَا وَالصَّوْرُ النَّخَلَاتُ الْمُجْتَمِعَاتُ وَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً، فَاَكَلَ مِنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ، فَقَامَ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّی الظُّھْرَ، ثُمَّ اُتِیَ بِعُلَالَۃِ الشَّاۃِ فَاَکَلَ مِنْھَا، ثُمَّ قَامَ اِلَی الْعَصْرِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ، ثُمَّ اَتَیْتُ اَبَا بَکْرٍ الصِّدِّیْقَ فَقَالَ لِاَھْلِہٖ: ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ؟ قَالُوْا: لَا ۔ قَالَ: فَاَیْنَ شَاتُکُمُ الْوَالِدُ؟ فَاُتِیَ بِھَا فَحَلَبَھَا وَجَعَلَ لَنَا مِنْہُ لِبَأً فَاَکَلَ مِنْہُ وَاَکَلْنَا، ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلَاۃِ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ، ثُمَّ اَتَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاُتِیَ بِجَفْنَتَیْنِ فَجُعِلَتْ اِحْدَاھُمَا بَیْنَ یَدَیْہِ وَالْاُخْرٰی مِنْ خَلْفِہٖ، فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ ۔

(ایضا)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے پاس تشریف لائے اس خاتون نے مختلف قسم کی کھجوریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری بھی ذبح کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا گوشت کھایا پھر جب ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور ظہر کی نماز ادا کی پھر اس بکری کا باقی رہ جانے والا گوشت لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ کھالیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازسرنو وضونہیں کیا پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' تو انہوں نے اپنی بیوی سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری وہ بکری کہاں ہے' جس کے گھر بچہ ہونے والا ہے' تو اس بکری کو لایا گیا۔ انہوں نے اس کا دودھ دوہ لیا۔ انہوں نے اس کا دودھ ہمیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش کیا ہم نے بھی اسے پی لیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور ازسرنو وضونہیں کیا۔

پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' تو وہاں دو برتن لائے گئے ان میں سے ایک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے رکھ دیا گیا اور دوسرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رکھ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں تناول کیا ہم نے بھی تناول کیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور ازسرنو وضونہیں کیا۔

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا طَافَ بِالْبَیْتِ وَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ عَادَ اِلَی الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَہٗ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّفَا فَقَالَ: نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰہُ بِہٖ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ) ۔

(اخرجہ مسلم فی الحج)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیت اللہ کا طواف کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس دو رکعات نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس واپس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا استلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کی طرف تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہم اس سے آغاز کریں گے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔''

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتّٰى جَازَ الْوَادِيَ .

(اخرجه النسائی فی المناسک)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدم وادی کے نشیبی حصے میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوڑنے لگے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (نشیبی حصے) کو پار کرلیا۔

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَقَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ فَاَشْرَكَهُ فِي بُدْنِهِ بِالثُّلُثِ، فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتًّا وَسِتِّيْنَ بَدَنَةً، وَاَمَرَ عَلِيًّا فَنَحَرَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ، وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ جَزُوْرٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ، فَاَكَلَا مِنَ اللَّحْمِ، وَحَسَيَا مِنَ الْمَرَقِ . قَالَ سُفْيَانُ: وَاَهْلُ الْعَرَبِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ: وَحَسَوَا .(اخرجه ابن ماجه مختصرًا فی الاضاحی)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سو اونٹوں کی قربانی دی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قربانی کے ایک تہائی حصے میں شریک کرلیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے **66** اونٹ خود نحر کیے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ باقی **34** اونٹ قربان کردیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ہر اونٹ کا کچھ حصہ لے کر اسے پکایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گوشت کھایا اور شوربہ پیا۔

سفیان کہتے ہیں: اہل عرب اس لفظ کا تلفظ یوں کرتے ہیں: وَحَسَوَا۔

۱۳۰۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ .

(اخرجه مسلم فی البیوع)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہری شخص دیہاتی کے لیے سودا نہ کرے' تم لوگوں کو چھوڑ دو! اللہ تعالیٰ انہیں ایک دوسرے کے ذریعے رزق عطا کر دے گا''۔

۱۳۰۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ بِالْجِعْرَانَةِ، وَالتِّبْرُ فِي حَجْرِ بِلَالٍ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَامُحَمَّدُ اعْدِلْ فَاِنَّكَ لَمْ تَعْدِلْ . قَالَ: وَيْحَكَ، فَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ؟ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِي اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعْهُ فَاِنَّ هٰذَا مَعَ اَصْحَابٍ لَهُ - اَوْ فِي اَصْحَابٍ لَهُ - يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا

يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ -(متفق عليه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''جعرانہ'' کے مقام پر غزوۂ حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا، کچھ ٹکڑے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی گود میں تھے اسی دوران ایک شخص وہاں آیا اس نے عرض کی: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم عدل سے کام لیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم عدل سے کام نہیں لے رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! اگر میں عدل سے کام نہیں لوں گا، تو پھر کون عدل سے کام لے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑادوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیونکہ اس کے کچھ ساتھی ایسے بھی ہیں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جو قرآن کی تلاوت کریں گے، لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے، جس طرح تیر نشانے سے پار ہو جاتا ہے۔

١٣٠٩ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَيُّكُمْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ اَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِعْهَا حَتّٰى يَعْرِضَهَا عَلٰى شَرِيْكِهِ . قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الْكُوفِيُّوْنَ يَاْتُوْنَ اَبَا الزُّبَيْرِ يَسْاَلُوْنَهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَيَقُوْلُوْنَ: حَدَّثَنَا بِهِ عَنْكَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى -(متفق عليه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی زمین ہو یا کھجوروں کا باغ ہو، وہ اسے اس وقت تک فروخت نہ کرے، جب تک اپنے شراکت دار کو اس کی پیشکش نہ کر دے''۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: اہلِ کوفہ زبیر نامی راوی کے پاس آئے اور ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: اور یہ کہا: ابن ابولیلیٰ نے آپ کے حوالے سے یہ روایت ہمیں سنائی ہے۔

١٣١٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُفُّوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ فَحْمَةِ الْعِشَاءِ، وَاِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هَدْاَةِ الرِّجْلِ، فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا يَبُثُّ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ فَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ، وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ، وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ، وَاَوْكُوا السِّقَاءَ -(اخرجه ابن حبان فى صحيحه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شام ہو جانے کے بعد اپنے بچوں کو (گھروں میں) روک لیا کرو اور آدمی کے آرام سے لیٹ جانے کے بعد بات چیت نہ کی جائے، کیونکہ تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسے پھیلا دیتا ہے؟ تم لوگ (سوتے وقت) دروازے بند کر لیا کرو، چراغ بجھا دیا کرو، برتن اوندھے کر دیا کرو اور مشکیزے کے منہ کو بند کر دیا کرو''۔

۱۳۱۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاكُلُ مِنْهُ اِنْسٌ وَّلَا جِنٌّ وَّلَا طَيْرٌ، وَلَا وَحْشٌ وَّلَا سَبُعٌ وَّلَا دَابَّةٌ، وَلَا شَيْءٌ اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً ۔(اخرجه مسلم فی المساقاة)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
جو مسلمان کوئی چیز بوتا ہے اور اس (پیداوار میں سے) کوئی انسان یا جن یا پرندہ یا وحشی جانور یا درندہ یا چوپایہ یا جو بھی ''چیز کچھ کھالیتے ہیں' تو یہ چیز اس کے لیے صدقہ شمار ہوتی ہے''۔

۱۳۱۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّانَفِرَّ ۔(اخرجه مسلم فی الامارة)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر موت کی بیعت نہیں کی' ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے۔

۱۳۱۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقِيَامِ، وَاَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ، وَاَفْضَلُ الصَّدَقَةِ جُهْدُ الْمُقِلِّ اَوْ مَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَنْ ظَهْرِ غِنًى ۔(اخرجه مسلم فی صلوٰة المسافرين)

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے افضل نماز وہ ہے' جس میں قیام طویل ہو اور سب سے افضل جہاد وہ ہے' جس میں خون بہا دیا جائے اور گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور سب سے افضل صدقہ وہ ہے' جو غریب شخص کوشش سے کرے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کہ جو صدقہ دیا جائے' تو اس کے بعد آدمی خوشحال رہے۔

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ وَجَدَ رَجُلًا مِّنَّا يُقَالُ لَهُ الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ مُخْتَبِئًا تَحْتَ اِبْطِ بَعِيْرِهٖ ۔(اخرجه الموصلی فی المسند)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک شخص کو جس کا نام جد بن قیس' اسے اپنے اونٹ کی بغل کے نیچے چھپے ہوئے پایا۔

۱۳۱۵ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسُئِلَ عَنِ الثُّوْمِ فَقَالَ: مَا كَانَ بِاَرْضِنَا يَوْمَئِذٍ ثُوْمٌ اِنَّمَا الَّذِىْ نَهٰى عَنْهُ الْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ ۔(متفق عليه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے لہسن کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے فرمایا: ہمارے علاقے میں لہسن نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور گندنے سے منع کیا ہے۔

۱۳۱۶ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ وَضْعَ الْجَوَائِحِ بِشَيْءٍ .

قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَحْفَظُهُ اِلَّا اَنَّهُ ذَكَرَ وَضْعَهَا وَلَا اَحْفَظُ كَمْ ذٰلِكَ الْوَضْعُ .(اخرجه مسلم فی المساقاة)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قدرتی آفت لاحق ہونے کی صورت میں کچھ ادائیگی معاف کرنے کا ذکر کیا۔

سفیان کہتے ہیں: مجھے صرف یہی یاد ہے' راوی نے اس میں کچھ چیز معاف کرنے کا ذکر کیا ہے مجھے یہ یاد نہیں ہے' کتنا حصہ معاف کرنا چاہئے۔

۱۳۱۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۳۱۸ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ .(اخرجه مسلم فی البیوع)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سالوں کے حساب سے سودا کرنے سے منع کیا ہے۔

۱۳۱۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .(ایضا)

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

۱۳۲۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِيْ سِقَاءٍ، فَاِنْ لَمْ يَجِدُوا فَتَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ .(اخرجه مسلم فی الاشربه)

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزے میں نبیذ تیار کی جاتی تھی' اگر مشکیزہ نہ ملتا تو پتھر کے برتن میں تیار کی جاتی تھی۔

۱۳۲۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ: اَعْلِفْهُ النَّاضِحَ .(اخرجه الموصلی فی المسند)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے والے کی آمدن کے بارے میں فرمایا ہے: تم اس سے اپنے اونٹ کو چارا کھلا دو۔

۱۳۲۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَدْرَكَنِيْ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا كَاَنَّهُ يَقُوْلُ بَطِيْءٍ فَقُلْتُ: وَالَهْفَ اُمَّاهُ مَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحُ

سُوْءٍ فَخَرَشَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُوْدٍ مَعَهُ اَوْ مِحْجَنٍ، فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ وَمَا يَكَادُ يَنْفُذُ مَعَهُ شَيْءٌ .

(متفق علیه)

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت اپنے اونٹ پر سوار تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ بیان کرنا چاہ رہے تھے کہ وہ اونٹ سست روی سے چل رہا تھا' میں نے کہا: اس کی ماں روئے یہ ہمیشہ سے برا اونٹ رہا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں میں موجود چھڑی کے ذریعے اسے مارا' تو میں نے اس اونٹ کو دیکھا کہ کوئی اور سواری اس سے آگے نہیں نکل سکتی تھی۔

١٣٢٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ عُنُقِيْ ضُرِبَتْ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِمَ يُحَدِّثُ اَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطٰنِ بِهٖ؟

(اخرجه مسلم فى الرؤيا)

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میری گردن اڑا دی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان آدمی کے ساتھ (خواب میں) جو مذاق کرتا ہے آدمی کسی کو وہ نہ بتائے۔

١٣٢٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَضَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَنِيْ .(اخرجه الموصلی فی المسند)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ادائیگی کر دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زیادہ ادائیگی کی۔

١٣٢٥ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اُذِّنَ فِي النَّاسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ الْحَجَّ فَامْتَلَاَتِ الْمَدِيْنَةُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زَمَانِ الْحَجِّ وَفِيْ حِيْنِ الْحَجِّ، فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ مِنْهَا فَاَهَلَّ النَّاسُ مَعَهُ .

(اخرجه مسلم فى الحج)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج کے لیے تشریف لے جا رہے ہیں' تو مدینہ منورہ لوگوں سے بھر گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے مخصوص موقع پر روانہ ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''بیداء'' کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے تلبیہ پڑھنا شروع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

١٣٢٦ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ صَائِمًا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِكُرَاعِ الْغَمِيْمِ رَفَعَ اِنَاءً

فَوَضَعَهُ عَلٰى كَفِّهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ، فَحَبَسَ مَنْ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى اَدْرَكَهُ مَنْ خَلْفَهُ ثُمَّ شَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ، ثُمَّ بَلَغَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ ۔

(اخرجه مسلم فی الصیام)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ’’کراع غمیم‘‘ کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن بلند کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہتھیلی پر رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی سواری پر سوار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے آگے والے افراد کو روک لیا یہاں تک کہ پیچھے والے لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں سے پی لیا لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہے تھے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا کہ کچھ لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ نافرمان ہیں۔

۱۳۲۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا، فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا اَوْ اَعْمَرَهُ فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ ۔(اخرجه البخاری فی الهبة)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

’’تم لوگ رقبیٰ کے طور پر کچھ نہ دو اور عمریٰ کے طور پر کوئی چیز نہ دو جو شخص رقبیٰ یا عمریٰ کے طور پر کوئی چیز دیتا ہے‘ تو اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے‘‘۔

۱۳۲۸ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ صَالِحٌ، فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلٰى اَصْحَمَةَ ۔(اخرجه البخاری فی الجنائز)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نجاشی کا انتقال ہو گیا‘ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج ایک نیک آدمی فوت ہو گیا ہے تم لوگ اٹھو اور ’’اصحمہ‘‘ کی نماز جنازہ ادا کرو۔

۱۳۲۹ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ، وَاَنْ لَّا يُبَاعَ الثَّمَرُ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَاَنْ لَّا يُبَاعَ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا، وَالْمُخَابَرَةُ: كَرْيُ الْاَرْضِ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: بَيْعُ السُّنْبُلِ بِالْحِنْطَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ ۔(متفق علیه)

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ، محاقلہ اور مخابرہ سے منع کیا ہے اور اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ کھجور کے پک کر تیار ہونے سے پہلے اسے فروخت کیا جائے اور یہ کہ اسے صرف دینار یا درہم کے عوض میں فروخت کیا جائے البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کے بارے میں اجازت دی ہے۔

مخابرہ سے مراد یہ ہے کہ زمین کو ایک تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض میں کرایہ پر دیا جائے محاقلہ سے مراد یہ ہے کہ گندم کے کھیت میں موجود بالین کو فروخت کر دیا جائے مزابنہ سے مراد یہ ہے کھجور کے عوض میں درخت پر لگی ہوئی کھجور کو فروخت کر دیا جائے۔

۱۳۳۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَدِمْنَا مَكَّةَ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِىْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا صَنَعْتُ الَّذِى صَنَعْتُ . قَالَ: وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَّحِلُّوْا، فَقَالُوْا: حِلٌّ مَاذَا؟ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّ الْحِلِّ، دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِى الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .(اخرجه ابن حبان فى صحيحه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ذوالحجہ کی چار تاریخ کی صبح مکہ آ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بعد میں جس چیز کا خیال آیا وہ پہلے آ جاتا' تو میں وہ طرز عمل اختیار نہ کرتا' جو میں نے اختیار کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ احرام کھول دیں لوگوں نے عرض کی: کس حد تک؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکمل طور پر احرام کھول دو۔ عمرہ قیامت تک کے لیے حج میں داخل ہو گیا ہے۔

۱۳۳۱ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: زَنَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ فَدَكَ، فَكَتَبَ اَهْلُ فَدَكَ اِلٰى نَاسٍ مِنَ الْيَهُوْدِ بِالْمَدِيْنَةِ اَنْ سَلُوْا مُحَمَّدًا عَنْ ذٰلِكَ، فَاِنْ اَمَرَكُمْ بِالْجَلْدِ فَخُذُوْهُ عَنْهُ، وَاِنْ اَمَرَكُمْ بِالرَّجْمِ فَلَا تَاْخُذُوْهُ عَنْهُ، فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَرْسِلُوْا اِلَيَّ اَعْلَمَ رَجُلَيْنِ فِيكُمْ . فَجَاءُ وْا بِرَجُلٍ اَعْوَرَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ صُوْرِيَا، وَآخَرَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنْتُمَا اَعْلَمُ مَنْ قِبَلَكُمَا ؟ فَقَالَا: قَدْ نَحَانَا قَوْمُنَا لِذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمَا: اَلَيْسَ عِنْدَكُمَا التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَا: بَلٰى . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَاَنْشُدُكُمْ بِالَّذِى فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِى اِسْرَائِيلَ، وَظَلَّلَ عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ، وَاَنْجَاكُمْ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ، وَاَنْزَلَ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى عَلٰى بَنِى اِسْرَائِيلَ، مَا تَجِدُوْنَ فِى التَّوْرَاةِ مِنْ شَاْنِ الرَّجْمِ؟فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ: مَا نُشِدْتُّ بِمِثْلِهٖ قَطُّ، ثُمَّ قَالَا: نَجِدُ تَرْدَادَ النَّظَرِ زِنْيَةً وَالْاِعْتِنَاقَ زِنْيَةً، وَالْقُبَلَ زِنْيَةً، فَاِذَا شَهِدَ اَرْبَعَةٌ اَنَّهُمْ رَاَوْهُ يُبْدِءُ وَيُعِيْدُ كَمَا يَدْخُلُ الْمِيْلُ فِى الْمُكْحُلَةِ فَقَدْ وَجَبَ الرَّجْمُ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هُوَ ذَاكَ . فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَنَزَلَتْ (فَاِنْ جَاءُ وْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) الْاٰيَةَ .(ايضا)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فدک کے رہنے والے ایک شخص نے زنا کا ارتکاب کیا' تو فدک کے رہنے والے لوگوں نے مدینہ منورہ میں رہنے والے کچھ یہودیوں کو خط لکھا کہ تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرو اگر وہ تمہیں کوڑے مارنے کا حکم دیں' تو تم اسے حاصل کر لینا اور اگر تمہیں سنگسار کرنے کا حکم دیں' تو تم اسے اختیار نہ کرنا ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے میں سے دو زیادہ علم رکھنے والے افراد

کو میرے پاس بھجواؤ' تو وہ لوگ ایک کانے شخص کو لے کر آئے جس کا نام ''صوریا'' تھا اور ایک اور شخص کو لے کر آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: تم دونوں زیادہ علم رکھنے والے ہو؟ ان دونوں نے جواب دیا: ہماری قوم نے اسی لیے ہمیں آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس تورات میں اللہ تعالیٰ کا حکم موجود نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے بنی اسرائیل کے لیے دریا کو چیر دیا تھا اور جس نے بادلوں کے ذریعے تم پر سایہ کیا تھا اور تمہیں فرعون کے ساتھیوں سے نجات عطا کی تھی جس نے بنی اسرائیل پر من وسلویٰ نازل کیا تھا سنگسار کرنے کے بارے میں تم تورات میں کیا پاتے ہو' تو ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: مجھے اس کی مانند قسم کبھی نہیں دی گئی پھر ان دونوں نے جواب دیا: دوسری مرتبہ ڈالنا بھی زنا ہے، گلے لگانا بھی زنا ہے، بوسہ لینا بھی زنا ہے اور اگر چار آدمی گواہی دے دیں کہ انہوں نے کسی شخص کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے یوں کہ جس طرح سلائی' سرمہ دانی میں داخل ہوتی ہے' تو سنگسار کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہی ہے۔

پھر آپ ﷺ کے حکم کے تحت اس شخص کو سنگسار کر دیا گیا' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''اگر وہ تمہارے پاس آئیں' تو تم ان کے درمیان فیصلہ دو' یا تم ان سے اعراض کرو' اگر تم ان سے اعراض کرتے ہو' تو وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم ان کے درمیان فیصلہ دیتے ہو' تو انصاف کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ دو۔''

۱۳۳۲ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ) يَهُودُ الْمَدِينَةِ (سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ اٰخَرِينَ) اَهْلُ فَدَكٍ (لَمْ يَاْتُوْكَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ) اَهْلُ فَدَكٍ (يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا) الْجَلْدُ (فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا) الرَّجْمُ -(ایضاً)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''جھوٹ کو غور سے سننے والے۔''

اس سے مراد مدینہ منورہ کے یہودی ہیں۔

''دوسری قوم کے افراد کی باتیں غور سے سننے والے۔''

اس سے مراد اہل فدک ہیں۔

''وہ تمہارے پاس اس وقت تک نہیں آئیں گے' جب تک وہ کلمات کو ان کے مخصوص مقام سے تحریف نہیں کر دیتے۔''

تو اس سے مراد اہل فدک ہیں جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اگر وہ کوڑے لگانے کا حکم دیں' تو اسے ان کی بات مان لینی چاہئے اور اگر یہ نہ دیں' تو پھر سنگسار کرنے سے بچنا۔

۱۳۳۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَاَيْتُنِي الْبَارِحَةَ كَاَنَّ رَجُلًا الْقَمَنِي كُتْلَةَ تَمْرٍ فَعَجَمْتُهَا

فَوَجَدْتُّ فِيهَا نَوَاةً فَآذَتْنِي فَلَفَظْتُهَا، ثُمَّ اَلْقَمَنِي كُتْلَةً فَمِثْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ اُخْرٰى فَمِثْلُ ذٰلِكَ ـ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِي اَعْبُرُهَا ـ قَالَ: اعْبُرْهَا ـ قَالَ: هُوَ الْجَيْشُ الَّذِي بَعَثْتَ يُسَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَيُغْنِمُهُمْ ثُمَّ يَلْقَوْنَ رَجُلًا فَيُنْشِدُهُمْ ذِمَّتَكَ فَيَدَعُوْنَهُ، ثُمَّ يَلْقَوْنَ اٰخَرَ فَيُنْشِدُهُمْ ذِمَّتَكَ فَيَدَعُوْنَهُ، ثُمَّ يَلْقَوْنَ اٰخَرَ فَيُنْشِدُهُمْ ذِمَّتَكَ فَيَدَعُوْنَهُ ـ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذٰلِكَ قَالَ الْمَلَكُ يَااَبَا بَكْرٍ ـ

(اخرجه الدارمی فی الرؤیا)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے میرے منہ میں کھجور کا ٹکڑا ڈالا ہے میں نے اسے چبایا' تو مجھے اس میں گٹھلی بھی ملی جس نے مجھے تکلیف دی' تو میں نے اسے پھینک دیا' پھر اس نے میرے منہ میں ایک اور کھجور ڈالی' تو پھر ایسا ہی ہوا پھر اس نے ایک اور ڈالی پھر ایسا ہی ہوا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی تعبیر بیان کرو' تو انہوں نے عرض کی: اس سے مراد وہ لشکر ہے' جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے سلامتی بھی عطا کی اور مالِ غنیمت بھی عطا کیا تھا' پھر لوگوں کی ملاقات ایک شخص سے ہوئی' تو اس شخص نے انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کا واسطہ دیا' تو ان لوگوں نے اسے چھوڑ دیا' پھر ان کی ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی' تو اس شخص نے انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کا واسطہ دیا' تو ان لوگوں نے اسے بھی چھوڑ دیا' پھر ان کی ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی' تو اس نے انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کا واسطہ دیا' تو انہوں نے اسے بھی چھوڑ دیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! فرشتے نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۱۳۳۴ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَطْرُقَ النِّسَاءَ لَيْلًا، ثُمَّ طَرَقْنَاهُنَّ بَعْدُ ـ(متفق علیہ)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تم (طویل سفر سے واپس آتے ہوئے) رات کے وقت اپنے گھر جاؤ (راوی کہتے ہیں:) لیکن اس کے بعد ہم نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔

۱۳۳۵ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ نُبَيْحًا الْعَنَزِيَّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَتْلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يُّرَدُّوْا اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَمَنْ نُقِلَ مِنْهُمْ ـ(اخرجه ابن حبان فی صحیحه)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے شہداء کے بارے میں یہ حکم دیا تھا کہ انہیں اسی جگہ واپس لایا جائے جہاں انہیں شہید کیا گیا تھا' حالانکہ ان میں سے کچھ افراد کو وہاں سے دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا تھا۔

۱۳۳۶ – حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَمِّعٍ عَنْ اَبِي

الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اَكَلْتُمْ هٰذِهِ الْخُضْرَةَ فَلَا تُجَالِسُوْنَا فِي الْمَجْلِسِ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ النَّاسُ ۔(ایضا)

❁❁ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم اس سبز چیز کو کھالو تو ہماری محفل میں ہمارے ساتھ آ کر نہ بیٹھو کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت ہوتی ہے' جس سے لوگوں کو اذیت ہوتی ہے''۔

۱۳۳۷ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ - قَالَ وَكَانَ خَيْرًا مِّنْ اَبِيْهِ - عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالُوْا لِرَجُلٍ: تَعَرَّفْ عَلَيْنَا ۔ قَالَ: إِنَّمَا عَرِيْفُكُمُ الْاَهْيَسُ الْاَلْيَسُ الْاَطْلَسُ الْمُكِدُّ الْمِلْحَسُ، الَّذِي إِذَا قِيْلَ لَهُ هَا انْتَهَسَ وَإِذَا قِيْلَ لَهُ هَاتِ حَبَسَ ۔

❁❁ امام شعبی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے ایک صاحب سے کہا: آپ (حکمرانوں کے پاس) ہمارے نمائندے بن جائیں' تو وہ صاحب بولے: تمہارا نمائندہ وہ شخص بنے گا' جسے اپنی آمدن کی فکر ہوگی جو اپنے گھر کو نہیں چھوڑے گا' اور جو چور ہوگا جو بخیل ہوگا' اور جو اتنا لالچی ہوگا کہ جو ملے اسے حاصل کرلے جس کی یہ حالت ہوگی کہ جب اسے کہا جائے یہ لو' تو وہ دانتوں کے ذریعے نوچ لے گا' اور جب اسے کہا جائے گا لے کر آ و' تو وہ اس چیز کو روک لے گا (یعنی لے کر نہیں آئے گا)

كِتَابُ أُصُوْلِ السُّنَّةِ

شرعی اصولوں (سے متعلق) مکتوب

(یہ امام حمیدی کا مکتوب ہے)

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ قَالَ السُّنَّةُ عِنْدَنَا اَنْ يُّؤْمِنَ الرَّجُلُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ، حُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ، وَاَنْ يَّعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ، وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ، وَاَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قَضَاءٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَاَنَّ الْاِيْمَانَ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ وَلَا يَنْفَعُ قَوْلٌ اِلَّا بِعَمَلٍ وَلَا عَمَلٌ وَّقَوْلٌ اِلَّا بِنِيَّةٍ وَلَا قَوْلٌ وَّعَمَلٌ وَّنِيَّةٌ اِلَّا بِسُنَّةٍ وَالتَّرَحُّمُ عَلٰى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلِّهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: (وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ) فَلَنْ يُّؤْمِنَ اِلَّا بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ اَوْ تَنَقَّصَهُمْ اَوْ اَحَدًا مِّنْهُمْ فَلَيْسَ عَلَى السُّنَّةِ، وَلَيْسَ لَهٗ فِي الْفَيْءِ حَقٌّ ۔اَخْبَرَنَا بِذٰلِكَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَسَّمَ اللّٰهُ تَعَالَى الْفَيْءَ فَقَالَ: (لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ) ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا) الْاٰيَةَ ۔فَمَنْ لَمْ يَقُلْ هٰذَا لَهُمْ فَلَيْسَ مِمَّنْ جُعِلَ لَهُ الْفَيْءُ ۔ وَالْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللّٰهِ، سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ: الْقُرْاٰنُ كَلَامُ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ مَخْلُوْقٌ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ لَّمْ نَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ هٰذَا ۔وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ الْاِيْمَانُ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ وَّيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ فَقَالَ لَهٗ اَخُوْهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُيَيْنَةَ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَّا تَقُلْ يَنْقُصُ، فَغَضِبَ وَقَالَ اسْكُتْ يَا صَبِيُّ، بَلْ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْهُ شَيْءٌ ۔ وَالْاِقْرَارُ بِالرُّؤْيَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَمَا نَطَقَ بِهِ الْقُرْاٰنُ وَالْحَدِيْثُ مِثْلُ: (وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ) وَمِثْلُ: (وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ) وَمَا اَشْبَهَ هٰذَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْحَدِيْثِ لَا نَزِيْدُ فِيْهِ وَلَا نُفَسِّرُهٗ نَقِفُ عَلٰى مَا وَقَفَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ وَالسُّنَّةُ، وَنَقُوْلُ: الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۔ وَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هٰذَا فَهُوَ مُعَطِّلٌ جَهْمِيٌّ ۔ وَاَنْ لَّانَقُوْلَ كَمَا قَالَتِ الْخَوَارِجُ: مَنْ اَصَابَ كَبِيْرَةً فَقَدْ كَفَرَ ۔ وَلَا تَكْفِيْرَ بِشَيْءٍ مِنَ الذُّنُوْبِ، اِنَّمَا الْكُفْرُ فِيْ تَرْكِ الْخَمْسِ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ ۔ فَاَمَّا ثَلَاثٌ مِّنْهَا فَلَا تُنَاظِرْ تَارِكَهٗ مَنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَلَمْ يُصَلِّ وَلَمْ يَصُمْ لِاَنَّهٗ لَا يُؤَخَّرُ شَيْءٌ مِّنْ هٰذَا عَنْ وَقْتِهٖ وَلَا يُجْزِءُ مَنْ قَضَاهُ بَعْدَ تَفْرِيْطِهٖ فِيْهِ عَامِدًا عَنْ وَقْتِهٖ، فَاَمَّا الزَّكَاةُ فَمَتٰى مَا اَدَّاهَا اَجْزَاَتْ عَنْهُ، وَكَانَ اٰثِمًا فِي الْحَبْسِ، وَاَمَّا الْحَجُّ فَمَنْ وَجَبَ

عَلَيْهِ وَوَجَدَ السَّبِيْلَ إِلَيْهِ، وَجَبَ عَلَيْهِ، وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيْ عَامِهِ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ لَهٗ مِنْهُ بُدٌّ مَتٰى أَدَّاهُ كَانَ مُؤَدِّيًا، وَلَمْ يَكُنْ آثِمًا فِيْ تَأْخِيْرِهٖ، إِذَا أَدَّاهُ كَمَا كَانَ آثِمًا فِي الزَّكَاةِ لِأَنَّ الزَّكَاةَ حَقٌّ لِّمُسْلِمِيْنَ مَسَاكِيْنَ حَبَسَهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ آثِمًا حَتّٰى وَصَلَ إِلَيْهِمْ، وَأَمَّا الْحَجُّ فَكَانَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ إِذَا أَدَّاهُ فَقَدْ أَدّٰى، وَإِنْ هُوَ مَاتَ وَهُوَ وَاجِدٌ مُّسْتَطِيْعٌ وَّلَمْ يَحُجَّ سَأَلَ الرَّجْعَةَ إِلَى الدُّنْيَا أَنْ يَّحُجَّ وَيَجِبُ لِأَهْلِهٖ أَنْ يَّحُجُّوْا عَنْهُ وَنَرْجُوْ أَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ مُؤَدِّيًا عَنْهُ، كَمَا لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقُضِيَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ .

تَمَّ الْكِتَابُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا .

❁❁ امام حمیدی بیان کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک سنت (شرعی اصول) یہ ہے کہ آدمی تقدیر پر ایمان رکھے خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو، میٹھی ہو یا کڑوی ہو اور آدمی یہ بات جان لے کہ اسے جو صورتحال لاحق ہونی ہے وہ اسے لاحق ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی اور جو صورتحال اسے لاحق نہیں ہونی ہے وہ اسے کبھی لاحق نہیں ہوسکتی اور ہر کام اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق ہوتا ہے۔

ایمان قول اور عمل کے مجموعے کا نام ہے یہ زیادہ اور کم ہوتا ہے زبانی اقرار عمل کے بغیر فائدہ نہیں دے سکتا اور عمل اور قول نیت کے بغیر فائدہ نہیں دے سکتے۔ قول اور عمل نیت کے ساتھ اسی وقت ہوں گے جب یہ سنت کے مطابق ہوں۔

نبی اکرم ﷺ کے تمام اصحاب کے ساتھ عقیدت رکھی جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے وہ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہماری مغفرت کردے اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت کردے جو ایمان کے حوالے سے ہم سے سبقت لے جاچکے ہیں۔''

تو ہمیں صرف ان کے بارے میں دعائے مغفرت کا حکم دیا گیا ہے' جو شخص انہیں برا کہتا ہے ان کی تنقیص کرتا ہے یا ان میں سے کسی ایک کی تنقیص کرتا ہے' تو وہ سنت طریقے پر گامزن نہیں ہے اور ایسے شخص کو مال فے میں سے کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

کئی راویوں نے امام مالک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مال فے کی تقسیم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ ان غریب مہاجرین کے لیے ہے جنہیں ان کے علاقے سے نکال دیا گیا۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے وہ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہماری مغفرت کردے اور ہمارے بھائیوں کی مغفرت کردے۔''

تو جو شخص ان حضرات کے بارے میں یہ الفاظ نہیں کہے گا: وہ یہ ان لوگوں میں شامل نہیں ہوگا جن کے لیے مال فے کو مقرر کیا گیا ہے۔

قرآن' اللہ کا کلام ہے میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: قرآن اللہ کا کلام ہے اور جو شخص اسے مخلوق کہتا ہے وہ بدعتی ہے ہم نے کسی بھی (صحیح عقیدے والے عالم کو) یہ بات کہتے ہوئے نہیں سنا۔

(امام حمیدی کہتے ہیں:) میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ایمان قول اور فعل کے مجموعے کا نام ہے یہ زیادہ اور کم ہوتا ہے۔

ان کے بھائی ابراہیم بن عیینہ نے ان سے کہا: اے ابو محمد! تم یہ نہ کہو کہ یہ کم ہوتا ہے' تو سفیان غصے میں آ گئے اور بولے: اے بچے! تم چپ رہو! ہاں یہ کم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے دیدار کا اقرار کیا جائے گا' اور جو چیز قرآن اور حدیث نے بیان کی ہے' اس کا اقرار کیا جائے گا' جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یہودی یہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں حالانکہ ان کے اپنے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔''

اسی کی مانند یہ آیت بھی ہے:

''آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹ دیئے جائیں گے۔''

اور اس کی مانند قرآن وحدیث کے جو بھی الفاظ یا احکام ہیں ہم ان میں کوئی اضافہ نہیں کریں گے اور ہم ان کی وضاحت بھی نہیں کریں گے۔ قرآن اور سنت نے جن معاملات میں وقوف کیا ہے ہم بھی اس میں وقوف کریں گے اور ہم یہ کہیں گے۔

''رحمان نے عرش پر استواء کیا ہے۔''

جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور گمان رکھتا ہے' تو وہ معطل یا جہمی عقیدے کا مالک ہے۔

آدمی یہ بھی نہیں کہے گا' جس طرح خارجی کہتے ہیں: جو شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو جائے وہ کافر ہو جاتا ہے' ہم کسی بھی گناہ کی وجہ سے کسی کو کافر قرار نہیں دیتے صرف پانچ چیزوں کو ترک کرنے کی صورت میں کفر لازم آتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔''

جہاں تک ان میں سے تین معاملات کا تعلق ہے' تو جو شخص انہیں ترک کرتا ہوا اسے مہلت نہیں دی جائے گی جو شخص کلمہ شہادت نہیں پڑھتا جو نماز ادا نہیں کرتا اور جو روزے نہیں رکھتا کیونکہ ان میں سے کسی ایک کو بھی اس کے مخصوص وقت سے تاخیر سے ادا نہیں کیا جا سکتا اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ان کے مخصوص وقت میں انہیں ادا نہیں کرتا' تو اس صورت میں ہونے والی کوتاہی کے نتیجے میں بعد میں اس کی قضا اس کا بدلہ نہیں بن سکے گی جہاں تک زکوٰۃ کا تعلق ہے' تو آدمی جب بھی اسے ادا کرلے گا اس کی طرف سے ادا ہو جائے گی تاہم وہ زکوٰۃ تاخیر سے ادا کرنے کے نتیجے میں گناہگار ہوگا۔

جہاں تک حج کا تعلق ہے' تو جس شخص پر حج لازم ہوتا ہے اور جس شخص کے پاس وہاں تک جانے کی گنجائش ہوتی ہے اس پر حج

لازم ہوگا تاہم جس سال گنجائش میسر ہوئی ہے اسی سال حج لازم نہیں ہوگا کہ آدمی کے لیے یہ بات ضروری ہو کہ اسی سال حج کرلے وہ جب بھی اسے ادا کرے گا وہ ادا کرنے والا شمار ہوگا' اور اگر کوئی شخص اسے تاخیر سے ادا کرتا ہے' تو بھی وہ گنہگار نہیں ہوگا' جس طرح زکوۃ کو تاخیر سے ادا کرنے پر گنہگار رہتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ زکوۃ غریب مسلمانوں کا حق ہے' جو شخص ان تک وہ حق نہیں پہنچاتا' تو وہ گنہگار رہوگا' یہاں تک کہ جب وہ ان تک پہنچا دے گا (تو اس کا گناہ ختم ہوگا)

جہاں تک حج کا تعلق ہے' تو یہ آدمی اور اس کے پروردگار کے درمیان کا معاملہ ہے آدمی جب بھی اسے ادا کردے گا یہ ادا ہو جائے گا' اگر آدمی کا انتقال ہو جاتا ہے ایسی حالت میں کہ وہ گنجائش بھی رکھتا تھا استطاعت بھی رکھتا تھا' لیکن اس نے پھر بھی حج نہیں کیا تو وہ (مرنے کے قریب) یہ آرزو کرے گا کہ وہ دوبارہ دنیا میں چلا جائے اور حج کرلے اور اس کے گھر والوں پر یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس کی طرف سے حج کرلیں اور ہمیں یہ امید ہے کہ یہ اس شخص کی طرف سے ادا شمار ہوگا' جیسے اگر اس شخص کے ذمے قرض ہوتا اور اسے اس کے مرنے کے بعد ادا کیا جاتا (تو وہ ادا ہو جاتا)''۔

یہ کتاب کا اختتام ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ کا درود ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں اور ان کے اصحاب، ان کی ازواج، ان کی ذریت سب پر درود نازل ہو اور بہت زیادہ سلام بھی نازل ہو۔

یہ تحریر احمد بن عبدالخالق شافعی نے صفر کے مہینے میں **603**ھ میں تحریر کی۔

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
فون: 042-37224228-37355743